فتاویٰ رضویہ ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

امام احمد رضا اور علم حدیث

جلد دوم



شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

افادات ○ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز

فتاوٰی رضویّہ سے ماخوذ احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْاَحَادِیْثُ النَّبَوِیَّۃ مِنَ التَّصَانِیْفِ الرَّضَوِیَّۃ

المعروف

اِمَام احمد رَضا اور عِلمِ حَدیث

جلد دوم

افادات

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہٗ

جمع و ترتیب

محمد عیسٰی رضوی قادری

الجامعۃ الرضویۃ مظہر العلوم گرسہائے گنج قنوج

شبّیر برادرز ۴۰۔ بی اُردُو بازار لاہور

marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	———	امام احمد رضا اور علم حدیث
افادات	———	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ العزیز
جمع و ترتیب	———	مولانا محمد عیسیٰ رضوی قادری
تعداد	———	500
طبع اول	———	2001ء
ناشر	———	شبیر برادرز اردو بازار لاہور
قیمت	———	

ملنے کا پتہ

شبیر برادرز

40-B اُردو بازار لاہور فون 7246006

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوالِ واقعی

دین کی اشاعت ہر دور میں مختلف انداز سے ہوتی رہی، قرن اول میں زبانی پیغام اور جہاد تھا اس کے بعد روایت حدیث اور کتابت حدیث کے ذریعہ دین کی اشاعت ہوئی پھر باضابطہ مراکز علم قائم کئے گئے جن سے پیغام ربانی عام سے عام تر ہوا یہ سلسلہ کافی دنوں تک چلا پھر بفرمان اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیدوا العلم بالکتابۃ تدوین حدیث کا آغاز ہوا جس کے نتیجے میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین و مصنفین پیدا ہوئے اور ان کی کدوکاوش سے حدیث کی بڑی بڑی کتابیں عالم وجود میں آئیں جہاں ان کتابوں کی عظمت مسلم ہے وہیں پر ان کی طباعت کا مسئلہ بھی اہم ہے پہلے تو کسی بھی کتاب کے چند ہی نسخے دستیاب ہوتے تھے جنہیں ناقلین اپنے ہاتھ سے نقل کرتے تھے لیکن اس دور ترقی میں اگرچہ برقی مشینوں کے ذریعہ یہ مراحل بآسانی طے ہوتے ہیں اس کے باوجود طباعت واشاعت کی ایک الگ دنیا اور ایک جداگانہ حیثیت ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔

"رضوی کتاب گھر" نے دینی اشاعت کے اس عظیم بوجھ کو اپنے کاندھوں پر لیا ہے اور آج کئی سالوں سے دنیائے اشاعت میں اس نے قابل قدر کتابوں کا اضافہ کیا ہے اس کی ایک تاریخ ہے جو فراموش نہیں کی جائے گی کہ اس نے پہلے پہل چھوٹی چھوٹی کتاب شائع کی اور اب اس کی خدمات کا عالم یہ ہے کہ بڑی سے بڑی کتاب شائع کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔

آج اردو داں طبقہ مخصوص ہوتا جارہا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ اشاعتی پروگرام کو دوسری زبان میں منتقل کیا جائے لہٰذا اس کی تکمیل میں بھی اس نے خوب حصہ لیا اور کافی کتابیں جو زیادہ تر عوامی اصلاح سے متعلق ہیں ہندی اور انگریزی میں شائع کی ہیں جس کے لئے باضابطہ طور پر اس نے انگریزی ہندی اور اردو کمپیوٹر لگالیا ہے۔

عالی جناب حافظ قمرالدین صاحب رضوی مالک "رضوی کتاب گھر" کا ایک قابل فخر کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اہلسنت کی میز پر ماہنامہ "کنزالایمان" کا اجرا کر کے گرانقدر اضافہ کیا ہے جسے ارباب اہلسنت نے بیک زبان پسند کیا اور سراہا۔

اور ان کی ایک عظیم اشاعتی خدمت یہ ہے کہ وہ زیر نظر کتاب "امام احمد رضا اور علم حدیث" شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جس سے ان کے جذبۂ دینی اور مسلک اعلیٰحضرت کی پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے۔

پہلے پہل جب "رضوی کتاب گھر" قائم ہوا تھا تو یہ کہنا مشکل تھا کہ یہ چلے گا یا نہیں مگر آج وہ قوم کے سامنے ایک تنومند سایہ دار درخت کی طرح پھیل چکا ہے جس کی وسعتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ رضوی کتاب گھر مسلک اعلیٰحضرت کا ترجمان اور قوم وملت کا پاسبان ہے کہ قوم کو جب جیسی کتاب کی ضرورت ہوتی ہے وہ یہاں سے دستیاب ہو جاتی ہے یہ سب نتیجہ ہے جناب حافظ قمرالدین صاحب کی محنت وکاوش کا شاہکار فطرت ان کی محنتیں اور ان کی اشاعتی خدمات قبول فرما کر دارین کی سعادتیں عطا کرے، آمین۔

محمد عیسیٰ رضوی قادری

marfat.com

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد چہارم

مسائل شرعیہ فقہیہ کا عظیم و جلیل ذخیرہ "فتاویٰ رضویہ جلد چہارم" امام احمد رضا کی ندرت تحقیق دقت نظر اور وسعت علمیہ پر شاہد عدل ہے اور ان کی فقہی بصیرت کا شفاف آئینہ ہے۔

اس جلد میں ۵۵۹ سوالوں کے جوابات جہازی سائز کے ۷۲۴ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس جلد میں مندرجہ ذیل ابواب پر مکمل و سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب الجنائز : یہ باب ص ۱ سے ص ۳۷۶ تک پھیلا ہوا ہے اس میں ۲۶۶ مسائل فقہیہ اور ۱۲ رسائل علمیہ ہیں۔

کتاب الزکوٰۃ ۔ یہ ص ۳۷۷ سے ص ۵۱۱ تک محیط ہے اس میں ۱۵۵ مسائل شرعیہ اور ۵ رسائل تحقیقیہ ہیں۔

کتاب الصوم : اس میں باب مفسدات صوم، باب القضاء والکفارہ والفدیہ، مکروہات روزہ، سحر و افطار اور صوم نفل کا بیان ہے اور یہ ص ۵۱۱ سے ص ۶۶۱ تک حاوی ہے اس میں ۱۰۲ مسائل اور ۸ رسائل ہیں۔

کتاب الحج : اس میں حج بدل، شرائط حج اور جنایات حج کا بیان ہے۔ اور یہ ص ۶۶۱ سے اخیر جلد تک منتہی ہے اس میں ۳۶ تحقیقی مسائل اور ۲ علمی رسائل ہیں۔

اور مذکورہ ابواب کے علاوہ اس جلد میں ضمنی طور پر دیگر مختلف کثیر عنوانات و مضامین سے متعلق ہزاروں مسائل و فوائد مجتمع ہیں۔

اور فوائد علمیہ و مسائل شرعیہ پر مشتمل کہیں کہیں اس جلد میں حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے۔

پیش نظر جلد میں تحقیقات بازغہ پر مشتمل ۲۹ مستقل رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ۲۳ رسائل سے حدیثوں کا میں نے استخراج کیا ہے ان میں سے ہر ایک کا تعارف و تذکرہ ان کے اصل مقام پر آئے گا اور چار رسائل وہ ہیں جن میں حدیثوں کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں :

۱۔ افصح البیان فی حکم مزارع ھندوستان (ہندوستان کی زمینوں کے تفصیلی احکام)

marfat.com

اس رسالے میں مزارعت اور ہندوستانی اراضی کا مسئلہ زیر بحث ہے اور امام احمد رضا نے مزارعت واراضی اور ان کی پیداوار پر بڑی جامع اور محققانہ بحث کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ

ہندوستان میں مسلمانوں کی زمینیں خراجی نہ سمجھی جائیں گی جب تک کسی خاص زمین کی نسبت خراجی ہونا دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو بلکہ وہ عشری ہیں یا نہ عشری نہ خراجی اور دونوں صورتوں میں ان کا وظیفہ عشر ہے۔

یعنی زمین تین قسم ہے : عشری[1] خراجی[2] نہ عشری نہ خراجی[3]

جو زمین عشری یا نہ عشری نہ خراجی ہے اس کی پیداوار کا دسواں حصہ تصدق کیا جائے گا اگر آسمان یا نہر و تالاب کے پانی سے سیراب کیا جائے ورنہ بیسواں حصہ نکالا جائے گا۔

خراج دو قسم ہے :

خراج مقاسمہ : یعنی بٹائی کی پیداوار کا نصف یا ثلث یا ربع یا خمس مقرر ہو۔

خراج مؤظف : یہ کہ ایک مقدار معین ذمے پر لازم کر دی جائے۔

۲۔ازکی الاھلال بابطال ما احدث الناس فی امر الھلال (رویت ہلال میں تار وغیرہ کی خبر معتبر نہیں)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ :

امور شرعیہ میں تار، ٹیلیفون کی خبر محض نا معتبر اور یہ طریقہ کہ تحقیق ہلال کے لئے تراشا گیا بالکل باطل و بے اثر ہے اور مسلمانوں کو ایسے اعلان پر عمل کرنا ناجائز و حرام ہے اور جو اس کی بناء پر مرتکب اعلان ہو وہ سب سے زیادہ گناہ میں مبتلا ہو گا۔

۳۔الاعلام بحال البخور فی الصیام: (اگر بتی یا لوبان وغیرہ کا دھواں منہ یا ناک میں کس طرح جانے سے روزہ ٹوٹتا ہے)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں کتب مذہب کی تصریحات سے مسئلہ غبار و دخان کو نہایت ہی نفیس انداز میں روشن و بے غبار کیا ہے کہ

دھواں یا غبار حلق سے یا دماغ میں روزہ دار کے قصد کے بغیر خود چلا جائے تو روزہ نہ جائے گا اگرچہ اس وقت اسے روزہ دار ہونا یاد ہو اور اگر روزہ دار نے اپنے قصد و ارادہ سے اگر بتی یا لوبان خواہ کسی شئی کا دھواں یا غبار اپنے حلق یا دماغ میں عمداً بے حالت نسیان صوم داخل کرے مثلاً بخور سلگائے اور اسے اپنے جسم سے متصل کر کے دھواں سونگھے کہ دماغ یا حلق میں جائے تو اس صورت

marfat.com

میں روزہ فاسد ہو جائے گا۔

اور اس رسالے میں اسی مسئلہ کی تمثیل و توضیح میں بہت ساری صورتیں رقم کی گئی ہیں جن میں بعض کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور بعض صورتوں سے نہیں ٹوٹتا۔

۴۔ درء القبح عن درك وقت الصبح : (صبح صادق کا وقت معلوم کرنے کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالے میں صبح صادق اور دیگر مختلف اوقات کی تعیین و تحدید کی ہے مگر اس میں کوئی ضابطہ کلیہ نہیں ہے۔ جس سے ہمیشہ ہر موسم میں اوقات کی ابتداء وانتہا معلوم ہو جائے، چنانچہ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

شریعت مطہرہ محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ نے نماز وروزہ وحج وزکوۃ وعدت وفات وطلاق ومدت حمل ومتمائے حیض ونفاس وغیر ذلک امور کے لئے یہ اوقات یعنی طلوع صبح وشمس وغروب شمس وشفق وروز وماہ وسال مقرر فرمائے ان سب کے ادراک کا مدار رویت ومشاہدہ پر ہے ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد کسی حساب یا قانون عقلی سے مدرک ہو۔

علم توقیت کا یہ مسئلہ نہایت ہی غیر منضبط وغیر واضح ہے کہ کسی نے اس کے لئے کوئی جامع قانون وضابطہ وضع نہیں کیا مگر امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں کافی حد تک اس کے شقوق مختلفہ پر روشنی ڈالی ہے اور ایک قاعدہ بھی تحریر کیا ہے اور رسالے کے اخیر میں لکھا ہے کہ

☆ اصل مدار رویت ہے شارع علیہ الصلاۃ والسلام اس باب یعنی اوقات کی تعیین و تبدیل اور ابتداء وانتہا معلوم کرنے میں کوئی ضابطہ وحساب ارشاد نہ فرمایا نہ عقل صرف مقدار انحطاط صبح وغیرہ بتا سکتی ہے۔

☆ ہاں رویت نے وہ تجارب صحیحہ دیئے جن سے قاعدہ کلیہ ہاتھ آیا اور بے دیکھے وقت بتانا ممکن و میسر ہوا۔

اور دو رسالے دستیاب نہ ہونے کے سبب اس جلد میں شامل اشاعت نہ ہو سکے ہیں

۱۔ نقاء النيرة فی شرح الجوهرة (حج اور زیارت کے مسائل میں)

۲۔ معدل الزلال فی اثبات الهلال (انجمن اسلامیہ بریلی کو اثبات ہلال میں غلط فہمی پر تنبیہ)

اور اس عظیم و جلیل فقہی و علمی شاہکار میں مع جملہ رسائل کے ۵۴۴ احادیث کریمہ کا دریا موجزن ہے۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا حدیث میں ہے

۱۔ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس کا اخیر کلام لاالہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲"۔ (کنز العمال ص ۷۵ ۳ ج ۱)

حضرت علی مرتضی و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجیت دنیا و عقبیٰ میں سلامت ہے

۲۔ منقول ہوا کہ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر (جو منقول ہوا کہ سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا) پر اعتراض کیا حضرت مرتضی نے جواب میں ارشاد فرمایا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمۃ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ.

کیا تمہیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ تیری بی بی ہے دنیا و آخرت میں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴"

بقدر استطاعت مسلمان کو نفع پہنچانا کار ثواب ہے

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ

تم میں جو اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچا سکے پہنچائے۔ رواہ مسلم عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما. "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۱۴" (مسند احمد ص ۲۵۶ ج ۴)

کثرت دعاء کی ترغیب و تاکید پر چند حدیثیں

۴۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نیکثر من الدعاء

دعا کی کثرت کرے۔ اخرجہ الترمذی والحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال صحیح واقروہ مستدرک وحاکم (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۷۸، الترغیب فی کثرۃ الدعاء)

marfat.com

۵۔ صحیح ابن حبان میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ فرماتے ہیں لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد.

دعا میں کسل و کمی نہ کرو کہ دعاء کے ساتھ کوئی ہلاک نہ ہوگا۔قال فی الحرز المعانی لا تقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء. (کنزالعمال ص ۴۱ ج ۲)

۶۔ مسند ابی یعلی میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تدعون الله تعالیٰ فی لیلکم ونهارکم فان الدعاء سلاح المومن.

رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (الترغیب والترہیب ۲/ ۴۸۳، الترغیب فی کثرة الدعاء)

۷۔ طبرانی کتاب الدعاء میں ابن عدی کامل امام ترمذی نوادر و بیہقی شعب الایمان میں اور ابوالشیخ و قضاعی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله یحب الملحین فی الدعاء.

بیشک اللہ تعالیٰ بکثرت و بار بار دعا کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹"

جنازہ کے ارد گرد کھڑے ہو کر دعاء کرنا جائز ہے اس پر ایک حدیث

۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی واللفظ لمسلم وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکفنه الناس یدعون ویثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع وانا فیهم قال فلم یرعنی الابر جل قد اخذ بمنکبی من ورائی فالتفت الیه فاذا بعلی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك وایم الله ان کنت لاظن ان یجعلك الله مع صاحبیك. (مسلم ۲، ص: ۲۷۴ من فضائل عمر)

۹۔ وفی روایة للبخاری قال انی لواقف فی قوم یدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول رحمك الله ان کنت لارجو ان یجعلك الله مع صاحبیك . الحدیث

یعنی امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ رکھا تھا، لوگ چار طرف سے احاطہ کئے ہوئے ان کے لئے دعا و صلاۃ و ثنا میں مشغول تھے میں بھی انھیں دعا کرنے والوں میں کھڑا تھا ناگاہ ایک شخص نے پیچھے سے آکر شانے پر کہنی رکھی میں نے پلٹ کر دیکھا تو علی مرتضیٰ

marfat.com

کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تھے جنازہ شریفہ کی طرف مخاطب ہو کر بولے اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا جو مجھے آپ سے زیادہ پیارا ہو کہ میں اس کے سے عمل کر کے اللہ تعالیٰ سے ملوں اور خدا کی قسم مجھے امید واثق تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں صاحبوں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وامیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب فرمائے گا۔ الحدیث۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۲" (بخاری ۱ر ۵۲۰، مناقب عمر بن الخطاب)

اہل ایمان سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتے اور علاقے روز قیامت منقطع نہیں ہوں گے۔

۱۰۔ اخرج الحاکم وصححه والبیهقی عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عنه وعن ابن عباس وعن المسور رضی الله تعالیٰ عنهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی ونسبی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔ (مولف) (کنز العمال ص ۴۴ ج ۱۲)

۱۱۔ اخرج البیهقی والدار قطنی بسند قال ابن حجر المکی رجاله من اکابر اهل البیت فی حدیث طویل فیه عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول کل صهرا وسبب اونسب ینقطع یوم القیامة الا صهری ونسبی. وقد روی نحوه من حدیث عبدالله بن زبیر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ابن حجر قال الذهبی واسناده صحیح آه ونقل المناوی عن الذهبی انه قال غیر منقطع قلت ان ثبت عندنا الصحة وقد قال ابن حجر انه صح عن عمر اقول کیف وقد تعدد طرقه وجاء عن جماعة من الاصحاب رضی الله تعالیٰ عنهم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر علاقہ اور رشتہ قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا بجز میرے رشتے اور علاقے کے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴" (کنز العمال ص ۴۴ ج ۱۲)

خدا اور رسول کا ذکر کسی وقت منع نہیں حدیث میں ہے

۱۲۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه. رواه مسلم واحمد وابوداؤد والترمذی،

marfat.com

وابن ماجة وعلقه البخاری.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۵" (مسلم اول ص ۱۶۲، باب ذکر اللہ تعالیٰ فی حال الجنابة وغیرها)

بے ادا کئے قرض سے بکدوشی نہیں

۱۳۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیه (فی روایة حتی تردها) رواہ احمد والا ربعة والحاکم عن سمرة بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند حسن

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی پر قرض باقی رہے گا یہاں تک کہ ادا کردے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳" (مسند احمد ص ۶۴۱ ج ۵)

ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا

۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے (مولف) (یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا وغیرہ لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۵" (بخاری اول ص ۳۱۴، باب من احیی ارضا مواتا الخ)

مسلم مریض یا میت کے پاس اس کے لئے دعائے خیر شرعاً مندوب ہے

۱۵۔مسلم، عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فا ن الملٰئکة یومنون ماتقولون.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو اچھی دعا کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو تو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔(مولف) (مسلم اول ص ۳۰۰، کتاب الجنائز)

۱۶۔ وهو عنها رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابی سلمة وارفع درجته فی المهدیین واخلفه فی عقبه فی الغابر ین واغفرلنا وله یا رب العالمین وافسح له فی قبره ونور له فیه.

marfat.com

(اور مسلم شریف میں انہیں سے دوسری روایت میں ہے کہ) ام سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو سلمہ کے پاس تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں تو حضور نے بند کر دیں (یہاں تک کہ) اے اللہ ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور ہدایت یافتگان میں ان کا درجہ بلند فرما اور پسماندگان میں ان کے پیچھے ان کا جانشین بنا اور اے دو جہان کا رب سب کی مغفرت فرما اور ان کی قبر کو کشادہ فرما دے اور ان کے لئے قبر میں روشنی عطا فرما۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۹" (مسلم اول ص ۳۰۰ کتاب الجنائز)

میت کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنے سے متعلق تین حدیثیں

۱۷۔ ابو داؤد والحاکم وصححه عن امیر المومنین عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه وقال استغفروا لاخیکم وسلوا له التثبیت انه الاٰن یسال.

امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دفن میت سے فارغ ہو جاتے تھے تو تھوڑی دیر وہاں ٹھہرتے اور فرماتے کہ اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت اور اس کی ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ ابھی اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد دوم ص ۴۵۹، باب الاستغفار عند القبر للمیت الخ)

۱۸۔ ابن ماجة والبیهقی فی سننه عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا قلت یاابن عمر اشئی سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذاً انی لقادر علی القول عن شئی سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذه روایة ابن ماجة

حضرت سعید بن مسیب نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک جنازہ میں حاضر ہوا تو جنازہ لحد میں رکھا تو حضرت ابن عمر نے بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله کہا پھر جب لحد پر کچی اینٹ برابر کرنے لگے تو اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها ولقها منك رضوانا کہا

marfat.com

میں نے کہا اے ابن عمر کیا آپ نے کچھ ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اپنی رائے سے کہا فرمایا کہ میں اس چیز کے کہنے پر قادر ہوں جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہوں، یہ ابن ماجہ کی روایت ہے۔ (مولف)

۱۹۔ وفی اخریٰ فلما اخذ تسوية اللحد قال اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر فلما سوى اللبن عليها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبيها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ جب لحد برابر کرنے لگے تو اللهم اجرها من الشيطان ومن عذاب القبر کہا پھر جب اس پر کچی اینٹ برابر کر دی تو ایک جانب کھڑے ہوئے اور اللهم جاف الارض عن جنبيها وصعد روحها وتلقها منك رضوانا کہا پھر فرمایا کہ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۰"

نجاشی پر جنازہ کے بارے میں ایک حدیث

احمد عن ابی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نعى النجاشى لاصحابه ثم قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الى المصلى ثم قام فصلى بهم كما يصلى على الجنازة.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجاشی بادشاہ کے مرنے کی خبر دی پھر فرمایا کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اپنے اصحاب کو لے کر عید گاہ کی طرف نکلے پھر اس طرح نماز پڑھائی جس طرح جنازہ پر نماز ہوتی ہے۔ (مولف) (مسند احمد ص ۳۴۳ ج ۳)

ختم قرآن اور فرض نمازوں کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں

۲۰۔ الطبرانى فى الكبير عن العرباض بن سارية رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من صلى صلاة فريضة فله دعوة مستجابة ومن ختم القرآن فله دعوة مستجابة.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرض نماز اور ختم قرآن کے بعد دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ (مولف)

marfat.com

۲۱۔والدیلمی فی مسند الفردوس عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ من ادی فریضۃ فلہ عند اللہ دعوۃ مستجابۃ.

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی کہ جو فرض ادا کرنے کے بعد دعا کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی دعاء مقبول ہے۔
(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۱" (کنز العمال ص ۶۱ ج ۲)

marfat.com

تعارف

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

(نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کا ثبوت اور منکرین کا رد)

رجب ۱۳۱۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد میت کے حق میں دعا کرنا شرعا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

ائمہ اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے کہ اموات مسلمین کے لئے دعاء محبوب اور شرعا مطلوب ہے نصوص قرآن وحدیث مطلق دعا کے بارے میں وارد ہیں جن میں کسی زمانہ کی تقیید و تحدید نہیں کہ فلاں وقت تو مستحب و مشروع ہے اور فلاں وقت ناجائز و ممنوع۔

لہذا بعد جنازہ کی دعا مطلق دعا میں شامل ہے تو اس کے جائز و مباح ہونے میں کوئی کلام نہیں اور نہ اس کی ممانعت پر کوئی دلیل شرعی وارد ہے اور کسی چیز کی ممانعت پر دلیل نہ ہونا ہی اس کے لئے دلیل جواز کو کافی ہے۔

اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کھڑے ہو کر میت کے لئے دعا کرنا مروی ہے، اور فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنا سنت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں متعدد حدیث اور مختلف کتابوں کے حوالے سے بعد جنازہ دعا کا جائز و مباح ہونا ثابت کیا ہے۔

اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۷ حدیثیں شامل عنوان ہیں۔

marfat.com

احادیث

بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

کثرت دعاء کی تاکید پر چند حدیثیں

۲۲۔ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثر الدعاء دعاء بکثرت کر۔ الحاکم فی المستدرك عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما وصححه. (کنزالعمال ص۳۹ ج۲)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سأل احدکم فلیکثر فانما یسأل ربه جب تم میں کوئی شخص دعا مانگے تو کثرت کرے کہ اپنے رب سے ہی سوال کر رہا ہے۔ ابن حبان فی صحیحه والطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صحیح. (کنزالعمال ص۵۰ ج۲)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم دعا بکثرت مانگ کہ دعاء قضاء مبرم کو ٹال دیتی ہے۔ ابوالشیخ عن انس رضی الله تعالیٰ عنه. (کنزالعمال ص۳۹ ج۲)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقد بارك الله لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها. الحدیث

بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی اس حاجت میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے۔ البیهقی فی الشعب والخطیب فی التاریخ عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه. "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۲۴" بذل الجوائز)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا الخیر دهرکم کله وتعرضوا النفحات رحمة الله فان الله تعالیٰ نفحات من رحمة یصیب بها من یشاء من عباده.

ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جاؤ اور تجلیات رحمت الٰہی کی تلاش رکھو کہ اللہ عزوجل کے لئے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے۔ ابوبکر بن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدت والامام الاجل عارف باللہ سیدی محمد الترمذی

marfat.com

فی نوادر الاصول والبیھقی فی شعب الایمان وابونعیم فی حلیة الاولیاء عن انس بن مالك وفی الشعب عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنھما وللطبرانی فی المعجم الکبیر عن محمد بن سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال العامری حسن صحیح.

(کنزالعمال ص۴۵ج۲)

کثرت دعا سے گھبرا کر دعا چھوڑ دینے والے کو فرمایا ایسے کی دعا قبول نہیں ہوتی

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لایزال یستجاب للعبد مالم یدع باثم اوقطیعة رحم مالم یستعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلك ویدع الدعاء. مسلم عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه واصل الحدیث عند الشیخین وابی داؤد والترمذی وابن ماجة جمیعا عنه فی الباب . وغیرہ

بندے کی دعاء ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کہ وہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے اور عجلت بھی نہ کرے کہ وہ کہتا ہے ہم نے بار بار دعا کی لیکن قبولیت نہیں دیکھی پھر وہ اس وقت محسر وافسوس کرتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۲۵ بذل الجوائز" (مسلم دوم ص۳۵۲، باب بیان انه یستجاب للداعی الخ)

جمعہ کے بعد مصلا دوسری نماز نہ پڑھی جائے تاکہ دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو

۲۸۔ صحیح مسلم شریف میں سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے ہوگئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لاتعد لما فعلت اذا صلیت الجمعة فلا تصلھا بصلاة حتی تکلم او تخرج فان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل صلاة بصلاة حتی تتکلم اوتخرج

اب ایسا نہ کرنا جب جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملاؤ یہاں تک کہ بات کرو یا اس جگہ سے ہٹ جاؤ کہ ہمیں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ایک نماز دوسری نماز سے نہ ملائیں یہاں تک کہ کچھ گفتگو کریں یا جگہ سے ہٹ جائیں۔ علماء فرماتے ہیں وصل سے نہی اس لئے ہے کہ ایک نماز دوسری نماز کا تتمہ نہ معلوم ہو، جمعہ میں دو رکعت پر زیادت نہ موہوم ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج۳ ص۲۷ بذل الجوائز" (مسلم ۱/۲۸۸، کتاب الجمعة فصل فی النھی عن ایصال صلوة الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے

۲۹۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی جنازۃ فی المسجد فلا اجر (شنی) لہ

جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۲۲"(ابوداؤد دوم ص ۴۵۴، باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد)

میت کو تکلیف دینا اور اس کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے

۳۰۔رواہ الامام محمد فی کتاب الآثار قال اخبرنا ابوحنیفۃ ورواہ عبدالرزاق فی مصنفہ قال اخبرنا سفیان عن الثوری کلاھما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراھیم عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا رأت امرأۃ یکیدون راسھا بمشط فقالت علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کو دیکھا کہ لوگ اسکے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو۔(مولف)

۳۱۔ ورورواہ ابوعبید القاسم بن سلام وابراھیم الحربی فی کتابیھما فی غریب الحدیث عن ابراھیم عن عائشۃ انھا سئلت عن المیت یسرح رأسہ فقال علام تنصون میتکم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۳۳"

مردے کو تکلیف دینا زندے کو تکلیف دینے کے مثل ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کسر عظم المسلم میتا ککسرہ حیا

بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ رواہ الائمۃ مالک

marfat.com

واحمد وسعید بن منصور وعبدالرزاق وابوداؤد وابن ماجة بسند حسن عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔" فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۳۳" (مسند احمد ص۷۸ ج۷)

مردے کو گالی دینا منع ہے

۳۳۔ فرماتے ہیں صلی الله تعالیٰ علیه وسلم **لاتسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ماقدموا.**

مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔ رواه احمد والبخاری والنسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها (بخاری اول ۱۸۷، باب ماینهی من سب الاموات)

۳۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتذکروا هلکاکم الا بخیر ان یکونوا من اهل الجنة تأثون وان یکونوا من اهل النار فحسبهم ماهم فیه**

اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہو گے اور اگر دوزخی ہیں تو وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں۔ رواه النسائی عنها بسند جید۔ (نسائی اول ص ۲۷۴، النهی عن ذکر الهلکی الا بخیر)

مردوں کو گالی دینے سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے

۳۵۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لاتسبوا الاموات فتوذوا به الاَحیاء**

مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کی باعث زندوں کو ایذا دو۔ رواه احمد والترمذی عن المغیرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ (مسند احمد ص ۳۰۸ ج ۵)

مردے کی عیب جوئی منع ہے

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا مات صاحبکم فدعوه ولاتقعوا فیه.**

جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسے معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ رواه ابوداؤد عن ام المؤمنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها بسند صحیح۔ (ابوداؤد دوم ص ۶۷۱، باب النهی عن سب الموتی)

قبر پر ٹیک لگانے سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۳۷۔ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا **لاتوذ صاحب هذا القبر.**

مردے کو ایذا نہ دے۔ رواه الامام احمد۔ "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص ۳۴" (کنز العمال ص ۶۵ ج ۲)

marfat.com

تعارف

النهی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز

(نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہے)

رجب ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ میت کا ولی نماز جنازہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور نماز جنازہ کتنے دن تک پڑھی جاسکتی ہے؟ امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ اور نصوص حدیث وفقہ سے ثابت کیا کہ

نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک تو مطلقا ناجائز وناشروع ہے مگر جبکہ اجنبی غیر احق نے بلااذن متابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کر سکتا ہے۔

یعنی اگر ولی وحاکم اسلام کے سوا اور لوگ نماز جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو اعادہ کا اختیار ہے اور اگر ولی پڑھ چکا تو اب کسی کو جائز نہیں کہ فرض تو پہلی نماز سے ادا ہو چکا اور یہ نماز بطور نفل پڑھنی مشروع نہیں۔

اور نماز جنازہ جس طرح دفن سے پہلے فرض کفایہ ہے اسی طرح دفن کے بعد بھی۔

یعنی اگر کسی شخص کو بے نماز پڑھے دفن کر دیا گیا تو فرض ہے کہ اس کی قبر پر نماز جنازہ پڑھیں جب تک ظن غالب رہے کہ بدن بگڑ نہ گیا ہوگا، اور اسے بعض روایات میں دفن کے بعد تین دن سے تعبیر کیا ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ کچھ مدت معین نہیں بلکہ جب جسم کی سلامت وعدم سلامت مشکوک ہو جائے تو نماز ناجائز ہو جائے گی لہذا اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ نماز جنازہ کی تکرار شرع میں مشروع نہیں ہے جس کے لئے امام احمد رضا نے چالیس کتب فقہ کی اکاون (۵۱) عبارتیں پیش کی ہیں۔

اور جہازی سائز کے ۱۸ صفحات پر مبسوط دلیلوں سے مزین اس رسالہ حدیثیہ میں ۵۷ حدیثیں زینت تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

النهی الحاضر عن تکرار صلاۃ الحاضر

جو کسی ضلالت کی طرف بلائے سب ماننے والوں کے برابر گناہ اس پر ہوا اور ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہ ہوا۔ یعنی یہ نہ ہوگا کہ اس کی ترغیب کے باعث گناہ ہونے کے سبب وہ گناہ سے بچ رہیں، یا اس پر صرف اپنے ہی فعل کا گناہ ہو، بلکہ وہ سب اپنے اپنے گناہ میں گرفتار اور ان سب کے برابر اس ترغیب دہندہ پر بار۔ رواہ الائمة احمد ومسلم والاربعة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷ النهی الحاجز" (مسلم ۲/ ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے۔ کما رواہ الستة عن زید بن ثابت و الشیخان عن ام المومنین رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹، النهی الحاجز"۔ (بخاری اول ص ۱۵۲، باب تحریض النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قیام اللیل)

زکوۃ لانیوالوں کے لئے حضور کی دعاء پر مشتمل ایک حدیث پاک

۴۲۔ جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعاء فرماتے اللهم صل علی آل فلان.

اے اللہ فلاں پر رحمت نازل فرما (مولف) کما رواہ احمد والبخاری والمسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة وغیرهم عن عبدالله بن ابی اوفی رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب قول الله تعالی وصل علیهم الخ)

اہل بقیع کے لئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صلاۃ ودعاء

۴۳۔ حدیث موطا امام مالک وسنن نسائی عن ام المومنین الصدیقہ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انی بعثت الی اهل البقیع لاصلی علیهم.

میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ ان پر صلاۃ کروں۔ علماء نے یہاں پر صلاۃ کو بمعنی دعا لیا ہے۔ (نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

۴۴۔ سنن نسائی کی دوسری روایت میں ہے ان جبریل اتانی (فذکر الحدیث) فامرنی ان اتی البقیع فاستغفرلهم قلت له کیف اقول یا رسول الله قال قولی السلام علی اهل الدار (الدیار) من المومنین والمسلمین ویرحم الله المتقدمین منا

marfat.com

والمتاخرین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میرے پاس آئے مجھے حکم فرمایا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت کروں ام المومنین فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح کہوں، حضور نے دعاء زیارت قبور تعلیم فرمائی یعنی یہ کہو السلام علی الخ۔

(نسائی اول ص ۲۸۷، الامر بالاستغفار للمومنین)

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا بلکہ لوگوں نے فوجاً فوجاً صلاۃ وسلام پڑھا

۴۵۔ اخرج ابن سعد عن عبد اللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم قال لما وضع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم السریر قال لایقوم علیہ احد ھو امامکم حیا ومیتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیہ صفا صفا لیس لھم امام ویکبرون وعلی قائم بحیال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقو ل السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللھم انا نشھد ان قد بلغ ما انزل اللہ الیہ ونصح لامتہ وجاھد فی سبیل اللہ حتی اعز اللہ دینہ وتمت کلمتہ اللھم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اللہ الیہ وثبتنا بعدہ واجمع بیننا وبینہ فیقول الناس آمین حتی صلی علیہ الرجال ثم النساء ثم الصبیان.

یعنی جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دے کر سریر پر لٹایا حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بن کر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں اپنی زندگی دنیاوی میں اور بعد وصال پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلاۃ کرتے کوئی ان کا امام نہ تھا، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عرض کرتے تھے، سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہنچادیا جو کچھ ان کی طرف اتارا گیا اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی کی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا قول پورا ہوا، الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں میں کر اور ان کے بعد ان کے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا مولیٰ علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے یہاں تک کہ ان پر مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

marfat.com

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰، النھی الحاجز "(کنز العمال ص ۱۶۴ ج ۷)

۴۶۔ ابن سعد و بیہقی نے محمد بن ابراہیم التیمی مدنی سے روایت کی لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی سریره دخل ابوبکر وعمر فقالا السلام علیکم ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، ومعهما نفر من المهاجرین والانصار قدر مایسع البیت فسلموا کما سلم ابوبکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انا اشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لامته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلماته فاومن به وحده لاشریك له فاجعلنا یا الهنا ممن یتبع القول الذی انزل معه واجمع بیننا وبینه حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمومنین رؤفا رحیما لاینبغی بالایمان بدلا ولانشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النسا ثم الصبیان.

یعنی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کی سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی مہر اور اس کی افزونیاں اور دونوں حضرات کے ساتھ ایک گروہ مہاجرین اور انصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا۔ ان سب نے بھی یونہی سلام عرض کیا اور صدیق وفاروق پہلی صف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے کہ الٰہی میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہنچایا اور اس کی خیر خواہی میں رہے اور راہِ خدا میں جہاد فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ کی باتیں پوری ہوئیں میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اس کا کوئی شریک نہیں تو اے معبود ہمارے ہمیں ان کی کتاب کے پیروؤں میں کر جو ان کے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرا دے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے، ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اس کے عوض کچھ قیمت لینا لوگ اس دعاء پر آمین آمین کہتے پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

سید العرب والعجم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نعش مبارک پر سب سے پہلے رسل ملائکہ نے صلاۃ کی

marfat.com

۴۷۔ بزار وحاکم وابن سعد وابن منیع وبیہقی اور طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی وکفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده من الملنكة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی وسلموا تسلیما.

جب میرے غسل وکفن مبارک سے فارغ ہو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جاؤ سب میں پہلے جبریل مجھ پر صلاۃ کریں گے پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ پھر گروہ گروہ میرے پاس حاضر ہو کر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جاؤ۔ امام جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں قال بیهقی تفرد به سلام الطویل عن عبد الملك بن عبدالرحمن وتعقبه ابن حجر فی المطالب العالیة بان ابن منیع اخرجه من طریق سلمة بن صالح بن عبدالملك به فهو هذه متابعة السلام الطویل واخرجه البزار من وجه آخر عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۱، النهی الحاجز"

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی

۴۸۔ حدیث بخاری ومسلم ونسائی عن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت

عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دن نکلے تو شہدائے احد پر اس طرح دعا فرمائی جس طرح میت پر دعا کیجاتی ہے۔ اس حدیث میں علماء نے صلاۃ سے دعا مراد لی ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۰ النهی الحاجز" (بخاری اول ص ۱۷۹، باب الصلاة علی الشهید)

نماز جنازہ کی فضیلت وبرکت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۔ روی الامام الترمذی عن محمد بن علی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا تحفہ یہ ہے جو کہ میت پر نماز پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف)

marfat.com

(کنزالعمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

۵۰۔ ورواہ الدارقطنی فی الافراد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ اول ما یتحف بہ المومن اذا دخل قبرہ ان یغفر لمن صلی علیہ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جب قبر میں داخل ہوتا ہے تو اس کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ جو اس کی نماز جنازہ پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۱۔ ورواہ عبد بن حمید والبزار والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول مایجازی بہ المومنین بعد موتہ ان یغفر لجمیع من تبع جنازتہ.

شعب الایمان کی روایت میں انہیں سے اس طرح مروی ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد مومنوں کو سب سے پہلے جو جزاء دیجاتی ہے وہ یہ ہے کہ جو اس کے جنازے کے ساتھ جاتے ہیں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۱۱۷ ج ۲۰)

۵۲۔ ورواہ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت والخطیب عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ ان اول تحفۃ المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازتہ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے جنازہ کے ساتھ نکلے۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۱۲۲ ج ۲۰)

۵۳۔ وروی الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا مات الرجل من اہل الجنۃ استحی علیہ عزوجل ان یعذب من حملہ ومن تبعہ ومن صلی علیہ.

انہیں سے اس طرح بھی مروی ہے کہ جب جنتی آدمی مرتا ہے تو اللہ عزوجل ان کو عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے جو اس کا جنازہ اٹھائے اور جو اس کے پیچھے چلے اور جو اس کی نماز پڑھے۔ (مولف)

marfat.com

۵۴۔وروی ابوبکر بن ابی شیبة وابو الشیخ ابن حبان فی کتاب الثواب عن سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اول ما یبشربه المومنین ان یقال البشیرولی الله برضاه والجنة قدمت خیر مقدم قد غفرالله لمن شیعك واستجاب لمن استغفر لك وقیل من شهدلك.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ مومنین کو ملنے والی سب سے پہلی بشارت یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کہ اے اللہ کے ولی تجھے خوشخبری ہو رضائے رب کی اور جنت خیر مقدم کرے گی بیشک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا جو تیرے پیچھے چلا اور اس کی دعا قبول کی جس نے تیرے لئے استغفار کیا اور مقبول ہوا وہ جو تیرے لئے حاضر ہوا۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ص۴۲ النهی الحاجز "(کنزالعمال ص۱۲۲ج۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مسلمین کے ولی ہیں

۵۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اولی بالمومنین من انفسهم.

رواه احمد والشیخان والنسائی وابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

میں مسلمانوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۴۳ النهی الحاجز "(بخاری دوم ص۹۹۷، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من ترك مالا فلاهله)

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی

۵۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایقبل الله صلاة احدکم اذا احدث حتی یتوضأ۔ اخرجه الشیخان وابوداؤد والترمذی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ وضو کرلے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۵۰ النهی الحاجز "(مسلم اول ص۱۱۹، باب وجوب الطهارة للصلوة)

صحابہ کرام نے از راہ ادب حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جنازے کے لئے تشریف لانے کی زحمت نہیں دی تو حضور نے فرمایا کہ ایسا مت کرو بلکہ مجھے بلایا کرو کہ میری نماز ان کے لئے رحمت ونور ہے۔اس پر چند حدیثیں۔

۵۷۔ مؤطا امام مالک وغیرہ میں حدیث ابی امامہ اسعد بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنہما سے ہے جب وہ (مسکینہ سودا خادمہ مسجد ام محصن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی۔

جب اس کا انتقال ہو مجھے خبر کر دینا ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جگانا خلاف ادب جانا، (ابن ابی شیبہ کی روایت موصولہ میں حدیث سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنها یہ خیال کر کے دفن کر دیا، صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان تؤذونی بها کیا میں نے تمہیں حکم نہ دیا تھا کہ مجھے اس کی خبر کر دینا عرض کی یا رسول اللہ کرهنا ان نخرجك ليلا و نوقظك يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، ہمارے دلوں کو گوارا نہ ہوا کہ رات میں حضور کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیں اور حضور کو خواب راحت سے جگائیں (کہ حضور کا خواب بھی تو وحی ہے کیا معلوم کہ اس وقت حضور خواب میں کیا دیکھتے سنتے ہوں) صحیح بخاری میں حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے فحقروا شانها، صحیح مسلم میں انہیں سے ہے وكانهم صغرو امرها. یعنی یہ خیال کیا کہ وہ کیا اس قابل تھی کہ اس کے جنازے کے لئے حضور کو جگا کر اندھیری رات میں باہر لے جائیں۔ (مؤطا امام مالک، ص ۷۸۔ التكبير على الجنائز) (بخاری ار ۷۸ ابواب الصلوٰة على القبر بعد مايدفن)

۵۸۔ سنن ابن ماجۃ میں حدیث عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فلاتفعلوا ادعونی لجنائزکم۔

ایسا نہ کرو مجھے اپنے جنازے کے لئے بلایا کرو

۵۹۔ مسند امام احمد میں حدیث زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور نے فرمایا فلاتفعلوا لايموتن فيكم ميت ماكنت بين اظهركم الا اذنتمونی به فان صلاتی عليه رحمة۔

ایسا کبھی نہ کرنا جب تک میں تم میں تشریف رکھوں جو شخص مرے مجھے ضرور خبر کر دینا کہ میری نماز اس کے حق میں رحمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ابن ماجہ طول، ص ۱۱۱ ابواب ماجأ فی الصلوٰة على القبر)

۶۰۔ ابن حبان اپنی صحیح اور حاکم مستدرک میں حضرت یزید بن ثابت انصاری برادر اکبر زید

marfat.com

بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذنتمونی بها قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفی مامات منکم میت ماکنت بین اظهر کم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة۔

یعنی ہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر چلے جب بقیع پر پہنچے ایک قبر تازہ نظر آئی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کی فلاں عورت، حضور نے انہیں پہچانا فرمایا مجھے کیوں نہ خبر کی عرض کی حضور دوپہر کو آرام فرماتے تھے اور حضور کا روزہ تھا فرمایا تو ایسا نہ کرو جب تم میں کوئی مسلمان مرے مجھے خبر دیا کرو کہ اس پر میرا نماز پڑھنا رحمت ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۳۔ النهی الحاجز" (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۱، باب ماجأ فی الصلوٰة علی القبر)

۶۱۔ طبرانی نے حصین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذنونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاهله لما دخل اللیل اذامت فادفنونی ولاتدعوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی اخاف علیه یهود ان یصاب بسببی فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین الصبح. الحدیث۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور یہ فرما گئے کہ اب ان کا وقت آیا معلوم ہوتا ہے مجھے خبر کر دینا اور تجہیز میں جلدی کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محلہ بنی سالم تک نہ پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا، اور انہوں نے رات آنے پر اپنے گھر والوں کو وصیت کر دی تھی کہ جب میں مروں تو مجھے دفن کر دینا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ بلانا، رات کا وقت ہے مجھے یہود سے اندیشہ ہے مبادا حضور کو میرے سبب سے کوئی کلفت پہنچے ان کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا صبح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر ہوئی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النهی الحاجز"

نماز جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے۔

۶۲۔ احمد و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

marfat.com

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیأ الا شفعهم الله فیه۔

جس مسلمان کے جنازے پر چالیس مسلمان نماز میں کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرمائے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۲، باب فضل الصلوٰة علی الجنائز) (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

۶۳۔ احمد و مسلم و نسائی نے ام المومنین وانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه۔

جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ پر شفیع ہوں ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۸۔ کتاب الجنائز)

حضور کی شفاعت پر دو حدیثیں

۶۴۔ شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعطیت شفاعة۔

شفاعت مجھے عطا فرمادی گئی ہے۔ رواه البخاری و مسلم و النسائی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما فی حدیث اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی۔ مجھے پانچ چیزیں وہ عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کے نبیوں کو نہیں دی گئیں (مولف) (بخاری اول، ص ۶۲، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت لی الارض الخ)

۶۵۔ حضور شافع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا کان یوم القیٰمة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر۔

روز قیامت تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کا مالک ہوں اور یہ بات کچھ براہ فخر نہیں فرماتا۔ رواه احمد و الترمذی و ابن ماجة و الحاکم باسانید صحیحة عن ابی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۴۔ النهی الحاجز" (ابن ماجہ دوم، ص ۳۳۰، باب ذکر الشفاعة)

انبیاء علیہم السلام کی میراث ترکہ نہیں بلکہ صدقہ ہے

۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لانورث ماترکناه صدقة۔

ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے۔ رواه احمد و البخاری و مسلم و

marfat.com

ابوداؤد و النسائی عن ابی بکر الصدیق و ابوداؤد عن ام المومنین و نحوہ عن الزبیر و احمد و الشیخان و ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (بخاری دوم، ص ۹۹۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانورث الخ)

۶۷۔ حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے فاذا مت فھو الی ولی الامر من بعدی۔

جب میں انتقال فرماؤں تو میرے ترکے کا اختیار اسے ہے جو میرے بعد ولی امر و خلیفہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۵۔ النھی الحاجز"۔ (کنزالعمال، ص ۱۴ ج ۱۱)

شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں

۶۸۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری شاہد و مشاہد مشہد احد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی امر بدفنھم بدمائھم ولم یغسلوا و لم یصل علیھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان شہدائے (احد) کرام کو ویسے خون آلود دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انہیں غسل نہ دیا گیا نہ ان کی نماز ہوئی۔ (دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے شہدائے احد پر نماز پڑھی۔ یہی مسلک و مختار ہے۔ مولف) صحیح بخاری و رواہ ایضا احمد بسند جید و الترمذی و صححہ النسائی و ابن ماجۃ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۶۔ النھی الحاجز"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۹ اباب الصلوٰۃ علی الشہید)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جنازہ پر نماز، نور ظلمت اور تاریکی قبر کی روشنی ہے۔

۶۹۔ حدیث خادمہ مسجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی قبر پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر وجہ خود ارشاد فرمائی۔ ان ھذہ القبور مملوءۃ علی اھلھا ظلمۃ و انی انورھا بصلاتی علیھم۔

بیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدر نورہ و جمالہ و جودہ و نوالہ علیہ و علی الہ اجمعین۔ رواہ مسلم و ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۷۔ النھی الحاجز"۔ (مسلم اول، ص ۳۱۰۔ کتاب الجنائز)

نماز جنازہ فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے

۷۰۔ ابن ابی شیبہ کی روایت یہ ہے حدثنا عمر بن ایوب الموصلی عن مغیرۃ بن

marfat.com

زیاد عن عطاء عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم و صل۔

جب تجھے نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۹ النہی الحاجز"

شہدائے احد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نماز پڑھنے کے بارے میں ایک حدیث

۷۱۔ ایک اثر مرسل ابوداؤد نے مراسیل میں بسند ثقات ابومالک غفاری تابعی سے روایت کیا **ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل عشرة حمزة رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی صلی علیہ سبعین صلاة۔**

بیشک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر دس دس کر کے نماز جنازہ پڑھائی ہر دس میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یہاں تک کہ ان پر ۷۰ مرتبہ نماز پڑھی گئی (مولف) (اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۷۰ تھے جب دس دس پر نماز ہوئی سات نمازیں ہوں گی ستر کیونکر، ثم اقول و باللہ التوفیق بعد تسلیم صحت حدیث غایت درجہ جو ثابت ہوگا وہ اس قدر کہ شہداء پر نعشیں بدل بدل کر نمازیں ہوا کیں اور نعش مبارک سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہم بدستور رکھی رہی، مجرد نہ اٹھایا جانا مستلزم اعادۂ صلاۃ نہیں کہ یہ امر نیت حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پر موقوف اور نیت غیبت ہے اور غیب پر اطلاع ممکن نہیں کہ ان کی نعش ہر بار کے برکات نازلہ میں شمول کے لئے رکھی گئی ہو، ظاہر ہے کہ ایسی جگہ روایت کا مبلغ صرف صورت ظاہرہ تک ہے نہ معنی باطن تک اور مطلب مستدل کا ثبوت اسی معنی باطن پر موقوف اور اس پر دلیل نہیں تو استدلال راسا ساقط، ہاں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اپنی زبان مبارک سے ایسا بیان فرماتے تو احتجاج صحیح تھا۔ منہ) یعنی اس حدیث سے تکرار نماز جنازہ ثابت نہیں ہوتی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۶۔ النہی الحاجز"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۱۸۔ فی الصلوٰۃ علی الشہداء)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادة المریض و اتباع الجنازة و اجابة الدعوة و تشمیت العاطس. رواہ الشیخان عن ابی ہریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔**

marfat.com

ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حقوق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کا اتباع کرنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۷ ۴۔ النهی الحاجز"۔ (بخاری اول، ص ۱۶۶۔ باب الامر باتباع الجنائز)

ایک نماز ایک دن میں دوبار نہیں پڑھی جاتی ہے

۷۳۔ مسند امام احمد و سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتصلوا صلاة فی یوم مرتین۔

کوئی نماز ایک دن میں دوبار نہ پڑھو۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۶۔ باب اذا صلی فی جماعة الخ)

۷۴۔ حدیث میں ہے لایصلی بعد صلاة مثلها۔

کسی نماز کے بعد اس کے مثل نہ پڑھی جائے۔ رواه ابوبکر بن ابی شیبة عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۔ النهی الحاجز"۔

نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔

۷۵۔ ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم نے روایت کی عن صالح مولیٰ التوأمة عن عمر ادرك ابابکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم کانوا اذا تضایق بهم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازة فی المسجد۔

یعنی ابو بکر صدیق و عمر فاروق و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت کریمہ تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگ کرتا کہ اس میں گنجائش نہ پاتے واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۹ ج ۲۰)

نماز جنازہ دوبارہ نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۷۶۔ عن عبدالله بن سلام لما فاتته الصلاة علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له۔

یعنی عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ مبارک پر نماز میرے آنے سے پہلے ہو چکی تو کہا کہ دعا کی بندش تو نہیں، میں ان کے لئے دعا کروں گا۔ ذکره السید الازهری فی فتح الله المعین۔

جناز فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز ہے

۷۷۔ ابو بکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف اور امام اجل ابو جعفر طحاوی شرح معانی الاثار میں

marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوفا اور ابن عدی کامل میں بروایت ابن عباس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و هذا حديث الطحاوی بطريق عمر بن ايوب الموصلی عن المغيرة بن زياد عن عطاء عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی الرجل تفجؤا الجنازة و هو علی غير وضوء قال يتيمم و يصلی عليها۔

یعنی جس شخص کے پاس ناگاہ جنازہ آجائے اور اسے وضو نہ ہو وہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے۔

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۹۔ النهی الحاجز"۔ (شرح معانی الآثار ۱/ ۵۲ باب قراء ۃ الجنب و الحائض)

۷۸۔ ابن عدی کی حدیث یوں ہے عن معاذ بن عمران عن مغيرة بن زياد عن عطأ عن ابن عباس عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال اذا فجئتك الجنازة و انت علی غير وضوء فتيمم۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب ناگہانی تیرے سامنے جنازہ آجائے اور تجھے وضو نہ ہو تو تیمم کر لے۔ قال ابن عدی هذا مرفوعاً غير محفوظ و الحديث موقوف علی ابن عباس۔

۷۹۔ دار قطنی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انه اتی الجنازة وهو علی غير وضوء فتيمم و صلی عليها۔

یعنی ان کے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔ اسی کے مثل ابن ابی شیبہ و امام طحاوی نے باسانید کثیرہ از امام حسن بصری و امام ابراہیم نخعی و ابو بکر نے عکرمہ تلمیذ ابن عباس اور طحاوی نے عطاء بن ابی رباح و عامر و ابن شہاب زہری و حکم سات ائمہ تابعین سے روایت کیا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۹۔ النهی الحاجز"

بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی اور مال حرام کا صدقہ مقبول نہیں ہوتا۔ حدیث میں ہے۔

۸۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقبل صلاة بغير طهور و لا صدقة من غلول. اخرجه عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه مسلم و الترمذی و ابن ماجة۔

بغیر وضو کے نماز اور حرام مال کا صدقہ مقبول نہیں۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۱۱۹۔ باب وجوب الطهارة للصلوٰة)

نماز جنازہ میں تعجیل شرعاً نہایت درجہ مطلوب ہے اس پر چند حدیثیں۔

marfat.com

۸۱۔ صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اسرعوا بالجنازۃ۔

جنازہ میں جلدی کرو۔ (مسلم اول، ص ۳۰۶۔ کتاب الجنائز)

۸۲۔ امام احمد و ترمذی و ابن ماجۃ و حاکم و ابن حبان وغیرھم مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلاث لاتؤخروھن (ھا) الصلوٰۃ اذا اتت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔

تین چیزوں میں دیر نہ کرو، نماز جب اس کا وقت آجائے، اور جنازہ جس وقت حاضر ہو، اور زن بے شوہر جب اس کا کفو ملے۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۶ باب ماجأ فی تعجیل الجنازۃ)

۸۳۔ سنن ابی داؤد میں حصین بن وجوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عجلوا فانہ لاینبغی لجیفۃ مسلم ان یحبس بین ظھری (ظھرانی) اھلہ۔

جلدی کرو کہ مسلمان کے مردے کو روکنا نہ چاہئے۔ (ابوداؤد دوم، ص ۴۵۰۔ باب تعجیل الجنازۃ)

۸۴۔ طبرانی بسند حسن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اذا مات احدکم فلاتحبسوہ و اسرعوا بہ الی قبرہ۔

جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلد دفن کو لے جاؤ۔ ولہذا علمائے فرماتے ہیں اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں پہلے ہی دفن کر دیں (اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اس کے خلاف رائج ہے) (کنزالعمال، ص ۱۲۶، ج ۲۰)

جنازے پر تکثیر جماعت بہت محبوب ہے کہ اس میں میت کی اعانت اور عفو سیئات و ترقی درجات کی امید ہے۔

۸۵۔ احمد و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجۃ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن یموت فیصلی علیہ امتہ من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلثۃ صفوف الا غفرلہ۔

جس مسلمان کے جنازہ پر مسلمانوں کا ایک گروہ کہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے

marfat.com

اس کی مغفرت ہو جائے۔(ابوداؤد دوم، ص ۴۵۱۔باب فی الصفوف علی الجنازۃ)

۸۶۔ترمذی کی روایت میں ہے من صلی علیہ ثلثۃ صفوف اوجب۔

جس پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ (ترمذی اول، ص ۲۰۰، باب کیف الصلوٰۃ علی المیت و الشفاعۃ لہ)

۸۷۔ابن ماجۃ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علیہ مائۃ من المسلمین غفر لہ۔

جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں بخشا جائے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز" (ابن ماجۃ اول، ص ۱۰۱، باب ماجأ فیمن صلی علیہ جماعۃ من المسلمین)

۸۸۔نسائی ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن میت یصلی علیہ امۃ من الناس الا شفعوا فیہ۔

جس مردے پر مسلمان کا ایک گروہ نماز پڑھے ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو۔ راوی حدیث ابوالملیح نے کہا گروہ چالیس آدمی ہیں۔(نسائی اول، ص ۲۸۲۔فضل من صلی علیہ مائۃ)

۸۹۔طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مامن رجل یصلی علیہ مائۃ الاغفر اللہ لہ۔

جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰، النھی الحاجز" (کنزالعمال، ص ۱۱۳، ج ۲۰)

جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم کا باعث ہے اس پر چند حدیثیں

۹۰۔صحاح ستہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من شھد الجنازۃ حتی یصلی علیھا فلہ قیراط و من شھدھا حتی تدفن فلہ قیراطان قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرھما مثل احد۔

جو نماز جنازہ ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اس کے لئے ایک دانگ ثواب ہے۔اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ جیسے بڑے دو پہاڑ ان میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔اسی کے مثل مسلم و ابن ماجۃ نے حضرت ثوبان اور امام احمد نے بسند صحیح قیراط نماز کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی۔(مسلم اول، ص ۳۰۷۔کتاب الجنائز) (بخاری اول، ص ۱۷۷۔باب من انتظر حتی یدفن)

marfat.com

۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اتبع جنازة حتی یقضیها دفنها کتبت له ثلثة قراریط القیراط منها اعظم من جبل احد۔

جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اس کے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۹۲۔ بزار کے یہاں حدیث موقوف ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کے لئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔ (کنز العمال، ص ۱۱۸، ج ۲۰)

۹۳۔ ابن ماجہ امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی من غسل میتا و کفنه و حنطه و حمله و صلی علیه و لم یفش علیه ما رأی خرج من خطیئة مثل ما ولدته امه۔

جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (ابن ماجہ اوّل، ص ۱۰۶، باب ماجأ فی غسل المیت)

امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عالم کامل ہونے کی بشارت عظمیٰ پر ایک حدیث پاک۔

۹۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو کان العلم معلقا بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس۔

علم اگر ثریا پر معلق ہوتا تو اولاد فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔ رواه الامام احمد فی المسند و ابونعیم فی الحلیة عن ابی هریرة و الشیرازی فی الالقاب عن قیس بن سعد رضی الله تعالیٰ عنهما۔ اعنی امام الائمة سراج الامة کاشف الغمة الامام الاعظم ابو حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔ وہ فارسی آدمی سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۔ النهی الحاجز" (مسند احمد، ص ۴۷۵، ج ۲)

marfat.com

تعارف

الهادی الحاجب عن جنازۃ الغائب

(غائب پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں)

۲۳ر ذی الحجہ ۱۳۲۶ھ کو تین سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا

۱-اولیائے میت نے اگر نماز جنازہ پڑھ لی تو مذہب حنفی میں پھر دوبارہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

۲-جنازۂ غائب پر نماز درست ہے یا نہیں؟

۳-امام اگر شافعی المذہب ہو تو اس کی اقتدا میں یہ دونوں امور یعنی تکرار جنازہ اور جنازۂ غائب پر نماز جائز ہوں گے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے سوال اول کے جواب میں فرمایا کہ

مذہب مہذب حنفی میں جب کہ ولی نماز جنازہ پڑھ چکا یا اس کے اذن سے ایک بار نماز ہو چکی (اگرچہ یونہی کہ دوسرے نے شروع کی اور ولی شریک ہو گیا) تو اب دوسروں کو نماز مطلقاً جائز نہیں، نہ ان کو جو پڑھ چکے نہ ان کو جو باقی رہے، ائمہ حنفیہ کا اس پر اجماع ہے جو اس کا خلاف کرے وہ مذہب حنفی کا مخالف ہے، تمام کتب متون و شروح اور فتاوی اس کی تصریحات سے گونج رہی ہیں۔

پھر امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی مزید صراحت و وضاحت اور اس کی تائید و توثیق میں گیارہ انواع ارقام کئے، اور ہر نوع نفیس و جلیل مسائل پر مشتمل ہے اور محل خلاف میں قول راجح کی طرف اجمالی اشارہ بھی کیا گیا ہے۔

اور ہچاسی کتب متون و شروح اور کتب فتاوی کی دو سو سات عبارتیں پیش کی ہیں جن سے یہ جواب آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن و آشکار ہو گیا ہے۔

امام احمد رضا نے سوال دوم کے جواب میں تحریر کیا۔

مذہب حنفی میں جنازہ غائب پر نماز محض ناجائز ہے، ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع و

marfat.com

اتفاق ہے جس طرح نماز جنازہ کی تکرار ناجائز و غیر مشروع ہے اسی طرح غائب کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں، اس لئے کہ صحت نماز جنازہ کی شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو، طاہر ہو، جنازہ نمازی کے آگے رکھا ہو۔

اس لئے علماء نے فرمایا کہ مطلقاً کسی غائب پر نماز جائز نہیں۔

اور اس مسئلہ کی تائید و تقویت میں بھی ۸۶ کتابوں کی ۲۳۰ عبارتیں پیش کی گئی ہیں جن سے غائب پر نماز جنازہ کا ممنوع ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

بظاہر جنازہ غائب پر نماز یعنی دوسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔

۱- جب اصحمہ بادشاہ حبشہ نجاشی نے حبشہ میں انتقال کیا تو سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔

یعنی نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی، یعنی نجاشی کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سامنے ظاہر کر دیا گیا تھا حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر پڑھی گئی۔

۲- معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

یہاں بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازۂ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

۳- امرائے موتہ کا واقعہ۔

اس روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور معرکۂ موتہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا یا پھر یہ کہ محدثین کے نزدیک اس کی سند صحیح نہیں۔

یا پھر علماء نے یہاں صلاۃ سے درود و دعاء مراد لی ہے۔

اور سوال سوم کے جواب میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و تکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔ تو امام کا شافعی المذہب ہونا اس ناجائز کو

marfat.com

ہمارے لئے کیوں کر جائز کر سکتا ہے جائز یا فرض وواجب نمازیں جن میں حنفی اہلسنت کے کسی دوسرے مذہب والے مثلاً شافعی وغیرہ کی اقتدا کرے تو اس میں ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ جو امور ہمارے مذہب میں اصل سے محض ناجائز ہیں، ان میں اس کی پیروی نہ کرے اگرچہ اس کے مذہب میں جائز ہوں، مثلاً صبح کی نماز میں وہ قنوت پڑھے تو یہ نہ پڑھے، نماز جنازہ میں امام پانچویں تکبیر کہے تو یہ نہ کہے۔

جب بعد اقتدا یہ حکم ہے تو اقتداء سے پہلے ناجائز و نامشروع امور میں اقتداء کی اجازت کیوں کر ممکن ہوگی۔

پھر امام احمد رضا نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ حکایت بیان فرمائی کی کہ

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم الشان جلیل البرہان امام ہیں کہ امام مستقل مجتہد مطلق سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اس امام الائمہ سراج الامۃ کے مزار پر انوار کے پاس نماز صبح پڑھائی تو بسم اللہ آواز سے نہ پڑھی نہ رفع یدین کیا نہ قنوت پڑھی، کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ان صاحب قبر کے ادب سے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے حیا آئی کہ اس امام جلیل کے سامنے اس کا خلاف کروں۔ اس کے علاوہ اس رسالے میں فراز تحقیق کے بساط مفروش پر جو قلم رانی کی گئی ہے یقیناوہ مجدد ملت امام احمد رضا ہی کا حصہ ہے۔

اور حجازی سائز کے ۱۹ صفحات پر پھیلے ہوئے اس محققانہ رسالے میں ۱۵ احدیثیں مذکور ہیں۔

marfat.com

احادیث

الهادی الحاجب عن جنازة الغائب

شاہ حبشہ نجاشی کے جنازے پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۹۵۔ جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا، سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔ رواہ الستة عن ابی هريرة و للشيخان عن جابر كنت فی الصف الثانی او الثالث رضی الله عنهما۔ (بخاری ۱/ ۱۶۷، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه)

۹۶۔ صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن الصحابۃ جمیعا سے ہے ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان اخاكم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیه فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وصفوا خلفه فكبر اربعا و هم لا يظنون الا ان جنازته بين يديه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی مر گیا اٹھو اس پر نماز پڑھو پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں حضور نے چار تکبیریں کہیں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ ان کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہے۔

۹۷۔ صحیح ابو عوانہ میں انہیں سے ہے فصلینا خلفه و نحن لانری الا ان الجنازة قدامنا۔

ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۹ الهادی الحاجب"

۹۸۔ بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی، رواه ابن ابی حاتم فی التفسير عن ثابت و الدار قطنی فی الافراد و البزار عن حميد معا عن انس وله شاهد فی كبير الطبرانی عن وحشی وا وسطه عن ابی سعيد رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (روایت طبرانی میں ہے کہ اس کا قائل ایک منافق تھا۔ منہ) دوسری

marfat.com

حدیث میں تصریح ہے کہ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔ رواہ الطبرانی عن حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۔ الھادی الحاجب"

معویہ بن معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر نماز پڑھنے کے بارے میں پانچ حدیثیں اور اس کے راوی پر مختصر جرح و تعدیل

۹۹۔ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔

اولاً ائمہ حدیث عقیلی و ابن حبان و بیھقی و ابوعمر بن عبدالبر و ابن الجوزی و نووی و ذھبی و ابن الھمام وغیرھم نے اس حدیث کو ضعیف بتایا۔ اسے طبرانی نے معجم اوسط و مسند الشامیین میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ بطریق نوح بن عمرو السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد بن زیاد الالھانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ قلت و من ھذا الطریق رواہ ابواحمد و الحاکم فی فوائدہ و الخلال فی فوائد سورة الاخلاص و ابن عبدالبر فی الاستیعاب و ابن حبان فی الضعفاء و اشار الیہ ابن مندۃ۔ اس کی سند میں بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا، بلکہ کہا کہ ابن زیاد سے روایت ہے معلوم نہیں راوی کون ہے وبہ اعلہ المحقق فی الفتح اقول لکن سند ابی احمد الحاکم ھکذا اخبرنا ابوالحسن احمد بن عمیر بدمشق ثنا نوح بن عمر و بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن زیاد عن ابی امامة فذکرہ۔ ذہبی نے کہا کہ حدیث منکر ہے نیز اس کی سند میں نوح ابن عمرو ہے، ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی قال الذھبی فی ترجمة نوح قال ابن حبان یقال انہ سرق ھذا الحدیث اھ اقول لفظ الحافظ فی الاصابة قال ابن حبان فی ترجمة العلاء الثقفی من الضعفاء بعد ان ذکر لہ ھذا الحدیث سرقہ شیخ من اھل الشام فرواہ عن بقیة فذکرہ اھ ولیس فیہ یقال و قد نقل عنہ ھکذا الذھبی العلاء اما قول الحافظ فما ادری عنی نوحا او غیرہ فانہ لم یذکر نوحا فی الضعفاء فاقول ظاھر ان نوحا ھو الشیخ الشامی الذی رواہ عن بقیة و لامشار للشك حتی یثبت شامی آخر یرویہ انہ لاجرم ان جزم الذھبی بانہ عنی بہ نوحا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت طبقات ابن سعد میں دو طریق سے ہے، ایک طریق میں محبوب بن ہلال مزنی

marfat.com

ہے قلت و من هذا الوجه اخرجه الطبرانی وابن الضریس و سمویه فی فوائده و ابن مندة و البیهقی فی الدلائل۔ذہبی نے کہا یہ شخص مجہول ہے اور اس کی یہ حدیث منکر۔دوسرے طریق میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔ قلت و من هذا الطریق اخرجه ابن ابی الدنیا و من طریقة ابن الجوزی فی العلل المتناهیة والعقیلی و ابن سخبر فی مسنده و ابن الاعرابی و ابن عبدالبر و حاجب الطوسی فی فوائده۔ امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔امام بخاری و ابن عدی و ابوحاتم نے کہا وہ منکر الحدیث ہے، ابوحاتم و دار قطنی نے کہا متروک الحدیث ہے امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔ ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث بھی اس کی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی ذکره فی المیزان، ابوالولید طیالسی نے کہا علاء کذاب تھا، عقیلی نے کہا العلاء بن یزید ثقفی لایتابعه احد علی هذا الحدیث الامن هو مثله او دونه، علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاء ہی جیسے ہیں یا اس سے بھی بدتر ذکر فی العلل المتناهیة ابوعمر بن عبدالبر نے کہا اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں اور در بارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں۔قاله فی الاستیعاب و نقله فی الاصابة۔یوہیں ابن حبان نے کہا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں اثره فی المیزان۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ حدیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہے کما اختاره الحافظ فی الفتح یا بفرض غلط لذاته صحیح سہی پھر اس میں کیا ہے خود اسی میں تصریح ہے کہ جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷ بالهادی الحاجب۔"

۱۰۰۔ حدیث ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ طبرانی کے یہاں یہ ہیں، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال نعم فضرب بجناحه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفا ن من الملئکة کل صف سبعون الف ملك۔

کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں فرمایا ہاں جبریل نے اپنا پر زمین پر مارا جنازہ حضور کے سامنے ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں ہر صف میں ستر ہزار فرشتے۔

marfat.com

۱۰۱۔ ابواحمد حاکم کے یہاں یوں ہے وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الایسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وجبرئیل والملئکة۔

جبریل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجبریل وملائکہ علیہم الصلاۃ والسلام نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۲۔ حدیث انس بطریق محبوب کے لفظ یہ ہیں جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی علیه۔

پس جبریل نے زمین پر اپنا پر مارا کوئی پیڑ اور ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی۔

۱۰۳۔ بطریق علاء کے لفظ یوں ہیں هل لك ان تصلی علیه فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیه۔

جبریل نے عرض کی حضور ان پر نماز پڑھنی چاہیں تو میں زمین سمیٹ دوں فرمایا ہاں جبریل نے ایسا ہی کیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷ الهادی الحاجب"۔

شہدائے موتہ پر نماز جنازہ سے متعلق ایک حدیث اور اس پر کچھ بحث

۱۰۴۔ واقدی نے مغازی میں عاصم بن عمر بن قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کی لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر وکشف له ما بینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ الرایة زید بن حارثة فمضی حتی استشهد وصلی علیه ودعاله وقال استغفروا له وقد دخل الجنة وهو یسعیثم اخذ الرایة جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له وقال استغفروا له وقد دخل الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء۔

جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ

marfat.com

رہے تھے اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انھیں اپنی صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا، حضور نے فرمایا پھر جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انکو اپنی صلاۃ ودعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لئے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

اولاً : یہ دونوں طریق سے مرسل ہیں (اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں) اقول عاصم بن عمر لوساط تابعین سے ہیں قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے اور یہ عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم ہیں۔ صغار تابعین سے عمرو بن حزم صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرپوتے۔

ثانیاً : خود واقدی کو محدثین کب جانتے ہیں؟ یہاں تک کہ ذہبی نے ان کے متروک ہونے پر اجماع کا ادعا کیا۔ اقول وزدت هذا مشايعة للاول وكلاهما الزام فالمرسل نقبله والواقدی نوثقه۔

ثالثاً : اقول عبداللہ بن ابی بکر سے راوی شیخ واقدی عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہے کمافی المیزان تو مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً : خود اسی روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھادیئے گئے تھے، معرکہ حضرت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۳، الهادی الحاجب"۔

عالم دین سے لغزش ہو جائے تو ان کے سنبھلنے کا انتظار کرنا چاہئے نہ کہ شور وغوغا

۱۰۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اتقوا زلة العالم وانتظروا فيأته۔ عالم کی لغزش سے بچو اور اس کے رجوع کا انتظار رکھو۔ رواه الحسن بن الحلوانی استاذ مسلم وابن عدی والبیهقی والعسکری فی الامثال عن عمرو بن عوف المزنی رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۶، الهادی الحاجب"۔ (کنز العمال ص ۷۷ ج ۱۰)

معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاطاعة لاحد فی معصية الله تعالیٰ ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں۔ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی عن

marfat.com

امیر المومنین علی ونحواحمد والحاکم بسند صحیح عن عمران بن حصین وعن عمر بن الحکم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۶ ،الھادی الحاجب" (مسلم دوم ص ۱۲۵، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ الخ)

شاہ حبشہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۰۷۔ اخرج احمد وابن ماجۃ عن حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خرج بھم فقال صلوا علی اخ لکم مات بغیر ارضکم قالوا من ھو قال النجاشی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو آبادی سے باہر لے جاکر فرمایا کہ اپنے بھائی کی نماز جناہ پڑھو جس کا انتقال دوسرے ملک میں ہوا ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون ہے فرمایا کہ شاہ حبشہ نجاشی ہے۔ (مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النجاشی)

۱۰۸۔ فی مسند ابی داؤد الطیالسی قال حدثنا المثنیٰ بن سعید عن قتادۃ عن ابی طفیل عن حذیفۃ بن اسید ان النبی صلی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم اتاہ موت النجاشی فقال ان اخاکم مات بغیر ارضکم فقوموا فصلوا علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور نجاشی کے مرنے کی خبر آئی تو فرمایا کہ تمہارا بھائی دوسرے ملک میں مر گیا ہے کھڑے ہو کر اس پر نماز پڑھو۔ (مولف) (جنازہ غائب پر نماز جائز نہیں مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی و معویہ اور امرائے موتہ پر پڑھی تو یہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور یہ کہ ان کا جنازہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰، الھادی الحاجب" (کنز العمال ص ۷ ۱ ج ۲۰)

صلاۃ کے ساتھ جب علی فلان مذکور ہو تو اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی ہے بلکہ رحمت مراد ہوتی ہے

۱۰۹۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم صل علی آل ابی اوفی

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ابی اوفی کے آل پر رحمت نازل فرما۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۵ الھادی الحاجب" (بخاری دوم ص ۹۳۷، باب قول اللہ تعالیٰ وصل علیھم الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جنازے میں تین صفیں ہونا بہتر ہے

۱۱۰۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام اجل عطاء بن ابی رباح تابعی جلیل تلمیذ ام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وابو ہریرہ وابو سعید خدری وعبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت فرماتے ہیں ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (صلی) علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثۃ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی صرف سات آدمی تھے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۷۸"

جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے

۱۱۱۔ امام ابو عمر بن عبدالبر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المرأۃ وحدھا صف۔

اکیلی عورت ایک صف ہے

۱۱۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے المرأۃ وحدھا تکون صفا۔

تنہا عورت ایک صف ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۸۰" (بخاری اول ص ۱۰۰ باب المرأۃ وحدھا تکون صفا)

بعض گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور بعض معاف نہیں فرمائے گا

۱۱۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ فدیوان لا یغفر اللہ منہ شیأ و دیوان لا یعبأ اللہ منہ شیأ و دیوان لایترک اللہ منہ شیأ فاما الدیوان الذی لایغفر اللہ منہ شیأ فالاشراک باللہ و اما الدیوان الذی لایعبأ اللہ منہ شیأ فظلم العبد نفسہ فیما بینہ و بین ربہ من صوم یوم ترکہ او صلاۃ ترکھا فان اللہ تعالیٰ یغفر ذلک ان شأ و یتجاوز و اما

marfat.com

الدیوان الذی لایترك الله منه شیأ فمظالم العباد بینهم القصاص لا محالة۔

دفتر تین ہیں۔ایک دفتر میں سے اللہ تعالیٰ کچھ معاف نہ فرمائے گااور دوسرے کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اور تیسرے میں سے اللہ کچھ نہ چھوڑے گا،وہ دفتر جس میں اللہ کچھ معاف نہ فرمائے گا دفتر کفر ہے اور وہ جس کی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں وہ بندے کا اپنے رب کے معاملہ میں اپنی جان پر ظلم کرنا کہ کسی دن کا روزہ چھوڑ دیا یا نماز چھوڑ دی اللہ تعالیٰ چاہے گا تو معاف کردے گا اور درگزر فرمائے گا اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کے باہم ایک دوسرے پر ظلم ہیں ان کا بدلہ ضرور ہونا۔ رواہ الامام احمد و الحاکم فی المستدرك عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔(کنزالعمال،ص ۱۳۷،ج ۴) (مسند احمد،ص ۳۴۲،ج ۷)

تارک نماز مستحق عذاب ہے حدیث میں ہے

۱۱۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **خمس صلوات کتبهن الله علی العباد فمن جأبهن فلم یضیع منهن شیأ استخفافا بحقهن کان له عندالله عهد ان یدخل فی الجنة (یدخله الجنة) و من لم یأت بهن فلیس له عندالله عهد ان شأ عذبه و ان شاء ادخله الجنة.** رواه الائمة مالك و احمد و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم و البیهقی بسند صحیح عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه۔

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کی ہیں جو انہیں بجالائے اور ان کے حق کو ہلکا جان کر ان میں سے کچھ ضائع نہ کرے اللہ کے پاس عہد ہو کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور جو انہیں بجا نہ لائے اللہ کے پاس عہد نہیں چاہے اسے عذاب کرے چاہے اسے جنت میں داخل کرے۔ "فتاوی رضویہ،ج ۴،ص ۸۷"۔(نسائی اول،ص ۸۰،باب المحافظة علی الصلوات الخمس)

اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم ہے اس کے بعد دوسری پھر تیسری

۱۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر** ؛ رواہ ابوداؤد و النسائی و ابن حبان و ابن خزیمة و الضیاء فی المختارة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔ پہلے اگلی صف پوری کرو پھر جو اس کے قریب ہے اسے پوری کرو پھر جو کمی ہو تو سب سے پچھلی صف میں ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ،ج ۴،ص ۸۰"۔(ابوداؤد اول،ص تسویة الصفوف)

marfat.com

امام کے سوادو آدمی ہوں توامام کے پیچھے کھڑے ہوں

۱۱۶۔ مؤطاامام مالک و مصنف عبدالرزاق میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و صففت انا و اليتيم من ورائه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تو میں اور یتیم نے حضور کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) (مؤطامالک، ص ۵۴، جامع سبحة الضحیٰ)

امام کے ساتھ اگر ایک آدمی ہو تووہ اس کے داہنی جانب کھڑا ہو

۱۱۷۔ مؤطاامام محمد میں عبداللہ بن عتبہ سے ہے قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت ورائه فقر بنى فجعلنى بحذائه عن يمينه فلما جأ يرفأ تاخرت فصففنا ورائه۔

حضرت عبداللہ بن عتبہ نے فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ظہر کے وقت آیا تھا تو میں نے ان کو نماز نفل میں مشغول پایا پھر میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا توانہوں نے مجھے قریب کر کے اپنے داہنی جانب کر دیا پھر جب (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دربان) یرفا آیا تو میں پیچھے ہٹ گیا اور ہم دونوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی۔ (مولف) فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۸۱"۔ (مؤطاامام محمد، ص ۱۲۴۔ باب الرجلان يصليان جماعة)

marfat.com

تعارف

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

(دعائے جنازہ کا بیان)

اس رسالہ میں جنازہ کی جو دعائیں احادیث کریمہ مثلاً مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ ومسند احمد بن حنبل وابن حبان وحاکم وابو نعیم وابو یعلی وبیہقی وابو بکر بن ابی شیبہ وسنن سعید بن منصور وبغوی وابن مندہ اور دیلمی، میں وارد ہیں وہ مع ترجمہ اس میں جمع کردی گئی ہیں اور قبر پر تلقین کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔

اس میں کل حدیثیں اور دعائیں ۱۴ ہیں ان میں سے تیرہ تو احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے ہیں اور ایک دعاء کا اضافہ حضرت مصنف کی طرف سے ہوا ہے۔

marfat.com

احادیث وادعیہ

المنة الممتازة فی دعوات الجنازة

نماز جنازہ کی تیرہ دعائیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں ان دعاؤں میں ضمیر مذکر کی جگہ ضمیر مونث لگا کر عورت کے لئے بھی پڑھیں

ادعیہ جنازہ بعد تکبیر سوم

۱۱۸۔ (۱) اللّٰھم اغفرلحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہٖ علی الاسلام و من توفیتہ منا فتوفہٗ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہٗ و لا تفتنا بعدہٗ. رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی و النسائی و ابن حبان و الحاکم عن ابی ھریرۃ و احمد و ابویعلی و البیھقی و سعید بن منصور فی سننہ عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ (ابوداؤد، ۲/ ۴۵۶، باب الدعاء للمیت)

۱۱۹۔ (۲) اللھم اغفر لہٗ و ارحمہٗ و عافہٗ واعفُ عنہ و اکرم نزلہٗ و وسع مدخلہٗ و اغسلہٗ بالماء و الثلج والبرد و نقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و ابدلہ داراً خیرا من دارہٖ و اھلاً خیراً من اھلہٖ و زوجاً خیراً من زوجہٖ و ادخلہ الجنۃ و اعذہٗ من عذاب القبر و من فتنۃ القبر و عذاب النار۔ رواہ مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃو ابوبکر بن شیبۃ عن اوس بن مالک الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم، ۱/ ۳۱۱۔ کتاب الجنائز)

۱۲۰۔ (۳)اللھم عبدک و ابن امتک یشھد ان لااٰلہ الا انت وحدک لاشریک لک و یشھد ان محمداً عبدک و رسولک اصبح فقیرا الی رحمتک و اصبحت غنیا عن عذابہ تخلےٰ من الدنیا و اھلھا ان کان زاکیا فزکہ. و ان کان مخطئا فاغفر لہ اللھم لاتحرمنا اجرہ و لا تضلنا بعدہ۔ رواہ الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۲۱۔ (۴) اللھم ھذا عبدک ابن عبد بن امتک ماض فیہ حکمک خلقتہ و لم یک شیأً مذکورا نزل بک و انت خیر منزول بہ. اللھم لقنہ حجتہ و الحقہ نبیہٖ محمد

marfat.com

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و ثبته بالقول الثابت فانه افتقر الیك و استغنیت عنه کان یشهد انّ لا اله الا الله فاغفر له ارحمه و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم ان کان زاکیا فزکه و ان کان خاطئاً فاغفر له۔ رواه عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه ۔

۱۲۲۔(۵) اللهم عبدك و ابن امتك احتاج الی رحمتك و انت غنی عن عذابه ان کا محسنا فزد فی احسانه و ان کا مسیئا فتجاوز عنه ۔ رواه الحاکم عن یزید بن رکانة رضی الله تعالیٰ عنه۔

۱۲۳۔ (۶)اللهم عبدك و ابن عبدك کان یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدك و رسولك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انت اعلم به منا ان کان محسنا فزد فی احسانه و ان کان مسیئا فاغفر له و لاتحرمنا اجره و لاتفتنا بعده۔ رواه ابویعلی بسند صحیح عن سعید بن المسیب عن امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه من قوله الحقنا بما قبله من المرفوعات المناسبة۔ کلها منه رضی الله تعالیٰ عنه

۱۲۴۔ (۷) اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنیا و ترکها لاهلها و افتقر الیك و استغنیت عنه و قد کان یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدك و رسولك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اللهم اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۲۵۔ (۸) اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هدیتها للاسلام و انت قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانیتها جئنا شفعاء فاغفرلها۔رواه ابوداؤد و النسائی و البیهقی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ۔(ابوداؤد ۲/ ۴۵۶ باب الدعاء للمیت)

۱۲۵۔ (۹) اللهم اغفر لاحواننا و اخواتنا و اصلح ذات بیننا و الف بین قلوبنا اللهم (هذا عبدك) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخیراً و انت اعلم به منا فاغفر لنا وله.رواه ابونعیم عن عبدالله بن الحارث بن نوفل عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلاة علی المیت اللهم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم۔

۱۲۶۔ (۱۰) اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتك و حبل جوارك فقه من فتنة القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه انك انت الغفور

marfat.com

الرحیم.رواہ ابوداؤد و ابن ماجة عن واثلة بن الاسقع رضی الله تعالیٰ عنه . (ابوداؤد ۲/ ۴۵۷باب الدعاء للمیت)

۱۲۷۔(۱۱)اللهم اجرهامن الشیطن و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها و لقها منك رضوانا۔رواہ ابن ماجة عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

۱۲۸۔ (۱۲) اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللهم اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وضعیرنا و کبیرنا و شاهدنا و غائبنا اللهم لاتحرمنا اجره و لا تفتنا بعده۔رواہ البغوی و ابن مندة و الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی حاصر رضی الله تعالیٰ عنه۔ و رواہ البغوی عن ابراهیم الاشهالی عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه۔

۱۲۹۔ (۱۴) اللهم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد، اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان الکریم اذا امر بالسؤال لم یرده ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیه و ارحمه فی وحدته و ارحمه فی وحشته و ارحمه فی غربته و ارحمه فی کربته و اعظم له اجره و نورله قبره و بیض له وجهه و برد له مضجعه و عطر له منزله و اکرم له نزلهٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و اله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العٰلمین۔"فتاوی رضویہ،ج ۴،ص ۸۹۔۹۰۔۹۱۔۹۲۔ المنة الممتازه"

ترجمہ ادعیہ منقولہ

(۱)الٰہی بخش دے ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو۔الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اوسے زندہ رکھ اسلام پر اور جسے موت دے ہم میں سے اوسے موت دے ایمان پر۔الٰہی ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ کر اور ہمیں اوسکے بعد فتنہ میں نہ ڈال۔

(۲)الٰہی اس میت کو بخش دے اور اوس پر رحم فرما اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر

marfat.com

اور اسے عزت کی مہمانی دے اور اس کی قبر وسیع کر اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سپید کپڑا میل سے اور اسے بدل دے مکان بہتر اس کے مکان سے اور گھر والے بہتر اس کے گھر والوں سے اور زوجہ بہتر اس کی زوجہ سے اور اسے داخل فرما بہشت میں اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔

(۳) الٰہی یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر ایک اکیلا تو۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اس کے عذاب سے یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخش دے الٰہی ہمیں محروم نہ کر اس کے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اس کے بعد۔

(۴) الٰہی یہ تیرا بندہ تیری بندی کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے نافذ اس میں حکم تیرا تو نے اسے پیدا کیا اوس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جس کا نام تک کوئی لیتا ہو۔ یہ تیرے یہاں اوترا ہے اور تو بہتر ہے اون سب سے جن کے یہاں کوئی غریب الوطن اوترے الٰہی اسے اس کی حجت سکھادے اور لوسے اس کے لئے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے پس اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطاکار تھا تو اسے بخش دے۔

(۵) الٰہی تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اوسے عذاب کرنے سے غنی ہے۔ اگر نیک تھا تو اوسکی نیکیاں زیادہ کر اور اگر بد تھا تو اس سے درگزر فرما۔

(۶) الٰہی تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اللہ اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور تو اوسکے حال کا زیادہ جاننے والا ہے ہم سے۔ اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکی بڑھا اور اگر بد تھا تو اسے بخش دے اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کر اور اوسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

(۷) تیرے اس بندے نے صبح کی کہ الگ ہو آیا دنیا سے اور اوسے چھوڑ دیا اوسکے لوگوں کے لئے اور تیرا محتاج ہوا اور تو اوس سے غنی ہے اور بیشک یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور محمد تیرے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی اسے بخش دے

marfat.com

اور اس سے در گزر فرما اور اسے ملا دے اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

(۸) الٰہی تو اس جنازے کا پروردگار ہے اور تو نے اسے پیدا کیا۔ اور تو نے اسے اسلام کی راہ دکھائی اور تو نے اس کی جان قبض کی اور تو خوب جانتا ہے اس کا چھپا اور ظاہر حال ہم حاضر ہوئے ہیں شفاعت کر لے تو اسے بخش دے۔

(۹) الٰہی بخش دے ہمارے سب بھائیوں بہنوں کو اور اصلاح کر دے ہمارے آپس میں اور ملاپ کر دے ہمارے دلوں میں الٰہی یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے اور ہم تو اس کو اچھا ہی جانتے ہیں اور تجھے اس کا علم ہم سے زیادہ ہے۔ تو ہمیں اور اسے سب کو بخش دے۔

(۱۰) الٰہی بیشک فلاں بن فلاں تیری پناہ اور تیری امان کی رسی میں ہے تو اسے بچا سوال نکیرین اور عذاب دوزخ سے۔ کہ تو وعدہ پورا کرنے والا سب خوبیوں کا اہل ہے۔ الٰہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم کر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا مہربان۔

(۱۱) الٰہی اسے پناہ دے شیطان سے اور قبر کے عذاب سے الٰہی دور کر زمین کو اس کی دونوں کروٹوں سے اور آسمان پر لے جا اس کی روح کو اور اسے اپنی خوشنودی عطا کر۔

(۱۲) الٰہی بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

(۱۳) الٰہی بخش دے ہمارے اگلے پچھلے اور زندہ اور مردہ اور مرد و زن اور خورد و کلاں اور حاضر و غائب کو۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اوس کے ثواب سے اور ہمیں فتنے میں نہ ڈال اوس کے بعد۔

(۱۴) اے اللہ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے زندہ اے پائندہ۔ اے نیا بنانے والے آسمانوں اور زمین کے اے بزرگی و عزت بخشنے والے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اس وسیلہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی ہے اللہ یکتا بے نیاز کہ نہ کوئی اوسکے اولاد نہ وہ کسی سے پیدا نہ کوئی اوسکے جوڑ کا۔ الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف منہ کرتا ہوں وسیلہ سے تیرے نبی محمد کے کہ رحمت کے نبی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ الٰہی بیشک کریم جب خود حکم سوال کا دیتا ہے تو اوس سوال کو کبھی رد نہیں کرتا۔ اور بیشک تو نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے دعا کی اور تو نے ہمیں اجازت دی تو ہم نے شفاعت کی اور تو ہر کریم سے بڑھ کر کرم والا ہے۔ تو ہماری شفاعت اس میت کے حق میں قبول فرما۔ اور اس پر رحم کر اس کی تنہائی میں اور اس پر رحم کر اس کی گھبراہٹ میں اور اس پر رحم کر اس کی بیکسی میں اور اوس پر رحم کر اوسکی تکلیف میں اور اوسے بڑا ثواب دے اور اوس کی قبر

marfat.com

نورانی کرلور لوسکا چہرہ پرنور کرلور لوسکی خواب گاہ ٹھنڈی کرلور لوسکی جگہ معطر کرلور لوسے عزت والی مہمانی دے اے سب میزبانوں سے بہتر اے سب بخشنے والوں سے بہتر اے سب مہربانوں سے بہتر۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ قبول فرما۔ درود لور سلام و برکات لوتار سب شفیعوں کے سردار محمد لوراون کی آل اور اصحاب سب پر۔ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا پروردگار۔

فائدہ: نویں دسویں دعاؤں میں اگر میت کے باپ کا نام نہ معلوم ہو اوس کی جگہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہے کہ سب آدمیوں کے باپ ہیں اور اگر خود میت کا نام بھی نہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لفظ هذا عبدك یا هذه امتك پر قناعت کرے فلاں ابن فلاں یا بنت فلاں کو چھوڑ دے اور دسویں میں لوسکی جگہ عبدك هذا یا عورت ہو تو امتك هذا کہے۔

فائدہ: میت کا فسق و فجور اگر معاذ اللہ معلوم ہو تو نویں دعا میں لانعلم الا خیرا کی جگہ قد علمنا منه خیرا کہے کہ اسلام ہر خیر سے بڑھ کر ہے واللہ غفور رحیم۔

فائدہ: ان دعاؤں میں بعض مضامین مکرر بھی ہیں اور دعا میں تکرار و مفید و مستحسن ہے جسے جلدی ہو یا یاد کرنے میں دقت جانے تو دعائے اول و دوم و سوم اور چہارم بالقول الثابت تک اور ہشتم سے دوازدہم تک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہی کافی ووافی ہے۔ یہ نصف سے بھی کم رہ گیا اور چاہے تو چہار دہم بھی ملالے اب بھی نصف سے کچھ زائد رہے گا۔ اور وقت مساعدت کرے تو سب کا پڑھنا اولیٰ ہے۔ امام جتنی دیر میں یہ دعائیں پڑھے۔ مقتدی دعائے مشہور کے بعد اگر ان ادعیہ سے کچھ یاد نہ ہو صرف آمین آمین آہستہ کہتے رہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج: ۴، ص: ۹۳، ۹۴، المنة الممتاز"

طریقہ تلقین قبر

۱۳۰۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور لوسکی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں ایک شخص لوسکی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانۃ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائیگا پھر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ مگر تمہیں لوسکے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً عبدهٗ و رسولهٗ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبیا و بالقرآن اماما۔

marfat.com

نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی یارسول اللہ اگر اوسکی ماں کا نام معلوم نہ ہو فرمایا تو حوا کی طرف نسبت کرے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر و الضیأ فی الاحکام و ابن شاھین فی ذکر الموت و آخرون

۱۳۱۔ راشد بن سعد و ضمرہ بن حبیب و حکیم بن عمیر کہ تینوں صاحب اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں۔ فرماتے ہیں جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اوسکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا الہ الا اللہ تین بار پھر کہا جائے قل ربی اللہ و دینی الاسلام و نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رواہ عنھم سعید بن منصور فی سننہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ اس قدر اور زائد کرتا ہے واعلم ان ھذین اللذین اتیاك اویاتیانك انما ھو عبدان للہ لایضران و لاینفعان الا باذن اللہ فلاتخف و لاتحزن واشھد ان ربك اللہ و دینك الاسلام و نبیك محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثبتنا اللہ و ایاك بالقول الثابت فی الحیٰوہ الدنیا و فی الاخرۃ انہ ھو الغفور الرحیم۔

کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام اور میرا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس قدر اور زائد کیا) اور جان لے کہ یہ دو جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ تو یہی دو بندے ہیں اللہ کے نہ نفع دیں نہ نقصان پہونچائیں گے مگر خدا کے حکم سے تو نہ ڈر اور نہ غم کر اور گواہی دے کہ تیرا رب اللہ ہے اور تیرا دین اسلام اور تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت رکھے ہمیں اللہ اور تجھ کو ٹھیک بات پر دنیا کی زندگی اور آخرت میں بیشک وہی ہے بخشنے والا مہربان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۵۔ المنۃ الممتازۃ"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

موت کے وقت اللہ سے ملنے کو جو محبوب رکھے گا اسے اللہ تعالیٰ محبوب رکھے گا اور جو مکروہ رکھے گا اسے وہ بھی مکروہ رکھے گا۔

۱۳۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ و من کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ۔**

جو اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ اس کا ملنا پسند فرمائے گا اور جو اللہ سے ملنے کو مکروہ رکھے گا اللہ اس کا ملنا مکروہ رکھے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے کہ موت کو مکروہ نہ رکھے فرمایا یہ مراد نہیں بلکہ جس وقت دم سینہ پر آئے اس وقت کا اعتبار ہے، اس وقت جو اللہ سے ملنے کو پسند رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو دوست رکھے گا اور ناپسند تو ناپسند۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۹۹"۔ (مسلم دوم، ص ۳۴۳۔ باب من احب لقاء اللہ الخ)

زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے حدیث میں ہے۔

۱۳۳۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان المیت یتأذی مما یتأذی منہ الحی۔**

جس چیز سے زندہ کو ایذا پہنچتی ہے اس سے مردہ کو بھی ایذا ہوتی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳"

مردوں کو صالحین کے قریب دفن کرنا چاہئے کہ ان کے قرب کی برکت انہیں شامل ہوتی ہے۔

۱۳۴۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین۔**

اپنے اموات کو اچھے لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ (کنزالعمال، ص ۱۲۴ ح ۲۰)

۱۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ھم القوم لایشقی بھم جلیسھم۔**

ان لوگوں کے پاس بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۳" (مسلم دوم، ص ۳۴۴، باب فضل مجالس الذکر)

marfat.com

قبر پر چلنا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان امشی علی جمرۃ او سیف احب الی من ان امشی علی قبر۔

مجھے آگ یا تلوار پر چلنا قبر پر چلنے سے زیادہ پسند ہے۔ رواہ ابن ماجۃ عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند جید۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۰۹"۔(ابن ماجۃ، ۱۱۳۔باب ماجأ فی النھی عن المشی علی القبور الخ)

موت فنائے روح نہیں، بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہو جانا ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے

۱۳۷۔حدیث میں ہے۔ انما خلقتم للابد۔

تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے بنائے گئے۔

ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

۱۳۸۔ حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

روح اور جسم کی مثال

۱۳۹۔حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے۔ایک لنجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے۔ پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لنجھے نے اس سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے، دونوں ہی مستحق ہیں۔ اندھا اسے نہ لے جاتا تو وہ نہ جا سکتا اور لنجھا اسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا، وہ لنجھا روح ہے کہ ادراک رکھتی ہے اور افعال جوارح نہیں کر سکتی اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور ادراک نہیں رکھتا۔ دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۲۵"

مردے کو تکلیف دینا یا قبر پر پاؤں رکھنا یا بیٹھنا اور قبر سے ٹیک لگانا سب منع ہے اس پر تین حدیثیں۔

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کسر عظم المیت و اذاہ ککسرہ حیا،

marfat.com

و فی لفظ المیت یوذیه فی قبره مایوذیه فی بیته۔

مردے کی ہڈی توڑنی اور اس کو تکلیف دینی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ مردے کو قبر میں ایذا دینی ایسی ہے جیسے اس کے گھر میں ایذا دینی۔ (مولف) (مسند احمد، ۷/۸۷)

۱۴۱۔ وقال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه اذی المومن فی موته کاذا فی حیاته۔

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومن کو موت کے وقت یا بعد موت ایذا دینی زندگی میں ایذا دینے کی طرح ہے۔ (مولف)

۱۴۲۔ و عن عمارة بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال رأنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی (هذا) القبر لا توذی صاحب القبر۔

اور عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر پر بیٹھا دیکھا تو فرمایا کہ قبر سے اتر صاحب قبر کو ایذا نہ دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۰"۔ (الترغیب و الترهیب ۴/ ۳۷۴ الترهیب من الجلوس علی القبر)

علماء و مشائخ کی قبروں پر قبہ و گنبد بنانا جائز ہے لیکن عامہ ناس کے لئے اس کی اجازت نہیں۔

۱۴۳۔ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه نهی عن التخصیص و التقصیص و عن البنأ فوق القبر۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر پختہ اور چھپر کی عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۱"

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے۔

۱۴۴۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال فی مرضه الذی مات فیه لعن اللہ الیهود و النصاریٰ اتخذوا قبور انبیائهم مسجدا قالت و لولا ذلك لابرزوا قبره۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے وصال مبارک کے مرض میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو جائے سجدہ بنالیا حضرت عائشہ نے فرمایا یہ نہ ہوتا تو مزار اطہر کھول دیا جاتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۱۲"۔ (بخاری اول، ص ۱۷۷،

marfat.com

باب مایکرہ من اتخاذ المسجد الخ)

ولدالزنا کے بارے میں دو حدیثیں

۱۴۵۔ حدیث میں ہے۔ لایدخل الجنة ولد زانية

ولدالزنا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یعنی سابقین کے ساتھ۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

۱۴۶۔ حدیث میں ہے لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا ومن فیه عرق منه.

ولدالزنا لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف)

رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ (کنزالعمال، ص ۱۳، ج ۱۱)

عترت وانصار اور عرب کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے

۱۴۷۔ حدیث میں ہے۔ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فهو لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زانية و اما امراء حملت به امه فی غیر طهر۔ رواه الدیلمی و رواه البیهقی من حدیث زید بن جبیر عن داؤد بن الحسین عن ابی رافع عن ابیه عن امیرالمومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لفظه اما منافق و اما مزنية و اما لغیر طهور۔

جو شخص میری اولاد وانصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں ایک سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۲۳"۔ (کنزالعمال، ص ۸۹، ج ۱۳)

marfat.com

تعارف

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

(کفن پر عہد نامہ وغیرہ لکھنے کا ثبوت)

۹/ رجب ۱۳۰۸ھ میں سوال ہوا کہ کفن پر آیات واحادیث اور عہد نامہ لکھ کر اسے میت کو پہنانا اور قبر میں شجرہ رکھنا کیسا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں اس رسالے میں سب سے پہلے حقیقت مسئلہ کی صراحت ووضاحت کے لئے اسے چار مقامات پر تقسیم کیا ہے۔

مقام اول: فقہ حنفی سے کفن پر لکھنے کا جزئیہ اور اس کے مؤید احادیث وروایات۔

مقام دوم: احادیث سے اس کا ثبوت کہ معظمات دینیہ میں کفن دیا گیا یا بدن پر رکھی گئیں اور اسے تعظیم کے خلاف نہ جانا گیا۔

مقام سوم: بعض متاخرین شافعیہ نے جو کفن پر لکھنے میں بے تعظیمی خیال کی اس کا جواب

مقام چہارم: قبر میں شجرہ رکھنے کا بیان۔

ان تقسیمات پر مفصل گفتگو کے بعد امام احمد رضا نے اس مسئلے کا اصل جواب اس طرح تحریر فرمایا کہ ہمارے علمائے کرام نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامے لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے اور شجرہ رکھنا بھی میت کے سکون واطمینان اور اعانت جواب کا باعث ہے لہذا قبر میں شجرہ رکھنے میں کوئی ممانعت وقباحت نہیں ہے البتہ اسے سرہانے یا جانب قبلہ طاق میں رکھے، یہی بزرگان دین کا معمول اور یہی مناسب وبجا ہے۔

اور مزید اس مسئلہ کی توضیح وتشریح کے لئے اس رسالے میں ۱۴ کتب فقہ سے اقوال ائمہ اور ۱۹ احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن

میت کی پیشانی اور کفن پر عہد نامہ لکھنا جائز و درست ہے حدیث میں ہے

۱۴۸۔ امام ترمذی حکیم الٰہی سیدی محمد بن علی معاصر امام بخاری نے نوادر الاصول میں روایت کی کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من کتب هذا الدعاء وجعله بين صدر الميت و كفنه فی رقعة لم ينله عذاب القبر ولايری منكرا ونكيرا. وهو هذا.

جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ پر کفن کے نیچے رکھ دے اسے عذاب قبر نہ ہو نہ منکر نکیر نظر آئیں اور وہ دعا یہ ہے لااله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لاشريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظيم. "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۲۷ الحرف الحسن"۔

عہد نامہ کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۴۹۔ ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم فاطر السمٰوات والارض عالم الغيب والشهادة الرحمن الرحيم انی اعهد اليك فی هذه الحيوة الدنيا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لاشريك لك وان محمدا عبدك ورسولك فلا تكلنی الی نفسی فانك ان تكلنی الی نفسی تقربنی من السوء وتباعدنی من الخير وانی لاعلق الابرحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تؤديه الی يوم القيمة انك لاتخلف الميعاد.

فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ وہ نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں انھیں وہ عہد نامہ دیدیا جائے۔ امام ترمذی نے اسے روایت کر کے فرمایا وعن طاؤس انه امر بهذه الكلمات فكتبت فی كفنه۔ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن میں لکھا گیا۔ (ترمذی دوم ص ۱۹۳، باب ماجاء فی عقد التسبيح باليد باب منه)

marfat.com

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا اور کفن زیب تن کیا فرمایا

۱۵۰۔ مصنف عبدالرزاق اور ان کے طریق سے معجم طبرانی اور ان کے طریق سے حلیہ ابو نعیم میں ہے اخبرنا معمر عن عبدالله بن محمد بن عقيل ان فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت عليا فوضع لها غسلا فاغتسلت وتطهرت ودعت بثياب اكفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت عليا ان لا تكشف اذاهى قبضت وان تدرج كما هى فى اكفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم كثير بن عباس وكتب وفى اطراف اكفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله.

حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولیٰ علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرما دی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا کہا ہاں کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ لاالہ الا اللہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ صالحرف الحسن"

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو کفن کے لئے اپنی ردائے اقدس عطا فرمائی

۱۵۱۔ صحیح بخاری میں ہے باب من استعد الكفن فى زمن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فلم ينكر عليه، حدثنا عبدالله بن مسلمة فذكر باسناده عن سهل رضى الله تعالىٰ عنه ان امرأة جاء ت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها اتدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بيدى فجئت لاكسوكها فاخذها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها فخرج الينا وانها ازاره فحسنها فلان فقال اكسينها مااحسنها قال القوم مااحسنت لبسها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها ثم سألته وعلمت انه لايرد قال انى والله ما سألته لالبسها انما سألته لتكون كفنى قال سهل فكانت كفنه.

(خلاصہ یہ ہے کہ) بعض اجلہ صحابہ نے کہ غالباً سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف یا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تہبند اقدس (جو کہ

marfat.com

ایک بی بی نے بہت محنت سے خوبصورت بن کر نذر کیااور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی) مانگا حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھااور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کورد نہیں فرماتے پھر آپ نے کیوں مانگ لیاانھوں نے کہاواللہ میں نے استعمال کو نہ لیابلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاؤں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۱۲۹ الحرف الحسن" (بخاری اول ص۱۷۰، باب مذکور)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑوں میں کفن دینے کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۵۲۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے قالت دخل علینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا اوخمسا او اکثر من ذلك ان رأیتین ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة کافورا او شئیا من کافور فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اذناه فالقی حقوه فقال اشعرنها ایاه

ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے جب ہم ان کی صاحبزادی (زینب یاام کلثوم۔منہ) کو غسل دے رہے تھے فرمایااگر بہتر سمجھو تو اس کو تین یاپانچ یااس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور لگاؤ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بلاؤ (ام عطیہ نے کہا) جب ہم فارغ ہوگئے تو ہم نے حضور کو بلایا تو حضور نے اپنے تہبند کو ہم پر ڈالکر فرمایا کہ اس سے ان کے بال باندھ دو۔ (مولف) علماء فرماتے ہیں یہ حدیث مریدوں کو پیروں کے لباس میں کفن دینے کی اصل ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے قمیص اطہر میں کفن دیا۔ رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وابن حبان والحاکم وصححه وابونعیم فی الحلیة عن انس وابوبکر بن ابی شیبة فی مصنفه عن جابر وابن عساکر عن علی والشیرازی فی الالقاب وابن عبدالبر وغیرهم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔

(بخاری اول ص۱۶۷، باب ما یستحب ان یغسل وتر)

۱۵۳۔ ابو نعیم نے معرفۃ الصحابہ اور دیلمی مسند الفردوس میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن

marfat.com

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی قال لما ماتت فاطمة ام علی رضی الله تعالیٰ عنها خلع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه والبسها اياه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم یا رسول الله رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد قال انی البستها قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة فاضطجعت معها فی قبرها لاخفف عنها من ضغطة القبر انها کانت احسن خلق الله صنیعا الی بعد ابی طالب.

جب حضرت علی کی والدہ حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قمیص مبارک اتار کر ان کو پہنوایا اور ان کی قبر میں تھوڑی دیر حضور لیٹے جب مٹی برابر کر دی گئی تو بعض صحابی نے عرض کی یارسول اللہ ہم نے آپ کو وہ کرتے دیکھا جو آپ نے کسی کے ساتھ نہیں کیا ہے ارشاد فرمایا کہ میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لئے پہنایا کہ یہ جنت کے لباس پہنیں اور ان کی قبر میں اس لئے لیٹا تا کہ فشار قبر خفیف ہو جائے کہ یہ ابو طالب کے بعد مجھ پر زیادہ حسن خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۰، الحرف الحسن"

۱۵۴۔ صحیحین وغیرہما میں صحاح و سنن میں ہے عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبدالله بن ابی لما توفی جاء ابنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه الحدیث.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق جب مرا تو اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا یارسول اللہ آپ اپنا پیراہن مقدس دیدیجئے کہ اسی میں کفن دوں گا اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کر دیجئے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قمیص عطا کر دیا۔ (مولف) (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۵۔ بخاری وغیرہ میں ہے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عبدالله بن ابی بعد ما دفن فاخرجه فنفث من ریقه والبسه قمیصه.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے دفن کے بعد تشریف لائے تو اس کو نکلوایا پھر لعاب دہن ڈالا اور قمیص مبارک پہنا دیا (مولف) (یہ بدلہ اس کا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

marfat.com

گرفتار آئے برہنہ تھے، بوجہ طول قامت کسی کا کرتا ٹھیک نہ آتا اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہلبیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے، لہذا اپنے دو قمیص مبارک اس کے کفن میں عطا فرمائے، نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے خود اپنے قمیص مبارک میں کفن دیں، پھر اس کے بیٹے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی، اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ منہ) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱ الحرف الحسن" (بخاری اول ص ۱۶۹، باب الکفن فی القمیص الذی الخ)

۱۵۶۔ ابو عمر یوسف بن عبدالبر کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں فرماتے ہیں حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انی صحبت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فخرج لحاجته فتبعته بادواة فکسانی احد ثوبیه الذی یلی جسده فخبأته لهذا الیوم واخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اظفاره وشعره ذات یوم فاخذته فخبأته لهذا الیوم فاذا انامت فاجعل ذلك القمیص دون کفنی فما یلی جسدی وخذ ذلك الشعر والاظفار فاجعله فی فمی وعلی عینی ومواضع السجود منی.

یعنی میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوا ایک دن حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ حاجت کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب تھا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے انعام فرمایا وہ کرتا میں نے آج کے لئے چھپا رکھا تھا اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن و موئے مبارک تراشے وہ میں نے لے کر اس دن کے لئے اٹھا رکھے جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا، و موئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔ (الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۳۹۹ ج ۳)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن دینے کی ترغیب پر تین حدیثیں

۱۵۷۔ حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبدالرحمٰن رواسی روایت کی قال حدثنا

marfat.com

الحسن بن صالح عن هارون بن سعيد عن ابی وائل قال کان عند علی رضی الله تعالیٰ عنه مسك فاوصی ان یحنط به وقال هو فضل حنوط رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، سکت علیه الحاکم ورواه ابن ابی شیبة فی مصنفه قال حدثنا حمید بن عبدالرحمن به ورواه البیهقی فی سننه۔

یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس مشک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۱، تحرف الحسن"

۱۵۸۔ ابن السکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ عن ابیہ روایت کی قال قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه، ذکره فی الاصابة۔

یعنی ثابت بنانی فرماتے ہیں مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دو میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

۱۵۹۔ بیہقی وابن عساکر امام محمد بن سیرین سے راوی عن انس بن مالك انه کان عنده عصیة لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات فدفنت معه بین جنبیه وبین قمیصه.

یعنی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۲، الحرف الحسن"

آسانی ولادت کی دعاؤں پر مشتمل دو حدیثیں

۱۶۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دردزہ کے لئے فرمایا تکتب لها شئی من القران وتسقیٰ

قرآن مجید میں سے کچھ لکھ کر عورت کو پلائیں

۱۶۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ

marfat.com

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا عسرت علی المرأة ولادتها اخذ اناء نظیفا وکتب علیه قوله تعالیٰ کانهم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الاساعة من نهار بلغ فهل یهلك الاالقوم الفٰسقون کانهم یوم یرونها لم یلبثوا الا عشیة اوضحٰها لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منه المرأة ینضح علی بطنها وفرجها.

جس عورت کو جننے میں دشواری ہو پاکیزہ برتن پر آیتیں لکھ کر دھو کر اسے پلائیں اور اس کے پیٹ اور فرج پر چھڑکیں۔ حاشیہ۔ (کنزالعمال ص ۳۴۳ ج ۱۰)

آپ زمزم کو کھ بھر کر پینا ایمان خالص کی علامت ہے

۱۶۲۔ تاریخ بخاری و سنن ابن ماجۃ و صحیح مستدرک میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں آیة ما بیننا وبین المنافقین انهم لایتضلعون من زمزم.

ہم میں اور منافقوں میں فرق کی نشانی یہ ہے کہ وہ کو کھ بھر کر آب زمزم نہیں پیتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۳۱ الحرف الحسن" (ابن ماجۃ ۲/۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

مخلص موذن مقام میں مثل شہید ہے

۱۶۳۔ اخرجه الطبرانی عن عبدالله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال المؤذنون المحتسب کالشهید المتشحط فی دمه واذا مات لم یدور فی قبره.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثواب سمجھ کر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لتھڑا ہو اور جب وہ مر جاتا ہے تو اپنی قبر میں نہیں گھومتا۔ (بلکہ جنت میں جہاں چاہتا ہے جاتا ہے) (مولف) (الترغیب والترهیب ۱/۱۸۱، الترغیب فی الاذان)

۱۶۴۔ حدیث الموذنون اطول الناس اعناقا یوم القیٰمة ولا یدورون فی قبورهم. رواه عبدالرزاق

مؤذنین قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اپنی قبروں میں نہیں گھومیں گے یعنی ان کو ہر جگہ جانیکی آزادی ہو گی۔ (مولف) (کنزالعمال ص ۲۴۵، ج ۱۲)

عامل بالقرآن کا جسم مٹی نہیں کھاتی ہے حدیث میں ہے

۱۶۵۔ ابن مندة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما انه قال قال رسول

marfat.com

الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحی الله الی الارض ان لاتاکلی لحمه فتقول الارض ای رب کیف آکل لحمه وکلامك فی جوفه . قال ابن مندة وفی الباب ابوهریرة وابن مسعود وزاد فیه الشیخ قید العامل به.

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حامل قرآن مر جاتا ہے اللہ تعالیٰ زمین سے فرماتا ہے کہ تو اس کے گوشت کو نہ کھا نا زمین کہتی ہے اے رب میرے میں کیسے اس کا گوشت کھاؤں جب کہ اس کے اندر تیرا کلام موجود ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۵، الحرف الحسن"۔ (کنزالعمال ص ۲۹۳ ج ۱)

حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت پر مشتمل ایک حدیث پاک فضیلت کلمہ طیبہ میں

۱۶۶۔ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں نقل فرماتے ہیں۔ جب امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیشاپور میں تشریف لائے، چہرۂ مبارک کے سامنے ایک پردہ تھا حافظان حدیث امام ابوزراعہ رازی وامام محمد بن اسلم طوسی اور ان کے ساتھ بیشمار طالبان علم وحدیث حاضر خدمت انور ہوئے اور گڑگڑا کر عرض کی کہ اپنا جمال مبارک ہمیں دکھایئے اور اپنے آبائے کرام سے ایک حدیث ہمارے سامنے روایت فرمایئے، امام نے سواری روکی اور غلاموں کو حکم فرمایا کہ پردہ ہٹالیں۔ خلق کی آنکھیں جمال مبارک کے دیدار سے ٹھنڈی ہوئیں۔ دو گیسو شانہ پر لٹک رہے تھے۔ پردہ ہٹتے ہی خلق کی یہ حالت ہوئی کہ کوئی چلاتا ہے کوئی روتا ہے۔ کوئی خاک پر لوٹتا ہے۔ کوئی سواری مقدس کا سم چومتا ہے۔ اتنے میں علماء نے آواز دی خاموش۔ سب لوگ خاموش ہو رہے مذکورہ دونوں اماموں نے حضور سے کوئی حدیث روایت کرنے کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا **حدثنی ابی موسیٰ الکاظم عن ابیه جعفر الصادق عن ابیه محمد الباقر عن ابیه زین العابدین عن ابیه الحسین عن ابیه علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم قال حدثنی حبیبی وقرة عینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال حدثنی جبریل قال سمعت رب العزت یقول لااله الا الله حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی.**

یعنی امام علی رضا امام موسیٰ کاظم سے وہ امام جعفر صادق سے وہ امام محمد باقر سے وہ امام زین العابدین سے وہ امام حسین سے وہ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت فرماتے ہیں کہ میرے پیارے میری آنکھوں کی ٹھنڈک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے حدیث

marfat.com

بیان کی کہ ان سے جبریل نے عرض کی کہ میں نے اللہ عزوجل کو فرماتے سنا ہے کہ لاالہ الااللہ میرا قلعہ ہے۔ تو جس نے اسے کہا وہ میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا میرے عذاب سے امان میں رہا۔ یہ حدیث روایت فرما کر حضور رواں ہوئے اور پردہ چھوڑ دیا گیا۔ دواتوں والے جو ارشاد مبارک لکھ رہے تھے شمار کئے گئے بیس ہزار سے زائد تھے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۷ الحرف الحسن"

marfat.com

تعارف

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

(میت کے گھر دعوت کی ممانعت کا بیان)

۱۰ ۱۳۱۱ھ کو استفتاء آیا کہ میت کے یہاں اس کے خویش واقارب کی عورتیں جمع ہوتی ہیں بعض تیسرے دن تک اور بعض چالیسویں تک بیٹھتی ہیں اس مدت میں عورتوں کے کھانے وغیرہ کا اہتمام اہل میت کرتے ہیں تو یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس رسالے میں جس انداز سے اس کا جواب تحریر کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سینے میں ایک دردمند دل تھا اور وہ ملت اسلامیہ کے درد سے بھرا ہوا تھا، اور وہ پورے اسلامی معاشرہ کو بدعت منکرہ اور ادنی سی خلاف شرع بات سے بھی پاک دیکھنا چاہتے تھے، خود فرماتے ہیں کہ

اے مسلمان یہ پوچھتا ہے کہ جائز ہے یا کیا؟ یوں پوچھ کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں اور سخت و شنیع خرابیوں پر مشتمل ہے۔

یعنی میت کے گھر عورتوں کا اس طرح جمع ہونا اور دعوتیں اڑانا ناجائز و بدعت شنیعہ قبیحہ ہے۔ ہاں پہلے ہی روز عزیزوں و ہمسایوں کو مسنون ہے کہ اہل میت کے لئے اتنا کھانا پکوا کر بھیجیں جسے وہ دو وقت کھا سکیں اور باصرار انہیں کھلائیں، مگر یہ کھانا صرف اہل میت ہی کے قابل ہونا سنت ہے اس میلے اور دعوت والوں کے لئے ہرگز بھیجنے کا حکم نہیں۔

چونکہ عورتیں جمع ہو کر افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منہ ڈھانکنا وغیرہ یہ سب نیاحت میں داخل ہے اور نیاحت و نوحہ بحکم حدیث حرام و ناجائز ہے۔

لہذا ایسے مجمع کے لئے میت کے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی۔

اور امام احمد رضا نے سولہ کتب فقہ کے حوالوں سے ثابت کیا کہ

اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت تیار کرنی منع ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی و سرور میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں اگر غمی میں دعوت و ضیافت کا اہتمام و انتظام کیا جائے تو یہ بدعت شنیعہ ہے۔ اور اس مختصر سے رسالے میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت

نوحہ کرنااور میت کے گھر کھانا پکنایا پکانا منع ہے

۱۶۷۔ امام احمد نے اپنے مسند اور ابن ماجہ سنن میں بسند صحیح حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة۔

ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے لئے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۳۸ جلی الصوت" (ابن ماجہ اول ص ۱۱۷، باب ماجاء فی النهی عن الاجتماع الخ)

marfat.com

تعارف

بریق المنار بشموع المزار

(مزارات پر روشنی کرنے کا ثبوت)

۸ر ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ میں ایک سوال پیش ہوا کہ مزارات اولیاء اللہ پر روشنی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ مزارات اولیاء پر روشنی کرنا ناجائز ہے کیونکہ اس میں تعبد منظور ہوتا ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے متعدد دلائل قاہرہ اور ۱۳ حدیثوں سے جو جواب مع کیا ہے وہ بڑے سائز کے ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے وہ فرماتے ہیں کہ۔

مقابر میں شمعیں روشن کرنا جب کسی فائدہ کے لئے ہو ہرگز منع نہیں ہے۔

پھر فائدہ کی متعدد مثالیں تحریر فرمائیں۔

۱۔ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

۲۔ مقابر بر سر راہ ہوں، روشنی کرنے سے راہگیروں کو نفع پہنچے گا اور اموات کو بھی مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے، فاتحہ پڑھیں گے، دعا کریں گے، ثواب پہنچائیں گے، گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زائد ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

۳۔ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب یا افادہ یا استفادہ کے لئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

یہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم کو بھی بروجہ اولیٰ شامل ہیں کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مسجدیں ہوتی ہیں اور اکثر مقامات پر گزرگاہ بھی ہے اور حاضرین و زائرین خواہ مجاورین سے تو نادر اخالی نہیں ہوتے ہیں اور اگر یہ باتیں نہ بھی ہوں پھر بھی اہل اللہ کی ارواح طیبہ کی تعظیم و تکریم کے لئے روشنی کرنا جائز و مباح ہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں۔

marfat.com

ظاہر ہے کہ روشنی دلیل اعتناء ہے، اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و موجب رضائے رحمٰن ہے۔

☆ اس کی نظیر مصحف شریف کا مطلا و مذہب کرنا ہے کہ اگرچہ زمانہ سلف میں نہ تھا مگر اب جائز و مستحب ہے کہ دلیل تعظیم وادب ہے۔

☆ یونہی مساجد کی آرائش، ان کی دیواروں پر سونے چاندی کے نقش و نگار کہ صدر اول میں نہ تھے مگر اب ظاہری تزک واحتشام ہی قلوب عامہ پر اثر تعظیم پیدا کرتا ہے لہذا ائمہ نے حکم جواز دیا ہے۔

☆ یونہی مسجدوں کے لئے کنگورے بنانا کہ مساجد کے امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں اگرچہ صدر اول میں نہ تھے مگر اب مسلمانوں میں بلا نکیر رائج ہے۔

انہیں ظاہری تزک واحتشام کے پیش نظر مزارات اولیاء پر قبہ بنانے، چادر ڈالنے، پھول وغیرہ ڈالنے اور روشنی کرنے کی اجازت ہوگی۔

بالجملہ حاصل حکم یہ ہے کہ عامۃ الناس کی قبور پر روشنی جب کہ خارج سے مصلحت مذکورہ میں سے کوئی مصلحت نہ ہو تو وہ ضرور اسراف ہے اور اسراف ممنوع ہے اور فقہائے کرام اسی علت اسراف کے باعث روشنی کو منع کرتے ہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے زید بے قید کے خرافات وہفوات کی چالیس وجوہات سے تردید کی ہے اور اس کے خیال باطل پر اسے تنبیہ بھی کی ہے۔

marfat.com

احادیث

بریق المنار بشموع المزار

عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں

۱۶۸۔ روی ابوداؤد و الترمذی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السراج۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیارت قبور کرنے والی عورتوں اور قبور پر مسجدیں بنانے والوں اور بے ضرورت چراغاں کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۴۶۱، باب زیارۃ النساء القبور)

مساجد میں نقش و نگار کرنا جائز ہے

۱۶۹۔ حدیث میں ہے لتزخرفها (لتزخرفنها) کما زخرفت الیهود و النصاریٰ.

رواه ابو داؤد عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تم مسجدوں کو مزین کرو گے جس طرح یہود و نصاریٰ نے آراستہ کیا۔ یعنی مساجد کی آرائش صدر اول میں نہ تھی مگر اب ائمہ نے حکم جواز دیا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۵۔ بریق المنار"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۵ باب فی بناء المسجد)

مساجد میں کنگورے بنانے کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۰۔ حدیث شریف میں ہے ابنوا المساجد و اتخذوها جما۔ رواه ابن ابی شیبة و البیهقی فی السنن عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔

یعنی مسجدیں منڈی بناؤ ان میں کنگرے نہ رکھو، (صدر اول میں مسجدوں میں کنگرے نہ تھے مگر اب بنانا جائز ہیں کہ امتیاز اور دور سے ان پر اطلاع کا سبب ہیں۔ مولف) (کنزالعمال، ص ۴۲۴، ج ۷)

۱۷۱۔ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ ابنوا مساجدکم جما وابنوا مدائنکم

marfat.com

مشرفة۔ رواہ فی المصنف عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اپنی مسجدیں منڈی بناؤ کلورا اپنے شہر کنگرہ دار۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۴۲۳، ج ۷)

قبر پر بیٹھنا اور عام لوگوں کی قبر پر عمارت و قبہ بنانا جائز نہیں

۱۷۲۔ حدیث صحیح مسلم و ابوداؤد و نسائی و مسند احمد عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یقعد علی القبر و ان یجصص و ان یبنیٰ علیہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر پر بیٹھنے اور اس کے اوپر گچ وغیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۶۔ بریق المنار" (مسلم، ۱/ ۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مدینہ منورہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۱۷۳۔ بخاری کی صحیح حدیث ہے انہا طیبة تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضة۔

مدینہ تو پاک کرنے والا ہے کہ یہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ کی بھٹی چاندی کے زنگ کو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المنار" (بخاری ۲/ ۶۶۰۔ باب قولہ فمالکم فی المنافقین الخ)

ائمہ دین نے عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے منع فرمایا ہے

۱۷۴۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا لو رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المساجد کما منعت نساءُ بنی اسرائیل۔

یعنی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب نکالی ہیں تو انہیں مسجدوں سے منع فرما دیتے۔ رواہ احمد و البخاری و مسلم۔ (بخاری اول، ص ۱۲۰۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۷۵۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لاتمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی باندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں سے منع نہ کرو۔ رواہ احمد و مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اس لئے ائمہ دین نے نظر بحال زمانہ عورات کو مسجدوں سے منع فرمایا ہے۔ منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۴۷۔ بریق المنار" (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء

marfat.com

الی المساجد. الخ)

بغیر عبادت وریاضت کے مسجد میں شب باشی منع ہے حدیث میں ہے

۱۷۶۔ بلاذری نے ابو سعید مولی ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی قال کان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعس فی المسجد بعد العشاء فلایری احدا الا اخرجہ الا رجلاً قائما یصلی۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عشاء کے بعد مسجد کریم میں دیکھ بھال کے لئے دورہ فرماتے جسے دیکھتے مسجد سے باہر فرمادیتے مگر جو شخص کھڑا نماز پڑھ رہا ہو (ان کو نہیں نکالتے تھے)۔

اکرام سلطان کی تاکید پر ایک حدیث۔

۱۷۷۔ حدیث میں ہے السلطان ظل اللہ فی الارض فمن اکرمہ اکرمہ اللہ و من اھانہ اھانہ اللہ۔

سلطان زمین میں اللہ تعالیٰ کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ اس کو عزت دے اور جو اس کی توہین کرے اللہ تعالیٰ اسے ذلت دے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و البیھقی فی الشعب عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۳۔ بریق المنار" (کنز العمال، ص ۱، ج ۶)

قرب قیامت ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا۔

۱۷۸۔ صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔

بیشک ایمان مدینہ کی طرف سمٹتا ہے جیسے سانپ اپنے بل کی طرف۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۵۴۔ بریق المسار" (بخاری اول، ص ۲۵۲۔ باب الایمان یارز الی المدینۃ)

درود پاک کی برکت سے خواب میں جمال جہاں آرا کی زیارت ہوگی

۱۷۹۔ در منظم امام ابو القاسم محمد لولوی بستی میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسدہ فی الاجساد و علی قبرہ فی القبور رأنی فی منامہ و من رأنی فی منامہ رأنی یوم القیٰمۃ شفعت لہ و من شفعت لہ شرب من حوضی و حرم اللہ جسدہ علی النار۔

marfat.com

جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی الہٖ وسلم کی روح اقدس پر ارواح میں اور جسم اطہر پر اجسام میں اور قبر انور پر قبور میں درود بھیجے وہ مجھے خواب میں دیکھے اور جو خواب میں دیکھے مجھے قیامت میں دیکھے گا اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور جس کی میں شفاعت فرماؤں گا وہ میرے حوض کریم سے پیئے گا اور اللہ عزوجل اس کے بدن پر دوزخ کو حرام فرمائے گا۔ علماء فرماتے ہیں کہ درودیوں پڑھو، اللھم صل علی روح سیدنا محمد فی الارواح اللھم صل علی جسد سیدنا محمد فی الاجساد اللھم صل علی قبر سیدنا محمد فی القبور۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۵۹۔ بریق المنار"

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روضۂ کریم پر حاضری اور مروان کی نااہلی پر ایک روایت

۱۸۰۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسند شریف میں بسند حسن روایت فرماتے ہیں اقبل مروان یوما فوجد رجلا و اضعا وجھہ علی القبر فاخذ مروان برقبتہ ثم قال ھل تدری ماتصنع فاقبل علیہ فقال نعم انی لم آت الحجر انما جئت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لاتبکوا علی الدین اذا ولیہ اھلہ و لکن ابکوا علی الدین اذا ولیہ غیر اھلہ۔

یعنی مروان نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں، مروان نے ان کی گردن مبارک پکڑ کر کہا جانتے ہو کیا کر رہے ہو اس پر ان صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہاں میں سنگ و گل کے پاس نہیں آیا ہوں میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں، میں اینٹ پتھر کے پاس نہ آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دین پر نہ روؤ جب اس کا اہل اس پر والی ہو ہاں اس وقت دین پر روؤ جب کہ نااہل والی ہو۔ یہ صحابی سیدنا ابو ایوب انصاری تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۶۰ ابریق المنار"۔ (مسند احمد، ص ۵۸۷، ج ۶)

marfat.com

تعارف

جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور

(عورتوں کو قبروں پر جانا جائز نہیں)

۱۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۹ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

مزارات اولیاء یا دیگر قبور کی زیارت کو عورتوں کا جانا باتباع غنیۂ علامہ محقق ابراہیم حلبی ہرگز پسندیدہ نہیں، خصوصا اس طوفان بے تمیزی رقص و مزامیر و سرود میں جو آج کل جہال نے اعراس طیبہ پر برپا کر رکھا ہے اس کی شرکت تو عوام رجال کو بھی ناپسندیدہ ہے۔

یعنی عورتوں کو زیارت قبور منع ہے سوائے حاضری روضۂ انور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کہ وہ واجب یا قریب بواجب ہے۔

زیارت قبور پہلے مطلقاً ممنوع تھی پھر اس کی اجازت فرمائی تو علماء کو اختلاف ہوا کہ عورتیں بھی اس رخصت میں داخل ہوئیں یا نہیں؟

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

بعد نہی اجازت میں عورتیں بھی داخل ہیں، لیکن جب عورتوں کو حضور مساجد و جمعہ و عیدین کی ممانعت ہو گئی تو نظر بحال زمانہ و بحالت نساء زیارت قبور کی بدرجہ اولیٰ ممانعت ہو گی۔

لہذا عورت جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے جب گھر سے باہر نکلتی ہے سب طرفوں سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں، جب قبر تک پہنچتی ہے میت کی روح اس پر لعنت و ملامت کرتی ہے، جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے۔

اس رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ عورتوں کو زیارت قبور کے لئے جانے کی ممانعت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس مسئلے کو پندرہ دلائل و نصوص سے مبرہن و منقح کیا ہے۔ اور گیارہ صفحات پر مشتمل اس محققانہ رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۶ حدیثیں عنوان بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور

عہد رسالت میں عورتوں کو بھی حضوری جمعہ وعیدین وجماعت کا حکم تھا مگر اب ائمہ دین نے عورتوں کو جماعت وجمعہ اور عیدین ووعظ کی حاضری سے مطلقاً منع فرمایا ہے۔

۱۸۱۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین و ذوات الخدور فیشهدن جماعة المسلمین و دعوتهم و تعتزل الحیض عن مصلاهن قالت امراء ة یا رسول الله احدٰنا لیس لها جلباب قال تلبسها صاحبتها من جلبابها۔

ہم کو حکم ہوا کہ عیدین کے دن حیض والیاں اور پردہ نشیں کواریاں بھی برکت جماعت ودعا مسلمین لینے کو نکلیں اور مصلی سے الگ بیٹھیں ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے بعض کو چادر نہیں ہے حضور نے فرمایا ساتھ والی اسے اپنی چادر میں لے لے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۶۹۔ جمل النور"۔ (بخاری اول، ص ۱۳۴۔ باب اعتزال الحیض المصلی) (مسلم اول، ص ۲۹۱۔ کتاب صلوٰۃ العیدین)

بعد والا زمانہ زیادہ شر انگیز ہے حدیث میں ہے

۱۸۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاتی عام الا والذی بعده شر منه۔ کوئی سال یا کوئی زمانہ ایسا نہیں آئے گا مگر یہ کہ اس کا بعد والا زیادہ شر انگیز ہوگا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۰، جمل النور"۔ (بخاری دوم، ص ۱۰۴۷ باب لایاتی زمان الخ)

عورتوں کو مساجد میں حاضر ہونے کی ممانعت پر تین حدیثیں

۱۸۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد اپنے زمانہ میں تھا لو ادرك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماا حدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نسأ بنی اسرائیل۔

اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں تو ضرور

marfat.com

انہیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔ پھر تابعین ہی کے زمانہ سے ائمہ نے ممانعت شروع فرمادی، پہلے جوان عورتوں کو، پھر بوڑھیوں کو بھی، پہلے دن میں پھر رات کو بھی۔ (مسلم اول، ص ۱۸۳۔ باب خروج النساء الی المساجد الخ)

۱۸۴۔ عنایہ امام اکمل الدین بابرتی میں ہے نهی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها فقالت لو علم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ماعلم عمر ما اذن لکن فی الخروج۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا وہ ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شکایت لے گئیں فرمایا اگر زمانہ اقدس میں حالت یہ ہوتی حضور عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔

۱۸۵۔ قال ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه المرأة عورة و اقرب ماتکون الی الله فی قعر بیتها فاذا خرجت استشرفها الشیطان و کان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد و کان ابراهیم نساء ہ الجمعة والجماعة۔

یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عورت سرلپا شرم کی چیز ہے، سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے قریب اپنے گھر کی تہہ میں ہوتی ہے اور جب باہر نکلے شیطان اس پر نگاہ ڈالتا ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمعہ کے دن کھڑے ہو کر کنکریاں مار کر عورتوں کو مسجد سے نکالتے۔ اور امام ابراہیم نخعی تابعی استاذ الاستاذ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مستورات کو جمعہ و جماعات میں نہ جانے دیتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۰۔ جمل النور۔"

جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے

۱۸۶۔ صحیحین میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے نهینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا۔

ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمادیا گیا مگر قطعی ممانعت نہ تھی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۳۔ جمل النور۔" (بخاری اول، ص ۱۷۰، باب اتباع النساء الجنازة)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

تین باتیں اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں

۱۸۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ کرہ لکم ثلثا قیل و قال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال۔

اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے۔ فضول بک بک اور سوال کی کثرت اور مال کی اضاعت۔ رواہ الشیخان وغیرھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۶"۔ (بخاری اول، ص ۲۰۰، باب من سأل الناس تکثرا)

میت کی تعزیت دفن کے بعد کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۱۸۸۔ فی صحیح الامام ابن السکن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اوذن بجنازۃ فاتی اھلھا فعزاھم کتب اللہ تعالیٰ قیراطا فان تبعھا کتب اللہ لہ قیراطین فان صلی علیھا کتب اللہ لہ ثلثۃ قراریط فان شھد دفنھا کتب اللہ لہ اربعۃ قراریط القیراط مثل احد۔

جسے کسی جنازہ کی خبر ملے وہ اہل میت کے پاس جاکر ان کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے پھر اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو اللہ تعالیٰ دو قیراط اجر لکھے پھر اس پر جنازہ پڑھے تو تین قیراط پھر دفن میں حاضر ہو تو چار، اور ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۷۷"

مصیبت زدہ کی تعزیت اور بیمار کی عیادت کار ثواب ہے اس پر چند احادیث طیبہ

۱۸۹۔ روی الترمذی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عزی مصابا فلہ مثل اجر صاحبہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے اس کے لئے صاحب مصیبت کی طرح اجر ہے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۵، باب ماجاء فی

marfat.com

اجر من عزی الخ)

۱۹۰۔ و ایضاً عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنة۔

نیز فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس نے ایسی عورت کی تعزیت کی جس کی سب اولاد مر گئی اس کو جنت میں چادر پہنائی جائے گی۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب آخر فی فضل التعزیة)

۱۹۱۔ و ابن ماجة و البیهقی باسناد حسن قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مامن مومن یعزی اخاه بمصیبة الا کساه الله تعالیٰ من حلل الکرامة یوم القیٰمة

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن اپنے مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے اللہ تعالیٰ اس کو روز قیامت بخشش و کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (مولف) (ابن ماجۃ اول، ص ۱۱۶، باب ماجأ فی ثواب من عزی مصابا)

۱۹۲۔ روی ابوداؤد و النسائی فی حدیث قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لسیدتنا البتول الزهرا رضی الله تعالیٰ عنها مااخرجك من بیتك یا فاطمة قال اتیت اهل هذا المیت (البیت) فترحمت (فرحمت) الیهم و عزیتهم بمیتهم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے فاطمہ تمہارے گھر سے نکلنے کا سبب کیا ہے حضرت فاطمہ نے عرض کی اس میت کے گھر والوں کے لئے دعائے رحمت اور ان کی تعزیت کے لئے آئی تھی۔ (مولف) (ابوداؤد دوم، ص ۴۴۵۔ باب التعزیة)

۱۹۳۔ للنسائی عن معویة بن قرة عن ابیه کان نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جلس یجلس الیه نفر من اصحابه فیهم رجل له ابن صغیر ففقده النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مالی لاری فلانا قالوا یا رسول الله بنیه الذی رأیته هلك فلقیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله عن بنیه فاخبره انه هلك فعزاه علیه . الحدیث اه ملخصا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام کی جماعت بھی ہوتی انہیں میں ایک صحابی کا چھوٹا بچہ بھی تھا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ موجود نہیں پایا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ فلاں نہیں ہے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جس لڑکے کو آپ نے دیکھا تھا وہ فوت ہو گیا ہے پھر حضور تشریف لائے اور بچہ کے بارے میں

marfat.com

پوچھا تو بتایا گیا کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو حضور نے اس پر اظہار تعزیت فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۸۔" (نسائی اول، ص ۲۹۶۔ فی التعزیۃ)

شہدائے موتہ کی خبر شہادت سن کر حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غمزدہ ہوئے

۱۹۴۔ اخرج الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ و جعفر و ابن رواحۃ جلس یعرف فیہ الحزن . الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زید و جعفر اور ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر شہادت سن کر مغموم و محزون مسجد میں تشریف رکھی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۶۱۱۔ باب غزوۃ من ارض الشام)

میت کے گھر حضور انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا

۱۹۵۔ اخرج الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جنازۃ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فجاء وجئ بالطعام. الحدیث ملخصا۔

انصار کے ایک آدمی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے جب واپس تشریف لے چلے تو میت کی زوجہ مطہرہ کا بھیجا ہوا آدمی حضور کو ملا اور انہوں نے حضور کو مدعو کیا تو حضور تشریف فرما ہوئے اور کھانا پیش کیا گیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۷۹۔" (مسند احمد، ص ۳۹۷، ج ۶)

marfat.com

تعارف

الحجة الفائحة لطيب التعيين و الفاتحة

(مروجہ فاتحہ سوم چہلم برسی عرس وغیرہ کا ثبوت)

۱۳۰۷ھ کو سوال ہوا کہ مروجہ تیجہ دسواں چالیسواں اور برسی کے موقع پر کھانا وغیرہ پکا کر میت کے لئے ایصال ثواب کرنا اور فاتحہ میں دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے سات صفحات پر مشتمل اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

فاتحہ بہیئت مروجہ بلاریب جائز و مستحسن ہے اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا ثابت اور مرغوب و مندوب ہے۔ اور اس بارے میں صحیح حدیثیں اور فقہی روایتیں کتب معتبرہ سے بکثرت وارد ہیں۔

اور وقت دعا ہاتھ اٹھانا بھی جائز ہے کہ مطلقاً دعا میں رفع یدین حدیث شریف سے ثابت ہے، اور تیجہ دسواں اور دیگر فاتحہ کے لئے تعیین اوقات بلاشبہ جائز ہے، کہ کسی بھی چیز کے لئے وقت کی تعیین دو قسموں پر ہے۔ (۱) شرعی و (۲) عادی۔

تعیین شرعی۔ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے اس کام کے لئے کوئی وقت متعین فرمایا ہے اگر اس کے غیر میں کیا جائے تو بالکل درست نہ ہوگا جیسے قربانی کے لئے ایام نحر۔ اور حج و احرام حج کے لئے اشہر حج کی تعیین۔

تعیین عادی۔ یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے اس کام کے لئے وقت متعین نہ ہو بلکہ مطلق ہو کہ جب چاہیں بجا لائیں جیسے نفل روزہ و نماز اور نذر مطلق وغیرہ، اسی طرح فاتحہ و اعراس بزرگان دین اور ایصال ثواب کی مجلس کا انعقاد وغیرہ۔

لیکن کسی بھی شئ کا وجود وقوع زمانے سے آزاد ہو کر یا کسی غیر معین زمانے میں ہونا محال عقلی ہے، لہذا تعیین کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ اس لئے ہر عاقل اپنے وجدان اور طبع سلیم سے جانتا ہے کہ جب کسی کام کے لئے وقت مقرر ہوگا تو اس کے وقت مقررہ پر اس کی یاد آئے گی ورنہ کبھی کبھی وہ فوت ہو جائے گا۔

marfat.com

پھر یہ کہ بعض چیزوں کا تعینات عادیہ میں سے ہونا آثار واحادیث سے ثابت ہے مثلاً۔

☆ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد کی زیارت کے لئے سال کا شروع مقرر فرمایا تھا۔

☆ مسجد قبا میں تشریف لانے کے لئے دوشنبہ کا دن مقرر فرمایا تھا۔

☆ رسالت ونبوت کے شکرانے میں روزہ کے لئے دوشنبہ کا دن تھا۔

☆ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشاورت دیہ کے لئے صبح وشام کا وقت تھا

☆ سفر جہاد کی ابتدا زیادہ تر پنجشنبہ کے دن سے ہوتی تھی۔

☆ طلب علم کے لئے روز دوشنبہ مقرر کیا گیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وعظ وتذکیر کے لئے روز پنجشنبہ مقرر کیا تھا۔

☆ اور علماء نے آغاز درس کے لئے روز چہار شنبہ معین کیا ہے وغیر ذلک۔

بالجملہ تخصیصات مذکورہ سب کے سب تعینات عادیہ ہیں یہ ہرگز باعث طعن وتشنیع نہیں ہے اگر کوئی ان اشیاء کو حرام وگناہ اور بدعت قبیحہ وغیرہ کہے تو یہ اس کی صریح جہالت ونادانی ہے۔

جو ان اشیاء کو ناجائز وناروا کہے تو وہ دلیل شرعی سے اس کا ثبوت دے ورنہ اپنی طرف سے کسی چیز کو ناروا کہہ دینا بحکم قرآن وحدیث خدا اور سول پر افترا کرنا ہے۔

اور یہ رسالۂ نافعہ خالص فارسی زبان میں ہے یہاں پر اس کا مختصر خلاصہ پیش کیا گیا اور متعدد دلائل کثیرہ کے علاوہ اس میں چار حدیثیں شامل ہیں۔

marfat.com

احادیث

الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة

زیارت قبور اور ایصال ثواب کے ثبوت میں تین حدیثیں

۱۹۶۔ ابن المنذر وابن مردویہ از انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کردند ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشہداء فقال سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال احد تشریف لے جاتے جب پہاڑ کی گھاٹی میں پہنچتے تو شہدا کو سلام کہتے اور فرماتے تم پر سلام ہو تمہارے صبر کرنے پر تو آخرت کا گھر کیا ہی اچھا گھر ہے۔ (مولف)

۱۹۷۔ امام ابن جریر در تفسیر خودش از محمد بن ابراہیم روایت نمود وقال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یأتی قبور الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و ابوبکر و عمر وعثمان۔

یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدا کی قبور پر تشریف لے جاتے اور فرماتے تھے سلام علیکم الایۃ اس کے بعد حضرت صدیق و فاروق اور ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے (مولف)

۱۹۸۔ در تفسیر کبیر است عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یأتی قبور الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار و الخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے سلام علیکم الایۃ اور خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۲۔ الحجۃ الفائحۃ"

مباح یا نیک کاموں میں دنوں کی تخصیص اگر مفید نہیں تو مضر بھی نہیں اس حدیث سے

marfat.com

اس کا ثبوت

۱۹۹۔ امام احمد در مسند بسند حسن از خاتونے صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی ست حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود صیام السبت لالك و لا علیك۔

یعنی روزہ رکھنے کے لئے شنبہ کے دن کی تیری یہ تخصیص نہ تیرے لئے مزید ثواب کا باعث ہے نہ اس میں تجھ پر کوئی ملامت و عتاب ہے۔ یعنی اس میں تجھ پر کچھ گناہ بھی نہیں۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۱۹۲ الحجة الفائحة"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

پانی افضل صدقہ ہے حدیث میں ہے

۲۰۰۔ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں مروی **انه قال یا رسول الله ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال المأ قال فحفر بیرا وقال هذه لام سعد۔**

یعنی انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا تو کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ مادر سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۶ باب فی فضل سقی الماء)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے

۲۰۱۔ **رواه البیهقی عن انس و الطبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد و هوو العسکری فی الامثال عن النواس بن سمعان والدیلمی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنهم وزاد ان الله عزوجل لیعطی العبد علی نیته مالایعطیه (علی العمل)**

بیشک اللہ عزوجل بندہ کو اس کی نیت پر وہ ثواب دیتا ہے جو اس کے عمل پر نہیں دیتا۔ هذا حدیث الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۴"

قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے حدیث میں ہے

۲۰۲۔ دار قطنی و طبرانی و دیلمی و سلفی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من مر علی المقابر و قراء قل هوالله احد احدی عشرة مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔**

جو مقابر پر گزرے اور قل هو الله گیارہ بار پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو بخشے بعدد تمام

marfat.com

اموات کے ثواب پائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"

والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرنے والا دوزخ سے آزاد ہے

۲۰۳۔ امام ابوالقاسم اصبہانی کتاب الترغیب اور امام احمد بن ابوالحسین بیہقی شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار و کان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے لئے پورے حج کا اجر ہو بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ (کنزالعمال، ص ۲۵، ج ۵)

صدقہ اور حج کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس پر تین حدیثیں

۲۰۴۔ طبرانی اوسط میں اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماعلی احدکم اذا اراد ان یتصدق لله صدقة تطوعا ان یجعلها عن والدیه اذا کانا مسلمین فیکون لوالدیه اجرها وله مثل اجورهما بعد (بغیر) ان لاینقص من اجورهما شئ۔

یعنی جب تم میں کوئی شخص صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۱۹۹"۔ (کنزالعمال، ص ۲۶۶، ج ۶)

۲۰۵۔ امام دار قطنی اور ابو عبداللہ ثقفی فوائد ثقفیات میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما و استبشرت ارواحها و کتب عند الله برا۔

جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے وہ حج اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے گا۔ اور ان کی روحیں خوش ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیوالا نیکوکار لکھا جائے۔ (کنزالعمال، ص ۵۶، ج ۲۲)

۲۰۶۔ ثقفیات میں ان لفظوں سے ہے من حج عن ابویه ولم یحجا اجزاء عنهما و

marfat.com

بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عندالله برا۔

جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں یہ ان کی طرف سے حج کرے وہ ان دونوں کا حج ہو جائے اور ان کی روحوں کو آسمان میں خوشخبری دی جائے اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۰"

پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جا سکتا ہے

۲۰۷۔ حدیث میں ہے افضل الصدقة الماء .

سب سے بہتر صدقہ پانی ہے

۲۰۸۔ حدیث میں ہے جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانا پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے۔ او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۱۴"

صدقہ عام ہے، انفاق مال اور دیگر نیک کاموں کو اس پر چند احادیث کریمہ

۲۰۹۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی الله تعالیٰ عنه فی حدیث قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تسلیمه علی من لقی صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا ہر اس مسلمان بھائی کو سلام کرنا جو بھی ملے (جان پہچان ہو خواہ نہ ہو) صدقہ یعنی نیکی ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۱۸۲۔ باب صلاۃ الضحیٰ)

۲۱۰۔ البخاری فی الادب المفرد و الترمذی و ابن حبان فی صحیحهما عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تبسمك فی وجه اخیك صدقة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے چہرے میں مسکراہٹ پیدا کرنا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۱۔ احمد و الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم دل الطریقة صدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۵، ج ۶)

marfat.com

۲۱۲۔و فی حدیث ابی ذر المذکور ارشاد الرجل فی ارض الضلال صدقۃ۔
بھٹکنے بہکنے کی جگہ کسی کی راہنمائی کرنا صدقہ ہے۔(مولف)(کنزالعمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۳۔ الخطیب فی جامع عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسماع الاصم صدقۃ۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہرے آدمی کو سنانا صدقہ ہے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۲۵۴، ج ۶)

۲۱۴۔ احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الارجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۱"۔ (ابوداؤد اول، ص ۸۵، باب فی الجمع فی المسجد مرتین)

میت کی طرف سے حج بدل اور مالی خیرات کرنا مفید و موجب اجر ہے

۲۱۵۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود من حج عن میت فللذی حج عنہ مثل اجرہ۔
جو مردہ کی جانب سے حج کرے اس کو اس مردہ کے برابر ثواب ملے۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ص ۶۵، ج ۵)

۲۱۶۔ حضور اقدس صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ فرمود اذا تصدق احدکم بصدقۃ تطوعا فلیجعلھا عن ابویہ فیکون لھما اجرھا فلا ینقص من اجرہ شیء۔
جب تم میں کوئی صدقہ نافلہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اسے اپنے والدین کی جانب سے کردے کہ ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مولف) رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن عساکر عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و روی نحوہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن معاویۃ بن حیدۃ القشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۰۲"

۲۱۷۔ فرمود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حج عن ابیہ او عن امہ فقد قضی عنہ حجتہ

marfat.com

و کان له فضل عشر حجج۔ رواه الدار قطنی عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جس نے اپنے ماں یاباپ کی جانب سے حج کیا تواس نے ان کا حج ادا کیا اور اس نے خود دس حج کی فضیلت پائی (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۳"۔ (کنزالعمال، ص ۵۹، ج ۲۲)

بندۂ مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے

۲۱۸۔ حدیث میں ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه۔ رواه مسلم و احمد عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۰۵"۔ (مسند احمد، ص ۲۵۶، ج ۴)

الحمدللہ بہترین دعا ہے

۲۱۹۔ حدیث میں ہے افضل الدعا الحمد لله۔

بہترین دعا الحمدللہ ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۱۷"۔ (ترمذی دوم، ص ۷۶ ابواب ماجأ ان دعوة المسلم مستجابة)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت مرحومہ کی طرف سے قربانی فرمائی

۲۲۰۔ صحیحین میں ہے ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین احدهما عن نفسه و الاخر عن امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے کی قربانی فرمائی ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۲۷۵۔ باب فی الاضحیة بکبشین)

۲۲۱۔ و زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحید و شهد له بالبلاغ و ذبح الاخر عن محمد و آل محمد

اور ابن ماجہ کے یہاں یہ ہے کہ ایک ذبح فرمایا امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے حضور کے لئے وحدانیت کی اور رسالت پہنچانے کی گواہی دی اور دوسرا محمد و آل محمد کی جانب سے۔ (مولف) (ابن ماجہ دوم، ص ۲۳۲۔ باب اضاحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

۲۲۲۔ ولاحمد وغیره عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ، عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قوله عند التضحیة اللهم لك و منك عن محمد و امته۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے وقت کہا (اے اللہ یہ تیرے لئے اور

marfat.com

تیری عطا سے محمد اور ان کی امت کی طرف سے ہے (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۰۶"

وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے

۲۲۳۔ صحیح حدیث میں فرمایا المرأة تموت بجمع شهيد۔

حمل میں انتقال شہادت ہے یعنی دردزہ میں مرنے والی عورت شہید ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۴۳۔ باب فی فضل من مات بالطاعون)

موت کی ضیافت مناسب نہیں ہے اور یہ کہ وہ نوحہ میں شمار ہے حدیث میں ہے

۲۲۴۔ روی الامام احمد و ابن ماجة بسند صحیح عن جریر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه قال کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گروہ صحابہ میت کے یہاں جمع ہونے اور کھانا پکانے کو نوحہ میں سے شمار کرتے تھے یعنی میت کے یہاں کھانا وغیرہ پکانا اور دوسروں کی دعوت کرنا منع ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۷ باب ماجأ فی النهی عن الاجتماع الخ)

صدقہ دینا صدقہ لینے سے اچھا ہے

۲۲۵۔ حدیث الید العلیا خیر من الید السفلی۔

اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنی صدقہ دینا لینے سے بہتر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (مسلم اول، ص ۳۳۲، باب بیان ان الید العلیا خیر الخ)

مسلمان کا دل خوش کرنا نیکی ہے

۲۲۶۔ حدیث میں ہے احب الاعمال الی المولیٰ تعالیٰ ادخال السرور فی قلب المسلم۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (کنز العمال، ص ۲۰۸، ج ۶)

بغیر علم کے فتوی دینا حرام و باعث لعنت ہے

۲۲۷۔ حدیث شریف میں ہے۔ من افتی بغیر علم لعنته ملئکة السموات و الارض۔

جو بے علم فتویٰ دے آسمانوں اور زمین کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳۱"۔ (کنز العمال، ص ۱۱۱، ج ۱۰)

marfat.com

جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بول دیتا ہے حدیث میں ہے

۲۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الکذوب قد یصدق۔

بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۲"

نیکوکار کو کھانا کھلانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۲۲۹۔ حدیث میں ہے لایاکل طعامك الاتقی۔

تیرا کھانا نہ کھائے مگر پرہیز گار۔ رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن حبان و الحاکم باسانید صحیحة عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۶"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۶۴۔ باب من یومران یجالس)

ہر جاندار کو کھلانا پلانا ثواب ہے

۲۳۰۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی کل ذات کبد حری اجر۔

ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔ یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا ثواب پائے گا۔

اخرجه البخاری و مسلم عن ابی هریرة و احمد عن عبدالله بن عمرو و ابن ماجة عن سراقة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۸"۔ (ابن ماجہ دوم، ص ۲۷۰، باب فضل صدقة الماء)

۲۳۱۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فیما یاکل ابن آدم اجر و فیما یاکل السبع و الطیر اجر۔

جو کچھ آدمی کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے، جو پرند کو پہنچے اس میں ثواب ہے۔ رواه الحاکم عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما و صحح سنده

اہل و عیال اور خادموں کو کھلانا صدقہ ہے

۲۳۲۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مااطعمت زوجك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهولك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة و ما اطعمت نفسك فهو لك صدقة۔

جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو کھائے وہ

marfat.com

تیرے لئے صدقہ ہے۔ اخرجه الامام احمد و الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۲۹"۔ (کنزالعمال، ص ۲۵۷، ج ۶) (مسند احمد، ص ۱۱۶، ج ۵)

فخر وریاء والی دعوت کا کھانا منع ہے

۲۳۳۔ حدیث صحیح میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارین ان یؤکل۔

یعنی جو کھانے تفاخر وریا کے لئے پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ اخرجه ابوداؤد و الحاکم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما باسناد صحیح۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۲۷، باب فی طعام المتبارین)

marfat.com

تعارف

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح
(روحوں کے گھروں میں آنے کا ثبوت)

۱۳ر شعبان ۱۳۲۱ھ کو سوال پیش ہوا کہ انسان کی موت کے بعد اس کی روح اپنے مکان پر آتی ہے یا نہیں ؟اگر آتی ہے تو کس کس دن ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں چند کتب معتبرہ اور چھ حدیثوں کے حوالوں سے مثل آفتاب روشن کیا کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر شب جمعہ و شب برأت اور ہر روز عید و عاشورہ اپنے گھروں میں آتی ہیں اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو!اے میرے بچو!اے میرے عزیزو!ہم پر صدقہ کے ذریعہ مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو، بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ، ہم پر رحم کرو،

اگر گھر والے اس کے لئے تصدق یا ایصال ثواب وغیرہ کرتے ہیں تو روحیں خوش ہوتی ہیں ورنہ غم واندوہ کے ساتھ واپس چلی جاتی ہیں۔

بعض منکرین نے اس مسئلہ میں یہ گمان کیا ہے کہ یہ مسئلہ یعنی روحوں کا گھروں میں آنا عقائد وکلام کا ہے، اس کے لئے حدیث مشہور و متواتر کی ضرورت ہے۔

تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں سات وجوہ سے اس کا رد بلیغ فرمایا اور آخر میں یہ تحریر کیا ہے کہ۔

بالجملہ یہ مسئلہ نہ باب عقائد سے ہے نہ باب احکام حلال و حرام سے، اسے جتنا ماننا چاہئے اس کے لئے اتنی سندیں (جتنی اس رسالۂ مبارکہ میں پیش کی گئی ہیں) کافی ووافی ہیں۔

یعنی روحوں کا گھروں میں آنا اگر باب عقائد سے ہے تو اس کا اثبات وانکار بھی اسی باب سے ہوگا کہ جس طرح ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی حاجت ہوگی اسی طرح دعوائے نفی وانکار کے لئے

marfat.com

بھی دلیل قطعی درکار ہوگی ورنہ ادعائے بے دلیل محض باطل وذلیل ہوگا اور منکرین کے نزدیک اس کی نفی پر کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

اور جب یہ مسئلہ باب عقائد سے ہے ہی نہیں تو اس کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی کی بھی حاجت وضرورت نہیں بلکہ اس کے لئے حدیث غیر مشہور ومتواتر ہونا بھی اس کے ثبوت کو کافی ہے جو اس رسالہ میں بحمدہٖ وافر موجود ہے غرضیکہ اس رسالے میں امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ سے روحوں کا گھروں میں آنا ثابت کیا ہے۔

marfat.com

احادیث

اتیان الارواح لدیارھم بعد الرواح

مومنین کی روحیں جب جسم سے جدا ہوتی ہیں تو جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۳۴۔ امام اجل عبداللہ بن مبارك و ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے موقوفا اور امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابو نعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعاً راوی و ھذا لفظ ابن المبارك قال ان الدنیا جنة الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین تخرج نفسه کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔

بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔ (مسند احمد، ص ۶۲۰، ج ۲)

۲۳۵۔ ابو بکر کی روایت یوں ہے، فاذا مات المومن یخلی سربه یسرح حیث شاء۔

جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھولدی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے

۲۳۶۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما المومنون فان ارواحھم فی الجنة وھی تذھب حیث شأت۔

ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

۲۳۷۔ ابن المبارک کتاب الزہد و ابو بکر بن ابی الدنیا و ابن مندہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذھب حیث شأت و نفس

marfat.com

الکافر فی سجین۔

بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور کافر کی روح سجین میں مقید ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

۲۳۸ ابی ابی الدنیا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی قال بلغنی ان ارواح المومنین مرسلة تذهب حيث شأت۔

مجھے حدیث پہنچی کہ مسلمانوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہیں جاتی ہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۲۔ اتیان الارواح"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۳)

عیدوجمعہ اور عاشورہ ونصف شعبان کی شب میں مومنین کی روحیں اپنے گھروں کو آتی ہیں

۲۳۹۔ خزانۃ الروایات مستند صاحب مأتہ مسائل میں ہے۔ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا كان يوم عيد او يوم جمعة او يوم عاشوراء او ليلة النصف من الشعبان تاتى ارواح الاموات و يقومون على ابواب بيوتهم فيقولون هل من يذكرنا هل من احديترحم علينا هل من احد يذكر غربتنا. الحديث۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عیدیا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آکر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۳۳۔ اتیان الارواح"

marfat.com

تعارف

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

(اموات کے زائروں کو دیکھنے اور کلام وغیرہ سننے کا مدلل بیان)

جمادی الاخریٰ ۱۳۰۵ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ کسی بزرگ کے مزار کی زیارت کے وقت یہ کہنا کہ اے بزرگ آپ برگزیدہ درگاہ کبریا ہیں بطفیل رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے واسطے خدا کی بارگاہ میں دعا کر دیجئے تاکہ میری فلاں حاجت پوری ہو، پھر فاتحہ درود وغیرہ پڑھنا اور اس طرح دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل و براہین سے مرصع و مملو یہ رسالہ تصنیف فرمایا جو تحقیقات باہرہ اور تدقیقات قاہرہ پر مشتمل ہے قدیم مصنفین و مؤلفین کی تصنیفات و تالیفات میں جس طرح مقدمے و مقاصد اور خاتمے وغیرہ ہوتے ہیں اسی طرح امام احمد رضا نے بھی اس رسالے کو ایک مقدمہ، تین مقاصد، ایک خاتمہ اور متعدد فصول و انواع پر مشتمل تصنیف کیا جو حق سے متصل اور باطل سے منفصل و جدا ہے۔

مقدمہ: سبب تالیف کے بارے میں کہ

سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس میں صورت مذکورہ کو صاف صاف شرک اور ادنیٰ درجہ شائبہ شرک قرار دیا تھا اور اصحاب قبور کی سماعت سے انکار کیا تھا بلکہ اسے محال کہا تھا۔

مقصد اول: مجیب پر سوالات و اعتراضات اور اس کے ازالۂ شبہات کے بارے میں۔

اس میں دو نوع ہیں۔

نوع اول: میں امام احمد رضا نے مجیب کا رد بلیغ کرتے ہوئے ان پر ۲۵ سوالات قائم کئے ہیں۔ اور

نوع دوم: میں نو اعتراضات کئے ہیں، اس طرح مجیب پر کل ۳۴ سوالات و

marfat.com

اعتراضات قائم کئے گئے ہیں۔

مقصد ثانی : میں وہ احادیث مذکور ہیں جو سماع موتی اور ان کے حیات وادراک سے متعلق ہیں اور ان حدیثوں کی تعداد ۶۲ ہے۔

اس میں بھی دو نوع ہیں۔

نوع اول : موت کے بعد روح کی بقا اور اس کے صفات وافعال میں

یہاں وہ حدیثیں مذکور ہیں جن سے ثابت ہے کہ روح فنا نہیں ہوتی، اور اس کے افعال و ادراکات (جیسے دیکھنا، بولنا سننا، سمجھنا آنا، جانا، چلنا، پھرنا وغیرہ) سب بدستور باقی رہتے ہیں، بلکہ اس کی قوتیں موت کے بعد اور صاف و تیز ہو جاتی ہیں، حالت حیات میں جو کام ان آلات خاکی یعنی آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں زبان سے لیتے تھے اب بغیر ان کے کرتی ہے۔

اور اس نوع میں ۵۰ حدیثوں کے مفاہیم و معانی بطور اختصار ذکر کئے گئے ہیں جو موتی کے علم وادراک و سمع و بصر اور کلام و سیر وغیرہا صفات واحوال حیات پر برہان ساطع ہیں۔ اور اس نوع کی کل حدیثیں ۱۹ ہیں۔

نوع دوم : اہل قبور کے سمع وادراک سے متعلق احادیث کے بارے میں اور اس میں پانچ فصلیں اور ۴۱ حدیثیں ہیں۔

فصل اول : اصحاب قبور سے حیا کرنے میں، اس میں دو حدیثیں ہیں۔

فصل دوم : احیاء کے آنے پاس بیٹھنے بات کرنے سے مردوں کے جی بہلنے میں، اس میں تین حدیثیں ہیں۔

فصل سوم : زندوں کی بے اعتدالی سے اموات کے ایذا پانے میں، اس میں گیارہ حدیثیں ہیں۔

ظاہر ہے کہ زندوں کے افعال واحوال پر اگر انہیں اطلاع نہیں تو ان کا ایذا پانا محض بے معنی،

فصل چہارم : میں وہ احادیث ہیں جن میں صراحۃً وارد ہے کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں، اس میں آٹھ احادیث ہیں۔

فصل پنجم : میں وہ جلیل حدیثیں ہیں جن سے ثابت ہے کہ اہل قبور کا سماع صرف سلام سننے ہی پر موقوف و مقصور نہیں بلکہ دیگر کلام و اصوات بھی سنتے ہیں، اس فصل میں ۱۹ حدیثیں ہیں۔

marfat.com

مقصد ثانی کے انواع و فصول کے مندرجات سے ظاہر ہوا کہ موتی کے علم وادراک اور ان کی سماعت وبصارت پر تمام اہل سنت وجماعت کا اجماع واتفاق ہے۔

مقصد ثالث : میں سماع موتی سے متعلق صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور علمائے عظام کے ۱۰۰ اقوال وارشادات اور ان کے اسماء مذکور ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے گیارہ ارشادات عالیہ ہیں، تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارہ اقوال، تبع تابعین کے تین قول اور علمائے سلف رحمہم اللہ کے ۷۴ اسماء اور ان کے فرمودات وارشادات زیب تحریر ہیں۔

امام احمد رضا نے سماع موتی برحق ہونے کے ثبوت میں دس ایسے لوگوں کے بھی اقوال و اسماء جمع کئے ہیں جو منکرین سماع کے معتمد و پیشوا ہیں مزید براں اس مقصد کے حاشیہ میں ۱۶۵ صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور علمائے فخام کے اقوال و فرامین اور ان کے اسماء اس کی تائید و توثیق میں پیش کئے گئے ہیں، مگر کثرت اقوال کی وافر مقدار مہیا ہونے کے باوجود اس میں انحصار واستیعاب مقصود نہیں ہے یعنی موتی کے علم وادراک کے بارے میں اور بھی اقوال سلف موجود ہیں جو بخوف طوالت یہاں پر ذکر نہیں کئے گئے ہیں۔

مقصد ثالث بھی دو نوع پر مشتمل ہے۔

نوع اول : میں دو سو علمائے سلف واعاظم خلف کے کلمات طیبات اور اقوال و تصریحات مندرج ہیں جن سے سماع موتی کا ثبوت فراہم کیا گیا ہے۔

اور یہ نوع ایک تمہید اور پندرہ فصول پر مشتمل ہے۔

تمہید : اس بات میں ہے کہ کہ روحیں موت سے نہیں مرتیں، بلکہ موت صرف جسم خاکی پر طاری ہوتی ہے۔ اور اس نوع کی پندرہ فصلوں کے مندرجات سے جو ماحصل مفہوم ہوتا ہے وہ یہ ہے۔

☆ موت صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں چلا جانا ہے، نہ کہ معاذ اللہ جماد ہو جانا۔

☆ علماء نے فرمایا موت کے یہ معنی نہیں کہ آدمی محض نیست و نابود ہو جائے بلکہ وہ یہی روح و بدن کے تعلق چھوٹنے اور ان میں حجاب و جدائی ہو جانے اور ایک طرح کی حالت بدلنے اور ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جانے کا نام ہے۔

☆ مذہب اہل سنت میں روح کو بعد موت بھی بدن سے ایک تعلق واتصال رہتا ہے۔

marfat.com

☆ موت سے روح میں اصلاً تغیر نہیں آتا اور اس کے علوم و افعال بدستور باقی رہتے ہیں بلکہ زیادہ ہو جاتے ہیں۔

☆ اموات کے علم و ادراک دنیا و اہل دنیا کو بھی شامل ہیں۔

☆ بعض اہل نظر اموات سے حیا کرتے ہیں۔

☆ زندوں کے افعال سے اموات ایذا پاتے ہیں۔

☆ زندوں کی ملاقات اور ذکر خدا سے مردوں کا جی بہلتا ہے۔

☆ مردے اپنے زائرین کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی زیارت پر مطلع ہوتے ہیں اور ان کے سلام و کلام کا جواب دیتے ہیں۔ یہ بات ہمیشہ ہے اس میں کسی دن یعنی جمعہ وغیرہ کی تخصیص نہیں۔

☆ اولیاء کی کرامتیں، اولیا کے تصرفات بعد وصال بھی بدستور باقی ہیں، برزخ میں بھی ان کا فیض جاری اور غلاموں کے ساتھ وہی امداد و یاری ہے۔

☆ بعد دفن میت کو تلقین اور اسے عقائد اسلام یاد دلانا احادیث اور اقوال ائمہ سے ثابت ہے۔

☆ ارواح طیبہ کے دیکھنے سننے میں دور و نزدیک سب یکساں و برابر ہے۔

☆ بزرگان دین یا ان کی ارواح کرام کو ندا کرنا اور ان سے توسل و طلب دعا جائز ہے۔

☆ بعد موت علم و سماع کا باقی رہنا کچھ بنی آدم سے خاص نہیں، جنات کے لئے بھی حاصل ہے کہ سماع اموات میں کوئی تخصیص یا دلیل مخصص نہیں ہے۔

پھر امام احمد رضا اس نوع کے اخیر میں بعنوان "**تنبیہ**" فرماتے ہیں۔

ناظر گمان نہ کرے کہ ہمارے تمام دلائل بس اسی قدر ہیں بلکہ جو نقل نہ کیا وہ ان سے بیشتر و اکثر ہیں۔

پھر فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس رسالہ میں یہ التزام بھی رکھا کہ جو آثار و احادیث اور اقوال علمائے قدیم و حدیث خاص حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات عالی و علم عظیم و سمع جلیل و بصر کریم میں وارد ہیں انہیں تین وجوہ سے ذکر نہ کیا۔

۱۔ مسلمانوں پر نیک گمان کہ خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی کلمہ گو سائر اموات کے مثل نہ جانے گا، ارباب طائفہ کہ ارواح موتی کو جماد سمجھتے ہیں، شاید یہاں اس کلمہ مغضوبہ مبغوضہ سے انہیں بھی احتراز ہو اور معاذ اللہ جسے احتراز نہ ہو تو استغفر اللہ ایسا شقی لئیم

marfat.com

قابل کلام و خطاب نہیں بلکہ اس کا جواب اللہ کا عذاب۔

۲۔ واللہ فقیر کو حیا آئی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ایسی بحث لاونعم میں بطور خود شامل کرے ہاں دوسرے کی طرف سے ابتدا ہو تو اظہار حق میں مجبوری ہے۔

۳۔ وہاں دلائل کی وہ کثرت کہ نطاق نطق بیان سے عاجز، پھر انہیں اقوال پر قناعت بس کہ جس سرکار کے غلام ایسے العظمۃ للہ اس کا پوچھنا ہی کیا ہے، آخر انہیں یہ مدارج و معارج کس نے عطا کئے اسی سرکار ابد قرار نے، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع دوم : اقوال کبریٰ و عمائد خاندان عزیزی، ولی اللہی میں

اس میں اکابر خاندان ولی اللہی کے ۱۰۵ مقالات سماع موتی کے جائز ہونے میں مذکور و مسطور ہیں اور اس میں چند وصلیں ہیں۔

اس طرح تمام اقوال سلف و خلف اور ان کے اسماء گرامی کی تعداد ۴۰۵ ہو جاتی ہے، اس میں حاشیہ کے ۱۶۵ اقوال و اسماء شامل حساب نہیں ہیں۔ مقاصد ثلثہ اور اس کے انواع و فصول کے مندرجات سے مسئلہ سماع موتی آفتاب و ماہتاب سے زیادہ روشن و آشکار ہو گیا۔

اور امام احمد رضا نے آخر میں فرمایا کہ

علم و سمع و بصر موتی پر تمام اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اور اس مسئلہ میں خلاف کرنے والے بدعتی و گمراہ اور بدمذہب ہیں۔

خاتمہ رسالہ میں سماع موتی کے فتویٰ پر آٹھ معزز و جلیل القدر علمائے عرب کی تصدیقات و توقیعات ثبت ہیں۔

مصدقین علمائے عرب کے اسماء یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا محمد بن حسین کتبی حنفی مفتی مکہ مکرمہ۔

۲۔ رئیس المدرسین بالمسجد الحرام حضرت مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر مکی حنفی۔

۳۔ حضرت مولانا حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ مبارکہ۔

۴۔ زین الحرم حضرت مولانا احمد زین دحلان شافعی مفتی مکہ معظمہ۔

۵۔ حضرت مولانا محمد بن محمد عزب شافعی مدنی مدرس مسجد مدینہ طیبہ۔

۶۔ حضرت مولانا عبدالکریم حنفی از علمائے مدینہ منورہ۔

۷۔ حضرت مولانا عبدالجبار حنبلی بصری نزیل مدینہ سکینہ۔

marfat.com

۸- حضرت مولانا السید ابراہیم بن الخیار شافعی مفتی مدینہ امینہ۔

اور اختتام رسالہ میں ایک تکملہ ہے جو چند مسائل شرعیہ اور فوائد عالیہ پر مشتمل ہے۔

اس معرکۃ الآراء رسالے میں مسئلہ سماع موتی کے ثبوت وجواز میں جو دلائل کے انبار موجود ہیں، وہ دوسری جگہ بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو عرش تحقیق پر جو جلوہ دیا ہے وہ ان کے استحضار و قوت استدلال اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

یہ عظیم و جلیل رسالہ جہازی سائز کے ۹۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۷۷ حدیثیں دلیل بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

حیات الموات فی بیان سماع الاموات

امت کے درود فرشتے پہنچاتے ہیں اور عالم ماکان و مایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق صادق کا درود خود بھی سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۲۴۰۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی و عقیل اور ابن اسحاق وابن عساکر وابوالقاسم اصبہانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ ان للہ تعالیٰ ملکا اعطاہ اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلھا) قائم علی قبری (زاد الیٰ یوم القیمۃ) فما من احد یصلی علی صلاۃ الا ابلغنیھا۔

بیشک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے تمام جہان کی بات سن لینی عطا کی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر حاضر ہے جو مجھ پر درود بھیجتا ہے یہ مجھ سے عرض کرتا ہے۔ (کنزالعمال ص۴۴۹ ج۱)

۲۴۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک یامحمد ان فلان بن فلان یصلی علیک الساعۃ .

مجھ پر درود بہت بھیجو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مزار پر ایک فرشتہ متعین فرمایا ہے جب کوئی امتی میرا مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ سے عرض کرتا ہے یارسول اللہ فلاں بن فلاں نے ابھی ابھی حضور پر درود بھیجی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۲۴۰ حیات الموات" (کنزالعمال ص۴۴۱ ج۱)

مومن کو تکلیف و ضرر دینا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے

۲۴۲۔ امام احمد وابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ بسند حسن مالک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ضار ضار (اضر) اللہ بہ ومن شاق شق (شاق) اللہ علیہ۔

marfat.com

جو کسی کو ضرر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو نقصان پہنچائے گا اور جو کسی پر سختی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات" (ابوداؤد دوم ص ۵۱۲، باب من القضاء، ابن ماجہ دوم ۱۷۰، باب من بنی فی حقه الخ)

اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا یہ جائز ہے

۲۴۳۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لاتنسنا یا اخی من دعائك

اے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھول جانا۔ رواه ابوداؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۶، حیات الموات"۔ (ابوداؤد اول ص ۲۱۰، باب الدعاء)

۲۴۴۔ احمد وابن ماجہ کی روایت میں ہے فرمایا اشرکنا یااخی فی صالح دعائك ولا تنسانا۔

بھائی اپنی نیک دعا میں ہمیں بھی شریک کر لینا اور بھول نہ جانا۔ (مسند احمد ص ۱۶۳ ج ۲)

حاجی کی دعا اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے قبول ہوتی ہے

۲۴۵۔ امام احمد عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا لقیت الحاج فسلم علیه وصافحه ومره ان یستغفرلك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له.

جب تو حاجی سے ملے سلام و مصافحہ کر اور قبل اس کے کہ وہ اپنے گھر میں جائے اپنی مغفرت کی دعا اس سے منگوا کہ وہ بخشا ہوا ہے۔ (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کرانے کے بارے میں چند حدیثیں

۲۴۶۔ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقیه منکم فلیامره فلیستغفرله

تم میں جو اسے پائے اپنے لئے اس سے دعائے بخشش کرائے۔ اخرجه مسلم والبیهقی عن عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه۔ (مسلم دوم ص ۳۱۱، باب من فضائل اویس القرنی)

۲۴۷۔ ایک روایت میں ہے حضرت فاروق کو بالتخصیص بھی حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ اخرجه الخطیب وابن عساکر۔

۲۴۸۔ حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی۔ اخرجه

marfat.com

ابن سعد والحاکم وابوعوانه والرویانی والبیهقی فی الدلائل وابونعیم فی الحلیة کلهم من طریق امیر بن جابر عن عمر رضی الله تعالیٰ

۲۴۹۔ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق وامیر المومنین مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔ اخرجه ابن عساکر۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷، حیات الموات"

حجر اسود کے بارے میں ایک حدیث

حاکم کی حدیث میں ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حجر اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المومنین یضر وینفع.

کیوں نہیں اے امیر المومنین یہ پتھر نقصان دے گا اور نفع پہنچائے گا۔ یعنی اگر محض پتھر کی عزت کی جائے تو نقصان اور بوسہ گاہ مصطفےٰ ہونے کے سبب احترام کیا جائے تو نفع دے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۵ حیات الموات"

قحط کے موقع پر انیس بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں استغاثہ کرانے پر بارش ہوئی اور قحط دور ہوا

۲۵۰۔امام ابو بکر بن ابی شیبہ استاذ امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور امام بیہقی دلائل النبوۃ کی مجلد یازدہم میں بسند صحیح بطریق ابو معویه عن الاعمش عن ابی صالح عن مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه روایت کرتے ہیں قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال ائت عمر فاقراه السلام اخبرهم انهم سیسقون . الحدیث

یعنی عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک بار قحط پڑا، ایک صاحب یعنی بلال بن حارث مزنی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزار اقدس حضور ملجأ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اپنی امت کے لئے اللہ تعالیٰ سے پانی مانگئے کہ وہ ہلاک ہوئے جاتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان صحابی کے خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا عمر کے پاس جا کر اسے سلام پہونچا اور لوگوں کو خبر دے کہ اب پانی آیا چاہتا ہے۔ شاہ ولی اللہ قرۃ العینین میں یہ حدیث نقل کر کے کہتے ہیں رواه ابوعمر فی الاستیعاب۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۴۷ حیات الموات"

marfat.com

مومن کی روح قبض ہوتے وقت اسے تکلیف نہیں ہوتی ہے

۲۵۱۔ سیدی محمد بن علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ماشبهت خروج المومن من الدنيا الامثل خروج الصبى من بطن امه من ذلك الغم والظلمة الى روح الدنيا.

یعنی دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا اسی لئے علماء فرماتے ہیں دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے یہی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔

مردہ جنازہ اٹھانے والے اور غسل دینے والے کو دیکھتا ہے اور اس پر رونے والوں کی آواز سنتا ہے، اس پر چند احادیث کریمہ

۲۵۲۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وضعت الجنازة واحتملها الرجال على اعناقهم فان كانت صالحة قالت قدمونى وان كانت غير صالحة قالت ياويلها اين تذهبون بها سمع صوتها كل شيء الا الانسان ولو سمعه صعق.

جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں میں اٹھاتے ہیں اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لئے جاتے ہو ہر شئی اس کی آواز سنتی ہے مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۴ حیات الموات"۔ (بخاری اول ص ۱۷۶، باب قول الميت وهو على الجنازة الخ)

۲۵۳۔ ابو داؤد طیالسی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا روایت کیا اذا وضع الميت على سريره . الحديث مانند حديث ابو سعيد رضى الله تعالىٰ عنه.

۲۵۴۔ امام احمد وابن ابی الدنیا و طبرانی و مروزی وابن مندہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان الميت يعرف من يغسله ويحمله ومن يكفنه ومن يدليه فى حفرته.

بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو اٹھائے اور جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اتارے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۵۔ ابو الحسن ابن البراء کتاب الروضہ میں بسند خود عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یموت الا وھو یعرف غاسلہ ویناشد حاملہ ان کان بشر بروح وریحان وجنة النعیم ان یعجلہ وان کان بشر بنزل من حمیم وتصلیة جحیم ان یحبسہ.

ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملتی ہے قسم دیتا ہے مجھے روک رکھ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات "(شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۵۶۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مامن میت یوضع علی سریرہ فیخطی بہ ثلث خطا الا تکلم بکلام یسمعہ ماشاء اللہ الا الثقلین الجن والانس یقول یااخوتاہ ویا حملة نعشاہ لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ولاتلعبن بکم کما لعبت بی خلفت ماترکت لورثتی والدیان یوم القیٰمة یخاصمنی ویحاسبنی وانتم تشیعونی وتدعونی.

جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جسے خدا چاہے سوائے جن وانس کے کہتا ہے اے بھائیو اے نعش اٹھانے والو تمہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی اپنا ترکہ تو میں وارثوں کے لئے چھوڑ چلا اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۵ حیات الموات "۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

شہید کی روح خوبصورت جسم میں داخل ہوتی ہے اور وہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے

۲۵۷۔ ابن مندہ راوی حبان بن ابی حیلہ (یہ تابعی ثقہ ہیں۔ منہ) نے فرمایا بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان الشہید اذا استشہد انزل اللہ تعالیٰ جسدا کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخلی فیہ فینظر الی جسدہ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انہم یسمعون کلامہ وینظر الیہم فیظن انہم یرونہ حتی یاتیہ ارواحہ یعنی من الحور العین فیذھبن بہ.

مجھے حدیث پہنچی کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کے لئے ایک جسم

marfat.com

نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اس میں داخل ہو پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور آپ جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

حضرت سلمان فارسی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین بعد وفات معاہدہ کے بارے میں دو حدیثیں

۲۵۸۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی سعید بن مسیب سے راوی ان سلمان الفارسی وعبدالله بن سلام التقیا فقال احدهما لصاحبه ان لقیت ربك قبلی فاخبرنی ماذا لقیت فقال او تلقی الاحیاء الاموات قال نعم اما المومنون فان ارواحه فی الجنة وهی تذهب حیث شاءت.

سلمان فارسی وعبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔ مغیرہ بن عبدالرحمٰن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۵۹۔ سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی قال لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام فقال له ان مت قبلی فاخبرنی بما تلقی وان مت قبلك اخبرتك . الحدیث

یعنی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمہیں خبر دوں گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۶، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۲)

مردہ سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور ثقلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے

۲۶۰۔ ابن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم اپنے مصنف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا لایقبض المومن حتی یری البشریٰ فاذا قبض نادی فلیس فی الدار دابة صغیرة ولا کبیرة الا وهی تسمع صوته الا الثقلین الجن والانس

marfat.com

تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی سریرہ قال ما ابطأ ماتمشون . الحدیث

مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے پھر جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ندا کرتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف، پھر جب جنازہ پر رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔

۲۶۱۔ امام احمد کتاب الزہد میں ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتیں ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی یا اھلاہ ویا جیراناہ ویا حملۃ سریراہ لاتغرتنکم الدنیا کما غرتنی . الحدیث

بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے پکارتا ہے اے گھر والوا ے ہمسایو اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۶ حیات الموات"

۲۶۲۔ ابن ابی الدنیا امام مجاہد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل الشان امام مجتہد مفسر ثقہ علماء مکہ معظمہ واجلہ تلامذہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سب صحاح میں ان سے روایت ہے۔ منہ) سے راوی اذا مات المیت فملک قابض نفسہ فما من شئی الا وھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ.

جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس کی روح ہاتھ میں لے رہتا ہے نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ سب دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴۔۹۵)

۲۶۳۔ وہی عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یہ بھی تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں علمائے مکہ معظمہ ورجال صحاح ستہ سے منہ) سے راوی مامن میت یموت الا وھو یعلم مایکون فی اھلہ بعدہ وانھم یغسلونہ ویکفنونہ لینظر الیھم.

ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۲۶۴۔ ابو نعیم انہیں سے راوی مامن میت یموت الا روحہ فی ید ملک ینظر الی جسدہ کیف یغسل وکیف یکفن وکیف یمشی بہ ویقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیک.

ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیوں

marfat.com

کر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۵۔ امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا کہ امام ابن ماجۃ صاحب سنن کے استاذ ہیں امام اجل بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی جلیل ثقہ ثبت ہیں رواۃ صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی کہ انھوں نے فرمایا بلغنی انه مامن میت الا وروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری مایصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم عن الرنة والعویل.

مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۶۔ یہی امام سفیان علیہ رحمۃ المنان (تبع تابعین و مجتہدان کوفہ و رجال صحاح ستہ سے ہیں ۔ منہ) سے راوی ان المیت لیعرف کل شیء حتی انه لینا شد بالله غاسله الا خففت علی قال ویقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك.

بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا، اور یہ بھی فرمایا کہ اس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بلاے میں کیا کہتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۷ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۷۔ یہی امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلی علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وسبحانہ (یہ تابعی عظیم القدر جلیل الشان ہیں رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع مایقال لك . الحدیث

روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۴)

۲۶۸۔ یہی ابن ابی نجیح تبع تابعین سے راوی مامن میت یموت الاوروحه فی یدملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره. الحدیث

جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے

marfat.com

کیونکر نہلایا جاتا ہے کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

تعجیل تدفین سے مردہ خوش ہوتا ہے

۲۶۹۔ یہی ابو عبداللہ بکر مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی حدثت ان المیت لیتبشر بتعجیله الی المقابر۔

مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۹۶)

اصحاب قبور سے حیا کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۲۷۰۔ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد جو مشکوۃ شریف میں بروایت امام احمد منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری و مسلم صحیح کہا کہ فرماتیں کنت ادخل بیت الذی فیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر فوالله مادخلت الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر.

میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے یہی میرے شوہر یا میرے باپ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ زوجہا ثم ابیہا ثم علیہا وبارک وسلم، جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سر لپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔" فتاویٰ رضوی ج ۴ ص ۲۵۸ حیات الموات"۔(مشکوۃ بحوالہ، ص ۱۵۴، باب زیارۃ القبور، الفصل الثالث)

قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے

۲۷۱۔ ابن ابی شیبہ و حاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهر انیه والناس ینظرون.

یعنی میں ایک سا جانتا ہوں کہ قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

احیا کے آنے پاس بیٹھنے، بات کرنے سے مردوں کے جی بہلتے ہیں اس پر تین حدیثیں

۲۷۲۔ شفاء السقام امام سبکی وار بعین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے سید عالم صلی اللہ

marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انس مایکون المیت فی قبرہ اذا زارہ من کان یحبہ فی دار الدنیا
قبر میں مردے کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۷۳۔ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبۃ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما من رجل یزرو قبر اخیہ و یجلس علیہ الا استأنس ورد علیہ حتی یقوم
جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۷۴۔ صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمھا حتی استانس بکم واعلم ماذا راجع بہ رسل ربی
جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۲۱)

زندوں کی بے اعتدالی سے اموات ایذا پاتے ہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۲۷۵۔امام احمد بسند حسن عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا توذ صاحب ھذا القبر۔
یعنی اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا فرمایا لاتوذہ اسے تکلیف نہ پہنچا۔(کنز العمال ص ۲۶۵ ج ۲۰)

۲۷۶۔حاکم و طبرانی کی روایت میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا فرمایا یاصاحب القبر انزل من علی القبر لاتوذی صاحب القبر ولایوذیک.
او قبر والے قبر سے اتر آ نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔(ترغیب و ترھیب

marfat.com

۴/ ۳۷۴، الترهیب من الجلوس علی القبر)

۲۷۷۔ ابن ابی الدنیا ابو قلابہ بصری (تابعی ثقہ فاضل رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے راوی میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا، رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلۃ اے شخص تو نے مجھے رات بھر ایذا دی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۵۹ حیات الموات"

۲۷۸۔ امام بیہقی دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی (اجلۂ اکابر تابعین سے ہیں زمانۂ رسالت پائے ہوئے ثقہ ثبت عمائد رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی میں مقبرے میں گیا میں دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۲)

۲۷۹۔ حافظ ابن مندہ امام قاسم بن محمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ (تابعی ثقہ فاضل رواۃ صحاح ستہ سے غیر انہ عندخ فی التعلیقات ۔ منہ) سے راوی اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا الیک عنی یا رجل ولا توذنی

اے شخص الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

مردوں کو ایذا دینا زندوں کی مانند ہے

۲۸۰۔ امام مالک و احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ و عبد الرزاق و سعید بن منصور و ابن حبان و دار قطنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا و اللفظ لاحمد کسر عظم المیت واذاہ ککسرہ حیا.

مردے کی ہڈی توڑنی اور اسے ایذا دینی ایسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی توڑنی۔ بعض روایات دار قطنی میں لفظ فی الالم اور زائد یعنی درد پہنچنے میں زندہ و مردہ برابر ہیں۔ ذکرہ فی المقاصد الحسنۃ (مسند احمد ص ۸۷ ج ۷)

مردے کو اچھا کفن نہ دینے، اور وصیت پوری نہ کرنے اور قرض ادا نہیں کرنے سے تکلیف ہوتی ہے

marfat.com

۲۸۱۔ دیلمی وابن مندہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا احسنوا الکفن ولا توذوا موتاکم بعویل ولاتاخیر وصیة ولا بقطیعة وعجلوا قضاء دینه واعد لوا عن جیران السوء.

کفن اچھادو اور اپنی میت کو چلا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچا اور اس کا قرض جلد ادا کرو اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو۔ یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

زندوں کا چلا کر رونا مردے کے لئے باعث ایذا ہے

۲۸۲۔ امام احمد ابوالربیع سے راوی کنت مع ابن عمر فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته فقلت لم اسکته یا ابا عبدالرحمن قال انه یتاذی به المیت حتی یدخل فی قبره

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی آدمی بھیج کر اسے خاموش کرادیا، میں نے عرض کی اے ابو عبدالرحمٰن آپ نے اسے کیوں چپلیا فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (مسند احمد ص ۲۹۷ ج ۲)

مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے

۲۸۳۔ امام سعید بن منصور اپنے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه رای نسوة فی جنازة فقال ارجعن مازورات غیر ماجورات انکن لتفتن الاحیاء وتوذین الاموات.

یعنی انھوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل، تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۰ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۸)

زندوں کا رونا مردہ کے لئے باعث عذاب ہے

۲۸۴ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو حدیث مشہور میں فرمایا المیت یعذب ببکاء الحی علیه

زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے جسے امام احمد و شیخین نے عمر فاروق

marfat.com

وعبداللہ بن عمرو مغیرہ بن شعبہ اور ابو یعلی نے ابو بکر صدیق وابوہریرہ اور ابن حبان نے انس بن مالک وعمران بن حصین اور طبرانی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے کو صدمہ ہوتا ہے۔ (بخاری اول ص ۱۷۲، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعذب الخ)

مومن کو مرنے کے بعد ایذا دینا زندگی میں ایذا دینے کے مترادف ہے

۲۸۵۔ ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی اذی المومن فی موتہ کا ذاہ فی حیاتہ۔

مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچانی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۷۹)

۲۸۶۔ سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے اس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ.

مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

سورۂ بقر کے آغاز واختتام پڑھنے کا ثبوت

۲۸۷۔ طبرانی عبدالرحمٰن بن علا بن علاج سے ان کے والد علا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی ثقہ ہیں اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن تبع تابعین مقبول الروایۃ سے دونوں صاحب رجال جامع ترمذی میں ہیں۔ منہ) نے ان سے فرمایا یابنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ثم شن علی التراب شنا ثم اقراء عند راسی بفاتحۃ البقرۃ وخاتمتھا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ذلک.

اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ کہنا پھر مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میرے سرہانے سورۂ بقر کا شروع یعنی مفلحون تک اور خاتمہ یعنی آمن الرسول سے پڑھنا کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۱ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۳)

مردے اپنے زائرین کو پہچانتے اور ان کا سلام سنتے اور انہیں جواب دیتے ہیں اس پر چند حدیثیں

۲۸۸۔ امام ابو عمر ابن عبدالبر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **مامن احد یمر بقبر اخیه المومن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام.**

جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور جواب سلام دیتا ہے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۸۹۔ ابن ابی الدنیا و بیہقی و صابونی و ابن عساکر و خطیب بغدادی وغیرہم محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام وعرفه واذا مر بقبر لایعرفه فسلم علیه رد علیه السلام.**

جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے میت جواب سلام دیتا اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت اسے جواب سلام دیتا ہے۔

۲۹۰۔ امام عقیلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی **قال قال ابوزرین یا رسول الله ان طریقی علی الموتی فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم تبع وانا انشاء الله بکم لاحقون قال ابو زرین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون ولکن لایستطیعون ان یجیبوا.**

یعنی ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے، کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں تو کہوں فرمایا یوں کہہ سلام تم پر اے قبر والو اہل اسلام اور اہل ایمان سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں فرمایا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۲۔ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۱)

۲۹۱۔ طبرانی معجم اوسط میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا **والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیمة.**

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔ بعینہ اسی طرح حاکم نے صحیح مستدرک میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کر کے

marfat.com

تصحیح کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۳ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۲۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع (یہ تابعی ہیں ثقہ عابد عارف باللہ کثیر المناقب رجال صحاح ستہ سے الاالطرفین۔ منہ) سے راوی قال بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة یوما قبله ویوما بعده.

مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد۔ یعنی اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے اور دونوں سے بیش وافزوں ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۲)

۲۹۳۔ حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں بطریق عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلی بن عبداللہ سے وہ اپنے والد ماجد عبداللہ بن ابی فروہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك ونبيك يشهد ان هولاء شهداء وانه من زارهم اوسلم عليهم الى يوم القيٰمة ردوا عليه.

الٰہی تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دیں گے۔ عطاف کہتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا اور آواز آئی واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔ میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے سوار ہوئی اور واپس آئی۔

۲۹۴۔ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انھوں نے بآواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبى الدار جواب آیا وعليك السلام يا ابا عبدالله۔ باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ، انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور

marfat.com

سجدۂ شکر میں گر پڑے۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۹)

۲۹۵۔ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انھیں عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل والنهار.

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۴ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

اہل قبور سلام کے علاوہ دیگر کلام واصوات بھی سنتے ہیں اس پر چند احادیث کریمہ

۲۹۶۔ بخاری و مسلم وابوداؤد ونسائی اپنے صحاح اور امام احمد اپنے مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں واللفظ لمسلم ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا.

مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔(مسلم دوم ص ۳۸۶، باب عرض مقعد المیت الخ)

۲۹۷۔احمد وابوداؤد بسند جید براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان المیت یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرین.

بیشک مردہ جوتیوں کی پچپل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

(مسند احمد ص ۲۹۳ ج ۳)

۲۹۸۔ بیہقی وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان المیت اذا دفن یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفین.

بیشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ آتے ہیں وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

(کنز العمال ص ۱۲۵ ج ۲۰)

۲۹۹۔ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف اور ابن حبان نے صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع اور حاکم نیشاپوری نے الصحیح المستدرک علی البخاری و مسلم اور بغوی نے شرح السنہ اور طبرانی معجم اوسط اور ہناد نے کتاب الزہد اور سعید ابن السکن نے اپنی سنن اور ابن جریر وابن منذر وابن مردویہ و بیہقی نے

marfat.com

اپنی اپنی تصانیف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی نفسی بیدہ ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ یسمع خفق نعالھم حین یؤلون عنہ.

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفش پائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیاۃ الموات"۔

(الترغیب و الترھیب ۴ / ۳۷۱، الترھیب من المرور بقبور الظالمین الخ)

۳۰۰۔ جویبر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی جس میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فانہ یسمع خفق نعالھم ونفض ایدیکم اذا ولیتم عنہ مدبرین.

بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی چپل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۳۰۱ طبرانی وابن مردویہ ایک حدیث طویل میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن راوی قال شھدنا جنازۃ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما فرغ من دفنھا وانصرف الناس قال انہ الا ن یسمع خفق نعالکم . الحدیث

ہم ایک جنازہ میں حضور کے ہمراہ رکاب حاضر تھے جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۵ حیات الموات"۔ (الترغیب والترھیب ۴ / ۳۷۰، الترھیب من المرور بقبور الخ)

بدر کے مقتول کافروں سے حضور علیہ السلام نے کلام فرمایا

۳۰۲۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال وجدتم ماوعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منھم ولکن لایجیبون.

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا یعنی عذاب، کسی نے عرض کی حضور مردوں کو پکارتے ہیں ارشاد فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

(بخاری اول، ص ۱۸۳، باب ماجاء فی عذاب القبر الخ)

marfat.com

۳۰۳۔ صحیح مسلم شریف میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اھل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیھم فقال یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ھل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجساد الاروح فیھا قال ما انتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لایستطیعون ان یردوا علی شیأ۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتلایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گریں پھر بحکم حضور وہ سب ایک کنوئیں میں بھر دیئے گئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا اور رسول نے تمہیں دیا تھا کہ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور ان جسموں سے کیونکر کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۷ حیات الموات"۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۴۔ یوہیں صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم ولکنھم لایقدرون ان یجیبوا.

قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یونہی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حدیث ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اما البخاری فساقہ بطولہ واما مسلم فاحالہ علی حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسلم دوم ص ۳۸۷، باب عرض مقعد المیت الخ)

۳۰۵۔ طبرانی نے بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ولکن لایجیبون.

marfat.com

جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح امام سلیمان بن احمد مذکور نے حدیث عبداللہ بن سیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔ (کنز العمال ص ۲۳۵ ج ۱۰)

ام محجن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا

۳۰۶۔ ابوالشیخ عبید بن مرزوق سے راوی کانت امرأة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر علی قبرها فقال ما هذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول الله تسمع قال ما انتم باسمع منها فذکر انها اجابت ان اقم لمسجد.

یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہو گیا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۸ حیات الموات "۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۹۵)

دفن کے بعد مردے کو تلقین کرنے کے بارے میں دو حدیثیں

۳۰۷۔ طبرانی معجم کبیر و کتاب الدعاء میں اور ابن مندہ اور امام ضیائی مقدسی کتاب الاحکام اور ابراہیم حربی کتاب اتباع الاموات اور ابو بکر غلام الخلال کتاب الشافی اور ابن زبیرہ وصایا العلماء عند الموت اور ابن شاہین کتاب ذکر الموت و دیگر علماء محدثین اپنی تصانیف حدیثیہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلانة فانه یسمعه ولایجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله ولکن لاتشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وانك رضیت بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اما

marfat.com

ما فان منكرا ونكيرا ياخذ كل واحد منهما بيد صاحبه ويقول انطلق بنا ماتقعد عند من لقن حجته . الحديث

جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تم میں کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلاں بن فلانہ کہہ کر پکارے وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا دوبارہ پھر یوہیں ندا کرے وہ سیدھا ہو بیٹھے گا سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی اس وقت کہے یاد کر وہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا، منکر و نکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۴)

فائدہ: امام ابن الصلاح وغیرہ محدثین اس حدیث کی نسبت فرماتے ہیں **اعتضد بشواهد ويعمل اهل الشام قديما**۔ یعنی اس کو دو وجہ سے قوت ہے ایک تو احادیث اس کے مؤید دوسرے زمانہ سلف سے علمائے شام اس پر عمل کرتے آئے۔ نقله العلامة ابن امير الحاج فی الحلية۔ اسی طرح امام نقاد الحدیث ضیائی مقدسی اور امام خاتم الحفاظ حافظ الشان ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی نے اس کی تقویت اور امام شمس الدین سخاوی نے اس کی تقریر فرمائی اور اس باب میں خاص ایک رسالہ تالیف فرمایا۔ امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر عمل کرنا علمائے شام سے نقل فرمایا، اور امام ابو بکر ابن العربی نے اہل مدینہ اور بعض دیگر علماء نے اہل قرطبہ وغیرہ سے اس کا عمل نقل کیا، میں (امام احمد رضا) کہتا ہوں یہ عمل زمانہ صحابہ و تابعین سے ہے حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی کما اخرجه ابن منده من وجه آخر كما ذكره الامام السيوطی فی شرح الصدور قلت بل والطبرانی ایضا علی ما ساق لفظه البدر المحمود فی البناية شرح الهداية۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۶۹ حیات الموات"

۳۰۸۔ امام سعید بن منصور شاگرد امام مالک واستاذ امام احمد اپنے سنن میں راشد بن سعد (تابعی ثقہ رجال سنن اربعہ سے۔ منہ) وضمرہ بن حبیب (تابعی ثقہ رجال صحاح ستہ سے۔ منہ) وحکیم بن عمیر (تابعی صدوق رجال ابوداؤد وابن ماجۃ سے۔ منہ) سے راوی ان سب نے فرمایا **اذا سوی علی الميت قبره وانصرف الناس عنه كان يستحب ان يقال للميت عند قبره يا**

marfat.com

فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

جب میت پر مٹی دیکر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے اے فلاں کہہ لاالہ الااللہ تین بار اے فلاں کہہ میرا رب اللہ اور میرا دین اسلام اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۷۰ حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۰۵)

قبر میں کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں

۳۰۹۔ ابن ماجہ بسند حسن صحیح عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حیثما مررت بقبر مشرك فبشره بالنار قال فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے اسے آگ کا مژدہ دینا وہ صحابی فرماتے ہیں مجھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے ایک مشقت میں ڈالا، کسی کافر کی قبر پر میرا گزر نہ ہوا مگر یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۷۰ حیات الموات"۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۴، باب ماجاء فی زیارۃ قبور المسلمین)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بقیع سے کلام فرمایا

۳۱۰۔ ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انه مر بالبقیع فقال السلام علیکم یا اهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن وديارکم قد سکنت واموالکم قد قرقت فاجابه هاتف یا عمر بن الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناه فقد وجدناه وما انفقناه فقد ربحناه وماخلفناه فقد خسرناه.

یعنی ایکبار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نکاح کر لئے اور تمہارے گھروں میں اور لوگ بسے تمہارے مال تقسیم ہو گئے اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن الخطاب ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑ لوہ

marfat.com

ٹوٹے میں گیا۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۷)

مردے اپنے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے اور اپنے حالات بتاتے ہیں

۳۱۱۔امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن المسیب سے راوی قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی طالب فنادی یااهل القبور السلام علیکم ورحمة الله تخبرون باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا وعلیك السلام ورحمة الله وبرکاته یا امیرالمومنین خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن واما اموالکم فقد اقتسمت والا ولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامیٰ والبناء الذی شیدتم فقد سکن اعدائکم فهذه اخبار ما عندنا فما عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان انتثرت الشعورو تقطعت الجلود وسالت الاحداق علی الخدود وسالت المناخیر بالقیح والصدید وما قدمناه ربحناه وما خلفناه خسرناه ونحن مرتهنون بالاعمال.

یعنی مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ میں داخل ہوئے حضرت مولیٰ علی نے اہل قبر پر سلام کر کے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبر دیں، سعید بن مسیب فرماتے ہیں میں نے آواز سنی کسی نے مولیٰ علی کو جواب سلام دیکر عرض کی یا امیر المومنین آپ بتایئے ہمارے بعد کیا گزری امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے اور تمہارے مال سودہ بٹ گئے اور اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے، ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں، اب تمہارے پاس کیا خبر ہے ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے، بال جھڑ پڑے، کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہوا اور ہم اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۱۷۰ حیات الموات"۔(شرح الصدور مترجم، ص ۱۸۸)

دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کی ایمان افروز حکایت

۳۱۲۔ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد معدلت عہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا، امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عصر باپ کے پاس جاتا، راہ میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ

marfat.com

کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیۂ کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا دروازے پر بے ہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوا یا رات گئے ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتا دے ناچار قصہ کہا باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے، آگے لفظ حدیث یوں ہیں۔ فقال عمر یا فلان و لمن خاف مقام ربہ جنتٰن فاجابہ الفتی من داخل القبر یا عمر قد اعطانیھا ربی فی الجنۃ مرتین۔

یعنی امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا اے فلاں جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لئے دو باغ ہیں، جوان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمی جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۷۲، حیات الموات"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۹۱)

مردہ دنیا کی مانند قبر میں بھی ایذا پاتا ہے

۳۱۳۔ دیلمی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا المیت یوذیہ فی قبرہ مایوذیہ فی بیتہ۔

میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے اذیت پاتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۲۸۳، حیات الموات"

جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ روز قیامت مستحق شفاعت نہ ہوگا

۳۱۴۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث متواتر میں فرماتے ہیں شفاعتی یوم القیٰمۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من اھلھا۔

میری شفاعت قیامت کے روز حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے اہل سے نہ ہوگا۔

marfat.com

رواہ ابن منیع عن زید بن ارقم و بضعة عشر من الصحابة رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۹۰۔ حیات الموات"

غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے

۳۱۵۔ حدیث شریف میں ہے من حلف بغیر الله فقد اشرك۔

جس نے غیر اللہ کی قسم کی کھائی بیشک اس نے شرک کیا، یعنی بت وغیرہ کے نام سے قسم کھانا شرک ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۲۳، حیات الموات"۔ (کنز العمال، ص ۲۱۴، ج ۲۲)

marfat.com

تعارف

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

(مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کا جواب)

سماع موتی کے منکرین نے قسم کے ایک مسئلہ سے استدلال بلکہ ثابت کرنے کی بیجا و ناکام کوشش کی ہے کہ مردے سنتے دیکھتے نہیں، جس مسئلہ یمین سے انکار سماع پر مخالفین نے دلیل حاصل کی ہے وہ یہ ہے کہ

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ زید سے نہ بولوں گا تو یہ قسم زید کی حالت حیات پر مقصود رہتی ہے اگر بعد انتقال زید سے کلام کرے تو حانث نہ ہوگا۔ یعنی اگر میت کو قوت سماعت حاصل ہوتی تو بعد موت بھی کلام کرنے سے قسم ٹوٹ جانی چاہئے تھی، یہاں قسم کا نہ ٹوٹنا بتا رہا ہے کہ زید کے اندر بعد موت قوت سماع نہیں ہے، یہ قول منکرین کا مفہوم ہے۔

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں دلائل قاہرہ سے اس کو جو رنگ تحریر دیا ہے وہ یوں ہے کہ اصل مسئلہ ہمارے ائمہ مذہب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے صرف اسی قدر ہے کہ بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی اور اس کی وجہ یہ کہ ہمارے نزدیک بنائے یمین عرف پر ہے لفظ سے جو معنی عرفا مراد و مفہوم ہوتے ہیں ان پر قسم وارد ہوتی ہے، نہ معنی لغوی یا معنی شرعی پر، تمام کتب مذہب اس امر کی تصریحات جلیہ سے مُدہیں۔

پھر قسم کی چند مثالیں ایسی دی ہیں جن میں معنی عرفی مراد لے کر قسم نہ ٹوٹنے کا قول کیا گیا ہے جب کہ معنی شرعی یا لغوی کے اعتبار سے حنث لازم آتا ہے۔

مسئلہ مذکورہ کی تائید و تصحیح میں ایک مثال یہ ہے کہ۔

اگر زید امام ہو اور قسم کھانے والا مقتدی، زید نماز میں کچھ بھول جائے اور وہ بتادے تو قسم نہ ٹوٹے گی حالانکہ اس نے زید سے کلام کیا اور زید نے بذات خود سنا بھی۔

اب اگر اس سے یہ قرار دے دیا جائے کہ نمازی پتھر ہیں، نمازی کچھ نہیں سنتے، نمازیوں سے کلام حقیقۃً کلام ہی نہیں تو یہ عجیب جہالت و فضاحت ہوگی۔

marfat.com

لہذا ہمارے علماء کا یہ ارشاد کہ "بعد موت کلام سے قسم نہ ٹوٹے گی" اس پر مبنی ہے کہ قسم کی بناء عرف پر ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مردے حقیقۃً نہیں سنتے۔

اور اس رسالے میں امام احمد رضا نے متعدد وجوہ اور دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ

موت صرف جسم کو آتی ہے نہ کہ روح کو، کہ روح فانی نہیں ہے۔

اور اصطلاح مناطقہ سے ہٹ کر انسان کی تعریف یہ کی ہے کہ

انسان روح متعلق بالبدن کا نام ہے۔

اور یہ کہ حقیقت موت بدن کے لئے ہے روح اس سے مبرا ہے لیکن بدن و روح دونوں پر میت کا اطلاق ہوتا ہے۔ مگر اہل سنت کے نزدیک روح کے لئے فنا نہیں، موت سے روحوں کا مر جانا بدمذہبوں کا قول ہے، کتب عقائد ان کی تصریحات و توضیحات سے مالا مال ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں

روح کا بدن سے تعلق چار قسموں پر ہے۔

۱- تعلق دنیوی بحال بیداری

۲- تعلق بحال خواب کہ من وجہ متعلق اور من وجہ مفارق

۳- تعلق برزخی

۴- تعلق اخروی

ان میں اکمل و اعلی تعلق اخروی ہے جس کے بعد فراق کا احتمال ہی نہیں اور ادون و اقل تعلق برزخی ہے کہ فراق کے باوجود ایک اتصال معنوی ہے۔

مگر قرآن عظیم و حدیث کریم کے نصوص قاطعہ شاہد ہیں کہ اس قدر تعلق بھی بقائے انسانیت کے لئے کافی ہے۔

اور فرماتے ہیں

صفات بدن دو قسم ہے

۱- صفات اصلیہ کہ خود بدن کے لئے حاصل ہے۔

۲- صفات تبعیہ کہ حقیقۃً صفات روح ہیں اور بوجہ اتحاد مذکور بدن کی طرف منسوب ہے جیسے علم و سمع و بصر وغیرہ۔ اور متعدد احادیث اس پر ناطق و شاہد ہیں کہ جس طرح مسلمان قبر میں سنتا ہے یونہی ہندو کافر مرگھٹ میں،

marfat.com

اور جس طرح ابھی کا مردہ دیکھتا سنتا ہے اسی طرح مدفون ہزار سالہ،

اس بحث کے اخیر میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

مردے زندوں کی طرح شکل وصورت اور صوت وندا کا ادراک کرتے ہیں، اور ادراک روح کا کام ہے، اور روح نہ موت سے مرتی ہے نہ متغیر ہوتی ہے مگر اس پر بھی لفظ میت کا اطلاق آتا ہے، ہم انہیں ارواح موتی کے سماع وابصار کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسی کو اموات کا دیکھنا سننا کہتے ہیں۔

دراصل یہ زیر تبصرہ رسالہ " الوفاق المتین " رسالہ "حیات الموات" کی تذئیل جلیل ہے۔ کہ رسالہ "حیات الموات" میں ایک مسئلہ یمین (جو اوپر مذکور ہوا) در پیش آیا تھا جس سے منکرین نے سماع موتی کے خلاف پر استدلال کیا تھا، امام احمد رضا نے اسی مسئلہ کی تشریح و تحقیق کے پس منظر میں یہ مستقل رسالہ، "الوفاق المتین" ۱۳۱۶ھ کو تصنیف کیا، اور بطور تمہید چھ مقدمات پھر ان کے مندرجات کی وضاحت وصراحت کے لئے چھ الگ الگ جوابات جو تحقیقات وتدقیقات کا بیش بہا خزانہ ہیں، اور بارہ دلائل قاطعہ کی روشنی میں اس مسئلہ کی تائید و توثیق اور گیارہویں دلیل میں ۲۵ شواہد اور متعدد فوائد جلیلہ وغیرہ سے شفاف آئینہ کی مانند ثابت کیا کہ مسئلہ یمین سے سماع موتی کے خلاف دلیل دینا محض باطل وعاطل ہے۔

اور اخیر میں فرمایا کہ

جو اس رسالہ کو بنظر انصاف دیکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ وہ دل سے شہادت دے گا کہ مسئلہ یمین آج حل ہوا جسے مخالفین موافق اور موافقین مخالف سمجھا کرتے تھے اس کا عقدہ اب منحل ہوا۔

جن کلمات کو مخالفین اپنی دلیل بنایا کرتے تھے اب وہ کلمے خود انہیں کو ذلیل بنائیں گے، اور جن اقوال کو موافقین محتاج جواب سمجھتے تھے اب انہیں کو وہ اپنی دلیل بنائیں گے۔

۵۴ صفحات پر مبسوط و مشحون اس محققانہ رسالۂ جلیلہ میں ۱۸ احدیثیں بنائے بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین

روح کیلئے فنا نہیں کہ موت صفت بدن ہے نہ وصف روح یہی اہلسنت کا مذہب ہے

۳۱۶۔ حدیث میں ہے اللھم رب الارواح الفانیۃ و الاجساد البالیۃ. الحدیث و لفظہ عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الجبانۃ یقول السلام علیکم ایتھا الارواح الفانیۃ و الابد ان البالیۃ و العظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا وھی باللہ المؤمنۃ اللھم ادخل علیھم روحا منک و سلاما منا۔

اے اللہ فانی روح اور گلے ہوئے بدن کے رب۔ الحدیث۔ اس حدیث کے لفظ ابن السنی کے یہاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب قبرستان میں تشریف لے جاتے تو فرماتے اے وہ روحو جن کے بدن فنا ہو گئے اور جسم گل گئے اور ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں تم پر سلام ہو جو دنیا سے اس حال میں نکلی کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتی تھی اے اللہ تو ان میں اپنی جانب سے راحت داخل فرما اور ہماری طرف سے ان پر سلام۔ (مولف) (اس حدیث میں روح پر اطلاق فانی باعتبار جسم واقع ہوا ہے۔ ورنہ خود روح کے لئے ہرگز فنا نہیں۔ مولف، منہ) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۷ الوفاق المتین"

روح کے عدم فنا کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۷۔ در حدیث شریف وارد است انما خلقتم للابد۔

یعنی تم ہمیشہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، یعنی وہ جان جس کا نام حقیقت میں آدمی ہے وہ ہرگز فانی نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۸، الوفاق المتین"

جنت کی نعمتوں کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۸۔ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے مالاعین رأت و لااذن سمعت۔

یعنی جنت اور اس کی نعمتیں وہ ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔

marfat.com

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۲۹۔الوفاق المتین"۔ (بخاری ۱/ ۱۶۰ باب ماجأ فی صفة الجنة)

حقیقت قبر کے بارے میں ایک حدیث

۳۱۹۔قوله علیه الصلوٰة و السلام القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، (مولف) (شرح الصدور مترجم، ص ۱۳۸)

روح کے غیر فانی ہونے کے بارے میں ایک حدیث۔

۳۲۰۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش و یقول یا اهلی و یاولدی، الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب مردے کو تابوت پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح تابوت کے اوپر جاکر کہتی ہے اے میرے اہل اور اے میری اولاد، الحدیث۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۳، الوفاق المتین"

مردہ کے حسنات یا سیئات کے پیش نظر صبح وشام اس کا ٹھکانہ بتلایا جاتا ہے

۳۲۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و مؤطا امام مالک و جامع ترمذی و سنن ابن ماجۃ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات احدکم عرض علیه مقعده بالغداة و العشی ان کان من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل النار، یقال له هذا مقعدك حتی یبعثك الله الیه یوم القیٰمة۔

جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو صبح وشام (قبر میں) اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت کا اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا اس کو کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے روز قیامت اسی طرف بھیجے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۹ الوفاق المتین"۔ (بخاری اول، ص ۱۸۴، باب المیت یعرض علیه الخ) (مسلم دوم، ص ۳۸۵، باب عرض مقعد المیت الخ)

قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

۳۲۲۔روایت ام المومنین صدیقه رضی الله تعالیٰ عنها مسلم و النسائی و غیرهما عنها فی حدیث طویل قالت قلت کیف اقول لهم یا رسول الله قال قولی السلام علیکم اهل الدیار من المومنین المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و

marfat.com

المتاخرین و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یارسول اللہ جب میں مدفونان بقیع کی زیارتوں کو جاؤں تو ان سے کیا کہوں، فرمایا سلام کر کے یوں کہو اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو! رحم فرمائے ان پر جو ہم سے آگے گئے اور جو پیچھے رہ گئے اور بیشک ہم بھی انشاء اللہ تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹۔ الوفاق المتین"۔ (مسلم ار ۳۱۴، کتاب الجنائز)

فرعون اور ذریت فرعون کی روحوں پر عذاب کے بارے میں ایک حدیث

۳۲۳۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار کل یوم مرتین تغدو و تروح الی النار فیقال یا آل فرعون ھذہ ماوٰکم حتی تقوم الساعۃ۔**

(فرعون اور فرعونیوں کو ڈوبے ہوئے کئی ہزار برس ہوئے) بیشک آل فرعون کی روحیں کالے پرندہ کے جوف میں ہیں ہر روز صبح و شام دو وقت آگ پر لے جائی جاتی ہیں جہنم جھنکا کر ان سے کہا جاتا ہے یہ تمہارا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت آئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۳۹۔ الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۲۱۱)

زندوں کی آہ وزاری سے مردے کو ایذا ہوتی ہے

۳۲۴۔ ابو بکر بن ابی شیبہ و طبرانی نے (حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کی وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، **فو الذی نفس محمد بیدہ ان احدکم لیبکی فیستعبر لہ صویحبہ فیا عباداللہ لاتعذبوا موتاکم۔**

قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاک ہے کہ تمہارے رونے پر تمہارا مردہ رونے لگتا ہے تو اے خدا کے بندہ اپنی اموات کو عذاب نہ کرو، "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۴۸ الوفاق المتین"

روز جمعہ درود پاک پڑھنے کی فضیلت اور حیات انبیاء علیہم السلام سے متعلق دو حدیثیں

۳۲۵۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر فضائل جمعہ ارشاد فرمایا

marfat.com

اکثروا علی من الصلاۃ فیہ فان صلاتکم معروضۃ علی۔

اس دن مجھ پر درود بہت بھیجو کہ تمہارے درود مجھ پر عرض کی جائے گی، صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ و کیف تعرض صلاتنا علیك و قد ارمت یا رسول اللہ یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ بعد وصال جسم باقی نہیں رہتے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے رواہ الامام احمد و الدارمی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و ابن حبان والدار قطنی و الحاکم و البیھقی فی الدعوات الکبیر و ابونعیم و صححہ الاربعۃ السابقون علی الاخیرین و ابن دحیۃ وغیرھم و حسنہ عبدالغنی و المنذری۔ (نسائی اول، ص ۲۰۳، اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الخ) (ابوداؤد اول، ص ۲۱۴، باب فی الاستغفار)

۳۲۶۔ حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعۃ فانہ مشھود تشھدہ الملئکۃ و ان احدا لم یصل علی الا عرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا۔

جمعہ کے دن مجھ پر درود زیادہ بھیجا کرو کہ وہ دن حضور ملائک کا ہے رحمت کے فرشتے اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جو مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک بھیجتا رہے اس کی درود مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔ ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت میں نے عرض کی اور بعد انتقال اقدس کے فرمایا ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔

تتمہ حدیث ہے فنبی اللہ حی یرزق تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۶، الوفاق المتین"۔ (کنز العمال، ص ۴۳۶، ج ۱)

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وفات سے متعلق ایک حدیث جس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کچھ اشعار بھی منقول ہیں۔

۳۲۷۔ حدیث جلیل ام المومنین منقول بہ نقل ائمہ اجلہ ثقات و عدول رجال بخاری و مسلم مروی جامع ترمذی شریف یہ ہے حدثنا الحسین بن حریث (ثقۃ من رجال الشیخین) نا عیسیٰ بن یونس (ثقۃ مأمون من رجال الستۃ کسائر السند) عن ابن جریج عن

marfat.com

عبدالله بن ابی ملیکة قال توفی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما بالحبشی قال فحمل الی مکة دفن فیها فلما قدمت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها اتت قبر عبدالرحمن بن ابی بکر فقالت ۔

و کنا کندمانی جذیمة حقبة　　من الدهر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا　　لطول اجتماع لم لبت لیلة معا

ثم قالت و الله لو حضرت مادفنت الا حیث مت و لوشهدتك مازرتك۔

یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما برادر حقیقی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ کے قریب موضع حبشی میں انتقال فرمایا ان کی نعش مبارک مکہ معظمہ لائے جنت المعلی میں دفن ہوئے جب ام المومنین مکہ معظمہ آئیں تو ان کے مزار مبارک پر گئیں دو شعر (کہ تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے مرثیہ میں کہے تھے) پڑھے کہ ایک مدت دراز تک جذیمہ (بادشاہ عرب و عراق و جزیرہ مقتول ملک جزیرہ زبا) کے دونوں مصاحبوں کی طرح (کہ چالیس سال تک صحبت بادشاہ میں یکجا رہے تھے) ساتھ رہے یہاں تک کہ لوگوں نے کہا کہ ہرگز جدا نہ ہوں گے اب کہ جدا ہوئے گویا اس قدر طول یکجائی پر کسی شب ایک جگہ نہ رہے تھے۔ پھر اپنے برادر مکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر یہ باتیں کیں خدا کی قسم اگر میں آپ کے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو آپ وہیں دفن ہوتے جہاں آپ کا انتقال ہوا تھا اور اگر میں اس وقت آپ کے پاس ہوتی اب آپ کی زیارت کو نہ آتی، وہیں دفن ہونا اسی لئے کہ یہی سنت ہے نعش کو دور لے جانا نہ چاہئے اور زیارت کو نہ آنا یوں کہ زیارت قبور میں عورات کا حصہ کم ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۸، الوفاق المتین"

صنادید قریش کی لاشیں بدر کے گندہ کنوئیں میں پھینک دی گئیں پھر تین دن کے بعد رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے کلام فرمایا۔

۳۲۸۔ صحیح بخاری شریف میں ہے عن ابی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر یوم بدر باربعة و عشرین رجلاً من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث و کان اذاظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و تبعه اصحابه و قالوا مانری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شفة الرکی جعل ینادیهم

marfat.com

باسمائهم و اسمأ آباتهم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان ایسر کم انکم اطعتم الله و رسوله فانا قد وجدنا ماوعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ماوعد ربکم حقا قال فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله ماتکلم من اجساد لاارواح لها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی نفس محمد بیده ماانتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاهم الله حتی اسمعهم قوله توبیخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن قریش کے بڑے بڑے بہادر قریش کے چوبیس سرداروں کے بارے میں حکم فرمایا کہ بدر کے کسی گندہ کنوئیں میں پھینک دیئے جائیں اور حضور کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قوم پر فتح پاتے تو اسی میدان میں تین راتیں قیام فرماتے پھر جب فتح بدر کا تیسرا دن ہوا تو کوچ کرنے کا حکم فرمایا سامان سفر تیار کیا گیا حضور پیدل تشریف لے چلے صحابہ بھی پیچھے پیچھے اور صحابۂ کرام کہنے لگے شاید کسی ضرورت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں یہاں تک کہ کنواں کے کنارے کھڑے ہو کر کفار کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام سے پکارنے لگے اے فلاں بن فلاں کیا تم کو خوش آرہی یہ بات کہ کاش کہ تم نے اللہ و رسول کی اطاعت کی ہوتی ؟ بیشک ہم نے تو وہ پایا جس کا ہمارے رب نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا تو کیا تم نے وہ پایا جس کا تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا کلام کرتے ہیں ان بدنوں سے جن میں روحیں نہیں حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا بخدا تم ان سے زیادہ میری بات نہیں سنتے، قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حسرت و ندامت اور توبیخ و تذلیل کے لئے اعادۂ حیات فرما کر سنوایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۰۔ الوفاق المتین"۔ (بخاری دوم، ص ۵۶۶، باب قتل ابی جهل)

شہدائے اجنادین کے بارے میں ایک روایت

۳۲۹۔ اثر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اخرج ابن سعد عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا الی موضع لایعبره الاانسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه فتقدم هشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل ووقع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا ان یوطؤها الخیل فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فاوطؤه الخیل ثم اوطأ هو و تبعه الناس حتی قطعوه۔

marfat.com

جنگ اجنادین کے دن جب روم کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کے تعاقب میں مجاہدین اسلام) ایک ایسی تنگ جگہ پہنچ گئے جس کو ایک انسان ہی عبور کر سکتا تھا (یہ دیکھ کر مسلمان رک گئے اور سوچنے لگے کہ کیا کریں) تو حضرت ہشام بن عاص آگے بڑھے اور پہنچ کر رومیوں سے اکیلے ہی لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور اسی شگاف میں گر گئے اور وہ بند ہو چکا تھا تو جب اور مسلمان وہاں تک پہنچے (اور راستہ بند پایا) تو ڈرے کہ ان کی لاش مبارک کو گھوڑے روند ڈالیں گے تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت دی اور ان کی روح کو اٹھالیا اب یہ تو ان کا جثہ (جسم بے جان) ہے تو گھوڑے دوڑا دو پھر پہلے عمرو بن عاص نے گھوڑا دوڑا کر ان کی لاش کو روند دیا اور لوگوں نے ان کا اتباع کیا یہاں تک کہ وہ راستہ سب نے طے کر لیا۔ یعنی مجبوراً ایسا کیا ورنہ میت کا احترام بہر حال لازم ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۴، الوفاق المتین"۔ (شرح الصدور مترجم، ص ۱۷۹)

مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے کہ اس سے اس کو تکلیف ہوتی ہے

۳۳۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کی میت کو دیکھا کہ اس کے سر میں زور زور سے کنگھی کی جاتی ہے فرمایا علام تنصون میتکم۔

کس جرم پر اپنے مردے کی پیشانی کے بال کھینچتے ہو، الامام محمد فی الاثار اخبرنا ابـــو حـنـیـفـة.

۳۳۱۔ و عبدالرزاق فی مصنفه و اللفظ له قال اخبرنا سفین عن الثوری کلاهما عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراهیم النخعی عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امرأة یکیدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک مردہ عورت کو دیکھا کہ لوگ اس کے سر پر کنگھا کر رہے ہیں تو فرمایا کہ کس لئے اپنے مردے کے بال کھینچتے ہو (مولف)

۳۳۲۔ رواه کمحمد ابوعبید القاسم بن سلام و ابراهیم الحربی فی کتابیهما فی غریب الحدیث عن ابراهیم عن عائشة انها سئلت عن المیت یسرح راسه فقالت علام تنصون میتکم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردہ کے سر پر کنگھی کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ مردہ کا بال کھینچنے کی کیا ضرورت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۳۵۵، الوفاق المتین"

قبرستان میں جائے تو یہی کہے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل بقیع کے لئے کہا کرتے تھے۔

۳۳۳۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر تشریف لے جاتے اور فرماتے **انسلام علیکم دار قوم مومنین و اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء اللہ بکم لاحقون۔** رواہ مسلم ، و لفظ النسائی مکان قولہ اتاکم الی مؤجلون و انا وایاکم متواعدون و غدا و مواکلون، و لابن ماجۃ من وجہ اخر و اشار الیہ النسائی ایضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بکم لاحقون۔

سلام تم پر اے ان گھر والے مسلمانو اب تم کو ملا چاہتا ہے جس کا تم سے وعدہ ہے تمہارے میعاد کل کے دن ہے ہم اور تم آپس میں کل کے وعدے پر ہیں اور اسی پر بھروسہ کئے ہیں تم ہم سے پہلے پہنچ لئے اور خدا چاہے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۵۹، الوفاق المتین"۔ (مسلم ۱/ ۳۱۳۔ کتاب الجنائز)

marfat.com

تعارف

تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

(مال زکوٰۃ کے حساب لگانے اور ادا کرنے کے اوقات و مصارف کے بیان میں)

۱۳ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ کو زکوٰۃ کے سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتاء آیا ان تمام سوالوں اور ان کے جوابات کا خلاصہ مختصر اس طرح ہے۔

۱- زکوٰۃ بتدریج دی جائے یا یکمشت؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں فرمایا کہ سال رواں کی زکوٰۃ اگر پیشگی بتدریج ادا کرے تو کوئی حرج نہیں اور اگر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی تو اب تفریق و تدریج ممنوع ہو گی بلکہ فوراً تمام و کمال زر واجب الادا ادا کرے کہ مذہب صحیح و معتمد و مفتی پر ادائے زکوٰۃ کا وجوب فوری ہے جس میں تاخیر باعث گناہ ہے، ہمارے ائمہ ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی توضیح و تشریح ثابت ہے۔

۲۔ ۳-زیور اگر آئندہ زیادہ یا کم ہو تو اس کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے؟

شریعت مطہرہ نے سونے چاندی کی نصاب پر کہ حوائج اصلیہ سے فارغ ہو کر خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو یا گہنا یا برتن یا ورق وغیرہ حولان حول قمری کے بعد چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں مقرر فرمایا ہے۔

سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے اور چاندی کی ساڑھے باون تولے۔

پھر نصاب کے بعد جو کچھ نصاب مذکور کے پانچویں حصہ تک نہ پہنچے معاف ہے اس پر کچھ واجب نہیں۔ جب خمس کامل ہو جائے اس پر پھر اس خمس کا چالیسواں حصہ فرض ہو گا یوہیں ایک خمس سے دوسرے خمس تک عفو اور ہر خمس کامل پر اس کا ربع عشر۔

۴۔ ضرورت مند سادات کو زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے یا نہیں؟

زکوٰۃ سادات کرام و سائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے۔ جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم ہے۔ اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت و کرامت اور نظافت و طہارت ہے کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون، لہٰذا یہ اس

marfat.com

ستھری نسل والوں کے قابل نہیں، خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ پھر امام احمد رضا بریلوی نے ۲۲ صحابہ کرام اور ۳ صحابیات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پیش کئے ہیں جن سے اس مضمون کی حدیثیں مروی ہیں۔

اور چالیس ائمہ و فقہاء کے اقوال وارشادات سے اس کی تائید و توثیق کی ہے۔

۵- مصارف زکوٰۃ کیا ہیں؟

مصرف زکوٰۃ ہر مسلمان حاجت مند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے ۱۳۲ ایسے اشخاص کا ذکر کیا ہے جن میں ۱۶ شخصوں کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں اور ۱۶ کو جائز ہے اور نصاب مذکور پر دسترس نہ ہونے کی چار صورتیں ذکر کی ہیں، اور صورت چہارم کے ضمن میں متعدد شقوق کی نشاندہی کی ہے۔

۶- سونا چاندی اگر مختلط ہوں تو اس کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے اور اس کے لئے دستور العمل کیا ہے؟

مال جب بشرائط معلومہ نصاب کو پہنچے تو بمضمہ وجوب زکوٰۃ کا سبب اور ایراث حکم میں مستقل ہے جسے اپنے حکم میں دوسری شئ کی حاجت نہیں اور نصاب کے بعد جو خمس نصاب ہو وہ بھی نصاب و سبب ایجاب ہے ہاں جو خمس سے کم ہے وہ اپنی نوع میں مثلاً چاندی یا سونا، سونے میں موجب زکوٰۃ نہیں ہو سکتا کہ شرع مطہر نے اسے عفو رکھا ہے۔

اسی طرح جو راسا نصاب کو نہیں پہنچا بمضمہ سیبت وجوب کی صلاحیت نہیں رکھتا مگر جب اس نوع کے ساتھ دوسری نوع بھی ہو یعنی زر و سیم مختلط ہوں تو از انجا کہ وجہ سیبت ثمنیت تھی اور وہ دونوں میں یکساں تو اس حیثیت سے ذہب و فضہ جنس واحد ہیں، لہذا ہمارے نزدیک جو ایک نوع میں موجب زکوٰۃ نہ ہو سکتا تھا، خواہ اس لئے کہ نصاب ہی نہ تھا یا اس لئے کہ نصاب کے بعد عفو تھا اس مقدار کو دوسری نوع سے تقویم کر کے ملا دیں گے کہ شاید اب اس کا موجب زکوٰۃ ہونا ظاہر ہو پس اگر اس ضم سے کچھ مقدار زکوٰۃ بڑھے گی (بایں معنی کہ نوع ثانی قبل ضم نصاب نہ تھی اس کے ملنے سے نصاب ہو گئی یا اگلی نصاب پر نصاب خمس کی تکمیل ہو گئی) تو اسی قدر زکوٰۃ بڑھا دیں گے اور اب اگر کچھ عفو بچا تو وہ حقیقۃً عفو ہو گا ورنہ کچھ نہیں، اور اگر ضم کے بعد بھی کوئی مقدار زکوٰۃ زائد نہ ہو تو ظاہر ہو جائے گا کہ یہ اصلاً موجب زکوٰۃ نہ تھا۔

marfat.com

یعنی سونا یا چاندی اگر الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے تو دونوں ضم ہو کر نصاب ہوں گے ورنہ عفو ہو گا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اختلاط زر و سیم کی ۳۷ صورتیں رقم کی ہیں اور اخیر میں تحریر فرمایا ہے کہ بحمد اللہ یہ دستور العمل کامل و مکمل ہو گیا کہ عالم میں کوئی اختلاط زر و سیم ان ۳۷ صورتوں سے خارج نہیں ہو سکتا، اور ان مسائل کو ایسی شرح وبسط جلیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ شاید ان کی نظیر کتب میں نہ ملے۔

۷۔ زکوٰۃ کی صحیح مقدار معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہر سال جو مقدار واجب سے کم زکوٰۃ میں دیا گیا وہ محسوب زکوٰۃ ہو گا یا نہیں؟

نیت زکوٰۃ سے جو مقدار ادا کیا وہ ضرور محسوب زکوٰۃ ہو گی صرف یہ کہ ایک جزء واجب کے ادا میں تاخیر ہوئی اگرچہ مذہب راجح پر تاخیر ادا گناہ ہے، پس ہر سال جتنا زکوٰۃ میں دیا وہ قطعاً ادا ہوا اور جو باقی رہتا گیا وہ اس پر دین ہوا حتی کہ اگر کسی نصاب سے معارض ہو جائے گا تو اسی قدر مقدار واجب گھٹ جائے گی۔

سات سوالوں کے جوابات پر مشتمل یہ رسالہ جلیلہ ۲۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں تین احادیث مبارکہ ہیں۔

marfat.com

احادیث

تجلی المشکوۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ

حولان حول کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۳۴۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لازکوٰۃ فی مال حتی یحول علیہ الحول، اخرجہ ابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

سال تمام ہونے سے قبل مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۸۸، تجلی المشکوٰۃ"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۲۹، باب من استفاد مالا)

اہل بیت سے حسن سلوک کے متعلق دو حدیثیں

۳۳۵۔ ابن عساکر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع الی اھل بیتی یدا کافأتہ علیھا یوم القیٰمۃ۔

جو میری اہل بیت میں کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

۳۳۶۔ خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی مکافأتہ اذا لقینی۔

جو شخص اولاد عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۳۹۴، تجلی المشکوٰۃ"۔ (کنز العمال، ص ۸۲، ج ۱۳)

marfat.com

تعارف

اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ

(زکوٰۃ نہ دینے والے کا صدقہ مقبول نہیں)

ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے مال کی زکوۃ تو نہیں دیتا ہے مگر مصرف خیر میں روپیہ خرچ کرتا ہے، تو جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے اور اسے کار خیر میں صرف کیا جائے تو یہ درست ہے یا نہیں اور اس پر ثواب ملے گا یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالے میں اس کا جو مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے مختصراً اس کا مفہوم اس طرح ہے صاحب نصاب اگر زکوۃ ادا نہ کرے اور دیگر صدقات و خیرات میں مال صرف کرے تو کچھ مقبول نہیں کہ فرائض کو چھوڑ کر نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، اور صدقات و خیرات کیا ہوا مال واپس بھی نہیں لیا جا سکتا کہ اس نے جس مد میں بھی خرچ کیا وہ سب صحیح و لازم ہو گئے، اور جب تک زکوۃ پوری پوری ادا نہ کرے مصارف خیر پر امید ثواب و قبول فضول ہے کہ کسی فعل کا صحیح و درست ہو جانا اور بات ہے اور اس پر ثواب ملنا مقبول بارگاہ ہونا اور بات ہے۔

جتنی زکوۃ اس کے ذمے میں فرض ہو گئی ان سب کا ادا کرنا فرض ہے ورنہ مستحق عذاب نار ہوگا غرضیکہ اسی مسئلے کے ثبوت و تحقیق میں متعدد دلائل شرعیہ کے علاوہ اس رسالہ میں ۲۹ حدیثیں شامل بحث کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

اعزالاکتناہ فی رد صدقة مانع الزکوۃ

جس مال میں مال زکوۃ مخلوط ہو جائے وہ ہلاک ہو جائے گا حدیث میں ہے

۳۳۷۔ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماخالطت الصدقة او مال الزکوة مالا الا افسدته.

زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے تباہ و برباد کردے گا۔ رواہ البزار والبیهقی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۳، اعزالاکتناہ"۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۳۸۔ حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ماتلف مال فی بر ولا بحر الا بحبس الزکوة

خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔ اخرجه الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة عن امیرالمومنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

لوائیگی زکوۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے

۳۳۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من ادی زکوة ماله فقد اذهب الله شره.

جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ اخرجه ابن خزیمة فی صحیحه والطبرانی فی الاوسط والحاکم فی المستدرك عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال ص ۷۶ ج ۶)

۳۴۰۔ حضور اعلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں حصنوا اموالکم بالزکوة وداووا مرضاکم بالصدقة.

اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

marfat.com

رواه ابوداؤد فی مراسیله عن الحسن والطبرانی والبیهقی وغیرهما عن جماعة من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم۔(مراسیل ابوداؤد ص ۸، باب فی الصائم یصیب اهله)

زکوۃ ادا کرنا ایمان کامل کی دلیل ہے

۳۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان تمام اسلامکم ان تودوا زکوة اموالکم.

تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔رواه البزار عن علقمة۔ (کنزالعمال ص ۷۶ ج ۶)

۳۴۲۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان یومن بالله ورسوله فلیؤد زکوة ماله.

جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ دے۔ یعنی ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ زکوۃ ادا کی جائے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۳۴، اعز الاکتناه"۔(کنزالعمال ص ۲۹۲ ج ۲۰)

زکوۃ نہ دینے کی وعیدوں پر مشتمل چند حدیثیں

۳۴۳۔ حضور پر نور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زر و سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه(مسلم اول ص ۳۱۸،باب اثم مانع الزکوة)

۳۴۴۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ تا سینہ سے نکلے گا۔اخرجه الشیخان عن الاحنف بن قیس۔(بخاری اول ص ۱۸۹،باب اثم مانع الزکوة الخ)

۳۴۵۔ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔رواه مسلم (مسلم اول ص ۳۲۱،باب تغلیظ عقوبة من لایودی الزکوة)

۳۴۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ

marfat.com

پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائیگی بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ (الترغیب والترھیب ۱/ ۵۴۵، الترھیب من منع الزکوۃ)

۳۴۷۔ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا ہے سیطوقون مابخلوا به یوم القیمة.

جس چیز میں بخل کر رہے ہیں قریب ہے کہ طوق بنا کر ان کے گلے میں ڈالی جائے قیامت کے روز۔ رواہ ابن ماجة والنسائی وابن خزیمة عن ابن مسعود رضی الله تعالٰی عنه ۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵ اعزالاکتناہ "۔ (نسائی اول ص ۳۳۳، باب التغلیظ فی حبس الزکوۃ)

۳۴۸۔ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائیگا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ رواہ مسلم عن جابر رضی الله تعالٰی عنه۔ (مسلم اول ص ۳۲۰، باب اثم مانع الزکوۃ)

۳۴۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دیدیگا وہ چبائیگا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ اخرجه البزار والطبرانی وابن خزیمة وابن حبان عن ثوبان رضی الله تعالٰی عنه۔ (کنزالعمال ص ۱۸۲ ج ۶)

۳۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه۔ (بخاری اول ص ۱۸۸، باب اثم مانع الزکوۃ الخ)

روز قیامت مالداروں پر سخت عذاب ہوگا

۳۵۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالٰی سخت حساب لے گا اور انھیں

marfat.com

دردناک عذاب دے گا۔رواہ الطبرانی عن امیرالمومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ نہ دینے والا اور سود کھانے والا ملعون ہے

۳۵۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔رواہ ابن حزیمۃ واحمد وابو یعلی وابن حبان۔

۳۵۳۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتلایا۔رواہ الاصبھانی۔(الترغیب والترھیب ۱/۵۳۸، الترھیب من منع الزکوۃ)

روز قیامت فقراء کو رب کی قربت نصیب ہوگی اور اغنیاء کو دوری حدیث میں ہے

۳۵۴۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انھوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انھیں دور رکھوں گا۔ رواہ الطبرانی وابوالشیخ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۵، اعزالاکتناہ"۔ (کنزالعمال ص ۱۸۵ ج ۶)

صاحب لامکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسراء زکوۃ نہ دینے والوں کو انتہائی برے حال میں دیکھا۔

۳۵۵۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کی یہ زکوۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔رواہ البزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عورتوں کو زکوۃ نہ دینے کی تہدید پر دو حدیثیں

۳۵۶۔ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں حضور اقدس صلی

marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوۃ دو گی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوۃ دو۔ رواہ الترمذی والدار قطنی واحمد وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(نسائی اول ص ۳۴۳۔باب زکوۃ الحلی)

۳۵۷۔ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوۃ دو گی انھوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ رواہ ابوداؤد والدار قطنی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔(ابوداؤد اول ص ۲۱۸،باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی)

زکوۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے

۳۵۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زکوۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۶)

زکوۃ نہ دینے والا مالدار سب سے پہلے دوزخ میں جائے گا

۳۵۹۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶ اعزالاکتناہ"۔(الترغیب والترھیب ۱/ ۵۴۰، الترھیب من منع الزکوۃ)

زکوۃ ادا نہیں کرنے سے صدقۂ نافلہ قبول نہیں ہوتا ہے

۳۶۰۔ محمد بن المبارک بن الصباح اپنے جزء املا اور عثمان بن ابی شیبہ اپنی سنن اور ابو نعیم حلیۃ الاولیاء اور ہناد فوائد اور ابن جریر تہذیب الآثار میں عبدالرحمٰن بن سابط وزید وزبید پسران حارث ومجاہد سے راوی لما حضر ابا بکرن الموت دعا عمر فقال اتق اللہ یا عمر واعلم ان لہ عملا بالنھار لایقبلہ باللیل وعملا باللیل لایقبلہ بالنھار واعلم انہ لایقبل نافلۃ حتی تودی الفریضۃ. الحدیث

یعنی جب خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نزع کا وقت ہوا امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے عمر اللہ سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انہیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار ہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہوتا جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔ ذکرہ العلامۃ ابراھیم بن عبداللہ الیمنی المدنی الشافعی فی الباب الثالث

marfat.com

عشر من کتاب القول الصواب فی فضل عمر بن الخِطاب وفی الباب التاسع عشر من کتاب التحقیق فی فضل الصدیق وھو اول کتب کتابه الا کتفاء فی فضل الاربعة الخلفاء ورواه الامام الجلیل الجلال السیوطی رحمة الله تعالیٰ فی الجامع الکبیر فقال عن عبدالرحمن بن سابط وزید وزبید بن الحارث ومجاھد قالوا لما حضر الخ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۶، اعز الاکتناہ"

فرض کے بغیر نفل قبول نہ ہونے کی ایک عرفانی مثال

۳۶۱۔ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم مولائے اکرم حضرت شیخ محی الملۃ والدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب شریف میں حضرت امیرِ المومنین مولیٰ المسلمین سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اس کی (جس نے فرض چھوڑ کر نفل پڑھا) مثال نقل فرمائی کہ جناب ارشاد فرماتے ہیں ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی، یعنی جب پورے دنوں پر اگر اسقاط ہوا تو محنت تو پوری اٹھائی اور نتیجہ خاک نہیں کہ اگر بچہ ہوتا تو ثمرہ خود موجود تھا حمل باقی رہتا تو آگے امید لگی تھی اب نہ حمل نہ بچہ نہ امید نہ ثمرہ اور تکلیف وہی جھیلی جو بچہ والی کو ہوتی ہے۔ ایسے ہی اس نفل خیرات دینے والے کے پاس سے روپیہ تو اٹھا مگر جبکہ فرض چھوڑا یہ نفل بھی قبول نہ ہوا تو خرچ کا خرچ ہوا اور حاصل کچھ نہیں۔

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۳۶۲۔ اسی کتاب مبارک میں حضور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فان اشتغل بالسنن والنوافل قبل الفرائض لم یقبل منه واھین.

یعنی اگر فرض چھوڑ کر سنت و نفل میں مشغول ہو گا یہ قبول نہ ہوں گے اور خوار کیا جائے گا۔

اسلام کے چار ارکان پر مشتمل ایک حدیث پاک

۳۶۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اربع فرضھن الله فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیئا حتی یاتی بھن جمیعا الصلاۃ والزکوۃ وصیام رمضان وحج البیت.

چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں کہ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں جب تک پوری چاروں نہ بجالائے نماز، زکوۃ، روزۂ رمضان، حج کعبہ۔ رواہ الامام

marfat.com

احمد فی مسندہ بسند حسن عن عمارۃ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۷ اعز الاکتناہ"۔(مسند احمد ص ۲۲۶ ج ۵)

زکوۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ہے حدیث میں ہے

۳۶۴۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں امرنا باقام الصلاۃ ایتاء الزکوۃ ومن لم یزك فلا صلاۃ لہ۔

ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند صحیح۔(الترغیب والترھیب ۱ /۵۴۰ ،الترھیب من منع الزکوۃ)

لوائیگی زکوۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا

۳۶۵۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصبہانی کی روایت میں یوں آیا کہ فرماتے ہیں من اقام الصلاۃ ولم یؤت الزکوۃ فلیس بمسلم ینفعہ عملہ۔

جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۳۸ اعز الاکتناہ"۔(الترغیب والترھیب ۲ /۵۴۰ ،الترھیب من منع الزکوۃ)

marfat.com

تعارف

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

(امام ابو یوسف کی جانب ایک غلط مسئلہ کے انتساب کا ازالہ)

۱۶ر جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ میں ایک سوال آیا کہ کیا یہ درست ہے کہ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اختتام سال سے پہلے اپنا مال اپنی بیوی کے نام ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اس کا مال اپنے نام ہبہ کرا لیا کرتے تھے تاکہ زکوۃ ساقط ہو جائے۔

امام احمد رضا بریلوی نے سات وجوہات سے اس قول کی تردید کی اور ثابت کیا کہ ہمارے کتب مذہب نے اس مسئلہ میں امام یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کا اختلاف نقل کیا اور صاف لکھ دیا کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے کہ ایسا فعل جائز نہیں بلکہ ہمارے تمام ائمہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع ہے اور حضرت امام ابو یوسف بھی اسے مکروہ رکھتے ہیں۔ ممنوع و ناجائز جانتے ہیں۔

نیز امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ :

یہ حکایت کسی سند مستند سے ثابت نہیں اور کسی حکایت کا بے سند مذکور ہونا طعن کے لئے کیا نفع دے سکتا ہے۔

امام ابو یوسف سے منسوب حیلہ کا یہ قول تسلیم کر لینے کی صورت میں امام احمد رضا بریلوی اس کی تاویل و تشریح کے طور پر فرماتے ہیں کہ

"بعد وجوب منع کا حیلہ بالاجماع حرام قطعی ہے یہاں کلام منع وجوب میں ہے یعنی وہ تدبیر کرنی کہ ابتداءً زکوۃ واجب ہی نہ ہو، امام ابو یوسف فرماتے ہیں اس میں کون سے حکم خدا کی نافرمانی ہوئی، اللہ عزوجل نے سال تمام ہونے پر زکوۃ فرض کی جو بعد وجوب ادا نہ کرے بالاجماع عاصی ہے، یہ کہاں فرض کیا ہے کہ اپنے مال پر سال گزر بھی جانے دو، جس طرح یہ فرض فرمایا ہے کہ جو زاد و راحلہ اور قدرت رکھتا ہو حج کرے، یہ کب فرض کیا ہے کہ زاد اور راحلہ اور استطاعت کے قابل مال جمع بھی کرو، یونہی ہرگز واجب کیا مستحب بھی نہیں کہ قدر نصاب مال جوڑ کر سال بھر رکھ چھوڑو تاکہ زکوۃ واجب ہو۔

marfat.com

ائمہ دین کو تعلیم غل کی طرف منسوب کرنا بدگمانی ہے جو عوام مسلمین پر بھی جائز نہیں، اور حق یہ کہ امام ممدوح کا یہ قول بھی اس لئے نہیں کہ لوگ اسے دستاویز بنا کر زکوۃ سے بچیں بلکہ وہ وقت ضرورت وحاجت پر محمول ہے، مثلاً کسی پر حج فرض ہو گیا تھا مال چوری ہو گیا مصارف حج ونفقہ عیالی کے لئے ہزار درہم یا اس سے زیادہ کی ضرورت ہے کہ اس سے کم میں نہ ہو گا، محنت وکوشش سے جمع کئے آج قافلہ جانے کو ہے کل سال زکوۃ تمام ہو گا، اگر پچیس درم نکل جائیں گے مصارف میں کمی پڑے گی یہ ایسا حیلہ کرے کہ حج فرض سے محروم نہ رہے۔

یا کوئی شخص اپنے حال کو جانتا ہے کہ زکوۃ اس سے ہرگز ہرگز قطعاً نہ دی جائے گی اس کا نفس ایسا غالب ہے کہ کسی طرح اس فرض کی ادا پر اصلاً قدرت نہ دے گا یہ اس خیال سے ایسا کرے کہ بعد فرضیت ترک ادا اور ارتکاب گناہ سے بچوں تو از قبیل من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما (یعنی جسے دو بلاؤں میں گرفتار ہونے کا احتمال ہو وہ ان کا آسان اختیار کرے) ہو گا۔

اس رسالے میں مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب ایک مسئلہ زکوۃ کو غلط منسوب کر دیا گیا ہے اس رسالہ میں اس کا تردیدی جواب دیا گیا ہے۔ اور اس رسالۂ مبارکہ میں ۶ حدیثیں شامل ہیں۔

marfat.com

احادیث

رادع التعسف عن الامام ابی یوسف

کسی کا قول اگر مفتی بہ کے خلاف ہو یا اس سے رجوع کر لیا ہو تو اسے لے کر ان پر طعن کرنا جائز نہیں، اس پر تین روایتیں

۳۶۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانہ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے ہی لوپر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ وکنیز شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے **فکل فرج سواهما حرام.**

ان دو کے سوا جو فرج ہے حرام ہے۔ رواہ الترمذی (ترمذی ج ۱ ص ۲۱۴، باب ماجاء فی نکاح المتعة)

۳۶۷۔ زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انھوں نے جو حج وجہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمادے گا۔ رواہ الدار قطنی۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۴۴ رادع التعسف"

۳۶۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انھوں نے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جواب دیا **دعه فانه فقیه۔** انہیں کچھ نہ کہہ کہ وہ مجتہد ہیں۔ رواہ البخاری۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۴۴۵ رادع التعسف"۔ (بخاری ۱/۵۳۱، ذکر معاویة)

حیلۂ شرعی کے بارے میں ایک روایت

۳۶۹۔ حیل شرعیہ کا جواز قرآن عظیم واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

marfat.com

ثابت ہے۔ حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے۔ رب العزت عزجلالہ نے فرمایا وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولاتحنث۔

یعنی سو تنکیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو۔ قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔ شاخہائے خرما کا ایک گچھا لیکر جس میں سو شاخیں ہوں اس سے ایک بار مار دو۔ رواه احمد وابن ماجة وابوداؤد بمعناه البغوی فی شرح السنة۔ الاولان عن ابی امامة بن سهل عن سعيد بن سعد بن عبادة والثالث عن ابی امامة بن سهل عن بعض الصحابة من الانصار والرابع عن سعيد بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برجل الحديث هذا حديث حسن الاسناد ورواه الترويانی فی مسنده فقال حدثنا محمد بن المثنی نا عثمان بن عمر نا فليح عن سهل بن سعد ان وليدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من اجلك فقال احبنی المقعد فسئل فاعترف فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لضعيف عن الحلد فامر بمائة عثكول وضربه بها ضربة واحدة آه هكذا وقع فيما رأيت انما المعروف ابن سهل سعيد بن سعد وفی اخری لابن ماجة عن ابن سهل عن سعد بن عبادة۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۴۶ رادع التعسف" (ابن ماجہ اول ص ۱۸۸، باب الکبیر والمریض یجب علیه الحد)

سود کی ممانعت پر دو حدیثیں

۳۷۰۔ صحیح بخاری شریف بلکہ صحیحین میں حضرت ابو سعید و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرمے وہاں سے لائے فرمایا کیا خیبر کے سب خرمے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یارسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرمے تین سیر اور نو سیر دیکر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا.

ایسا نہ کرو بلکہ ناقص یا مخلوط پہلے روپوں کے عوض بیچو پھر ان روپیوں سے یہ عمدہ خرمے خریدو اور ہر موزون کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

۳۷۱۔ نیز صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

marfat.com

برنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دیکر یہ تین سیر لئے فرمایا اوہ عین الربا عین الربا لاتفعل ولکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر به.

اف خاص سود ہے ایسا نہ کرو ہاں جب بدلنا چاہو تو اپنے چھوہارے اور چیز سے پہلے بیچ کر پھر اس سے اچھے چھوہارے مول لے لو۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۴۴۶ رادع التعسف" (مسلم دوم ص ۲۶، باب الربا)

marfat.com

تعارف

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم

(بنی ہاشم پر زکوۃ اور صدقات واجبہ حرام ہیں)

یکم جمادی الاولی ۱۳۰۷ھ کو سوال پیش ہوا کہ بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقہ واجبہ دینا بجہت سقوط خمس الخمس جائز ہے یا نہیں ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس رسالۂ مبارکہ میں جو جواب بنی ہاشم پر تحریم زکوۃ کے متعلق تحریر کیا ہے وہ ارباب علم و فن کے لئے تحقیقات و معلومات کا ایک عظیم باب ہے، چنانچہ فرماتے ہیں :

بنی ہاشم کو زکوۃ و صدقات واجبات دینا زنہار جائز نہیں نہ انہیں لینا حلال، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس کی تحریم میں آئیں، اور علت تحریم ان کی عزت و کرامت ہے کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور مثل سائر صدقات واجبہ غاسل ذنوب، تو ان کا حال ماء مستعمل کے مثل ہے جو گناہوں کی نجاست اور حدث کے قاذورات دھو کر لایا، ان پاک نفوس ستھرے لطیف اہلبیت طیب و طہارت کی شان اس سے بس ارفع و اعلی ہے کہ ایسی چیزوں سے آلودگی کریں، خود احادیث صحیحہ میں اس علت کی تصریح فرمائی۔ اس کے بعد متعدد دلائل ساطعہ سے اس مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۵ حدیثیں بطور دلیل زینت بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم

سادات وبنی ہاشم کے لئے صدقہ وزکوۃ حلال نہیں اس پر چند احادیث طیبہ

۳۷۲۔احمد ومسلم عن المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لاتنبغی لمحمد ولا لآل محمد. انما هی اوساخ الناس.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد اور آل محمد کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے کہ یہ لوگوں کا میل ہے۔ (مولف) (مسلم اول ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوة علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۷۳۔الطبرانی عن ابن عباس رضی تعالیٰ عنهما انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شئی انما هی غسالة الایدی هذا مختصر الطحاوی.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اہل بیت اطہار کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں کہ یہ ہاتھوں کا دھون ہے (مولف) (مسلم اول ص ۳۴۴ باب تحریم الزکوۃ الخ)

۳۷۴۔ عن علی کرم الله تعالیٰ وجهه قال قلت للعباس سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یستعملك الصدقات فسأله فقال ماکنت لاستعملك علی غسالة ذنوب الناس.

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کیجئے کہ حضور آپ کو تحصیل صدقات پر عامل بنادیں تو انھوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کردی تو فرمایا کہ میں اس لئے نہیں کہ آپ کو لوگوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل بناؤں (یعنی یہ خدمت آپ کے شایان شان نہیں ہے۔) (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۷۸ الزهر الباسم"۔ (کنز العمال ج ۶، ص ۳۵۹)

marfat.com

۳۷۵۔ حدیث میں ہے حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان آل محمد لایحل لھم الصدقة و ان مولی القوم من انفسھم۔

بیشک آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام قوم کا فرد ہوتا ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۲، الزھر الباسم"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجاء فی کراھیة الصدقة للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، کنزالعمال ج ۶، ص ۲۸۵)

۳۷۶۔ روی ابن ابی شیبة و الطبرانی عن خصیف عن مجاھد قال کان آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتحل لھم الصدقة فجعل لھم خمس الخمس۔

آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے البتہ ان کے لئے غنیمت کا پانچواں حصہ ہے۔

(مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۷۹ الزھر الباسم"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

بیشک زکوۃ اور سب صدقات اپنے عزیزوں قریبوں کو دینا افضل اور دوچند اجر کا باعث ہے

۳۷۷۔ زینب ثقفیہ زوجہ عبداللہ بن مسعود اور ایک بی بی انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہم در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پرنور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا لهما اجران اجرا لقرابة واجر الصدقة.

ان کے لئے دو ثواب ہوں گے ایک ثواب قرابت دوسرا تصدق کا۔ رواه احمد والشيخان عن زينب رضى الله تعالٰی عنها۔ (بخاری اول ص ۱۹۷، باب الزكوة على الاقارب الخ)

۳۷۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان الصدقة على المسكين صدقة و على ذى الرحم اثنتان صدقة و صلة۔

مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دہرا ایک تصدق ایک صلہ رحم۔ اخرجه الترمذى و النسائى و حسنه و ابن خزيمة و ابن حبان فى صحيحهما و الحاكم و قال صحيح الاسناد۔ (نسائی اول، ص ۳۶۱، الصدقة على الاقارب) (ترمذی اول، ص ۱۴۲، باب ماجأ فى الصدقة على ذى القرابة)

۳۷۹۔ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں یا امة محمد و الذى بعثنى بالحق لايقبل الله صدقة من رجل و له قرابة محتاجون الى صلته و يصرفها الى غيرهم و الذى نفسى بيده لاينظر الله اليه يوم القيمة۔

اے امت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالٰی اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالٰی روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔ اخرجه الطبرانى عن ابى هريرة رضى الله تعالٰی عنه۔ "فتاوی

marfat.com

رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۵"

بغیر مانگے کوئی چیز بطور ہبہ لینا جائزہ

۳۸۰۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے وہ تو ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا، رواہ مالك فی الموطا و اصل الحدیث عند الشیخین من حدیث ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و فی الباب عن ام المومنین الصدیقة عند احمد و البیهقی و عن واصل بن الخطاب عند ابی یعلی و عن خالد بن عدی الجهنی عند احمد و ابی یعلی و الطبرانی و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عند الامام احمد و عن عائذ بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم عند احمد و الطبرانی و البیهقی وهذه کلها احادیث قویة باسانید جیاد۔ (بخاری اول، ص ۱۹۹، باب من اعطاه الله شیأ من غیر مسألة الخ)

اگر آدمی خود حاجت مند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں

۳۸۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما المعطی من سعة بافضل من الأخذ اذا کان محتاجا۔

تونگری سے دینے والا کچھ لینے والے سے افضل نہیں جب کہ وہ حاجت رکھتا ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و شاهده عنده فی الاوسط کابن حبان فی الضعفاء من حدیث انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۴۹۹"

جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام ہے اور اسے صدقہ دینا بھی جائز نہیں۔

۳۸۲۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتحل الصدقة لغنی و لذی مرة سوی۔

صدقہ حلال نہیں ہے کسی غنی کے لئے نہ کسی قوی تندرست کے لئے۔ رواہ الائمة احمد و الدارمی و الاربعة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (نسائی اول، ص ۳۶۳، اذا لم یکن له دراهم الخ) (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب ماجأ من لاتحل له الصدقة)

marfat.com

۳۸۳۔ صحاح میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سأل الناس و له مایغنیه جأ یوم القیمة و مسئلته فی وجهه خموش۔

جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئ ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اس کا وہ سوال اس کے چہرہ پر خراش وزخم ہو۔ رواه الدارمی و الاربعة عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۱، باب من تحل له الزکوٰة)

آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں اس پر چند احادیث مبارکہ۔

۳۸۴۔ الشیخان و اللفظ لمسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لاتحل لنا الصدقة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مسلم اول، ص ۳۴۴، باب تحریم الزکوٰة علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الخ)

۳۸۵۔ احمد و ابوداؤد و الترمذی و صححه و النسائی و الحاکم و قال علی شرط الشیخین و اقروه و ابنا خزیمة و حبان و الطحاوی عن ابی رافع مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان الصدقة لا تحل لنا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۳۶۶، باب مولی القوم منهم)

۳۸۶۔ احمد و ابن حبان بسند صحیح عن الحسین بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا آل محمد لاتحل لنا الصدقة۔

یعنی حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ ہم آل محمد ہیں ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ (مولف) احمد عن ام کلثوم صلی الله تعالیٰ علی ابیهما و علیهما و مسلم عن مهران مولیٰ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مثله وهو عند الطحاوی عن ام کلثوم ان مولیٰ لنا یقال له هرمز او کیسان ۔ الحدیث۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۵"۔ (مسند احمد، ص ۳۲۹، ج ۱)

marfat.com

۳۸۷۔الطبرانی عن ابن عباس یرفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه لایحل لکم اهل البیت من الصدقات شیٔ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ اہل بیت کیلئے صدقات کی کوئی چیز جائز نہیں۔(مولف) (کنزالعمال، ص ۲۸۷ ج ۶)

۳۸۸۔ احمد و ابوداؤد والنسائی و الحاکم و صححه و الطحاوی عن نهر بن حکیم عن جده عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحل لآل محمد منهما شیٔ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آل محمد کے لئے صدقہ کی کوئی چیز حلال نہیں ہے۔(مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۴۸۶"۔(نسائی اول، ص ۳۳۶ باب عقوبة مانع الذکوٰة)

علم حدیث میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی وسعت نظر کی ایک جھلک۔

فائدہ:۔زکوٰۃ سادات کرام وسائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت پر ہمارے ائمہ ثلاثہ بلکہ ائمہ مذاہب اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع قائم، امام شعرانی میزان میں فرماتے ہیں اتفق الائمة الاربعة علی تحریم الصدقة المفروضة علی بنی هاشم و بنی عبدالمطلب وهم خمس بطون آل علی و آل العباس و آل جعفر و آل عقیل و آل الحارث بن عبدالمطلب، هذا من مسائل الاجماع و الاتفاق آه ملخصا اول تا آخر تمام متون مذہب قاطبۃ بے شذوذ شاذ وعامہ شروح معتمدہ وفتویٰ مستندہ اس حکم پر ناطق اور خود حضور پرنور سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں وارد اس وقت جہاں تک فقیر (امام احمد رضا) کی نظر ہے بائیس صحابہ کرام اور ۳ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس مضمون کی حدیثیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیں، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد والبخاری و مسلم ، حضرت سیدناامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد و ابن حبان برجال ثقات، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما روی عنه الامام الطحاوی و الحاکم و ابو نعیم و ابن سعد فی الطبقات و ابوعبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال و روی عنه الطحاوی حدیثاآخر و الطبرانی حدیثا ثالثا، حضرت عبدالمطلب بن ربیعة بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنه روی عنه احمد و مسلم و النسائی، حضرت سلمان

marfat.com

فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ ابن حبان و الطحاوی و الحاکم و ابونعیم، حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الشیخان و لہ عند الطحاوی حدیثان آخران، حضرت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ البخاری و مسلم ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ الترمذی و النسائی ولہ عند الطحاوی حدیث آخر، حضرت ابورافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و الطحاوی و ابن حبان و ابن خزیمۃ و الحاکم، حضرت ھرمز یاکیسان مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روی عنہ احمد و الطحاوی، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنہ اسحٰق بن راھویۃ و ابویعلیٰ الموصلی و الطحاوی و البزار و الطبرانی و الحاکم، حضرت ابویعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ روی عنھما الطحاوی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما، حضرت عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال لہ صحابی، حضرت عبدالرحمن بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علق عن الثلثۃ الترمذی حضرت ام المومنین صدیقۃ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنھما روی عنھا الستۃ، حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا روی عنھا الطحاوی، حضرت ام المومنین جویریۃ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنھا روی عنھا احمد ومسلم . منہ۔(سبحانہ تعالیٰ۔مولف)"فتاوی رضویہ ج۴، ص۴۸۶"

بھلائی کی راہ بتانے والا فاعل کی طرح مستحق ثواب ہے

۳۸۹۔حدیث۔ الدال علی الخیر کفا علہ۔

بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ ج۴، ص۴۹۹"۔(الترغیب و الترھیب، ۱/۱۲۰۔ الترغیب فی نشر العلم)

حقیقی توکل یہ ہے کہ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں کچھ نہ رہے اس پر تین حدیثیں

۳۹۰۔ لاحمد و الطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی منزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیۃ ثم توفی

marfat.com

آخر فوجد فی منزرہ دیناران فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں ایک دینار ملا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک داغ ہے۔ پھر دوسرے کا وصال ہوا ان کے ازار بند میں دو دینار ملے تو حضور نے فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۳"۔ (مسند احمد، ص ۳۳۶، ج ۶)

۳۹۱۔ ولاحمد و ابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال توفی رجل من اھل الصفۃ فوجدوا فی شملتہ دینارین فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کیتان۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی کا وصال ہوا ان کی چادر میں دو دینار ملے حضور سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ یہ دو داغ ہیں۔ (مولف) (مسند احمد، ص ۴۱، ج ۲)

۳۹۲۔ ولھما و للبخاری من سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی بجنازۃ فقال ھل ترک شیأ قالوا نعم ثلثۃ دنانیر فقال باصابعہ ثلث کیات۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے کہ ایک جنازہ آیا تو حضور نے فرمایا کیا انہوں نے کچھ چھوڑا ہے صحابہ نے عرض کی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں تو حضور نے انگشت مبارک سے فرمایا کہ تین داغ ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (مسند احمد، ص ۶۳۹، ج ۴)

جو زکوۃ نہیں دے گا روز قیامت اسی مال سے اس کو داغا جائے گا

۳۹۳۔ حدیث صحیح ہے من اوکی علی ذھب او فضۃ و لم ینفقہ فی سبیل اللہ کان جمرا یوم القیمۃ یکوی بہ. رواہ احمد و الطبرانی و اللفظ لہ کلاھما بسند صحیح عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس نے سونا یا چاندی پر بخیلی کی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا روز قیامت وہ انگارہ ہو جائے گا اور وہ اس سے داغا جائے گا۔ (مولف)

جس مال کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے

۳۹۴۔ فللبیھقی فی سننہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما موقوفا و

marfat.com

مرفوعا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل مال ادی زکوٰتہ فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت الارض و کل مال لاتؤدی زکوٰتہ فھو کنز و ان کان ظاھرا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے اگرچہ سطح زمین پر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (کنز العمال، ص ۱۷۴، ج ۶)

آدمی کو اپنی صنعت و حرفت پر قائم رہنے کی تاکید پر ایک حدیث۔

۳۹۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رزق فی شیٔ فلیلزمہ۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن

جس کو جس چیز میں رزق دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کو لازم کرلے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنز العمال، ص ۱۰ ج ۴)

جو اپنی ضروریات کے لائق مال رکھتا ہو اسے سوال حرام ہے

۳۹۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل الناس اموالھم مکثرا فانما یسأل جمر جھنم فلیستقل منہ او یستکثر (لیکثر)

جو اپنا مال بڑھانے کو لوگوں سے ان کے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے اب چاہے تھوڑی لے یا بہت، رواہ احمد و مسلم و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۳۳، من سأل عن ظھر غنی) (مسلم اول، ص ۳۳۳، باب النھی عن المسئلۃ)

۳۹۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من سأل من غیر فقر فانما یاکل الجمر۔

جو بے حاجت و ضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔ رواہ احمد و ابن خزیمۃ و الیضاء فی المختارۃ عن حبشی بن زیادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۱"۔ (الترغیب و الترھیب، ۱ر ۵۷۴، الترھیب من المسئلۃ و تحریمھا)

بلا ضرورت شرعیہ مال جمع کرنا یا کل کے لئے اٹھا رکھنا توکل کے خلاف ہے۔

۳۹۸۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شیٔ اذخرتہ لغد میں نے آئندہ کے لئے جمع کر رکھے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے اعدد ذلک لاضیافک حضور کے مہمانوں کے خیال سے انہیں رکھا ہے فرمایا اما تخشی ان یکون لک دخان فی نار جھنم انفق یا بلال و لاتخش من

marfat.com

ذوی العرش اقلالا۔

کیاڈرتا نہیں کہ تیرے لئے آتش دوزخ کا دھواں ہوا ہے بلال خرچ کر اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کرو۔ رواہ البزار بسند حسن و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود ابویعلی و الطبرانی فی الکبیر و الاوسط بسند حسن و البیهقی فی شعب الایمان و اللفظ الاول له عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (کنزالعمال، ص۳۶۸، ج۶)

امیری سے غریبی بہتر ہے

۳۹۹۔ایک بار انہیں بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا عرض کی اس کی کیا سبیل ہے فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع نہ کرنا، (ظاہر ہے کہ جب نہ مال چھپانا ہو نہ کسی کا سوال رد کیا جائے تو سائلین کسی وقت بھی کچھ پاس نہ چھوڑیں گے) عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا هو ذاك او النار۔

یا تو یوں ہی کرنا ہوگا یا آگ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابوالشیخ فی الثواب و الحاکم فی المستدرك عن بلال رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج۴، ص۵۰۳"۔

دنیا میں آدمی بحیثیت مسافر رہے نہ مال جمع کرے نہ باقی رکھے کہ یہ فانی ہے اس پر تین حدیثیں۔

۴۰۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل وعد نفسك فی اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمسأ و اذا امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

دنیا میں یوں رہ گویا تو مسافر بلکہ راہ چلتا ہے اور اپنے آپ کو قبر میں سمجھ صبح کرے تو دل میں یہ خیال نہ لا کہ شام ہوگی اور شام ہو تو یہ نہ سمجھ کہ صبح ہوگی۔ رواہ الترمذی و البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو فی صحیح البخاری برفع اوله ووقف آخره۔ (بخاری دوم، ص۹۴۹، باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کن الخ) (ترمذی دوم، ص۵۹، باب ماجاء فی قصرالامل)

۴۰۱۔ایک حدیث میں ہے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الاتعجبون من اسامة المشتری الی شهر ان اسامة لطویل الامل والذی نفسی بیده ماطرفت عیناى الا

marfat.com

وظننت ان شفری لایلتقیان حتی یقبض اللہ روحی و لا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعہ حتی اقبض و لا لقمت لقمۃ الاظننت انی لااسیغھا حتی اغص بھا من الموت و الذی نفسی بیدہ ان ماتوعدون لأت و ماانتم بمعجزین۔

کیااسامہ سے تعجب نہیں کرتے جس نے ایک مہینے کے وعدے پر خریدی بیشک اسامہ کی امید لمبی ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں توجب آنکھ کھولتا ہوں یہ گمان ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے موت آجائے گی اور جب پیالہ منہ تک لے جاتا ہوں کبھی یہ گمان نہیں کرتا کہ اس کے رکھنے تک زندہ رہوں گا اور جب کوئی لقمہ لیتا ہوں گمان ہوتا ہے کہ اسے حلق سے اتارنے نہ پاؤں گا کہ موت اسے گلے میں روک دے گی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے اور تم تھکا نہ سکو گے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی قصرالامل و ابونعیم فی الحلیۃ و الاصبھانی فی الترغیب و البیھقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ص۲۸۱،ج۳)

۴۰۲۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاایھا الناس الا تستحیون اے لوگو کیا تمہیں شرم نہیں آتی، حاضرین نے عرض کی یارسول اللہ کس بات سے فرمایا تجمعون مالاتاکلون تبنون مالا تعمرون و تاملون مالاتدرکون الا تستحیون من ذلک۔

جمع کرتے ہوئے جو نہ کھاؤ گے اور عمارت بناتے ہو تو جس میں نہ رہو گے اور وہ آرزوئیں باندھتے ہو جن تک نہ پہونچو گے اس سے شرماتے نہیں۔ رواہ الطبرانی عن ام الولید بنت عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج۴، ص۵۰۶"۔(کنزالعمال، ص۴۳،ج۲۱)

مال کا چالیسواں حصہ بطورز کوۃ فی سبیل اللہ دینا فرض ہے

۴۰۳۔لابی داؤد عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال لما نزلت ھذہ الآیۃ والذین یکنزون الذھب و الفضۃ کبر ذلک علی المسلمین فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الایۃ فقال ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما فرض المواریث تکون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب آیت والذین یکنزون الخ نازل ہوئی تو یہ آیت مسلمانوں پر گراں ہوئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہاری

marfat.com

دشواری دور کراؤں گا پھر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ یہ آیت آپ کے اصحاب پر گراں ہو رہی ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض کی ہے کہ تمہارے بچے ہوئے مال کو پاکیزہ ستھرا کردے۔ اور وراثت صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ متروکہ اموال تمہارے پسماندگان کو مل جائیں یہ (خوشخبری سن کر مارے خوشی کے) حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۴"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۳۵، باب حقوق المال)

قدیم موروثی جائیداد بیچنا منع ہے

۴۰۴۔ حدیث میں ہے فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من عبد یبیع تالدا الاسلط اللہ علیہ تالفا. رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس نے قدیم مال یعنی موروثی جائیداد بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس پر ضرور ایسے کو مسلط فرمائے گا جو اسے تلف کردے۔ (مولف) (کنزالعمال، ص ۳۲ ج ۳)

گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے

۴۰۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من باع عقر دار من غیر ضرورۃ سلط اللہ علی ثمنھا تالفا یتلفہ۔ رواہ فی الاوسط عن معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جس نے گھر کی بنیاد بغیر ضرورت کے بیچی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسی چیز کو مسلط فرمائے گا جو اس کو ضائع کردے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۰۵"۔ (کنزالعمال، ص ۳۲ ج ۳)

ازواج مطہرات کے لئے ایک سال کا نفقہ جمع کرنے کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۰۶۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینفق منہ (ای مما افاء اللہ علی رسولہ من اموال بنی النضیر) علی اھلہ رزق سنۃ ثم یجمع مابقی منہ مجمع مال اللہ عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے (یعنی بنو نضیر کے اموال غنیمت میں سے) اپنی ازواج مطہرات پر ایک سال کا خرچ نکال لیا کرتے تھے پھر جو بچتا تھا اس کو اللہ کے بیت المال میں جمع فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنۃ الخ)

۴۰۷۔ صحیحین میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان ینفق علی اھلہ نفقۃ سنتھم من ھذا المال ثم یاخذ مابقی فیجعلہ مجعل مال اللہ۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مال (غنیمت) سے اپنی ازواج کے لئے ایک سال کا نفقہ نکال لیا کرتے تھے اور جو باقی بچتا اس کو لے کر راہ خدا میں صرف فرمایا کرتے تھے۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۸۰۶، باب حبس الرجل قوت سنۃ الخ)

اولاد کے لئے اتنی جائیداد چھوڑنا جائز ہے جس سے وہ اس کے مرنے کے بعد نفع حاصل کرے

۴۰۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انک ان تذر ورثتک اغنیاً خیر من ان تذرھم عالۃ یتکففون الناس۔ رواہ الشیخان عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تم اپنے ورثہ کو مالدار چھوڑو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں مفلسی کی حالت میں چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۸"۔ (بخاری اول، ص ۳۸۳، باب ان یترک ورثتہ اغنیاء الخ)

صدقہ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۰۹۔ حدیث تصدقوا علی اھل الادیان کلھا۔

یعنی تمام دین والوں پر تصدق کرو۔ حاصل حدیث یہ کہ جن کو دینا قربت ہے وہ کسی دین کے ہوں ان پر تصدق کرو اور یہ صرف اہل ذمہ کو شامل ہے نصرانی ہوں خواہ یہودی خواہ مجوسی خواہ وثنی کسی دین کے ہوں۔ (مولف)

۴۱۰۔ حدیث سے ثابت ہے کہ ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"

دنیا فانی ہے اس لئے اس میں صرف مال جمع کرنا بے عقلی ہے اور یہ کہ موت کب آئے گی معلوم نہیں

۴۱۱۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیوار پر کھنکل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں فرمایا الامر اسرع من ذلک

معاملہ اس سے قریب تر ہے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ و صححہ و ابن ماجۃ و ابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۰، باب فی البناء)

marfat.com

۴۱۲۔ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله۔

یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے پھر دست انور پھیلا کر فرمایا و ثم امله۔ اور وہ اتنی دور اس کی امید ہے جو تنی دور اس کی امید ہے۔ رواه الترمذی و ابن حبان و بنحوه النسائی و ابن ماجة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔(ترمذی دوم، ص۵۹، باب ماجاء فی قصر الامل)

۴۱۳۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لاعقل له۔

دنیا بے گھروں کا گھر ہے اور اس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جو بے عقل ہے۔ رواه احمد و البیهقی فی شعب الایمان عن ام المومنین و هذا عن ابن مسعود من قوله رضی الله تعالیٰ عنهما۔(مسند احمد، ص۱۰۴ ج۷)

۴۱۴۔فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة بیدالله الا وانی لااکنز دینارا و لادرهما و لااخباء رزقا لغد۔

جو دنیا جوڑ کر رکھے کہ بقائے زندگی چاہتا ہو زندگی تو اللہ کے ہاتھ ہے سن لو میں نہ اشرفی جوڑ کر رکھتا ہوں نہ روپیہ نہ کل کے لئے کھانا اٹھا کر رکھوں، رواه ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جس کی کفالت شرعاً ضروری ہے اس سے روگردانی کرنا گناہ ہے

۴۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کفی بالمرء اثماان یضیع من یقوت۔

آدمی کو گناہ کافی ہے کہ جس کا قوت اس کے ذمہ ہے اسے ضائع چھوڑے۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و النسائی و الحاکم و البیهقی بسند عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔"فتاوی رضویہ ج۴، ص۵۰۷"۔(ابوداؤد اول، ص۲۳۸، باب فی صلة الرحم)

حضور پرنور سید التوکلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نفس کریم کے لئے کل کا کھانا بچا رکھنا پسند نہ فرماتے

۴۱۶۔ایک بار خادمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انهك ان ترفعی شیأ لغد فان الله یاتی برزق غد۔

marfat.com

کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لئے کچھ اٹھا کر نہ رکھنا کل کی روزی اللہ کل دے گا۔ رواہ ابویعلی بسند صحیح والبیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۰۸"۔ (کنز العمال، ص ۲۰۷، ج ۶)

سانپوں کے مار ڈالنے کے بارے میں چند حدیثیں

۴۱۷۔ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں فرمایا کہ جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے۔ (مسلم دوم، ص ۲۳۶ باب استحباب قتل الوزغ)

۴۱۸۔ دوسری حدیث میں ہے جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا۔ رواہ الامام احمد عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد، ص ۶۹۴، ج ۱)

۴۱۹۔ صحیح حدیث میں ہے اقتلوا الحیات کلھن فمن خاف ثاۡرھن فلیس منا۔

سب سانپوں کو قتل کرو یا جو ان کے بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ ابوداؤد و النسائی و الطبرانی فی الکبیر عن جریر بن عبداللہ و عن عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۷۱۲، باب فی قتل الحیات)

۴۲۰۔ حدیث میں ہے من قتل حیۃ او عقربا فکانما قتل کافرا۔

جس نے سانپ یا بچھو مارا گویا ایک کافر مارا۔ رواہ الخطیب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۰"۔

نماز فجر باجماعت پڑھنا پوری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے اس پر ایک حدیث۔

۴۲۱۔ مالک فی المؤطا عن شھاب عن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ عن عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلاۃ الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الی السوق و مسکن سلیمان بین السوق و المسجد فمر علی الشفاۡ ام سلیمن فقال لھا لم ار سلیمن فی صلاۃ الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشھد صلاۃ الصبح فی الجماعۃ احب الی ان اقوم لیلۃ آہ۔ و رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ عن عبدالرحمن عن عمر و لفظہ لان اصلیھا فی جماعۃ احب الی من احی ما بینھما یعنی الصبح و العشاۡ۔

ایک دن امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلیمن بن ابی حثمہ کو جماعت صبح

marfat.com

میں نہیں دیکھا حضرت فاروق اعظم نے بازار جاتے ہوئے کہ ان کا مکان بازار اور مسجد کے درمیان تھا ان کی ماں سے پوچھا تو ان کی ماں نے عرض کی کہ اس نے پوری رات نماز پڑھی اور صبح کو سو گیا اس لئے جماعت میں حاضر نہ ہو سکا تو امیر المومنین نے فرمایا کہ مجھ کو جماعت صبح میں حاضر ہونا زیادہ محبوب ہے، پوری رات بیدار رہ کر عبادت کرنے سے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۳"۔ (مؤطا مالک، ص ۴۶، ماجاء فی العتمة و الصبح)

فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں

۴۲۲۔ عن علی بن ابی طالب روایت است۔ قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان مثل مصلی النوافل و علیه فریضة کمثل حبلی حملت فلما دنی نفاسها اسقطت فلا هی ذات حمل و لا هی ذات ولاد و کذلك المصلی لایقبل الله له نافلته حتی یودی الفریضة و مثل المصلی کمثل التاجر لایحصل له ربحه حتی یأخذ رأس ماله فکذلك المصلی بالنوافل لا یقبل الله نافلته حتی یودی الفریضة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نفل پڑھنے والے کی مثال جس پر فرض باقی ہے اس حبلی کی طرح ہے کہ حاملہ تو ہوئی لیکن جب جننے کے قریب ہوئی تو حمل ساقط کر دیا تو وہ نہ حمل والی ہے اور نہ بچے والی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ نمازی کا نفل قبول نہیں فرمائے گا یہاں تک کہ وہ فرض ادا کر لے، اور نمازی کی مثال اس تاجر کی طرح ہے کہ منافع اس کو فائدہ نہیں دے گا یہاں تک کہ وہ اصل مال لے لے ایسے ہی نفل پڑھنے والے کا نفل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا جب تک کہ وہ فرض ادا نہ کر لے۔ (مولف) (کنز العمال، ص ۳۲۷، ج ۷)

وقت ہونے سے پہلے جو افطار کر لیتے ہیں ان کی تعذیب و تہدید پر ایک حدیث

۴۲۳۔ اخرجه ابن خزیمة و ابن حبان فی صحیحهما عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول بیننا انا نائم اتانی رجلان فاخذا بضبعی فاتیابی جبلاوعرا. (وساق الحدیث الی ان قال) ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیهم مشقة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال قلت من هولاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن خواب میں تھے کہ دو آدمی آئے اور میرے بازو پکڑ کر ایک

marfat.com

خوفناک پہاڑ پر لے گئے، یہاں تک فرمایا کہ ایک ایسی قوم کے پاس لے گئے جو منہ کے بل لٹکی ہوئی تھی ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے ان میں سے خون نکل رہا تھا میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے عرض کیا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے قبل رمضان میں روزے کا افطار کرتے ہیں۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۴" (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۸، الترھیب من افطار شی الخ)

تین ارکان اسلام پر مشتمل دو حدیثیں

۴۲۴۔ ابو یعلی باسناد قال المنذری حسن عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال حماد بن زید ولا اعلمه الا قد رفعه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال عری الاسلام و قواعد الدین ثلثة علیهن اسس الاسلام من ترك واحدة منهن فهو بها کافر حلال الدم شهادة ان لااله الاالله و الصلاة المکتوبة و صوم رمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کی بنیاد تین چیزوں پر ہے جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ مباح القتل کافر ہے وہ تین چیزیں یہ ہیں لاالہ الا اللہ کی گواہی دینا، فرض نمازیں اور رمضان کے روزے، (مولف) (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۰۹، الترھیب من افطار شی الخ)

۴۲۵۔ فی روایة من ترك منهن واحدة فهو بالله کافر و لا یقبل منه صرف و لاعدل و قد حل دمه و ماله. وروی هذا سعید بن زید عن عمر بن مالك البکری عن ابی الجوزاء عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لم یشك فی رفعه۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو ان میں سے ایک کو چھوڑ دے وہ اللہ کا منکر ہے نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل بلکہ اس کے جان و مال حلال ہیں۔ یعنی جو فرائض کا انکار کرے وہ کافر ہے واجب القتل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۵"۔ (الترغیب و الترھیب، ۲/ ۱۱۰ الترھیب من افطار شی الخ)

بے وجہ شرعی رمضان کا ایک روزہ بھی قضا کرنا ایسا عظیم نقصان ہے جس کی تلافی عمر بھر کے روزوں سے بھی نہیں ہو سکتی اس پر ایک حدیث

۴۲۶۔ اخرج الترمذی و اللفظ له و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و البیهقی و ابن خزیمة فی صحیحه و البخاری تعلیقا عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه ان

marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لامرض لم یقضه. (لم یقض عنه) صوم الدهر کله و ان صامه۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا پھر اگر وہ زندگی بھر روزہ رکھے تو یہ تمام روزے اس ایک روزہ کا نقصان پورا نہیں کر سکتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۵"۔ (ترمذی اول، ص ۱۵۳۔ باب ما جاء فی الافطار متعمدا)

بچے کو نماز کی ترغیب دینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۲۷۔ حدیث صحیح میں ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مروا اولادکم بالصلوٰة و هم ابناء سبع اضربوهم علیها و هم ابناء عشر سنین۔

اپنی اولاد کو نماز کا زبانی حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور ان کو مار کر نماز کی ترغیب دو جب کہ وہ دس سال کے ہو جائیں۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۷۱۔ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰة)

نابالغ بچہ مرفوع القلم ہوتا ہے حدیث میں ہے

۴۲۸۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن الصبی حتی یحتلم۔ رواه احمد وابوداؤد و الحاکم عن امیرالمومنین عمرو علی و النسائی و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں ازاں جملہ ایک یہ کہ بچہ مرفوع القلم ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴، ص ۵۱۶"۔ (نسائی دوم، ص ۱۰۳، باب من یقع طلاقه من الازواج)

فضیلت شہر رمضان مبارک

۴۲۹۔ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہر مبارک کی نسبت فرمایا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه و من ادی فریضه فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه۔ الحدیث رواه ابن خزیمة و البیهقی۔

جس نے اس میں (رمضان میں) نیکی کا کوئی کام کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے غیر ماہ

marfat.com

مبارک میں کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فریضہ ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۰"

شرع مطہر نے صوم وافطار کو رویت ہلال پر معلق فرمایا ہے حدیث میں ہے

۴۳۰۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صوموا لرويته و افطروا لرويته۔ اخرجه الشيخان عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه و الحديث مشهور۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ (مولف) (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأيتم الهلال الخ)

تفسیر بالرائے حرام وگناہ ہے حدیث میں ہے

۴۳۱۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من قال فى القرآن (كتاب الله) برائه فاصاب فقد اخطأ۔ اخرجه ابوداؤد والترمذى و النسائى عن جندب رضى الله تعالىٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا تو درستگی کے باوجود اس نے خطا کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۱"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۱۴، باب الكلام فى كتاب الله بلا علم)

رویت ہلال سے متعلق چند حدیثیں

۴۳۲۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين۔ اخرجه البخارى و نحوه مسلم عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس کی گنتی پوری کرو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۲"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا الخ)

۴۳۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله امده لرويته۔

اللہ تعالیٰ نے اس کا مدار رویت پر رکھا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۲۹"۔ (مسلم ۱/ ۳۴۹ باب لا نعتد الخ)

۲۹ کو اگر چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ دن پورے کرنا چاہئے یہ حکم بارہ مہینے کیلئے ہے

marfat.com

۴۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتان مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا۔

مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے۔ یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا ۔ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی ۲۹ دن کا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۴"۔ (مسلم ۱/ ۳۴۸، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال الخ)

۴۳۶۔ حدیث میں ہے لاتقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تكملوا العدة. الحديث ۔ رواه ابوداؤد و النسائی۔

مہینے سے آگے مت نکلو (یعنی جلدی نہ کرو) جب تک چاند نہ دیکھ لو یا تیس کی گنتی پوری نہ کر لو (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۳۷" (ابوداؤد اول، ص ۳۱۸ باب اذا اغمی الشهر)

یوم شک میں عوام الناس کو روزہ رکھنا منع ہے

۴۳۷۔ حدیث میں ہے من صام يوم الشك فقد عصى ابالقاسم صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم قاسم نعم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۱۹"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأيتم الهلال الخ)

marfat.com

تعارف

طرق اثبات الھلال

(ثبوت رویت ہلال کے طریقے)

۲۵ر محرم الحرام ۱۳۲۰ھ کو سوال پیش ہوا کہ رویت ہلال شریعت میں کس طرح ثابت ہوتی ہے؟

امام احمد رضا بریلوی نے ۱۴ صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں متعدد دلائل شرعیہ اور نو حدیثوں سے اس کے جواب کو جس انداز سے منقح فرمایا ہے وہ امام احمد رضا کی دقت نظر اور ان فقہی بصیرت کا بین ثبوت ہے۔

امام احمد رضا نے اس رسالے میں ثبوت رویت ہلال کیلئے سات طریقے ارقام کئے ہیں۔

۱- خود شہادت رویت یعنی خود چاند دیکھنے والے کی گواہی۔ ہلال رمضان مبارک کے لئے ایک ہی مسلمان عاقل بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے۔

یہ اس صورت میں ہے کہ ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو چاند کی جگہ ابر یا غبار ہو اور بحال صفائی مطلع اگر ویسا ایک شخص جنگل سے آیا یا بلندی پر تھا تو بھی ایک ہی کا بیان کافی ہو جائے گا ورنہ ایک جماعت عظیم چاہئے کہ اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے جس کے بیان سے خوب غلبہ ظن حاصل ہو جائے کہ ضرور چاند ہوا۔

باقی گیارہ ہلالوں کے واسطے مطلقاً ہر حال میں ضرور ہے کہ دو مرد عادل یا ایک مرد و عورتیں عادل آزاد جن کا ظاہری و باطنی حال تحقیق ہو کہ پابند شرع ہیں قاضی شرع کے حضور بلفظ اشھد گواہی دیں۔

اور جہاں قاضی شرع نہ ہو تو مفتی اسلام اس کا قائم مقام ہے جب کہ تمام اہل شہر سے علم فقہ میں زائد ہو اس کے حضور گواہی دیں، اور اگر کہیں قاضی و مفتی کوئی نہ ہو تو مجبوری کو اور مسلمانوں کے سامنے ایسے عادل دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا بیان بے لفظ اشھد بھی کافی سمجھا جائے گا۔

marfat.com

ان گیارہ ہلالوں میں ہمیشہ یہی حکم ہے مگر عیدین میں اگر مطلع صاف ہو اور مسلمان رویت ہلال میں کاہلی نہ کرتے ہیں اور وہ دو گواہ جنگل یا بلندی سے نہ آئے ہوں تو اس صورت میں وہی جماعت عظیم درکار ہے۔

۲- شهادة علی الشهادة یعنی گواہوں نے چاند خود نہ دیکھا بلکہ دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی، اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ کیا انہوں نے اس کی گواہی دی، یہ وہاں ہے کہ گواہان اصل حاضری سے معذور ہوں۔

۳- شهادة علی القضاء یعنی دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلام قاضی شرع کے حضور رویت ہلال پر شہادتیں گزاریں اور اس نے ثبوت ہلال کا حکم دیا دو شاہد ان عادل اس گواہی و حکم کے وقت حاضر دار القضا تھے انہوں نے یہاں حاکم اسلام قاضی شرع یا وہ نہ ہو تو مفتی کے حضور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں ہمارے سامنے فلاں شہر کے فلاں حاکم کے حضور فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گزریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال مذکور شام فلاں ورود کا حکم دیا۔

۴- کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی شرع جسے سلطان اسلام نے فصل مقدمات کے لئے مقرر کیا ہو اس کے سامنے شرعی گواہی گزری اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور اس خط میں اپنا اور مکتوب الیہ کا نام و نشان پورا لکھا جس سے امتیاز کافی ہو اور وہ خط دو گواہان عادل کے سپرد کیا کہ یہ میرا خط قاضی فلاں شہر کے نام ہے وہ باحتیاط اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت ادا کی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں قاضی شہر نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۵- استفاضہ یعنی جس اسلامی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو کہ احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہیں، وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن بر بنائے رویت روزہ ہوا یا عید کی گئی۔

جس جگہ ان جماعتوں نے آکر رویت ہلال کی خبر دیں وہاں کے لوگوں کے لئے ان کی خبروں سے روزہ یا عید وغیرہ کرنا جائز و درست ہے۔

۶- اکمال عدت یعنی جب ایک مہینہ کے تیس دن کامل ہو جائیں تو ماہ متصل کا ہلال

marfat.com

آپ ہی ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے لئے رویت، شہادت، حکم استفاضہ وغیرہ کچھ نہ ہو کہ مہینہ تیس سے زائد کا نہ ہونا یقینی ہے۔

۷- علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے توپیں سننے کو بھی حوالی شہر کے دیہات والوں کے واسطے دلائل ہلال سے شمار کیا ہے۔ مگر یہاں بھی وہی شرائط مشروط ہوں گے کہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے ۲۹ کی شام کو توپوں کے فیر صرف بحالت ثبوت شرعی رویت ہلال ہوا کرتے ہوں ورنہ توپوں کی آواز ثبوت ہلال کے لئے معتبر نہ ہوگی۔

ثبوت ہلال کے شرعی طریقے یہ ہیں ان کے سوا جس قدر طرق لوگوں نے ایجاد کئے محض باطل و مردود اور نا قابل قبول ہیں۔ امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

آج کل جہال میں غلط طریقے جو زیادہ رائج ہیں وہ بھی سات ہیں۔

۱- حکایت رویت یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے اس کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں۔

۲- افواہ، شہر میں خبر اڑ جاتی ہے کہ فلاں جگہ چاند ہوا جاہل اسے تواتر و استفاضہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ جس سے پوچھئے سنی ہوئی کہتا ہے ٹھیک پتہ کوئی نہیں دیتا یا منتہائے سند صرف دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔

۳- خطوط و اخبار۔

۴- تار (اسی طرح ریڈیو، ٹیلی فون، اور ٹیلی ویژن) یہ سب خط سے بھی زیادہ بے اعتبار ہیں۔

۵- جنتریوں کا بیان یا نوشتہ کہ فلاں دن پہلی ہے۔

۶- قیاسات و قرائن مثلاً چاند بڑا تھا روشن تھا دیر تک رہا تو ضرور کل کا تھا، آج بیٹھ کر نکلا تو ضرور پندرہویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہوگا، اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انتیس کا ہوگا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھر ان پر عمل، جہالت و نادانی کے سوا کچھ نہیں۔

۷- کچھ استقرائی کچھ اختراعی قاعدے۔ مثلاً رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی، رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی، اگلے رمضان کی پانچویں اس رمضان کی پہلی ہوگی، چار مہینے برابر تیس تیس کے ہو چکے ہیں یہ ضرور ۲۹ کا ہوگا، تین مہینے پے در پے ۲۹ کے ہوئے ہیں یہ ضرور تیس کا ہوگا۔

یہ ساری باتیں بلا دلیل ہیں اور یہ سب محض نامعتبر ہیں۔

marfat.com

احادیث

طرق اثبات الهلال

رویت ہلال کے بارے میں چند احادیث کریمہ۔

۴۳۸۔قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صوموا لرویتہ و افطرو الرویتہ۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ (مولف) (اخرجہ الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و الحدیث مشھور) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۳۔ طرق اثبات الھلال"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال الخ)

۴۳۹۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین

اگر انتیس کو مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۴۔ طرق اثباب الھلال"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا الخ)

۴۴۰۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا امۃ امیۃ لانکتب و لانحسب۔رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی وغیرھم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ہم امت امیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ یعنی مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شبہ پڑجائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کرو۔ (مولف) (نسائی اول، ص ۳۰۲۔ ذکر اختلاف علی یحیی الخ)

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے بارے میں دو حدیثیں

۴۴۱۔قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس و الاضحی یوم اضحی الناس. اخرجہ الترمذی بسند صحیح عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیدالفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عیدالاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں۔ (مولف) (ترمذی اول، ص ۱۶۵۔

marfat.com

باب ماجأ فی الفطر الخ)

۴۴۲۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فطرکم یوم یفطرون و اضحاکم یوم تضحون۔ رواہ ابوداؤد و البیھقی بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ مسلمانوں کا روزہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ، روز عرفہ سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۵۔ طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۸۔ باب اذا اخطأ القوم الھلال)

قربانی کے لئے بھی رویت ہلال ضروری ہے

۴۴۳۔اخرج ابوداؤد و الدار قطنی عن امیر مکۃ الحارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عھد الینا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ننسك للرویۃ فان لم نرہ و شھد شاھدا عدل نسکنا بشھادتھما۔ قال الدار قطنی ھذا اسناد متصل صحیح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں وصیت فرمائی کہ ہم چاند دیکھ کر قربانی کریں، اگر چاند نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ گواہی دیں تو ان کی گواہی سے قربانی کرلیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۵۶، طرق اثبات الھلال"۔(ابوداؤد اول، ص ۳۱۹، باب شھادۃ رجلین علی رویۃ الخ)

قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے اس پر تین حدیثیں

۴۴۴۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اقتراب الساعۃ انتفاخ الاھلۃ۔**

قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ ہلال پھولے ہوئے نکلیں گے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اقتراب الساعۃ ان یری الھلال قبلاً و یقال ھو للیلتین۔**

علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا کہا جائے گا کہ دو رات کا ہے۔ رواہ فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۴۶۔ صحیح مسلم شریف میں ابوالبختری سعید بن فیروز سے ہے **قال خرجنا للعمرۃ فلما نزلنا ببطن نخلۃ قال ترأینا الھلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث و قال بعض القوم ھو**

marfat.com

ابن لیلتین قال فلقینا ابن عباس فقلنا انا رأینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن لیلتین فقال ای لیلة رأیتموه قال قلنا لیلة کذا و کذا فقال ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مده للرویة فهو للیلة رأیتموه۔

ہم عمرے کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے ہلال دیکھا کوئی بولا تین رات کا ہے کسی نے کہا دو رات کا، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے ان سے عرض کی کہ ہم نے ہلال دیکھا کوئی تین شب کا ہے کوئی دو شب کا فرمایا تم نے کس رات دیکھا ہے ہم نے کہا فلاں شب، کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مدار رویت پر رکھا ہے تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴، ص ۵۵۹، طرف ثبات الهلال"۔ (مسلم اول، ص ۳۴۸، باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال الخ)

marfat.com

تعارف

البدور الاجلة في امور الاهلة

(رویت ہلال کے تفصیلی احکام)

قدیم مصنفین و مولفین نے جس طرح اپنی بعض تصنیفات و تالیفات کے مغلق و دشوار ہونے کی وجہ سے خود ہی شرح لکھی اور کبھی حاشیہ بھی لکھا اسی طرح امام احمد رضا بریلوی نے بھی جب یہ رسالہ تصنیف کیا تو اس کے مندرجات عام فہم نہ ہونے کے باعث خود ہی اس کی شرح تصنیف کی اور اس کا نام "**نور الادلة لبدور الاجلة**" رکھا، لیکن شرح بھی بجائے خود ایک مستقل رسالہ ہونے کے سبب اسے بھی سہل اور عام فہم کرنے کی ضرورت تھی لہذا اس پر حاشیہ آرائی کی گئی اور اس کا نام "**رفع العلة عن نور الادلة**" رکھا گیا اس طرح یہ رسالہ شرح اور حاشیہ سے مزین و آراستہ ہے اور متن میں کسی حدیث کا اندراج تو نہیں ہے البتہ اس کی شرح میں چھ اور حاشیہ میں نو حدیثیں ہیں اس طرح اس رسالے میں کل پندرہ حدیثیں ہیں، اور متن و شرح اور حاشیہ کا مجموعہ جہازی سائز کے سترہ صفحات پر مشتمل ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے خداداد علم و فکر اور اصابت رائے سے مسئلہ رویت ہلال کو جن دلائل شرعیہ و عبارات فقہیہ سے ثابت و واضح کیا ہے وہ ان کی فقہی بصیرت کا عظیم شاہکار اور قوت استدلال کا بین ثبوت ہے۔

اور امام احمد رضا نے اس رسالے میں ہیئت داں اور نجومیوں کے بعض مخترعات و خود ساختہ اصولوں کا بھی رد بلیغ کیا ہے اور بعض عوامی وہم و خیالات کا بھی پردہ چاک کیا ہے۔

امام احمد رضا نے اس مسئلہ کی تحقیق و تفصیل کے لئے اس رسالۂ نافعہ کو دو فصلوں پر منقسم کیا اور دونوں فصلوں کے مندرجات کو ہلال و قمر کے عنوان سے موسوم کر کے لکھا ہے۔

فصل اول : رویت ہلال کے حکم اور اس کے متعلق مسائل و فوائد میں، یہ فصل پندرہ ہلال پر مشتمل ہے۔

فصلِ دوم :ان امور میں جن کا دربارۂ تحقیق ہلال کچھ اعتبار نہیں، یہ فصل بیس قمر پر

marfat.com

مشتمل ہے۔

اس محققانہ رسالہ میں رویت ہلال کے جن مسائل و فوائد پر بحث و تمحیص کی گئی ہے ان کا ماحصل مختصراً یہ ہے۔

☆ ۲۹ر شعبان کو غروب آفتاب کے بعد ہلال رمضان، یوہیں ۲۹ر رمضان کو ہلال عید کی تلاش فرض کفایہ ہے۔

☆ ۲۹ر رجب کو ہلال شعبان، ۲۹ر شوال کو ہلال ذیقعدہ اور ۲۹ر ذیقعدہ کو ہلال ذی الحجہ کی تلاش بھی ضروری ہے۔

☆ اہل ہیئت و نجوم کی باتوں کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ عادل ہوں یا کثیر ہوں۔

☆ چاند کو بڑا دیکھ کر یہ کہنا کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی، ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا یہ محض خام خیال ہے۔

جس جگہ قاضی شرع نہ ہو تو وہاں کے لوگ کس کے حضور رویت ہلال کی گواہی دیں تو اس سلسلے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جہاں ریاست اسلامی ہیں ان بلاد میں جو عالم دین سنی المذہب سب سے زیادہ علم فقہ رکھتا ہو وہ بحکم شرع سردار مسلمانان ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی دینی باتوں میں اس کی طرف رجوع کریں اور اس کے فتووں پر عمل کریں، تو چاند دیکھنے والے پر بھی واجب ہے کہ اس شب کو اس کے حضور حاضر ہو کر ادائے شہادت کرے اور جہاں کوئی عالم بھی نہ ہو تو مجمع مسلمین مثل مسجد جامع وغیرہ میں گواہی دیں۔

اور گواہوں ہوں کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم ہیں

عادل　　مستور　　فاسق

عادل :- وہ جو مرتکب کبیر یا خفیف الحرکات نہ ہو، اس کی گواہی ہر جگہ مقبول ہے۔

مستور :- پوشیدہ حال جس کی کوئی بات مسقط شہادت معلوم نہیں، اس کی گواہی ہلال رمضان میں مقبول ہے۔

فاسق :- جو ظاہر اً بد افعال و بد کردار ہو، اس کی گواہی کہیں مقبول نہیں۔

marfat.com

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاهله

شرح

نور الادلة للبدور الاجلة

چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینے کے بارے میں ایک حدیث

۴۴۷۔ حدیث میں ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا رأی الھلال صرف وجھه عنه۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ مبارک اس کی طرف سے پھیر لیتے۔ رواہ ابوداؤد عن قتادة مرسلا و لاشواھد و سندہ ثقات۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شر کی چیز ہے افادہ المناوی فی التیسیر۔ اقول۔ یا یہ کہ کفار نے اس کی عبادت کی، اور شرع میں اسے دیکھ کر اللہ جل جلالہ سے دعا کرنی آئی تو پسندیدہ ہوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تاکہ کفار سے مشابہت لازم نہ آئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۳، نور الادلہ"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۲۹۵، باب مایقول الرجل اذا رأی الھلال)

من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ہے

۴۴۸۔ ترمذی نسائی حاکم ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا یا عائشة استعیذی باللہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب۔

اے عائشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے، یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا و من شر غاسق اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۴، البدور الاجلہ"۔ (ترمذی دوم، ص ۱۷۴، سورۃ المعوذتین)

رویت ہلال کے بارے میں دو حدیثیں۔

۴۴۹۔ صحیحین وغیرہا میں بطرق کثیرہ بہت صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مروی کہ

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں صوموا لرویته و افطروا لرویته فان اغمی علیکم فاکملوا عدة شعبان ثلثین۔

چاند دیکھ کر روزہ رکھو چاند دیکھ کر ختم کرو اور اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

(بخاری اول، ص ۲۵۶، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال الخ)

۴۵۰۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انا امة امیة لانکتب و لا نحسب الشھر ھکذا و ھکذا و الشھر ھکذا و ھکذا۔

ہم امی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں، دونوں انگلیاں تین بار اٹھا کر فرمایا مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے۔ تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا یعنی انتیس اور مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے ہر بار سب انگلیاں کھلی رکھیں یعنی تیس۔ رواہ الشیخان و ابوداؤد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۵، نور الادلة"۔ (نسائی اول، ص ۳۰۲، ذکر الاختلاف علی یحیی بن ابی کثیر الخ)

حدیث شریف میں نماز عشاء کی نسبت ہے

۴۵۱۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلیھا لسقوط القمر لثالثة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت پڑھا کرتے جس وقت تیسری رات کا چاند ڈوبتا ہے۔ رواہ ابوداؤد عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۹ البدور الاجلة"۔ (ابوداؤد اول، ص ۶۰، باب وقت العشاء الاخرة)

مسئلہ قضا سے متعلق ایک حدیث پاک

۴۵۲۔ حضور اقدس عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیأ فلایاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔

تم میرے، حضور اپنے مقدمات پیش کرتے ہو اور شاید تم ایک دوسرے سے زیادہ اپنی حجت بیان کرنے میں تیز زبان ہو تو میں جو سنوں اس پر حکم فرمادوں پس جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق سے کچھ حکم کروں وہ اسے نہ لے کہ یہ تو ایک آگ کا ٹکڑا ہے اس کے لئے قطع کرتا ہوں۔ رواہ احمد و الستة عن ام المومنین ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۰ البدور الاجلة"۔ (مسلم دوم، ص ۷۷، باب بیان ان حکم الحاکم الخ)

marfat.com

احادیث

البدور الاجلة فی امور الاهلة

شرح

نورالادلة للبدور الاجلة

حاشیة

رفع العلة عن نور الادلة

ہلال شعبان کی تلاش کے حکم پر ایک حدیث

۴۵۳۔ اخرج الترمذی فی الجامع و الحاکم فی المستدرك عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے لئے شعبان کی ہلالی تاریخیں شمار کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۰ رفع العلة"۔ (ترمذی اول، ص ۱۴۸ باب ماجاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان)

رویت ہلال کی دعائیں

۴۵۴۔ حدیث میں رویت ہلال کی بہت دعائیں آئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں (می) الله اکبر الله اکبر الحمد لله لاحول و لاقوة الا بالله اللهم انی اسئلك من خیر هذا الشهر و اعوذبك من شرالقدر و من شر یوم المحشر۔

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں اے اللہ میں تجھ سے اس مہینے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور قدر اور یوم محشر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۵۔ (طب) عن عبادة بن الصامت هلال خیر و رشد آمنت بالذی خلقك۔

اے خیر و رشد کے چاند میں اس پر ایمان لایا جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ (مولف) [illegible]

marfat.com

رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۳ رفع العلة" (ابوداؤد، ۲/ ۶۹۵ باب ما یقول الرجل اذا رأی الهلال)

۴۵۶۔(د) عن قتادة بلاغا اللهم انی اسئلك من خیر هذا، اللهم انی اسئلك من خیر هذا الشهر و خیر القدر و اعوذبك من شره۔

اے اللہ میں اس مہینے اور قدر کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف)

۴۵۷۔ (طب) عن رافع بن خدیج باسناد حسن اللهم اهله علینا بالیمن و الایمان و السلامة و الاسلام۔

اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے خیر و برکت اور امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کا چاند بنا دے۔ (مولف) (ترمذی، ۲/ ۱۸۳ باب ما یقول عند رویة الهلال)

۴۵۸۔ (ق ت ك حب) عن طلحة بن عبید الله باسناد حسن و التوفیق لما تحب و ترضی (حب) عن طلحة (اطب) عن ابن عمر و السکینة و العافیة و الرزق الحسن (سن) عن حدیر السلمی مرسلا ربی و ربك الله۔

اور ایسے اعمال کی توفیق مانگتا ہوں جو تجھے محبوب و پسند ہیں، اور سکون و عافیت اور رزق حسن مانگتا ہوں میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (مولف)

۴۵۹۔ (امی ت ك حب) عن طلحة (طب) عن ابن عمر الحمد لله الذی ذهب بشهر کذا و عن قتادة بلاغا (سن) عن عبدالله بن مطرف اسئلك من خیر هذا الشهر و نوره و برکته و هداه و طهوره و معافاته (سن) مثله اللهم ارزقنا خیره و نصرة و برکته و فتحه و نوره و نعوذبك من شرو شرمابعده مومص عن علی موقوفا۔

میں اس مہینے کی بھلائی، اس کا نور، اس کی برکت و ہدایت، طہارت و عافیت، اور اس کی فتح و نصرت مانگتا ہوں اور ان سب اور ان کے مابعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۷۴ رفع العلة"

رمضان و ذوالحجہ کے چاند سے متعلق ایک حدیث

۴۶۰۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں شهر ان لا ینقصان شهر عید رمضان و ذو الحجه، دو مہینے ناقص نہیں ہوتے، دونوں عید کے یعنی رمضان اور ذی الحجہ، رواہ الامام احمد و الثلثة عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بعض علماء نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ یہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے، صحیح بخاری میں ہے قال محمد

marfat.com

لا یجتمعان کلاهما ناقص، امام سراء نے فرمایالا ینقصان جمیعا فی سنة واحدة، امام حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایاان نقص رمضان تم ذوالحجة و ان نقص ذوالحجة تم رمضان.

رمضان ۲۹ کا ہوگا تو ذوالحجہ ۳۰ کا اور ذوالحجہ انتیس کا ہوگا، رمضان تیس کا۔ اور اس معنی کی موید وہ حدیث ہے جو

۴۶۱۔ بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ شهرا عید لایکونان ثمانیة و خمسین یوما۔

عید کے دونوں مہینے ۵۸ دن کے نہیں ہوتے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۵۸۳، رفع العلة"۔ (بخاری اول، ص ۲۵۶، باب شهرا عید لاینقصان) (مسلم اول، ص ۳۴۹، باب بیان معنی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهرا الخ)

marfat.com

تعارف

تفاسیر الاحکام لفدیة الصلاة و الصیام

(نماز اور روزے کے فدیہ کی مقدار کا بیان)

۱۰ر صفر ۱۳۱۶ھ کو بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی نے دلائل شرعیہ اور جزئیات فقہیہ سے مرصع و مشحون یہ محققانہ رسالہ تصنیف فرمایا جو ان کی جودت فکر پر شاہد عدل ہے، ہم جملہ سوال وجواب کا خلاصہ بطور اختصار سرخ کے عنوان سے ذیل میں تحریر کر رہے ہیں۔

س۔ نماز وروزے کا فدیہ کیا ہے اور اس کی مقدار کیا ہے؟

ج۔ ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ یا کفارہ میں ایک مسکین کی خوراک یا ایک شخص کا صدقۂ فطر ہے اور یہ سب گیہوں سے نیم صاع اور جو سے ایک صاع ہے، اور ایک صاع کا وزن دو سو ستر تولے ہے۔

س۔ گیہوں اور جو کے علاوہ دیگر غلوں کا اعتبار صاع کے حساب سے ہوگا یا نہیں؟

ج۔ گندم وجو کے سوا دیگر غلہ کسی قسم کا دیا جائے اس میں وزن کا کچھ لحاظ نہ ہوگا بلکہ اسی ایک صاع جو یا نیم صاع گندم کی قیمت ملحوظ رہے گی اگر اس کی قیمت کی قدر ہے تو کافی ہے ورنہ ناکافی۔

س۔ فدیۂ صوم اگر کسی کے ذمہ بہت سا باقی ہو تو وہ کل بیک وقت ادا کرے یا بدفعات مختلفہ، اور متعدد روزوں کا فدیہ ایک ہی دن ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ فدیۂ صوم وصلاۃ بیک دفعہ ایک ہی شخص کو دینا جائز ہے اور بدفعات مختلفہ الگ الگ شخصوں کو بھی روا۔

س۔ مصارف فدیہ کون کون ہیں اور یہ سید کو دے سکتے ہیں یا نہیں اور اقرباء میں جو لوگ غریب و نادار ہیں ان کو دینے کا حکم ہے یا نہیں؟

ج۔ فدیہ کا مصرف صدقۂ فطر و کفارہ یمین وسائر کفارات وصدقات واجبہ کے مثل ہے، سید یا ہاشمی مثلاً شیخ علوی یا عباسی کو بھی نہیں دے سکتے اور غنی یا غنی مرد کے نابالغ فقیر بچے کو بھی نہیں دے سکتے اور جو صاحب فدیہ کی اولاد میں ہے یا صاحب فدیہ جس کی اولاد میں ہے انہیں

marfat.com

نہیں دے سکتے۔

س۔ غلہ دینا بہتر ہے یا اس کی قیمت ؟

ج۔ قیمت افضل ہے مگر قحط میں کھانا دینا بہتر ہے۔

س۔ اگر کسی غریب و مفلس کے ذمہ روپیہ قرض ہے اور وہ فدیہ لینے کا مستحق ہے تو اسے قرض کا روپیہ فدیہ میں دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

ج۔ دین و قرض معاف کر دینے سے فدیہ مطلقاً ادا نہ ہو گا جبتک وصول کر کے فدیہ میں نہ دیں۔

س۔ فدیہ ادا کرتے وقت زبان سے کہنا ضروری ہے یا صرف نیت کافی ہے ؟

ج۔ دینے والے کی نیت کافی ہے لفظ کی حاجت نہیں۔

س۔ شیخ فانی اور موتی کے فدیہ میں کیا کوئی فرق ہے ؟

ج۔ حیات و ممات میں مقدار فدیہ یکساں ہے لیکن شیخ فانی اور موتی کے فدیہ کی ادائیگی اور اس کے وجوب میں متعدد فرق ہیں۔ (تفصیل اس رسالہ میں مذکور ہے)

س۔ غیر شیخ فانی اگر اپنی زندگی ہی میں قضا شدہ روزوں کا فدیہ دینا چاہے تو وہ روزے اس سے ساقط ہوں گے یا نہیں ؟

ج۔ غیر فانی اپنی زندگی میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ اس پر قضا فرض ہے اور پیش از قضاء اگر قضاء آجائے تو فدیہ کی وصیت واجب ہے۔

س۔ موتی کے ذمہ اگر روزہ باقی رہ گیا تو اس کے وارث یا اقرباء اس کے بدلے میں روزہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں ؟

ج۔ کوئی کسی کے بدلے میں روزہ نہیں رکھ سکتا خواہ مردہ ہو یا زندہ۔

مسائل فدیہ کی تفصیلات پر مشتمل یہ رسالۂ مبارکہ دس صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

تفاسیر الاحکام لفدیة الصلاة و الصیام

کوئی کسی کے بدلے میں نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو اس کی فرضیت ساقط نہ ہوگی

۴۶۲۔ حدیث شریف میں ہے لایصوم احد عن احد ولایصلی احد عن احد ۔

اخرجه النسائی فی سننه الکبریٰ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

کوئی کسی کے بدلے نہ روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۱ تفاسیر الاحکام"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کیا جائے تو روزے معلق رہتے ہیں

۴۶۳۔ حدیث میں ہے صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۴۶۷"

اللہ کے قرض سے متعلق ایک حدیث

۴۶۴۔ حدیث میں ارشاد ہوا فدین اللہ احق ان یرضی۔

اللہ کا قرض رضامندی یعنی ادا کر دینے کا زیادہ مستحق ہے (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۵۹۸"

اگر کوئی حالت جنابت میں روزہ رکھے تو اس سے روزہ میں کوئی خلل و نقص نہیں آتا ہے اس پر دو حدیثیں

۴۶۵۔ صحیحین میں ام المومنین عائشہ صدیقہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وھو جنب من اھلہ ثم یغتسل ویصوم.

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہو جاتی جبکہ نہاتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری اول ص ۲۵۸، باب الصائم یصبح جنبا)

۴۶۶۔ صحیح مسلم و موطا مالک و سنن ابی داؤد و نسائی میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو واقف علی الباب وانا اسمع یا رسول اللہ انی اصبح جنبا وانا ارید الصیام فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا اصبح جنبا وانا ارید الصیام فاغتسل واصوم فقال الرجل یا رسول اللہ انک لست مثلنا قد غفر اللہ لک ماتقدم وما تاخر فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال (واللہ) انی ارجو (لارجو) ان اکون اخشاکم للہ واعلمکم بما اتقی (اتبع).

marfat.com

یعنی حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی اور میں سن رہی تھی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں خود ایسا کرتا ہوں اس نے عرض کی حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ عزوجل نے ہمیشہ کے لئے پوری معافی عطا فرمادی ہے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سے زیادہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے۔ یعنی اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۰۵"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۵، من اصبح جنبا فی شهر رمضان)

عبادت کی پانچ چیزیں

۴۶۷۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **خمس من العبادة قلة الطعم والقعود فی المساجد والنظر الی الکعبة والنظر الی المصحف والنظر الی وجه العالم.**

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں کم کھانا اور مسجد میں بیٹھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور مصحف کو دیکھنا اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ رواہ فی مسند الفردوس عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه (کنزالعمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

۴۶۸۔ دار قطنی وغیرہ کی روایت یوں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **خمس من العبادة النظر الی المصحف والنظر الی الکعبة والنظر الی الوالدین والنظر فی زمزم وهی تحط الخطایا والنظر فی وجه العالم.**

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں مصحف کو دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا اور ماں باپ کو دیکھنا اور زمزم کے اندر نظر کرنا اور اس سے گناہ اترتے ہیں اور عالم کا چہرہ دیکھنا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۶"۔ (کنزالعمال ص ۳۱۳ ج ۲۰)

دعا کے بارے میں ایک حدیث

۴۶۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث ہے **الدعاء مخ العبادة۔**

دعاء مغز عبادت ہے رواہ الترمذی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷" (ترمذی دوم ص ۱۷۵ باب ماجاء فی فضل الدعاء)

marfat.com

تعارف

هداية الجنان باحكام رمضان

(صبح صادق و صبح کاذب اور سحر وافطار کے مسائل کا بیان)

۷ ر رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ میں نقشۂ سحر وافطار اور مسائل رمضان سے متعلق ایک اشتہار حاضر خدمت کیا گیا کہ آیا یہ نقشہ اور مسائل درست ہیں یا نہیں ؟

سائل کا ارسال کردہ اشتہار اگرچہ شامل رسالہ نہیں ہے لیکن امام احمد رضا بریلوی کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اشتہار بہت کثیر اغلاط پر مشتمل تھا۔

چنانچہ امام احمد رضا بریلوی نے اس منصفانہ رسالہ میں علم توقیت کے ذریعہ جہاں صبح صادق اور صبح کاذب کی معرفت کرائی اور خود کے ایجاد کردہ سات نقشوں کے ذریعہ سے صبح صادق و صبح کاذب کی پہچان بتائی، وہیں پر اشتہار کے غلط و نادرست مندرجات کی ۳۰ وجوہات سے گرفت کی ہے اور ایک صحیح جواب دلائل شرعیہ کی روشنی میں ارقام فرمایا ہے۔

اور صبح صادق و کاذب کی پانچ طریقوں سے انتہائی صحت کے ساتھ نشاندہی کی گئی ہے۔ ۲۳ صفحے کے اس جلیل القدر رسالے میں مقصود یہی ظاہر کرنا ہے کہ صبح کاذب و صادق کی شناخت و معرفت شرعاً کتنی اہم ہے اور وہ کس طرح حاصل ہوتی ہے اور اس میں مسائل سحر وافطار کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ اور اس رسالۂ نافعہ میں صرف دو حدیث مبارکہ شریک تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

هداية الجنان باحكام رمضان

بغیر علم کے فتویٰ دینا حرام ہے

۷۰ ۴۔ ابوداؤد ودارمی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من افتی بغیر علم کان اثمه علی من افتاه.**

جسے بے علم فتویٰ دیا گیا اس کا وبال فتویٰ دینے والے پر۔" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۲۲ هداية الجنان"۔(ابوداؤد دوم ص ۵۱۵،باب التوقی فی الفتیا)

ثبوت رویت ہلال کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۷۱ ۴۔ حدیث کریب کہ انھوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انھوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ میں دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے کریب نے کہا کیا آپ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رویت و حکم پر اکتفانہ کریں گے فرمایا لاهكذا امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا ہے (مولف) صفائے مطلع کی صورت میں ائمہ ایک کی گواہی نہیں مانتے ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی بنا پر نہ مانی ہو اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم تو بے نصاب شہادت ثابت ہو ہی نہ سکتا تھا منہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۳۲ هداية الجنان"(مسلم ۱/ ۳۴۸، باب بیان ان لکل بلد رویتهم الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویه جلد چهارم

مومن نجس نہیں ہے

۴۷۲۔ صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے لقینی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معہ حتی قعدنا فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وھو قاعد فقال این کنت یا اباھریرۃ فقلت لہ فقال سبحن اللہ یا اباھریرۃ ان المومن لایتنجس.

(ایک سفر میں) حالت جنابت میں میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوئی حضور نے میرا ہاتھ پکڑا میں حضور کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حضور بیٹھ گئے پھر میں نے اپنا ہاتھ چھڑا کر اپنے پڑاو پر آیا اور غسل کر کے جب واپس آیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما تھے حضور نے فرمایا اے ابوہریرہ تم کہاں تھے میں نے واقعہ بتایا فرمایا سبحان اللہ اے ابوہریرہ مومن نجس نہیں ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۱۷" (بخاری اول ص ۴۲، باب عرق الجنب وان المسلم لاینجس، مسلم اول ص ۱۶۲، باب الدلیل علی ان المسلم الخ)

تعجیل افطار اور تاخیر سحری مستحب ہے

۴۷۲۔ (جب آفتاب تمام وکمال ڈوبنے پر یقین ہو جائے فوراً روزہ کا افطار سنت ہے:) حدیث میں فرمایا لاتزال امتی بخیر ماعجلوا الفطر واخروا السحور.

ہمیشہ میری امت خیر سے رہے گی جب تک افطار میں جلدی اور سحری میں دیر کریں۔ مگر اتنی جلدی جائز نہیں کہ غروب مشکوک ہو اور افطار کر لے یا سحری میں اتنی دیر لگائے کہ صبح کا شک پڑ جائے۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۶۴۹"

کھجور یا چھوہارے یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنت ہے

۴۷۳۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں بسند حسن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کان

marfat.com

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات وان لم تکن تمیرات فحسا حسوات من ماء.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے قبل کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے اگر یہ بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ نوش فرماتے (مولف) (ترمذی اول ص ۱۵۰، ماجاء ما یستحب علیہ الافطار)

دعائے افطار پر مشتمل ایک حدیث

۴۷۴۔ ابو داؤد عن معاذ بن زھرۃ انہ بلغہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت عرض کرتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۱" (ابو داؤد اول ص ۳۲۲، باب القول عند الافطار)

marfat.com

تعارف

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

(دعائے افطار بعد افطار پڑھنے کا بیان)

۱۵ر رمضان المبارک ۱۳۱۲ھ میں سوال پیش ہوا کہ دعائے افطار بعد افطار پڑھی جائے یا قبل افطار ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں متعدد احادیث مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دلائل کثیرہ وافراہ سے ثابت کیا کہ افطار کی دعا بعد افطار پڑھنا ہی احوط وانسب ہے۔

پھر پانچ اعتبارات لفظیہ وعرفیہ سے بھی واضح کیا کہ بعد افطار ہی دعا پڑھنا چاہئے کہ یہ زیادہ لائق وپسندیدۂ رب عزوجل ہے۔ اور متعدد وجوہ ونصوص سے اپنے موقف کی تائید وتوثیق اور نفس مسئلہ کی صراحت ووضاحت کرنے کے بعد اخیر میں فرماتے ہیں کہ :

یہ اس مسئلہ میں اخیر کلام ہے کہ امید کرتا ہوں یہ تحقیق وتفصیل اس تحریر کے غیر میں نہ ملے۔

دلائل شرعیہ سے مملو اس گرانقدر اور وقیع رسالہ میں ۱۲۱ احادیث کریمہ زیر بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ افطار کرنے کے بعد وہ دعائیں پڑھتے تھے جو مندرجہ ذیل احادیث میں مذکور ہیں۔

۴۷۵۔ ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی عن معاذ بن زہرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد للہ الذی اعاننی فصمت ورزقنی فافطرت.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے تھے اللہ کا شکر ہے کہ اسی نے میری اعانت فرمائی تو میں نے روزہ رکھا اور مجھے رزق عطا فرمایا تو میں نے افطار کیا۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۴۷۶۔ ابن السنی نے کتاب مذکور اور طبرانی نے معجم کبیر اور دار قطنی نے سنن میں موصولا یوں تخریج کی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال اللھم لک صمنا وعلی رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا تو تو قبول فرما کہ تو سنتا جانتا ہے۔ (مولف) (عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۲۸)

۴۷۷۔ نیز حدیث ابی داؤد ونسائی ودار قطنی وحاکم وغیرہم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ تعالیٰ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افطار کے وقت فرماتے تھے کہ پیاس ختم ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۳ العروس المعطار"۔ (ابوداؤد اول ص ۳۲۱، باب القول عند الافطار)

marfat.com

تعجیل افطار کے استحباب پر مشتمل ایک حدیث

۴۷۸۔ رب العزت تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ان احبی (احب) عبادی الی اعجلهم فطرا.

مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔ رواہ الامام احمد والترمذی وحسنه وابنا خزیمة وحبان فی صحیحیه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه تعالیٰ وتقدس۔(ترمذی اول ص ۱۵۰، باب ماجاء فی تعجیل الافطار)

غروب آفتاب وقت افطار ہے

۴۷۹۔ الحاکم وصححه عن سهل بن سعد والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنهما وهذا حدیث سهل قال کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا فاوفی علی شئی فاذا قال غابت الشمس افطر.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو کسی آدمی کو حکم فرماتے کہ بلندی سے آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ کہتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرمالیتے۔(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار"

۴۸۰۔ ولفظ حدیث ابی الدرداء امر رجلا یقوم علی نشز من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر.

ابودرداء کی حدیث میں ہے کہ قریب غروب کسی کو حکم فرماتے کہ بلندی پر کھڑا ہو کر آفتاب کو دیکھتا رہے جب وہ عرض کرتا کہ سورج ڈوب گیا تو حضور تناول فرماتے۔(مولف)

۴۸۱۔ وفی کشف الغمة عن جمیع الامة الامام العارف سیدی عبدالوهاب الشعرانی قدس سره الربانی کانت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها تقول رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاها فی فیه.

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حالت روزہ میں دیکھا کہ چھوہارا لے کر غروب شمس کا انتظار فرماتے جب سورج ڈوب جاتا تو چھوہارا تناول فرمالیتے۔(مولف)

marfat.com

تسبیح فاطمہ

۴۸۲۔ صحیح بخاری شریف میں ہے تسبحون دبر کل صلاۃ عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا.

ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ، دس بار الحمد للہ، اور دس بار اللہ اکبر کہتے۔

(مولف)(بخاری دوم ص ۹۳۷، باب الدعاء بعد الصلاۃ)

اللہ اکبر کہنے کے بارے میں تین حدیثیں

۴۸۳۔ صحیح بخاری شریف میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کنا اذا صعدنا کبرنا واذا نزلنا سبحنا.

جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نیچے اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۵، العروس المعطار" (بخاری دوم، ص ۴۲۰، باب التسبیح اذا ھبط وادیا)

۴۸۴۔ حدیث بخاری یکبر علی کل شرف

ہر بلندی پر تکبیر کہتے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا اراد سفرا او رجع)

۴۸۵۔ صحیحین میں ہے عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایھا الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لاتدعون اصم ولا غائبا ولکن تدعون سمیعا بصیرا.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اپنے نفس پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے اور غائب سے دعا نہیں کر رہے ہو بلکہ اس رب کریم سے دعا کر رہے ہو جو سنتا دیکھتا ہے۔ (مولف) (بخاری دوم ص ۹۴۴، باب الدعاء اذا علا عقبۃ)

بہترین دعا اور بہترین ذکر کے بارے میں دو حدیثیں

۴۸۶۔ جامع ترمذی میں ہے عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیر الدعاء دعاء عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو

marfat.com

علی کل شئی قدیر. قال الترمذی حدیث حسن غریب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین دعا عرفہ کی دعا ہے اور اس سے بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے نبیوں نے فرمائی وہ یہ ہے لاالہ الا اللہ الخ۔ (مولف) "فتاویٰ رضوی ج۴ ص۶۵۵، العروس المعطار" (ترمذی دوم ص۱۹۹، باب فی دعاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتعوذہ الخ)

۴۸۷۔ ترمذی نسائی ابن ماجۃ ابن حبان حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی **قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افضل الذکر لا الہ الا اللہ وافضل الدعاء الحمد للہ حسنہ الترمذی وصححہ الحاکم.**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ذکر لاالہ الااللہ اور افضل دعاء الحمد للہ ہے۔ (مولف) (ابن ماجۃ دوم ص۲۷۸، باب فضل الحامدین، (ترمذی دوم ص۱۷۶، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ)

روزے کی جزاء کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۴۸۸۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: **الصوم لی وانا اجزی بہ۔**

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں یا میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج۴ ص۶۵۵، العروس المعطار"۔ (نسائی اول ص۳۰۸، فضل الصیام الخ)

روزہ دار کو افطار کرانے کی فضیلت پر مشتمل چند احادیث کریمہ

۴۸۹۔ **ابن خزیمۃ فی صحیحہ ومن طریقۃ البیھقی وابوالشیخ ابن حبان فی الثواب عن سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرفعہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فضائل شھر رمضان قال من فطر فیہ صائما کان مغفرۃ لذنوبہ وعتق من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینقص من اجرہ شئی قالوا یا رسول اللہ لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم. الحدیث.**

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کے فضائل میں فرمایا کہ جو رمضان میں روزہ دار کو افطار کرائے تو گناہوں سے اس کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی ہو جائے گی اور اس کو بھی اتنا ہی ثواب ہو گا بغیر

marfat.com

کسی نقصان کے جتنا اس کو ہوگا، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اتنا نہیں ہے کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۶، العروس المعطار"

(ترمذی ۱/ ۱۶۶، باب ماجاء فی فضل من فطر صائما)

۴۹۰۔ وفی روایة ابی الشیخ فقلت یا رسول الله افرأیت من لم یکن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأیت ان لم یکن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأیت ان لم یکن عنده قال فشربة من ماء.

اور ایک روایت میں ہے کہ میں (سلمان فارسی) نے عرض کی یارسول اللہ اس کے لئے کیا حکم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے فرمایا مشت بھر کھانا ہی سہی، میں نے عرض کی اگر اس کے پاس روٹی کا لقمہ بھی نہ ہو حضور نے فرمایا کہ پانی ملا ہوا دودھ ہی سہی، پھر میں نے عرض کی اگر وہ بھی نہ ہو تو فرمایا کہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پلا دینا۔ (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

(الترغیب والترھیب ۲ / ۱۴۴، الترغیب فی اطعام الطعام)

۴۹۱۔ وفی حدیث ابی داؤد وغیره بسند صحیح عن انس رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة.

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سعد بن عباد کے یہاں تشریف لائے انھوں نے روٹی اور زیتون پیش کیا حضور نے تناول فرمانے کے بعد فرمایا تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا اور تمہارا کھانا نیکوں نے کھایا اور ملائکہ نے تم کو دعائے رحمت و مغفرت دی (مولف) (ابوداؤد دوم ص ۵۳۸، باب فی الدعاء لرب الطعام)

۴۹۲۔ وفی لفظ افطرنا مرة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقربوا الیه زیتا فاکل واکلنا حتی فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملئکة وافطر عندکم الصائمون.

دوسری روایت میں یوں ہے کہ ہم نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ افطار کیا تو زیتون پیش کیا گیا تناول کے بعد حضور نے فرمایا کہ تمہارا کھانا ابرار نے کھایا اور فرشتوں نے دعائے مغفرت کی اور روزہ داروں نے افطار کیا۔ (مولف) (مشکوۃ ص ۳۶۹، باب

marfat.com

الضیافة الفصل الثانی)

روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا پیش کرے تو وہ کیا کرے ؟.

۴۹۳۔الدار قطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی احدکم طعامہ وھو صائم فلیقل بسم اللہ والحمد للہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت وعلیک توکلت سبحنک وبحمدک تقبل منی انک انت السمیع العلیم.

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے کھانا (وقت افطار) پیش کیا جائے اور وہ روزہ دار ہو تو کہے بسم اللہ والحمد للہ الخ۔(مولف)

دعائے افطار

۴۹۴۔ حدیث طبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال بسم اللہ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقت افطار فرماتے بسم اللہ اللھم الخ۔(مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۷، العروس المعطار"

بیت الخلاء کی دعاء

فی حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث. رواہ الائمۃ احمد والستۃ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو فرماتے اللھم انی اعوذبک الخ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۴، العروس المعطار "(بخاری دوم ص ۹۳۶، باب الدعاء عند الخلاء)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت پر چند احادیث کریمہ

۴۹۵۔ بیہقی و شعب الایمان اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کی فی رجب یوم و لیلة من صام ذلك اليوم و قام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقين من رجب و فيه بعث الله تعالیٰ محمدا صلى الله تعالیٰ عليه وسلم۔

رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گزارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو اور وہ ۲۷ رجب ہے اسی تاریخ کو اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قال البیهقی منکر۔" فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵"

۴۹۶۔ نیز ائی میں بطریق ابان بن عیاش حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی فی رجب ليلة يكتب للعامل فيها حسنات مائة سنة و ذلك لثلث بقين من رجب فمن صلى فيه اثنتى عشر ركعة يقراء فى كل ركعة فاتحة الكتاب و سورة من القرآن و يتشهد فى كل ركعة و يسلم فى آخرهن ثم يقول سبحن الله و الحمد لله و لااله الا الله و الله اكبر مائة مرة و يستغفر مائة مرة و يصلى على النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مائة مرة و يدعو لنفسه بما شأ من دنياه او آخرته و يصبح صائما فان الله يستجيب دعاء ه كله الا ان يدعو فى معصية۔

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں بعد سلام سبحان الله و الحمد لله و لااله الا الله و الله اکبر سو بار استغفار سو بار درود سو بار اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے

marfat.com

اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے سوائے اس دعاء کے جو گناہ کے لئے ہو۔قال البیھقی ھو اضعف من الذی قبلہ قال ابن حجر فیہ متھمان۔

۴۹۷۔ فوائد نہاد میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و دعا عند افطارہ کانت کفارۃ عشر سنین۔

۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ اسنادہ منکر۔

۴۹۸۔ جزء ابی معاذ مروزی میں بطریق شہر بن حوشب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً مروی من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب اللہ لہ صیام ستین شھرا وھو الیوم الذی ھبط فیہ جبریل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالرسالۃ۔

جو رجب کی ستائیسویں کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ساٹھ مہینے کے روزوں کا ثواب لکھے اور وہ وہ دن ہے جس میں جبریل علیہ الصلاۃ والسلام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پیغمبری لے کر نازل ہوئے۔(فضائل اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔ منہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۸"

دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت

۴۹۹۔ صوم وغیرہ اعمال صالحہ کے لئے بعد رمضان مبارک سب دنوں سے افضل عشرۂ ذی الحجہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام العمل الصالح فیھن احب الی اللہ تعالیٰ من ھذہ الایام (العشر) قالوا یا رسول اللہ و لا الجھاد فی سبیل اللہ قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجلا خرج بنفسہ و مالہ ثم لم یرجع من ذلك بشیء۔

ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ اور نہ راہ خدا میں جہاد، فرمایا اور نہ راہ خدا میں جہاد مگر وہ کہ اپنی جان و مال لے کر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔ رواہ البخاری و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ و الطبرانی فی الکبیر بسند جید و البیھقی کلھم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما و الطبرانی فیہ بسند صحیح عن ابن مسعود و البزار فی مسندہ بسند حسن و ابویعلی بسند صحیح و ابن حبان فی صحیحہ عن جابر عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔(ترمذی اول، ص

۱۵۸۔ باب ماجاً فی العمل فی ایام العشر)(بخاری اوّل، ص: ۱۳۲،باب فضل العمل فی ایام التشریق)

۵۰۰۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما من ایام احب الی اللہ تعالیٰ ان تعبد (یتعبد) لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھابقیام لیلۃ القدر۔

اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں ان کے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و البیھقی۔"فتاوی رضویہ، ج ۴، ص ۶۵۹"۔(ترمذی اول، ص ۱۵۸۔ باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر)

صوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کی فضیلت پر تین حدیثیں

۵۰۱۔ الائمۃ الستۃ الا البخاری عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ قال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ سال گزشتہ اور سال آئندہ کے گناہوں کو مٹاتا ہے۔(مولف)(مسلم اول ص ۳۶۸،باب استحباب صیام ثلثۃ ایام الخ)

۵۰۲۔ ولابی یعلی بسند صحیح عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صام یوم عرفۃ غفرلہ ذنب سنتین متتابعین.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے پے در پے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔(مولف) (الترغیب والترھیب ۲ / ۱۱۲، الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

۵۰۳۔ وللطبرانی بسند حسن والبیھقی واللفظ لہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول صیام یوم عرفۃ کصیام الف یوم.

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یوم عرفہ کا روزہ ہزار دن کے روزوں کے مثل ہے۔ (مولف)(الترغیب والترھیب

marfat.com

۲/۱۱۲،الترغیب فی صیام یوم عرفۃ)

صوم عرفہ وصوم عاشورا کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۰۴۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه وسنة خلفه ومن صام عاشوراء غفرله سنة. رواه الطبرانی بسند حسن فی معجمه الاوسط عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه.

جس نے یوم عرفہ کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے دو سال کے گناہ معاف ہو گئے۔اور جس نے عاشوراء (دسویں محرم) کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف ہو گئے۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۹"(الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۲،الترغیب فی صیام یوم عرفة)

۵۰۵۔الطبرانی فی الکبیر والصغیر عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند لابأس به عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة. (یوما)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب تیس نیکیاں ہیں (مولف) (الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۴، الترغیب فی صیام شهر الله المحرم)

صوم نفل میں سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں

۵۰۶۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان.

رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کی وجہ سے۔رواہ الترمذی واستغربه والبیهقی فی الشعب وفیه صدقة بن موسیٰ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۵۹

"(الترغیب والترھیب ۲/ ۱۱۷،الترغیب فی صوم شعبان)

۲۷ رجب کے روزہ کی فضیلت وبرکت پر ایک حدیث پاک

۵۰۷۔ حدیث موقوف ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے من صام یوم سبع وعشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ستین شهرا.

جو ۲۷ رجب کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے پانچ برس کے روزوں کا ثواب لکھے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۶۰"

سالانہ وماہانہ اور ہفتہ وارانہ چند روزوں کے فضائل

۵۰۸۔ شش عید وایام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب لاتا ہے،

marfat.com

اور روزہ دو شنبہ وروزہ پنج شنبہ وروزہ چہار شنبہ وپنج شنبہ کہ دوزخ سے آزاد ہیں وروزہ چہار شنبہ وپنج شنبہ وجمعہ کہ جنت میں گوہر ویاقوت وزبرجد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنج شنبہ یا شنبہ بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔ رواہ البیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۶۰" (الترغیب و الترھیب ۲ / ۱۱۰، ۱۲۰-۱۲۵-۱۲۶، کتاب الصوم)

رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے

۵۰۹۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ معی.**

رمضان مبارک میں ایک عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۰"۔ (الترغیب و الترھیب ۲ / ۱۸۲ الترغیب فی العمرۃ فی رمضان)

marfat.com

تعارف

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

(حرمین طیبین میں سکونت کرنے کا بیان)

۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۰۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ والدین اور اولاد کو چھوڑ کر حرمین شریفین میں سکونت اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

سوال چونکہ عربی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا نے بھی اس کا مدلل و مفصل جواب زبان عربی میں تحریر کیا جیسا کہ آپ کا طریقہ ہے کہ سوال جس زبان اور جس نہج پر ہوتا ہے اسی زبان و بیان اور اسی انداز سے اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں یہ ان کی شان تحقیق و تدقیق کی ادنیٰ مثال ہے، لہذا اس سوال کے جواب میں انھوں نے احادیث مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اقوال ائمہ اور ارشادات فقہاء سے ثابت کیا کہ حرمین شریفین میں سکونت و بود و باش اختیار کرنا محمود و پسندیدہ کام نہیں ہے کہ وہ غایت ادب و احترام اور نہایت اجلال و اکرام کا مقام ہے، اگر وہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ کے مماثل ہے تو وہاں کا ایک گناہ بھی تو سو ہزار کے برابر ہے۔

اور بعض ائمہ نے سکونت کے جواز بلا کراہت کا قول کیا ہے، لیکن امام احمد رضا نے حرمین طیبین میں مجاورت کے مکروہ ہونے کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور امامنا الاعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا ہے کہ اجازت والدین کے باوجود حرم کعبہ میں سکونت و مجاورت بہتر نہیں، اور اگر والدین کی رضا نہ ہو یا اولاد صغار و مفلس و محتاج ہوں تو بدر جہا اولیٰ وہاں ہجرت کر جانا ناجائز و ممنوع ہوگا۔

مسئلہ سکونت حرمین پر اس تحقیقی رسالے میں ۱۸ احد یثیں شامل مضمون ہیں۔

marfat.com

احادیث

صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین

اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اعمال

۵۱۰۔ اخرج احمد والشیخان وابوداؤد والنسائی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلوۃ علی وقتھا قلت ثم ای قال برالوالدین قلت ثم ای قال الجھاد فی سبیل اللہ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا والدین کے ساتھ نیکی کرنا، میں نے عرض کی پھر فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا (مولف) (بخاری اول ص ۷۶، باب فضل الصلوۃ لوقتھا)

والدین کی رضاجوئی کی اہمیت پر ایک حدیث

۵۱۱۔ اخرج الترمذی وابن حبان والحاکم والطبرانی عن عبداللہ بن عمرو والبزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال رضا الرب فی رضا الوالدین وسخط الرب فی سخط الوالد، ولفظ البزار الوالدین فی الموضعین.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۳۷۶، صیقل لرین"۔ (ترمذی دوم ص ۱۲، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی خدمت جہاد کے برابر ہے اس پر چند احادیث کریمہ

۵۱۲۔ اخرج احمد والستۃ الا ابن ماجۃ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما ومسلم وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجھاد فقال احی والداک قال نعم قال

marfat.com

ففيهما فجاهد.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر جہاد کی اجازت مانگی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کی کہ ہاں زندہ ہیں تو حضور نے فرمایا کہ انھیں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔ (مولف) (بخاری اول ص ۴۲۱، باب الجهاد باذن الابوين)

۵۱۳۔ اخرج مسلم فی روایة له عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ابایعك علی الهجرة والجهاد ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال فهل من والدیك احدحی قال نعم بل کلاهما حی قال فتبتغی الاجر من الله تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن صحبتهما.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کی یارسول اللہ میں آپ سے ہجرت وجہاد پر بیعت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ثواب کا طالب ہوں حضور نے فرمایا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی ایک زندہ ہے اس آدمی نے عرض کیا ہاں بلکہ دونوں زندہ ہیں حضور نے فرمایا تو کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا ہاں حضور نے فرمایا کہ اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۳۱۳، کتاب البر والصلة والادب)

۵۱۴۔ واخرج ابو داؤد عنه رضی الله تعالیٰ عنه بلفظ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال جئت ابا یعك علی الهجرة وترکت ابوی یبکیان قال فارجع الیهما فاضحکهما کما ابکیتهما.

انہیں سے ان لفظوں میں مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں آکر عرض کی کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں اور میں والدین کو روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں حضور نے فرمایا کہ ان کے پاس واپس جاؤ پھر انہیں اس طرح ہنساؤ جس طرح تم نے انھیں رلایا ہے۔ (مولف) (ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان)

۵۱۵۔ اخرج ایضا عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال هل لك احد

marfat.com

باليمن قال ابواى قال اذنالك قال لا قال فارجع اليهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا فبرهما.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یمن کا ایک آدمی ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت شریفہ میں آیا تو حضور نے فرمایا کہ کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے اس نے کہا کہ میرے والدین ہیں حضور نے فرمایا ان دونوں نے تم کو اجازت دے دی ہے اس نے عرض کیا کہ نہیں حضور نے فرمایا کہ تم والدین کے پاس جا کر اجازت مانگو اگر وہ اجازت دیدیں تو جہاد کرو ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۴ صیقل الرین "۔ (ابوداؤد اول ص ۳۴۲، باب فی الرجل یغزو الخ)

۵۱۶۔ اخرج النسائی وابن ماجة والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم والطبرانی باسناد جيد عن معاوية بن جاهمة ان جاهمة رضی الله تعالیٰ عنه جاء الى النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم اردت ان اغزو وقد جئتك استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند (تحت) رجليها.

حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت مقدسہ میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے حضور مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو حضور نے فرمایا کیا تمہاری ماں ہے انھوں نے عرض کیا کہ ہاں میری ماں موجود ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی خدمت لازم کرلو کیونکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔ (مولف) (نسائی دوم، ۵۳، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے اس پر دو حدیثیں

۵۱۷۔ ولفظ الطبرانی قال اتيت النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم استشيره فی الجهاد فقال النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما.

اور طبرانی کے لفظ یہ ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اس لئے آیا کہ جہاد کے بارے میں مشورہ کروں تو حضور نے فرمایا کیا تمہارے

marfat.com

ہیں میں نے عرض کیاہاں فرمایاکہ دونوں کی خدمت لازم کرلو کیونکہ جنت دونوں کے قدموں کے نیچے ہے۔(مولف)(الترغیب والترھیب ۳/۳۱۶،الترغیب فی برالوالدین)

۵۱۸۔ اخرج هذا اعنی الطبرانی عن طلحة بن معوية السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال اتيت النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقلت يا رسول الله انی اريد الجهاد فی سبيل الله قال امك حية قلت نعم قال النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم الزم رجليهما فثم الجنة.

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہاکہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کا عزم رکھتا ہوں فرمایا تمہاری ماں زندہ ہیں میں نے کہاہاں حضور نے فرمایاان کے قدموں کو لازم کرلو یعنی ان کی خدمت کرو کہ جنت وہیں ہے(مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۴ صیقل الرین "۔(الترغیب والترھیب ۱/۳۱۶، الترغیب فی برالوالدین)

مومن کامل کی معرفت پر ایک حدیث

۵۱۹۔اخرج البخاری وابوداؤد والنسائی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما (اصل میں بیاض ہے) الی النبی صلی اللہ تعالیٰ عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهی الله تعالیٰ عنه.

مومن کامل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو منہیات سے باز رہے۔(مولف) (بخاری ۱/۶ باب المسلم من سلم الخ)

فقیہ عالم راہ راست سے نہیں بہک سکتا بخلاف جاہل عابد کے کہ اس کا بہکنا ممکن ہے

۵۲۰۔ اخرج الترمذی وابن ماجة عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال فقيه واحد اشد علی الشيطان من الف عابد.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ایک فقیہہ شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔(مولف) (ترمذی دوم ص ۹۷، باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة، ابن ماجۃ اول ص ۲۰، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

جریج راہب نے ماں کی پکار کا جواب نہیں دیا اس پر ایک حدیث

۵۲۱۔ عن النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم انه قال لو كان جريج الراهب فقيها

marfat.com

عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولی من عبادة ربه۔ اخرج الحسن بن سفیان فی مسنده والحکیم المولیٰ الترمذی فی نوادره وابن قانع فی معجمه والبیهقی فی شعب الایمان عن شهر بن حوشب عن حوشب بن یزید عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جریج راہب اگر فقیہ عالم ہوتا تو جان لیتا کہ ماں کی پکار پر لبیک کہنا اپنے رب کی نفل عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔ (یعنی ایک مرتبہ جریج عبادت میں مشغول تھا کہ اس کی ماں نے آکر آواز دی جریج نے جواب نہیں دیا تو اس کی ماں نے بددعا کردی کہ اے اللہ جریج کا منہ کالا کردے اس کے بعد ایک فاحشہ عورت نے اس پر بدکرداری کا الزام لگادیا تھا۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۵ صیقل الرین "۔ (کنز العمال ص ۵۵ ج ۲۲)

توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں حدیث میں ہے

۵۲۲۔ اخرجه احمد والترمذی وابن ماجة والحاکم عن انس عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل بنی آدم خطأ وخیر الخطائین التوابون.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد آدم تو خطاکار ہیں لیکن ان خطاکاروں کے بہتر توبہ کرنے والے ہیں۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷، صیقل الرین "۔ (ابن ماجۃ دوم ص ۳۲۳، باب ذکر التوبة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت پر دو حدیثیں

۵۲۳۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم فقهه (ای ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما) فی الدین . اخرجه الشیخان۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ اس (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دین میں فقیہہ بنادے۔ (مولف) (مسلم دوم ص ۲۹۸، باب من فضائل عبداللہ بن عباس)

۵۲۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمه الکتاب۔ اخرجه الشیخان۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اے اللہ ان (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو علم دے دے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۷ صیقل الرین "۔ "(بخاری اول ص ۵۳۱، مناقب ابن عباس)

مکہ معظمہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا حدیث میں ہے

۵۲۵۔ عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ما من بلدة یواخذ العبد فیها بالهمة

marfat.com

قبل العمل الا مكة.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ کے علاوہ کوئی شہر ایسا نہیں جس میں گناہ کرنے سے پہلے صرف عزم گناہ پر مواخذہ ہو۔ (مولف)

ساکنان مکہ کے بارے میں ایک حدیث پاک

۵۲۶۔وقال سعید بن المسیب للذی جاء من اهل المدینة یطلب العلم ارجع المدینة فانا نسمع ان ساکن مکة لایموت حتی یکون الحرم عنده بمنزلة الحل لما یستحل من حرمها.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص مدینہ طیبہ سے حصول علم کے لئے مکہ مکرمہ آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ مدینہ منورہ لوٹ جائے کہ ہم نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ کا باشندہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ حرم ان کے نزدیک حل کے مثل ہو جائے گا کہ وہ حرم کو حل تصور کرے گا۔ (مولف)

مکہ میں گناہ سرزد ہو جانے کے بارے میں حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کا فرمان

۵۲۷۔وعن عمر رضی الله تعالیٰ عنه خطیئة اصیبها بمکة اعز علی من سبعین خطیئة بغیرها.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ پر مکہ کا ایک گناہ زیادہ بھاری ہے دوسری جگہ کے ستر گناہوں سے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۷۸، صیقل الرین"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد چہارم

کسی عورت کو غیر محرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایحل لامرأۃ ان تومن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ الا مع ذی رحم محرم یقوم علیھا.**

حلال نہیں اس عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر کہ ایک منزل کا بھی سفر کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔ یعنی بچہ یا مجنون یا بے غیرت فاسق نہ ہو ایسا اگر محرم ہو تو اس کے ساتھ بھی سفر حرام ہے کہ اس سے حفاظت نہ ہو سکے گی یا نا حفاظتی کا اندیشہ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۲" (الترغیب والترھیب ۴ / ۷۲ ترھیب المرأۃ ان تسافر)

مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے

۵۲۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مال حرام لے کر حج کو جاتا ہے وہ لبیک کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے **لا لبیک ولا سعدیک وحجک مردود علیک حتی ترد مافی یدیک.**

نہ تیری حاضری قبول نہ تیری خدمت مقبول اور تیرا حج تیرے منہ پر مردود جب تک تو یہ حرام مال جو تیرے ہاتھوں میں ہے واپس نہ دے دے۔" فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۵" (الترغیب والترھیب ۲ / ۱۸۱، الترغیب فی النفقۃ فی الحج)

مدینہ کی افضلیت پر ایک حدیث پاک

۵۳۰۔ طبرانی کی حدیث ہے **المدینۃ افضل من مکۃ.**

مکہ سے مدینہ افضل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۴ ص ۶۸۷" (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۱۳)

marfat.com

تعارف

انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ

(آداب سفر مقدمات حج احکام حج احرام طواف اور طریقۂ حج وغیرہ کا بیان)

حج کے احکام و مسائل میں ۳۵ صفحات پر مبسوط یہ رسالۂ مبارکہ کسی سوال کا جواب نہیں ہے جیسا کہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکثر و بیشتر رسائل کا حال ہے کہ وہ کسی نہ کسی استفتاء کا جواب ہوتے ہیں، بلکہ یہ آپ کے بعض احبا کی طلب پر ایک مستقل تالیف ہے چنانچہ خود وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"یہ چند حرف ہدایت حجاج کے لئے ہیں، ان میں اکثر کتاب مستطاب "جواہر البیان شریف تصنیف لطیف اقدس حضرت خاتم المحققین سیدنا و مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب قادری برکاتی قدس سرہ الشریف سے التقاط کئے ہیں۔"

"۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا خاں قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادۂ حج ہے، بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے آمین"

اس رسالۂ عجالہ میں چھ فصلیں ہیں اور ایک وصل اور ہر فصل و وصل کے مندرجات نمبروار ذکر کئے گئے ہیں۔

فصل اول : آداب سفر و مقدمات حج میں، اس میں ۴۸ ہدایات و نصیحتیں ہیں۔

فصل دوم : احرام اور اس کے احکام اور داخلی حرم محترم و مکہ مکرمہ و مسجد حرام میں۔ اس میں ۲۰ مسائل و قواعد شرعیہ ہیں۔ اور مسئلہ نمبر ۹ کے ضمن میں ان ۵۳۰ چیزوں کا ذکر ہے جو حالت احرام میں کرنا حرام و ممنوع ہیں۔

فصل سوم : طواف و سعی صفا و مروہ کا بیان، اس میں ۳۶ ہدایات و طریقے ہیں جو حاجیوں کے لئے قابل لحاظ ہیں۔ اور اس فصل میں ایک نقشہ کے ذریعہ سے مسجد حرام، مقام

marfat.com

ابراہیم، باب السلام، باب الصفا، تمام مصلوں کے مقامات رکن شامی و عراقی، ملتزم و سنگ اسود، چاہ زمزم اور صفا و مروہ وغیرہ سمجھا گیا ہے اور ہر ایک کی تفصیل و تعیین بھی کی گئی ہے۔

فصل چہام : منیٰ کی روانگی اور عرفہ کا وقوف، اس میں ۲۴ مسائل و ترتیبات ہیں۔

فصل پنجم : منیٰ و مزدلفہ و باقی افعال حج میں، اس میں ۵۷ طریقہ حج و زیارت وغیرہا مذکور ہیں۔

فصل ششم، جرم اور ان کے کفارے، اس فصل میں ۶۰ مسائل و تہدیدات ہیں ان میں سے بعض کے ارتکاب سے دم لازم ہوگا اور بعض سے صدقہ۔

فصل ہفتم : حاضری سرکار اعظم مدینہ طیبہ حضور حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس وصل میں روضۂ کریم کے ۴۰ آداب و فضائل کا بیان ہے۔

مسائل حج و احرام اور طواف وغیرہ پر مشتمل اس مفید عوام و خواص جلیل القدر رسالے میں ۸ حدیثیں زونق تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

انوار البشارة فی مسائل الحج و الزیارة

ایک آدمی کو تنہا سفر کرنا منع ہے

۵۳۱۔ حدیث میں ہے جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۶۹۱ انوار البشارة"۔ (مشکوۃ ۲/ ۳۳۹، باب آداب السفر الفصل الثانی)

درود پاک پڑھنے کی فضیلت پر ایک حدیث

۵۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا یکفی همك ویغفرلك ذنبك. ایسا (جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھے گا) کرے گا تو اللہ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۱ انوار البشارة"

آب زمزم کے بارے میں تین حدیثیں

۵۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کے لئے ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارة"۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۴۔ حدیث میں ہے ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زمزم کو کھ بھر کر نہیں پیتے۔ (ابن ماجہ دوم ص ۲۲۶، باب الشرب من زمزم)

۵۳۵۔ حدیث چاہ زمزم میں نظر کرنا دافع نفاق ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۷۰۲ انوار البشارة"

ایک مفید و نافع دعاء

۵۳۶۔ حدیث میں ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخشدوں گا غم دور کروں گا، محتاجی اس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اس کے پاس آئے گی گو وہ اسے نہ چاہے (دعا یہ ہے) اللهم انك تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی سوالی وتعلم مافی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللهم انی اسئلك ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ماکنت لی

marfat.com

ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم الراحمین.

الٰہی تو میرا چھپا اور ظاہر سب جانتا ہے تو میرا عذر قبول فرما اور میری حاجت تجھے معلوم ہے تو میری مراد دے اور جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے تو میرے گناہ بخش دے الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے اور سچا یقین کہ میں جانوں کہ مجھے وہی ملے گا جو تو نے میرے لئے لکھ دیا ہے اور اس معاش پر راضی ہونا جو تو نے مجھے نصیب کی ہے اے سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان۔

حضرت جبریل علیہ السلام کے ملتزم سے لپٹ کر دعاء کرنے کے بارے میں ایک حدیث

۵۳۷۔ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہ دعا کر رہے ہیں **یا واجد یا ماجد لاتزل عنی نعمة انعمتها علی.**

اے قدرت والے اے عزت والے مجھ سے زائل نہ کر جو نعمت تو نے مجھے بخشی ہے۔

"فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۰۲۔ انوار البشارۃ"

مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں پڑھنے کی فضیلت و برکت

۵۳۸۔ صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔"

فتاویٰ رضویہ ج ۴ ص ۲۲۷ انوار البشارۃ "(الترغیب والترھیب ۲/ ۲۱۵، الترغیب فی الصلاۃ فی المسجد الحرام)

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد پنجم

قواعد شرعیہ و فقہی جزئیات و مسلمات کا عظیم و جلیل شاہکار "فتاوی رضویہ جلد پنجم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محققانہ و فاضلانہ بصیرت، فکر رسا اسلوب تحقیق اور نادر انداز استدلال کا واضح و روشن ثبوت ہے۔

اس فقہی انسائیکلو پیڈیا کے مضامین کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الایمان، اور کتاب الحدود والتعزیر پر مشتمل ہیں۔

کتاب النکاح : میں ۵۵۰ مسائل شرعیہ پر علمی و تحقیقی بحث کی گئی ہے اور اس میں یہ ابواب ہیں :

باب المحرمات : باب الولی، باب الکفاءۃ فی النکاح، باب المھر، باب الجھاز، باب نکاح الکافر، باب المعاشرۃ اور باب القسم۔

کتاب الطلاق : کے ضمن میں ۳۷۴ مسائل شرعیہ مذکور ہیں اور اس میں یہ ابواب ہیں۔

باب الکنایہ، باب التعلیق، باب الایلاء، باب الخلع، باب الظھار، باب العدۃ، باب الحداد (سوگ)، باب النسب، باب الحضانۃ (پرورش) اور باب النفقہ۔

کتاب الایمان : کے تحت ۴۳ مسائل اور دو ابواب ہیں۔ باب النذر، باب الکفارہ۔

کتاب الحدود والتعزیر میں ۳۵ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح یہ جلد ۱۰۰۲ تحقیقی و علمی فتووں پر مبسوط و مشحون ہے۔

مذکورہ ابواب کے علاوہ ضمناً اس جلد میں فقہ کے ہزارہا مسائل و دیگر فوائد مزید ہیں جو ۴۷ مختلف عنوانات کے تحت زینت افروز تصنیف ہو رہے ہیں۔ یعنی :۔

نماز، روزہ، حج، جنائز، حیض، رضاع، رجعت، لعان، عنین، عتاق، سیر، شرکت، وقف، بیوع، قرض کفالت، قضا، رسم الافتاء والمفتی، شہادۃ، وکالت، دعوی، اقرار، صلح، امانت، عاریت،

marfat.com

ہبہ، اجارہ، ولاء، اکراہ، ہجر، غصب، ضمان، تقسیم، مزارعہ، ذبح، حظر واباحت، اشربہ، رہن، فرائض، عقائد، تفسیر، فوائد حدیثیہ، فوائد فقہیہ، تاریخ، فضائل ومناقب، حمیات، اور ردوہابیہ و غیرھم من المبتدعین۔

اور زیر تبصرہ اس جلد میں معلومات افزااور انتہائی وقیع وگرانقدر دس رسائل علمیہ بھی شامل تحریر ہیں، اور جو ۳ رسائل دستیاب نہ ہونے کے سبب شریک اشاعت نہیں ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں :

۱-حق الاحقاق فی حادثة من نوازل الطلاق۔ (حالت غصہ میں طلاق دینے کا بیان)

۲- الکائس الدھاق باضافة الطلاق۔ (اضافت طلاق کا بیان)

۳- الجواھر الثمین فیما ینعقد به الیمین۔ (انعقاد قسم کا بیان)

میں نے جملہ دس رسائل میں سے ۷ رسائل سے احادیث کا استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اپنے مقام پر آئے گا اور جن ۳ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہیں۔

۱-عباب الانوار ان لانکاح بمجرد الاقرار، (مجرد اقرار سے نکاح منعقد نہیں ہوتا)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے بیس سے زائد کتب فقہ کے حوالوں اور کتب مذہب کی نصوص وعبارتوں سے ثابت کیا ہے کہ مرد وزن کے مجرد اقرار سے انعقاد نکاح دیانۃ ثابت نہ ہوگا، اگرچہ قضاء ثابت ونافذ ہو جائے گا، یعنی جن الفاظ سے کسی امر کی خبر مقصود ہو ان سے نکاح منعقد نہ ہوگا، انعقاد نکاح کے لئے لفظ انشاء وعقود کا ہونا ضروری ہے جب کہ دو شاہد بھی ان کی اس گفتگو کو عقد نکاح سمجھیں۔

۲- البسط المسجل فی امتناع الزوجة بعد الوطی للمعجل۔ (مہر کے لئے وطی کے بعد بھی زوجہ کو منع نفس کا حق ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر مہر معجل کے عوض نکاح ہو پھر وطی وتصرف بھی ہو جائے تو اس کے باوجود زوجہ کو اختیار ہے کہ جب تک مہر معجل وصول نہ کرلے اپنے آپ کو تسلیم نہ کرے اور اس طرح منع نفس سے وہ ناشزہ ونافرمان بھی نہ ہوگی، پھر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان عالیشان سے اس مسئلہ کی مزید تائید و توثیق کی گئی ہے۔

۳- رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق۔ (طلاق کے کنائی الفاظ کے بیان میں)

اس رسالے میں طلاق بائن ورجعی کے کثیر الفاظ شمار کئے گئے ہیں، یعنی ۱۲۵ ایسے الفاظ

marfat.com

مذکور ہیں کہ اگر طلاق کی نیت ہو تو ان سے طلاق بائن واقع ہو گی، اور ۳۵ وہ الفاظ ہیں جن سے بغیر نیت کے بھی طلاق بائن پڑ جائے گی۔ اور ۳۷ طلاق رجعی کے الفاظ ہیں کہ بغیر نیت کے طلاق رجعی واقع ہو گی اور ۲۰ الفاظ سے بحالت نیت طلاق رجعی پڑے گی، اس طرح کل الفاظ طلاق ۲۵۳ ہوتے ہیں کہ ۱۶۰ الفاظ سے طلاق بائن پڑے گی اور ۹۳ سے طلاق رجعی۔

اور اختتام رسالہ میں ۱۹۸ الفاظ طلاق کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

اور یہ محققانہ رسالہ امام احمد رضا بریلوی کی تحقیقات کا ایک نادر الوجود شاہکار ہے کہ الفاظ طلاق پر مشتمل ایسا جامع بیش بہا مجموعہ شاید ہی دیکھنے کو ملے، اور یہ رسالہ نافعہ ۷۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس جلد کے حاشیہ پر کثیر علمی نکات و متعدد فوائد فقہیہ جو مذکور ہیں وہ تاجدار اہل سنت شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت ابوالبرکات محمد محی الدین مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خان مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں۔

اور یہ بے عدیل و مثیل مجموعہ فتاویٰ جہازی سائز کے ۹۹۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد کے جملہ رسائل و مسائل میں ۱۸۰ احادیث مبارکہ کا بر محل حاجت و مناسبت، شمول مصنف کی فاضلانہ و محدثانہ شان کا مظہر ہے فلله در المصنف علیه الرحمة و اجزه عنا خیرا کثیرا۔

marfat.com

تعارف

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

(ہندو بنگالہ میں نکاح کے غلط مراسم کا ازالہ)

جمادی الاولیٰ ۱۳۱۷ھ کو الگ الگ مقامات سے ایک ہی نہج کے دو سوالات آئے جن کا ماحصل یہ ہے کہ ہندوستان و بنگال (بنگلہ دیش) میں نکاح کے جو طریقے رائج ہیں کہ اجازت کسی کے لئے لی جاتی ہے، نکاح خواں کوئی اور ہوتا ہے یا سرے سے عورت شرم و حیاء کے سبب اذن دیتی ہی نہیں خاموش رہتی ہے یا پھر روتی ہے تو شرعاً نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی نے جو فاضلانہ و محققانہ جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

"اگر عورت عاقلہ بالغہ ہے تو اس کا اذن شرعاً معتبر و درست ہے، اور دوشیزہ کا سکوت و خاموش رہنا بھی اذن کے مترادف ہے مگر یہ اسی وقت ہے جب کہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی"

"اور مذہب راجح پر یہ نکاح، نکاح فضولی ہوتے ہیں، اور نکاح فضولی کو مذہب حنفی میں باطل جاننا محض جہالت و نادانی ہے بلکہ باجماع حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور اجازت اصیل پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے نافذ ہو جائے اور رد کر دے تو باطل ہو جائے"۔

"پھر اجازت جس طرح قول سے ہوتی ہے یونہی اس فعل یا حال سے بھی ہو جاتی ہے جس سے رضامندی سمجھی جائے اور ہمارے بلاد میں جب یہ طریقہ نکاح رائج و معلوم ہے کہ وکیل خود نہ پڑھائے گا بلکہ دوسرے سے پڑھوائے گا تو کہہ سکتے ہیں کہ حسن اذن میں دوسرے کو اذن دینے کا بھی عرفاً اذن مل جانا ثابت ہے، اور وکیل کو جب اذن توکیل ہو تو بیشک اسے اختیار ہے کہ خود پڑھائے یا دوسرے کو اجازت دے"

اس کے علاوہ مسئلہ کی اور بہت ساری شقیں، شرطیں اور قیدیں ذکر کرتے ہوئے، نکاح کے اذن و استیذان اور فضولی و اصیل و وکیل کے احکام کا تفصیلی بیان اور عقدہ مسئلہ کا حل کچھ اس

marfat.com

خوبصورتی سے فرمایا ہے کہ بحمن اللہ۔

جہاں نکاح فضولی کو باطل کہنے والوں کی خوب خبر لی ہے وہیں نکاح فضولی معلوم یا مظنون خرابیوں کی نشاندہی بھی کی ہے اور اس سے بچنے کی تدابیر بھی بیان فرمائی ہیں۔ بالجملہ یہ رسالہ حضرت مصنف کی فضیلت و وسعت نظر، استحضار جزئیات واخرہ و خیر خواہی امت مرحومہ پر شاہد عدل ہے۔ اور سولہ صفحے کے اس رسالے میں صرف دو حدیثیں ہیں۔

marfat.com

احادیث

ماحی الضلالة فی انکحة الهند و بنجالة

بالغہ لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت لی جائے گی .

۱-قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم البکر تستاذن فی نفسها و اذنها صماتها. رواه احمد و الستة الا البخاری عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باکرہ بالغہ سے اذن لیا جائے گا اور اس کا سکوت بھی اذن ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۰۳۔ ماحی الضلالة" (مسلم اول، ص ۴۵۵، باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۲۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هل انتم تارکولی صاحبی۔

تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے ؟ (مولف) یعنی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام کے بعد انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ باتیں ہو گئیں پھر میں نے نادم ہو کر ان سے کچھ معذرت طلب کی لیکن انہوں نے معذرت طلب کرنے سے انکار کر دیا، یہ سن کر حضور نے تین بار ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضور کی بارگاہ میں آگئے ان کو دیکھتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا، حضور کو رنجیدہ دیکھ کر حضرت عمر دوزانو بیٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں ان سے زیادہ قصوروار ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری و مدد کی فهل انتم تارکولی صاحبی، تو کیا آج تم لوگ میرے ایسے دوست کو چھوڑ دو گے ؟ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۱۱۴۔ ماحی الضلالة۔ (بخاری ۱/ ۵۱۷، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

جھوٹی گواہی دینے کی ہولناک وعیدوں پر مشتمل تین حدیثیں

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **عدلت شهادة الزور الا شراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله.**

جھوٹی گواہی خدا کے ساتھ شریک کرنیکی برابر کی گئی جھوٹی گواہی خدا کے لیے شریک بتانے کے ہمسر ٹھہرائی گئی جھوٹی گواہی خدا کا شریک ماننے کے ساتھ کی گئی۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجة عن خریم بن فاتك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(ابوداؤد دوم ص ۵۰۶، باب فی شهادة الزور)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الا انبئکم باکبر الکبائر قول الزور او قال شهادة الزور.**

کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ سب کبیروں سے بڑا کبیرہ کونسا ہے۔ بناوٹ کی بات یا فرمایا جھوٹی گواہی۔ رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(بخاری اول ص ۳۶۲، باب ماقیل فی شهادة الزور الخ)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لن تزول قدما شاهد الزور حتی یوجب اللہ له النار.**

جھوٹی گواہی دینے والا اپنے پاؤں ہٹانے نہیں پاتا کہ اللہ عزوجل اس کے لئے جہنم واجب کردیتا ہے۔ رواہ ابن ماجة والحاکم وصحح سنده عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۱۳۴" (ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۷۳، باب شهادة الزور)

مسلمین کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لینا جائز نہیں

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه.**

marfat.com

مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی لکڑی بغیر اس کی دلی مرضی کے لے لے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ص ۹۱ د ج ۶

ظلم وگناہ پر اعانت کرنا حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام.

جو کسی ظالم کے ساتھ چلا اس کی مدد کرنے اور وہ جانتا ہے کہ یہ ظالم ہے وہ بیشک اسلام سے نکل گیا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختارۃ عن اوس بن شرحبیل الاشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج د ص د ۱۳" (کنز العمال ص ۲۸۴ ج ۳)

شہادت کے متعدد طریقے پر ایک حدیث

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قتل دون مالہ فھو شھید ومن قتل دون دمہ فھو شھید ومن قتل دون دینہ فھو شھید ومن قتل دون اھلہ فھو شھید.

جو اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے وہ شہید جو اپنے گھر والوں کے بچانے میں مارا جائے وہ شہید۔ اخرجہ الائمۃ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحاحھم عن سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۲۶" (نسائی دوم ص ۲۷ امن قاتل دون دینہ)

تجدید ایمان امر محمود ہے اس پر دو حدیثیں

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسألوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم.

بیشک ایمان تم میں کسی کے باطن میں پرانا پڑ جاتا ہے جیسے کپڑا کہنہ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے مانگو کہ تمہارے دلوں میں ایمان کو تازہ فرمائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر بسند حسن والحاکم فی المستدرک عن عمرو بسند صحیح رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔ (کنز العمال ص ۲۳۴ ج ۱)

۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جددوا ایمانکم اکثروا من قول لا الہ الا اللہ۔ اپنے ایمان تازہ کرو لا الہ الا اللہ بکثرت کہو۔ رواہ الامام احمد والحاکم عن ابی

marfat.com

هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صحیح۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (مسند احمد ص ۳۷۳ ج ۳)

بے حضور دو گواہ نکاح فاسد ہے

۱۱۔ حدیث میں فرمایا الزوانی اللاتی ینکحن انفسھن بغیر بینۃ۔

زناکار ہیں جو اپنی جانوں کو نکاح میں دیتی ہیں بغیر گواہوں کے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۵"

(ترمذی ۱/ ۱۳۰، باب ما جاء لا نکاح الا ببینۃ)

ولیمہ بعد نکاح سنت ہے

۱۲۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اولم ولو بشاۃ۔

ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ دونوں معنی محتمل ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۹۰" (بخاری دوم ص ۷۷۷، باب الولیمۃ ولو بشاۃ، مسلم اول ص ۴۵۸، باب الصداق وجواز کونہ الخ)

کافروں سے دینی کام میں مدد لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانستعین بمشرك.

اخرجہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بسند صحیح.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کسی مشرک سے مدد نہیں مانگتے۔

(مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۱۷" (ابن ماجہ دوم ص ۲۰۸، باب الاستعانۃ بالمشرکین)

غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح دینا شرعاً شنیع ہے حدیث میں ہے

۱۴۔ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن السوم علی سوم اخیہ والخطبۃ علی خطبۃ اخیہ.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کے نرخ پر دوسرے کو نرخ کرنے اور کسی کے منگیتر کو نکاح کا پیام دینے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۱" (مسلم اول ص ۴۵۴، باب تحریم الخطبۃ علی خطبۃ اخیہ الخ)

قسم توڑنے کی ایک صورت

۱۵۔ اخرج الامام احمد ومسلم فی صحیحہ والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من حلف علی یمین فرای غیرھا خیرا منھا فلیات الذی ھو خیر ولیکفر عن یمینہ

marfat.com

حضور رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں درباۂ قسم حکم دیا ہے کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۲" (مسلم دوم ص ۴۸ ،باب ندب من حلف یمینا فرای الخ)

تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے

۱۶۔ حدیث میں ہے یا علی لاتؤخر ثلثا الصلاۃ اذا حانت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لھا کفوا. او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

اے علی تین باتوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں جبکہ وقت آجائے اور نماز جنازہ میں جبکہ حاضر ہو اور عورت کے نکاح میں جبکہ اس کا کفو ملجائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۳۸" (ترمذی اول ص ۲۰۶ ،باب ماجاء فی تعجیل الجنازۃ)

خطبہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۷۔ خطبہ میں مطلقاً قیام افضل ہے مگر خطب ناقلہ بیٹھ کر بھی ثابت ہیں۔ حدیث میں ہے۔ ابن جریر عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا اومعرورھم التیمی قال سمعت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصعد المنبر قعد دون مقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمقعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال اوصیکم بتقوی اللہ واسمعوا و اطیعوا من ولاہ.

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر چڑھ کر وہاں قعود فرمایا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمان مبارک رہتے تھے اور فرمایا کہ میں تمہیں تقوی کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم سنو اور ان کی اطاعت کرو جن کو اللہ نے تمہارے امر کا والی بنایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۴۸"

بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں

۱۸۔ حدیث مشہور ہے لاتنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا۔

کسی عورت کا اس کی پھوپھی یا خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔ (مولف) (یعنی جب تک عورت نکاح یا عدت میں ہے اس وقت تک اس کی پھوپھی اور خالہ سے اس کے شوہر کو نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۸۵" (مسلم ۱/ ۴۵۳ ،باب تحریم الجمع بین المرأۃ الخ)

marfat.com

غیر شرعی شرطین باطل وفاسد ہیں

۱۹۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مابال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فھو ردوان کانت مائة (مرة). شرط شرط اللہ احق واوثق. (رواہ الشیخان عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا)

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں، جو ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں اگرچہ سو بار لگائے تو وہ مردود ہے صرف اللہ کی شرط حق اور لائق وثوق ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۰۷" (ترمذی دوم ص ۳۳، باب ماجاء فی الرجل یتصدق الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کو علم سکھاتے ہیں

۲۰۔ حدیث میں فرمایا انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم. رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مثل ہوں کہ تم سب کو علم سکھاتا ہوں (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (مسند احمد ص ۹۴ ج ۲)

شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا

۲۱۔ حدیث میں ارشاد ہے لانکاح الا بولی وشاھدی عدل۔

ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ (مولف) (یعنی نابالغہ کا نکاح ولی کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے اور زندہ دو گواہوں کی گواہی تو وہ سب کے لئے شرط ہے) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۱۰" (ترمذی ۱/۱۲۹، باب ماجاء لانکاح الا بولی)

جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا معشر الشبان (الشباب) من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء.

اے گروہ جوانان تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے کہ نکاح پریشان نظری

marfat.com

وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۱۴۷" (بخاری دوم ص ۷۵۸، باب من لم یستطع فلیصم)

مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے

۲۳۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں مغالات فی المھور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیۂ کریمہ وآتیتم احدٰھن قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع فرمایا اللھم کل احد افقه من عمر حتی المخدرات فی المحال.

اے اللہ ہر ایک عمر سے زیادہ جانتا ہے یہاں تک کہ پردہ نشین خواتین بھی۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۱۹۴"

کنیز کی تعلیم وتادیب اور اسکی تزویج کے بارے میں ایک حدیث

۲۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رجل کانت له امة فغذاها فاحسن غذاء ها ثم ادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها وتزوجها فله اجران.

یعنی جو کوئی کنیز رکھتا ہے اسے کھلائے پھر ادب سکھائے اور بہتر سکھائے اور علم پڑھائے اور خوب پڑھائے پھر اسے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لائے وہ شخص دوہرا ثواب پائے۔ رواہ الائمة احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۲۷" (بخاری اول ص ۳۰، باب تعلیم الرجل امته واھله، ابن ماجہ اول ص ۱۳۲، باب من یعتق امته الخ)

جانور یا انسان کسی پر بے وجہ شرعی لعنت کرنی جائز نہیں

۲۵۔ صحیح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوادیا کہ ملعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۲۴۰"

متعہ پہلے جائز تھا پھر روز خیبر حرام ہو گیا

۲۶۔ صحیح مسلم شریف میں حدیث سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول

marfat.com

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ایھاالناس انی کنت آذنت لکم فی الاستمتاع من النساء وان اللہ عزوجل قد حرم ذلك الی یوم القیمة.

اے لوگو میں نے پہلے تمہیں اجازت دی تھی عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے کی اور اب بیشک اللہ عزوجل نے اسے حرام فرمادیا قیامت تک۔ (مسلم اول، ص ۴۵۱، باب نکاح المتعة الخ)

۲۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نھی عن متعة النساء یوم خیبر و عن (اکل) لحوم الحمر الانسیة۔

بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور گدھے کا گوشت حرام فرمادیا۔ (مسلم اول، ص ۴۵۲، باب نکاح المتعة الخ)

۲۸۔ جامع ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال انما کانت المتعة فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدة لیس له بها معرفة فیتزوج المرأة بقدر مایری انه یقیم فتحفظ له متاعه(متاعا) وتصلح له شانه (شینه) حتیٰ اذا نزلت الآیة الا علی ازواجهم اومامملکت ایمانهم قال ابن عباس فکل فرج سواهما فهو حرام.

متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کے لئے عقد کر لیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اس کے کاموں کی درستی کرتی جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بی بیوں اور کنیزوں کے اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہو گئی۔ (ترمذی اول ص ۲۱۳، باب ماجاء فی نکاح المتعة)

۲۹۔ حازمی کتاب الناسخ والمنسوخ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی غزوۂ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فنظر الیھن وقال من ھولاء النسوة رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے انہیں دیکھا فرمایا یہ عورتیں کون ہیں قلنا یا رسول اللہ نمتعنا منھن ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان سے ہم نے متعہ کیا ہے قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی احمرت وجنتاہ وتمعر وجھه وقام فینا خطیبا فحمد اللہ واثنی

marfat.com

علیه ثم نهی عن المتعة.

یہ سنکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسارۂ مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا خطبہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۳"

جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے

۳۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **یحرم من الرضاعة مایحرم من الولادة. رواہ الجماعة الا ابن ماجة عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا.**

جو ولادت سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے۔ (مولف)" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۲"

(بخاری دوم ص ۷۶۴، باب وامہتکم اللاتی رضعنکم الخ) (مسلم اول ص ۴۶۶ کتاب الرضاع)

marfat.com

تعارف

هبة النسا فی تحقق المصاهرة بالزنا

(زنا سے ثبوت مصاہرت کا بیان)

۲ر شوال المکرم ۱۳۱۵ھ کو استفتاء پیش ہوا کہ زید نے اپنی ساس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہوئی یا نہیں اور اگر ہو گئی تو ضرورت طلاق ہے یا نہیں؟

جس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے نظریہ حنفیہ کے مطابق صرف حکم حرمت لکھنے پر قناعت نہیں کی بلکہ نظریہ حنفیہ کی حقانیت کے اثبات اور تائید و تقویت میں نصوص کتاب و سنت کا اور عبارات کتب فقہ و اقوال ائمہ کا انبار لگا دیا چنانچہ آیۃ کریمہ حرمت مصاہرت کے متعلق حضرت مجیب ارشاد فرماتے ہیں "اور حاصل آیت کریمہ یہ کہ جس عورت سے تم نے کسیطرح صحبت کی اگرچہ بلا نکاح اگرچہ بروجہ حرام اس کی بیٹی تم پر حرام ہو گئی۔ یہی ہمارے ائمہ کرام واکابر صحابۂ کرام وجماہیر ائمہ تابعین واکابر مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مذہب و موقف ہے۔ مگر مخالفین مثلاً بعض شافعیہ وغیر مقلدین کے نزدیک زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، اور وہ دلیل میں اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ لایحرم الحرام الحلال یعنی حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں فرمایا یہ حدیث سخت ضعیف وساقط اور ناقابل احتجاج ہے اور اس کے راوی اسحٰق بن ابی فروہ پر کلام کرتے ہوئے متعدد وجوہ سے ثابت کیا کہ محدثین کے نزدیک یہ متروک ہے پھر اپنے حنفی موقف و مسلک کی تائید و حمایت میں چند حدیثیں پیش کیں اور واضح کیا کہ جس طرح وطی حلال سے مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح وطی حرام وزنا سے بھی۔

لہذا حرمت مصاہرت سے نکاح فاسد ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا یعنی اس حرمت کے پیدا

marfat.com

ہونے سے مرد وزن کو جدا ہو جانا اور اس نکاح فاسد شدہ کا زائل و فسخ کر دینا فرض ہو جاتا ہے مگر خود بخود نکاح زائل نہیں ہو جاتا، یہاں تک کہ شوہر جب تک متارکہ نہ کرے اور بعد متارکہ عدت نہ گزرے عورت کو روا نہیں کہ دوسرے سے نکاح کر لے، اور قبل متارکہ شوہر کا اس سے وطی کرنا حرام ہوتا ہے مگر زنا نہیں کہ نکاح باقی ہے۔

ولہذا ایسے نکاح کے ازالہ کو جو الفاظ کہے جائیں وہ طلاق نہیں بلکہ متارکہ کہلاتے ہیں اگرچہ بلفظ طلاق ہوں، اور اس وطی سے جو اولاد پیدا ہو وہ صحیح النسب ہے اور ماں باپ دونوں کی وارث بھی۔ لیکن زن و شو آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

غرضیکہ حرمت مصاہرت کے ثبوت و تحقیق پر مشتمل نو صفحے کے اس رسالے میں سات حدیثیں بطور دلیل پیش کی گئی ہیں۔

marfat.com

احادیث

هبة النسأ فی تحقق المصاهرة بالزنا

جس طرح نکاح سے حرمت مصاہرت ثابت ہوتی ہے اسی طرح زنا سے بھی ہو جاتی ہے کہ حرمت کے لئے نہ نکاح شرط نہ وطی کا بروجہ حلال ہونا بلکہ مناط حرمت مطلقاً وطی ہے اس پر چند حدیثیں

۳۱۔ ابن حبان کتاب الضعفاء میں ہے حدثنا الحسن بن سفین نا اسحاق بن بهلول نا عبدالله بن نافع نا المغيرة بن اسمعيل بن ايوب بن مسلمة عن عثمان بن عبدالرحمن عن ابن شهاب الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الرجل يتبع المرأة حراما اينكح ابنتها او يتبع الابنة حراما اينكح امها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لايحرم الحرام الحلال انما يحرم ماكان بنكاح حلال .

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے، یا بیٹی سے حرام کاری کرے تو کیا وہ اس کی ماں سے نکاح کر سکتا ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام حلال کو حرام نہیں کرتا حرمت تو وہی وطی لاتی ہے جو نکاح حلال سے ہو (یہ روایت ضعیف بلکہ موضوع ہے لہذا واجب الترک ہے چنانچہ امام احمد رضا آگے فرماتے ہیں کہ۔ مولف) ابن حبان نے اسے روایت کر کے کہا عثمان بن عبدالرحمن هو الوقاصی يروی عن الثقات الاشياء الموضوعات لايجوز الاحتجاج به۔ یہ عثمان بن عبدالرحمٰن وہی وقاصی ہے ثقات سے موضوع خبریں روایت کر دیتا ہے اس سے سند لانا حلال نہیں۔" فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۳ ھبۃ النسأ"

۳۲۔ سنن ابن ماجہ میں روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یوں آئی حدثنا يحيى بن معلى بن منصور ثنا اسحق بن محمد الفروی ثنا عبدالله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لايحرم الحرام الحلال.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعل حرام حلال کو حرام نہیں کرتا۔ (مولف)

marfat.com

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۴۸ "ھبۃ النساء (ابن ماجہ لول ص ۱۴۶ باب لایحرم الحرام الحلال)

۳۳۔ فتح القدیر میں ہے قال رجل یا رسول اللہ انی زنیت بامرأۃ فی الجاھلیۃ افانکح ابنتھا قال لا اری ذلک ولا یصح ان تنکح امرأۃ تطلع من ابنتھا علی ما تطلع علیہ منھا.

ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ میں نے زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت سے زنا کیا تھا کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرلوں فرمایا میری رائے نہیں اور نہ ایسا نکاح جائز ہے کہ بیٹی کی اس چیز پر مطلع ہو جس چیز پر اس کی ماں کی مطلع تھا۔ (فتح القدیر ۳/ ۱۲۹ کتاب النکاح)

۳۴۔ اس کے مؤید ہے وہ حدیث کہ غایہ سمعانیہ میں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من نظر الی فرج امرأۃ بشھوۃ حرمت علیہ امھا وبنتھا.

جو کسی عورت کی فرج کو شہوت سے دیکھے اس پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائیں۔

۳۵۔ دوسری حدیث میں ہے ملعون من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا.

ملعون ہے جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کی فرج دیکھے۔

۳۶۔ عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی من نظر الی فرج امرأۃ وبنتھا لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ.

جو کسی عورت اور اس کی دختر دونوں کی فرج دیکھے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر رحمت نہ کرے۔

۳۷۔ نیز مصنف میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے فی الذی یزنی بام امرأتہ قال حرمتا علیہ۔

یعنی اپنی ساس سے زنا کرنے والے کی نسبت فرمایا کہ اس پر ساس اور عورت دونوں حرام ہو گئیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۲۵۱ ھبۃ النساء"

marfat.com

حدیث

فتاوٰی رضویہ جلد پنجم

قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں حدیث میں ہے

۸ ۔۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء. رواه احمد والترمذی والحاکم عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه ورجاله رجال مسلم.

بیشک دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں (ما یلیق بشانه) وہ جس طرح چاہتا ہے اسے بدلتا ہے (مولف) "فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۲۵۴" (ترمذی دوم، ص ۳۶، باب ماجاء ان القلوب بین اصبعی الرحمن)

marfat.com

تعارف

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

(بد عقیدوں سے نکاح کی ممانعت کا بیان)

ربیع الاول شریف ۱۳۱۶ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ سنیہ عورت کا نکاح غیر مقلد وہابی سے کر دینا جائز ہے یا ممنوع ؟اس سوال کے ساتھ جو جواب مرقوم ہے وہ دس جلیل القدر و مقتدر علمائے بدایوں و بہار کے دستخطوں سے مزین و آراستہ ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں ثابت ،واضح کیا کہ وہابی ہو یا رافضی، جو بد مذہب عقائد کفریہ رکھتا ہے تو ایسوں سے نکاح باجماع مسلمین بالقطع والیقین باطل محض وزنائے خالص ہے، اگرچہ صورت، صورت سوال کی عکس ہو کہ مرد سنی ہو اور عورت وہابیہ، بہر دو صورت ایسا نکاح شرعاً نادرست اور ممنوع و گناہ ہے پھر بدمذہب سے سنیہ کی تزویج ممنوع ہونے پر شرع مطہر سے چھ دلیلیں قائم کی گئی ہیں اور ہر دلیل کے ضمن میں پہلے آیات قرآنیہ پھر احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا نکاح ناجائز و حرام ہے۔

اس کے علاوہ متعدد وجوہ سے وہابیہ نجد کے کفریات و باطل عقائد طشت از بام کئے گئے ہیں۔

اور اخیر میں امام احمد رضا نے تحریر فرمایا ہے کہ

"الحمد للہ آفتاب حق بے حجاب سحاب متجلی ہوا اور دلائل واضحہ سے نہ صرف وہابی بلکہ ہر بدمذہب کے ساتھ سنیہ کی تزویج کا باطل محض یا اقل درجہ ممنوع و گناہ ہونا ظاہر ہو گیا۔

اور اس رسالۂ حقہ کے جلوۂ تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی استقامت فی الدین کی کتنی اعلیٰ منزلوں پر فائز تھے اور وہ عوام مسلمین کو ہر لحظہ کتنا پابند شرع دیکھنا چاہتے تھے۔ اور آپ کے سینہ میں کیسا درد مند و ناصح قوم و ملت دل تھا؟ اور یہ منصفانہ رسالہ ۱۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۲۰ حدیثیں شامل ادلہ ہیں۔

marfat.com

احادیث

ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار

مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے

۳۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھا میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ایما امرء قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان کان کما قال و الا رجعت علیه۔**

جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ فی الحقیقت کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر کا حکم اسی قائل پر پلٹ آئے گا۔ (مسلم اول، ص ۵۷۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیه الخ)

۴۰۔ صحیحین وغیرھا میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے ہے **لیس من دعا رجلاً بالکفر او قال عدوالله و لیس کذلك الا عاد علیه۔**

جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن بتائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کا یہ قول اسی پر پلٹ آئے۔

"فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۵۹" ازالة العار۔ (مسلم اول، ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من الخ)

زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے

۴۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان للزوج من المرأة لشعبة ماهی لشیٔ۔**

عورت کے دل میں شوہر کے لئے جو راہ ہے کسی کے لئے نہیں۔ **رواه ابن ماجة و الحاکم عن محمد بن عبدالله بن جحش رضی الله تعالیٰ عنه۔** (ابن ماجہ اول، ص ۱۱۵۔ باب ماجأ فی البکأ علی المیت)

آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا

۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **المرء مع من احب۔**

آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔ **رواه الائمة احمد و الستة**

marfat.com

الا ابن ماجة عن انس و الشیخان عن ابن مسعود و احمد و مسلم عن جابر و ابوداؤد عن ابی ذر و الترمذی عن صفوان بن عسال و فی الباب عن علی و ابی هریرة و ابی موسیٰ وغیرهم رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۵ ازالة العار" (بخاری دوم، ص ۹۱۱، باب علامة الحب فی الله الخ) (مسلم دوم، ص ۳۳۲، باب المرء مع من احب)

بدمذہبوں سے دور رہنے کی تاکید پر ایک حدیث

۴۳۔ حدیث صحیح صریح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم و ایاهم لایضلونکم و لایفتنونکم۔

گمراہوں سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ رواہ مسلم۔ (مسلم اول، ص ۱۰، باب النهی عن الروایة الخ)

عورت نرم دل اور کسی بات میں جلد اثر پذیر ہوتی ہے

۴۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رویدك یا انجشة بالقواریر۔

اے انجشہ ان شیشیوں کو مہلت دو۔ یعنی ایک قافلے میں حضرت انجشہ حدی خوانی کر رہے تھے جس میں بعض ازواج مطہرات بھی تھیں تو حضور علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا اور عورات کو بروجہ نزاکت قارورہ سے تشبیہ دی۔ (مولف) (بخاری دوم، ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

عورت دین اور عقل میں ناقص ہوتی ہے اور یہی حدیث کا ارشاد ہے کہ

۴۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدین فرمایا ہے۔ (بخاری اوّل، ص: ۴۴، باب ترك الحائض الصوم)

محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے حدیث میں ہے

۴۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں حبك الشیٔ یعم و یصم۔

محبت اندھا بہرا کر دیتی ہے۔ رواہ احمد و البخاری فی التاریخ و ابوداؤد عن ابی الدرداء وابن عساکر بسند حسن عن عبدالله بن انیس و الخرائطی فی الاعتلال عن ابی برزة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۹۹۔ باب فی الهوی)

غور و فکر کے بعد دوستی اختیار کرو

۴۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم

marfat.com

من یخالل۔

آدمی اپنے محبوب کے دین پر ہوتا ہے تو دیکھ بھال کر کسی سے دوستی کرو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔ (ترمذی دوم، ص ۶۳، باب من البر و الصلۃ)

قلب کو قلب کہتے ہی اسی لئے ہیں کہ وہ مقلب ہوتا ہے۔

۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ۔

دل کی حالت اس پر کی طرح ہے کہ میدان میں پڑا ہو اور ہوائیں اسے پلٹے دے رہی ہوں۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۶، ازالۃ العار" (ابن ماجہ اول، ص ۱۰، باب فی القدر)

عورت پر سب سے زیادہ حق شوہر کا ہے

۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اعظم الناس حقا علی المرأۃ زوجھا۔ عورت پر سب سے بڑھ کر حق اس کے شوہر کا ہے۔ رواہ الحاکم و صححہ عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷" ازالۃ العار۔ (کنز العمال، ص ۲۳۶، ج ۲۱)

شوہر عورت کے لئے سخت واجب التعظیم ہے

۵۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجھن لما جعل اللہ لھم علیھن من الحق و لو کان من قدمہ الی مفرق راسہ قرحۃ تنجس بالقیح و الصدید ثم استقبلتہ فلحستہ ماادت حقہ۔

اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو البتہ عورتوں کو حکم کرتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں بسبب اس حق کے کہ اللہ عزوجل نے ان کے لئے ان پر رکھا ہے اور اگر شوہر کی ایڑی سے مانگ تک سارا جسم پھوڑا ہو جس سے پیپ اور گندہ پانی جوش مارتا ہو عورت اگر اپنی زبان سے اسے چاٹ کر صاف کرے تو خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ رواہ ابو داؤد و الحاکم بسند صحیح عن قیس بن سعد بن عبادۃ و احمد و الترمذی عن انس بن مالک و فصل

marfat.com

السجود احمد و ابن ماجة و ابن حبان عن عبدالله بن ابی اوفی و الترمذی و ابن ماجة عن ابی هریرة و احمد عن معاذ بن جبل و الحاکم عن بریدة الاسلمی رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۱۔ باب فی حق الزوج علی المرأة) (مسند احمد، ص ۶۳۳، ج ۳)

بدمذہب و بدعتی کی تعظیم حرام ہے

۵۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔

جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی۔ رواه ابن عدی و ابن عساکر عن ام المومنین الصدیقة و الحسن بن سفین فی مسنده و ابونعیم فی الحلیة عن معاذ بن جبل و السجزی فی الابانة عن ابن عمر و کابن عدی عن ابن عباس و الطبرانی فی الکبیر و ابونعیم فی الحلیة عن عبدالله بن بسر و البیهقی فی شعب الایمان عن ابراهیم بن میسرة التابعی المکی الثقة مرسلاً فالصواب ان الحدیث حسن بطرقه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۷ ازالة العار" (مشکوۃ اول، ص ۳۱۔ باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

کافر و منافق کو سردار کے لقب سے یاد کرنا ممنوع اور باعث غضب الٰہی ہے

۵۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔

منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا۔ رواه ابوداؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدة بن الحصیب رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد دوم، ص ۶۸۰۔ باب لایقول المملوك ربی و ربتی)

۵۳۔ حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه۔

جو شخص کسی منافق کو سردار کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے۔

"فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۸ ازالة العار" (کنز العمال، ص ۳۲۶، ج ۳)

marfat.com

چیز دے کر پھیر لینا ایسا ہے جیسے کتے کا قے کر کے اسے کھالینا

۵۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی چیز دے کر پھیر لینے کا ناجائز ہونا بیان فرمایا۔ **العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء۔**

اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھالیتا ہے۔ ہمارے لئے بری مثل نہیں۔ **(رواہ الائمۃ احمد و الستۃ بالفاظ شتیٰ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما)** (ابن ماجہ دوم، ص ۱۷۴۔ باب الرجوع فی الھبۃ) (مسند احمد، ص ۲۵۸، ج ۱)

بدمذہب جہنمیوں کے کتے اور مخلوق میں سب سے برا ہے

۵۵۔ ابو حاتم خزاعی اپنے جزء حدیثی میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اصحاب البدع کلاب اھل النار۔**

بدمذہبی والے جہنمیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۶۔ امام دار قطنی کی روایت یوں ہے **حدثنا القاضی الحسین بن اسمٰعیل نا محمد بن عبداللہ المخرمی نا اسمٰعیل بن ابان نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی غالب عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔**

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

۵۷۔ ابو نعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اھل البدع شر الخلق و الخلیقۃ۔**

بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر سب جانوروں سے بدتر ہیں۔ (کنز العمال، ص ۱۹۵، ج ۱)

بدمذہب کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا پینا وغیرہ سب ناجائز ہے۔

۵۸۔ عقیلی و ابن حبان حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لا تجالسوھم و لا تشاربوھم و لا تواکلوھم و لا تناکحوھم۔**

بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو نہ کھانا کھاؤ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۲۶۹، ازالۃ العار"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے

۵۹۔ حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ارأیت الحمو یا رسول اللہ جیٹھ دیور کا حکم ارشاد ہو فرمایا الحمو الموت۔

یہ تو موت ہیں۔ (دیور سے زیادہ احتیاط لازم ہے کہ نرے اجنبی سے طبعی ... ہے نہ اسے جلد ہمت پڑ سکتی ہے نہ وہ بے تکلف گھر میں آسکتا ہے بخلاف دیور کے اس نے حدیث میں اس کو موت فرمایا کہ جس طرح موت سے ڈر ہوتا ہے دیور سے بھی عورت خوف کرے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۷۸" (بخاری دوم، ص ۷۸۷۔ باب لایخلون رجل بامرأۃ الخ)

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حدیث میں ہے

۶۰۔ احمد و النسائی و الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثۃ لاینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ العاق لوالدیہ و المرأۃ المترجلۃ المتشبھۃ بالرجال والدیوث۔

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ روز قیامت نظر نہ کرے گا ماں باپ کو آزار دینے والا اور مردانی عورت مردوں کی وضع بنانے والی اور دیوث۔ (نسائی اول، ص ۳۵۷۔ المنان بما اعطی)

۶۱۔ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثلثۃ لایدخلون الجنۃ ابدا الدیوث و الرجلۃ من النساء ومد من الخمر۔

تین شخص جنت میں کبھی نہ جائیں گے دیوث اور مردانی وضع کی عورت اور شرابی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۷۹" (مسند احمد، ص ۱۸۱، ج ۲)

مرتکب حرام کے ساتھ میل جول رکھنے والا بھی اسی کے مثل ہے۔

۶۲۔ سنن ابی داؤد و جامع ترمذی میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤھم فلم ینتھوا فجالسوھم فی مجالسھم و آکلوھم و شاربوھم فضرب اللہ

marfat.com

قلوب بعضهم ببعض فلعنهم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم. الحدیث۔

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے مولوی مانع آئے انہوں نے نہ مانا اب وہ مولوی ان کے پاس بیٹھے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ تعالیٰ نے ان میں ایک کے دل دوسرے پر مارے اور ان سب کو ملعون کر دیا داؤد و عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام کی زبان پر۔" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۰" (کنز العمال، ص ۴۱، ج ۳)

گناہ کی نحوست فاعل کے سوا اوروں پر بھی ہوتی ہے

۶۳۔ حدیث میں ہے الذنب شؤم علی غیر فاعله (الی قوله) و ان رضی به شارکه.

یعنی گناہ کرتا ایک ہے اور اس کا وبال اوروں پر بھی پڑتا ہے کہ جو اس پر راضی ہو وہ بھی شریک گناہ ہے۔ رواه فی مسند الفردوس عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۱" (کنز العمال، ص ۴۲، ج ۳)

دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں

۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلاتعرضن علی بناتکن و لا اخواتکن.

مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو نکاح کے لئے پیش نہ کرو۔ (مولف) (حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور سے ایک مرتبہ یہ گزارش کی کہ یارسول اللہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے ہم نے یہ سنا ہے کہ آپ درہ بنت ابو سلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، حضور نے فرمایا یہ تو میری رضاعی بہن ہیں وہ میرے لئے حلال نہیں اور نہ تمہاری بہن میرے لئے حلال ہے پھر حضور نے یہ فرمایا کہ مجھ پر اپنی الخ) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۸۴" (بخاری دوم، ص ۷۶۲۔ باب قوله وربائبکم اللاتی الخ)

عورت کو شوہر سے بگاڑنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأة علی زوجها.

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواه الامام احمد و ابن حبان و البزار و الحاکم و قال صحیح و اقروه عن بریرة و ابوداؤد و الحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة و ابویعلی بسند جید و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس و فی الصغیر و نحوه فی الاوسط عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم۔" فتاوی

marfat.com

رضویہ ج ۵، ص ۲۸۶" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن غصب امرأة علی زوجها)

قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے حدیث میں ہے

۶۶۔ صحیح بخاری شریف میں ہے لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة۔ جب حضرت امام حسن مثنیٰ کا وصال ہوا تو ان کی بیوی حضرت فاطمہ صغریٰ نے ایک سال تک ان کے مزار پر قبہ ڈالے رکھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۲۹۰" (بخاری اول، ص ۱۷۷۔ باب مایکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور الخ)

ثیبہ عورت اجازت ولی کے بغیر اپنا نکاح کر سکتی ہے حدیث میں ہے

۶۷۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الایم احق بنفسها من ولیها. رواه الائمة مالك و احمد و مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجة و غیرهم عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

بیوہ عورت اپنے نکاح کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۳۴۲" (مسلم اول، ص ۴۵۵۔ باب استیذان الثیب فی النکاح الخ)

marfat.com

تعارف

تجویز الرد عن تزویج الا بعد
(ولی ابعد کی تزویج ولی اقرب رد کر سکتا ہے)

۱۰ رجب ۱۳۱۵ھ کو پانچ سوالات پر مشتمل ایک استفتاء آیا جس میں مسائل ولایت و مناکحت وغیرہ کا استفسار کیا گیا تھا، ان تمام سوالات اور جوابات کا خلاصہ بطور اختصار بالترتیب اس طرح ہے۔

۱- ولی ابعد ولی اقرب کی غیبت میں اگر نکاح کر دے تو ولی اقرب خلاف مرضی ہونے کے سبب اسے فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب :- جب غیبت منقطعہ نہ ہو تو نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف ہوگا اگر وہ اجازت دے دے تو باقی رہے گا ورنہ رد ہو جائے گا۔

۲- غیبت کی تفسیر میں قول معتمد علیہ کیا ہے؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں سات اقوال پیش فرمائے اور ان میں اس قول کو ماخوذ و معتمد علیہ قرار دیا کہ جب اس کی رائے لینے تک کفو حاضر انتظار نہ کرے اور اس پر اظہار کھنے میں یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہے تو یہ غیبت، غیبت منقطعہ ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب شہر ہی میں روپوش ہو اور پتہ نامعلوم یا رسائی نہیں اور انتظار باعث فوت کفو ہو تو یہ غیبت بھی غیبت منقطعہ سمجھی جائے گی، اور ولی بعید کو جو مراتب ولایت پر اس اقرب کے متصل ہے حق ولایت حاصل ہوگا، اور اگر اقرب ہزار کوس دور ہے اور کفو حاضر نہیں یا انتظار پر راضی ہے تو یہ غیبت منقطعہ نہیں اس صورت میں ولی بعید نکاح کر دے گا تو نافذ نہ ہوگا بلکہ اجازت اقرب پر موقوف رہے گا۔

۳- ولی ابعد سے کیا مراد ہے عصبہ یا مطلق وارث؟

اس سے ہر ولی بعید مراد ہے مگر مطلقاً نہیں بلکہ وہی مراد ہے جو اس ولی اقرب کے متصل ہو یعنی باقی تمام اولیاء میں کوئی اس سے اقرب نہ ہو سب اس سے نیچے ہوں یا برابر مثلاً باپ کی غیر موجودگی میں دادا، بھائی اور چچا موجود ہیں تو ولایت دادا کے لئے ہے نہ کہ بھائی و چچا کے واسطے، اسی

marfat.com

طرح اگر دادا بھی نہیں ہے تو حق ولایت بھائی کو ہے نہ کہ چچا کو، اسی اعتبار سے جو زیادہ قریب ہو گا وہ ولی ہو گا۔

۴- اگر ولی ابعد نے غیر برادری میں نکاح کر دیا تو کیا حکم ہو گا؟

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں ۷۲ صورتیں ارقام کی ہیں اور ان کے حکم کا ضابطہ بھی بیان فرمایا ہے کہ

☆ اگر غیبت غیر منقطعہ تھی اور ولی غائب پدر یا جد غیر معروفین بسوئے اختیار ہیں تو یہ نکاح مطلقاً ان کی اجازت پر موقوف، اگرچہ غیر کفو و غبن فاحش سے ہو۔

☆ اگر غائب مذکور معروف بسوئے اختیار تو نکاح مطلقاً باطل محض اگرچہ غیبت پدر میں جد صحیح غیر معروف بسوئے اختیار نے کیا ہو۔

☆ اگر ولی غائب غیر اب و جد ہے تو کفو سے بے غبن فاحش اجازت غائب پر موقوف، اور غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل، اگرچہ اس ولی غائب بغیبت غیر منقطعہ کے سوا صغیر و صغیرہ کا باپ یا دادا غیر معروف بسوئے اختیار غائب بغیبت منقطعہ زندہ موجود ہو کہ غیبت منقطعہ مثل موت ہے۔

☆ اگر غیبت منقطعہ تھی تو غیر کفو یا غبن فاحش سے مطلقاً باطل۔

☆ اور اگر نکاح کفو سے بے غبن فاحش ہے تو مطلقاً تام و نافذ مگر ولی مزوج اگر جد ہے تو لازم بھی ہو گیا ورنہ غیر لازم۔

۵- زید ۱۰۰ کوس کے فاصلے سے اپنی والدہ کو لکھا کہ میری دختر زینب کا نکاح میری اجازت کے بغیر نہ کرنا مگر اس کی والدہ نے زید کو دریافت کئے بغیر زینب کا نکاح کر دیا تو زید آنے کے بعد یہ نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا نے اس کے جواب میں صورت متعددہ اور شقوق مختلفہ تحریر کرنے کے بعد فرمایا کہ

مذہب معتمد میں بحالت غیبت اقرب ولی ابعد کو بے اجازت اقرب اپنی رائے سے صغیرہ کا نکاح کر دینے کا اختیار صرف اس ضرورت سے دیا جاتا ہے، کہ سر دست صغیرہ کیلئے کوئی کفو خواستگار حاضر و موجود ہے اور اسے اتنی مہلت منظور نہیں کہ ولی اقرب واپس آئے یا اس کا جواب لیا جائے اگر اتنا انتظار کرتے ہیں تو اس دیر کے باعث کفو موجود نکاح پر راضی نہ ہو گا اور موقع ہاتھ سے نکل

marfat.com

جائے گا، فوات کفو کے سبب صغیرہ کو نقصان پہنچے گا کہ کفو ہر وقت میسر نہیں آتا کیا معلوم پھر ہاتھ نہ لگے، لہذا بضرورت اس ولی اقرب کے بعد کے درجے کا جو ولی حاضر ہے شرع مطہر اسے اجازت دیتی ہے کہ تو کردے، وجہ یہ کہ احراز کفو شرع مطہر میں سخت مہم و مہتم بالشان ہے اور کفو حاضر کا ہاتھ سے کھو دینا ضرور باعث نقصان ہے۔

اس کے علاوہ امام احمد رضا نے اس محققانہ رسالے میں دلائل کثیرہ و نصوص فقہیہ مبیا فراہم کئے ہیں جو ان کے استحضار و قوت استدلال پر شاہد عدل ہیں۔ اور یہ رسالہ جدید سائز کے ۱۳ صفحات پر مبسوط و مربوط ہے اور اس میں صرف ۳ حدیثیں نقل تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

تجویز الرد عن تزویج الابعد

کفو کی موجودگی میں نکاح کو مؤخر کرنا درست نہیں اس پر تین حدیثیں۔

۶۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **یا علی ثلث لاتؤخرھا الصلاۃ اذا آنت و الجنازۃ اذا حضرت و الایم اذا وجدت لھا کفوا۔**

اے علی تین چیزوں میں دیر نہ کرنا نماز جب اس کا وقت آئے اور جنازہ جب حاضر ہو اور زن بے شوہر جب اس کے لئے کفو پائے۔ **رواہ الترمذی و الحاکم عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔** (ترمذی اول، ص ۲۰۶۔ باب ماجأ فی تعجیل الجنازۃ)

۶۹۔ دوسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا جاء کم الاکفأ فانکحوھن و لا تربصوا بھن الحدثان۔**

جب تمہارے پاس کفو آئیں تو لڑکیاں بیاہ دو اور ان کے لئے حادثوں کا انتظار نہ کرو۔ **رواہ فی مسند الفردوس عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔** یعنی دیر میں شاید کوئی حادثہ پیش آئے کہ فی التاخیر آفات۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۸۷ ۳ تجویز الرد"

۷۰۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا اتاکم من ترضون خلقہ و دینہ فزوجوہ الا تفعلوا تکن فتنۃ فی الارض و فساد عریض۔**

جب تمہارے پاس وہ شخص آئے جس کا چال چلن دین تمہیں پسند ہو تو اس سے نکاح کردو ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہوگا۔ **رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم عن ابی ھریرۃ و ابن عدی عن ابن عمر و الترمذی و البیھقی فی السنن عن ابی حاتم المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔** "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۹۷ ۳ تجویز الرد" (ترمذی اول، ص ۲۰۷۔ باب ماجأ فیمن ترضون الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

ولاء سے متعلق چند احادیث کریمہ

۷۱۔حدیث میں ہے الو لاء لحمة کلحمة النسب۔

ولاء ایک رشتہ ہے مثل رشتہ نسب کے۔اخرجه الحاکم و البیهقی عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔"فتاوی رضویہ،ج۵،ص۴۵۶"

۷۲۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مولی القوم من انفسهم۔

جس کی ولاء جس قوم کے لئے ہو وہ انہیں میں گنا جاتا ہے۔ رواه الشیخان عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔(بخاری دوم،ص۱۰۰۰۔باب مولیٰ القوم من انفسهم)

۷۳۔حدیث۔ من اسلم علی یدیه رجل فله ولاء ۂ.

جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اس کا رشتہ ولاء اسی سے قرار پائے۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس و الدارقطنی و البیهقی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

اہل فارس کے ایمان واسلام سے متعلق ایک حدیث پاک

۷۴۔نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایامن اسلم من اهل فارس فهو قرشی۔

اہل فارس سے جو اسلام لائے وہ قرشی ہے۔رواه ابن النجار عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما۔(قریش نے فارس فتح کیا اس کے لوگ ان کے ہاتھوں پر مشرف باسلام ہوئے۔ منہ)"فتاوی رضویہ،ج۵،ص۴۵۷"

اپنے معظم کی تعظیم و توقیر کرو

۷۵۔حدیث میں ہے اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه۔

جب تمہارے پاس کسی قوم کا عزت دار آدمی آئے تو اس کی خاطر کرو۔"فتاوی رضویہ،ج۵، ص۴۵۶"۔(ابن ماجہ دوم،ص۲۷۲۔باب اذااتاکم کریم الخ)

marfat.com

زنا کا عذاب صرف زانی وزانیہ پر ہے اولاد زنا پر اس کا وبال نہیں

۷۶۔ حدیث میں ہے لیس علی ولد الزنا من وزر ابویه شیء۔

ولد الزنا پر اپنے ماں باپ کے گناہ سے کچھ نہیں۔ رواه الحاکم عن الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔

ولد الزنا کے بارے میں تین حدیثیں

۷۷۔ حدیث صحیح میں اولاد زنا کی نسبت اس قدر وارد ہے کہ ولد الزنا شر الثلثة۔

حرام کا بچہ اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ رواه الامام احمد و ابوداؤد و الحاکم و البیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن۔ (مسند احمد، ص ۵۹۸، ج ۲)

۷۸۔ دوسری حدیث میں حدیث مذکور کی تشریح وارد ہوئی کہ ولد الزنا شر الثلثة اذا عمل بعمل ابویه۔

حرامی اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہے جب کہ ان کی طرح وہی کام کرے۔ رواه الطبرانی فی الکبیر و البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما بسند حسن۔

۷۹۔ حدیث فرخ الزنا لایدخل الجنة۔

زنا کا چوزہ جنت میں نہ جائے گا۔ رواه ابن عدی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند ضعیف۔ (یعنی غالباً اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ منہ) "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۴۵۸"

قرض معاف کر دینا عظیم کار ثواب ہے

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نفس عن غریمه او محی عنه کان فی ظل العرش یوم القیمة۔

جو اپنے مدیون کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہو۔ رواه الامام احمد و مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه و الامام البغوی فی شرح السنة عن ابی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه و قال هذا حدیث حسن۔ (کنز العمال، ص ۱۲۱، ج ۶)

۸۱۔ اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مرا اللہ

marfat.com

تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی۔ رواہ الشیخان عن حذیفة رضی الله تعالیٰ عنه۔ اور اسے جنت میں جگہ بخشی۔ ورواہ عنه و عن ابی مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما۔ مولی تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔ رواہ مسلم عن ابی مسعود عنه و عن عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنهما کلهم عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۴۸۸" (مسلم دوم، ص ۱۷۰، باب فضل انظار المعسر الخ)

طلاق کا اختیار مرد کو ہے

۸۲۔ حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ بالساق۔

طلاق دینے کا اختیار اس کو ہے جس نے مہر دے کر ملک بضع حاصل کی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۴۲۱"۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۵۲۔ باب طلاق العبد)

مذاق میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

۸۳۔ حدیث میں ارشاد ہوا ثلاث جدهن جدو هزلهن جد النکاح و الطلاق و العتاق۔ یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا وقوع قصداً بھی ہو جاتا ہے اور بلا قصد بھی وہ یہ ہیں نکاح، طلاق اور آزاد کرنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۴۳۲" (ابوداؤد اول، ص ۲۹۸۔ باب فی الطلاق علی الهزل)

عامۂ ازواج مطہرات و بنات مکرمات حضور پرنور سید الکائنات علیه و علیهن افضل الصلاة و اکمل التحیات کا مہر اقدس پانچ سو درہم سے زائد نہ تھا اس مضمون پر دو حدیثیں۔

۸۴۔ مسلم فی صحیحه عن ابی سلمة قال سألت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثنتی عشرة اوقیة ونش قالت اتدری ماالنش قلت لاقالت نصف اوقیة فتلك خمسة مائة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا، حضرت عائشہ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ نش کیا ہے میں نے کہا نہیں فرمایا نصف اوقیہ تو مہر کے کل پانچ سو درہم ہوئے۔ (مولف) (مسلم اول، ص ۴۵۸۔ باب الصداق و جواز کونه الخ)

marfat.com

۸۵۔ احمد و الدارمی و الاربعة عن امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قالت ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیأ من نساءہ و لا انکح شیأ من بناته علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات و بنات مکرمات کا نکاح بارہ اوقیہ سے زیادہ پر کیا ہو۔ (مولف)

"فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۴۸۶ (ترمذی اول، ص ۲۱۱۔ باب ماجأ فی مهور النساء)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مہر کے بارے میں چند احادیث طیبہ۔

۸۶۔ اخرج ابن سعد فی طبقاته اخبرنا خالد بن مخلد ثنا سلیمن هو ابن بلال ثنی جعفر بن محمد عن ابیه اصدق علی فاطمة درعا من حدید۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوہے کی ایک زرہ مہر میں دیا۔ (مولف)

۸۷۔ وعن عازم عن حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لعلی حین زوجه فاطمة اعطها درعك الحطمیة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضرت بتول زہرا سے کر دیا تو حضور نے حضرت علی سے فرمایا کہ فاطمہ کو حطمیہ زرہ مہر میں دے دو۔ (حطمیہ وہ زرہ جو ایک شخص حطمہ نامی کی جانب منسوب ہے، اور بقول بعض تلوار کو توڑ دینے والی زرہ اور بعضوں کے نزدیک ایسی زرہ جو بھاری اور چوڑی ہو) (مولف) قال الحافظ فی الاصابة هذا مرسل صحیح الاسناد۔

۸۸۔ ابوداؤد فی سننه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال لما تزوج علی فاطمة رضی الله تعالیٰ عنهما قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیأ قال ما عندی شیء قال این درعك الحطمیة۔

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ فاطمہ کو کچھ دو عرض کی میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا تمہاری حطمی زرہ کہاں ہے؟ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۲۸۹۔ باب فی الرجل یدخل بامراته. الخ)

marfat.com

۸۹۔ احمد فی مسندہ من طریق ابن ابی نجیح عن ابیہ عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابنتہ فقلت واللہ مالی من شیٔ ثم ذکرت حلنہ (صلتہ) و عائدتہ فخطبتہا الیہ فقال وھل عندک من شیٔ قلت لاقال فاین درعک الحطمیۃ التی اعطیتک یوم کذاو کذا قلت ھو عندی قال فاعطھا ایاھا۔

ایک آدمی نے سنا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہہ رہے تھے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح دوں گا پھر میں نے سوچا کہ بخدا میرے پاس تو کوئی چیز نہیں ہے اس کے بعد مجھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عطاو بخشش یاد آئی تو میں نے حضرت بتول زہرا کے لئے حضور کی خدمت اقدس میں پیغام دے دیا حضور نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے ؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تمہاری حطمیہ زرہ کہاں ہے، جسے میں نے تمہیں فلاں دن دیا تھا میں نے عرض کی وہ میرے پاس موجود ہے۔ حضور نے فرمایا اسی کو مہر میں دے دو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۴۹۳"۔ (مسند احمد، ص ۱۲۹، ج ۱)

۹۰۔ابن اسحاق فی السیرۃ الکبریٰ حدثنی ابن ابی نجیح عن مجاھد عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ انہ خطب فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل عندک من شئی قلت لا قال فما فعلت الدرع التی سلحتکھا یعنی من مغانم بدر۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام نکاح دیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے میں نے عرض کی نہ فرمایا تم نے اس زرہ کو کیا کیا جو میں نے تمہیں پہنائی تھی یعنی بدر کی غنیمت میں سے (مولف)

۹۱۔ اخرج الائمۃ احمد فی المناقب وابوداؤد وابوحاتم الرازی وابن حبان فی صحیحہ کلھم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعضھم اتم سیاقا من بعض قال جاء ابوبکر ثم عمر یخطبان فاطمۃ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فسکت ولم یرجع الیھما شیئا فانطلقا الی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یامر انہ بطلب ذلک قال علی فنبھانی لامر کنت عنہ غافلا فقمت اجرردائی حتی اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت تزوجنی فاطمۃ قال عندک شئی فقلت فرسی وبدنی قال فاما فرسک فلا

marfat.com

بدلك منها واما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة وثمانين درهما فجئته بها فوضعتها فی حجره صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقبض منها قبضة فقال ای بلال ابتع بها طیبا وامرهم ان یجهزوها فجعل لها سریر مشروط ووسادة من ادم حشوها لیف وقال لعلی اذا اتتك فلا تحدث شیئا حتی اتیك فجأت مع ام ایمن حتی قعدت فی جانب البیت وانا فی جانب وجأ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم . الحدیث

حضرت ابو بکر صدیق پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے پیغام لے کر خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے حضور نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہیں دیا دونوں حضرات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے کہ ان سے اس کے طلب کرنے کے لئے کہیں حضرت علی نے کہا کہ مجھے ان دونوں نے ایسے معاملہ کی تنبیہ کی جس سے میں غافل تھا پھر میں چادر سمیٹتے ہوئے اٹھا اور خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ فاطمہ سے میرا عقد فرما دیجئے حضور نے فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے ؟ میں نے عرض کی میرے پاس میرا گھوڑا اور میرا اونٹ ہے حضور نے فرمایا گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے رہا اونٹ تو اسے فروخت کردو تو میں نے اسے چار سو اسی درہم میں فروخت کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آغوش رحمت میں لا کر رکھ دیا حضور نے ان میں سے ایک مشت لے کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اس سے خوشبو خرید لاؤ اور جہیز تیار کرنے کا بھی حکم فرمایا تو ان کے لئے ایک بان کی چارپائی بنوائی اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے درخت کی چھال تھی اور حضور نے حضرت علی سے فرمایا، جب فاطمہ تمہارے گھر آئے تو میرے آنے تک ان سے کچھ بات نہ کرنا پھر حضرت فاطمہ ام ایمن کے ساتھ آکر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھ گئی اور میں بھی ایک گوشہ میں تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۳"

۹۲۔ وفی الخمیس فی روایة خطبها فزوجها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اربعة مائة وثمانین درهما . الخ

فاطمہ کے لئے پیغام نکاح دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار سو اسی درہم مہر پر عقد فرمایا۔ (مولف)

۹۳۔ اخرج الحافظ رضی الدین ابوالخیر احمد بن اسمٰعیل القزوینی

marfat.com

الحاکمی وابوعلی الحسن بن شاذان عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایضا فی حدیث طویل قال فیہ فی خطبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی بن ابی طالب فاشھدوا انی قد زوجتہ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ان رضی بذلک علی ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ثم قال انتھبوا فانتھبنا ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ثم قال ان اللہ عزوجل امرنی ان ازوجک فاطمۃ علی اربعمائۃ مثقال فضۃ ارضیت بذلک فقال قد رضیت بذلک یا رسول اللہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع اللہ شملکما واعز جد کما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا قال انس فواللہ لقد اخرج منھما الکثیر الطیب.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں علی سے فاطمہ کا نکاح کردوں تو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے چار سو مثقال چاندی پر اس سے نکاح کردیا بشرطیکہ علی اس پر راضی ہو جائے پھر حضور نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت منگا کر فرمایا کہ اسے لوٹو ہم نے انھیں لوٹا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے تو حضور مسکرائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ چار سو مثقال چاندی پر تم سے فاطمہ کا عقد کردوں کیا تم اس سے راضی ہو علی نے عرض کی یارسول اللہ میں اس سے راضی ہوں پھر حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متفرق امور کو جمع فرمادے اور تمہارے نصیبے کو معزز بنادے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں سے بہت زیادہ طیب وطاہر اولاد ظاہر کرے حضرت انس کہتے ہیں کہ بخدا ان دونوں سے بہت زیادہ طیب اولاد ظاہر فرمائی۔ (مولف) ورواہ ابن عساکر نحوہ من طریق محمد بن شھاب بن ابی الحیاء عن عبدالملک بن عمر بن یحیٰی بن معین عن محمد بن دینار عن ھشیم عن یونس بن عبد عن الحسین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنھما. "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۴"

۹۴۔ رواہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ لما تزوج بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اراد ان یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا فقال یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیس لی شئی فقال اعطھا درعک فاعطاھا درعہ ثم دخل بھا. لفظ ابی داؤد ورواہ النسائی.

marfat.com

بیشک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ دینے سے پہلے جانے سے منع فرمادیا علی نے عرض کی یارسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے حضور نے فرمایا اپنی زرہ دیدو تو حضرت علی نے فاطمہ کو زرہ دیدی پھر دخول فرمایا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۹۵"

(ابوداؤد اول ۲۸۹، باب فی الرجل یدخل بامرأته الخ)

شئی موہوب واپس لینا منع ہے حدیث میں ہے

۹۵۔ (رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں) **لایحل للرجل ان یعطی عطیة فیرجع فیها رواه الائمة احمد والاربعة عن ابن عمر وابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال فی المنتقی صححه الترمذی.**

آدمی کے لئے حلال نہیں کہ دی ہوئی چیز واپس لے لے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۳۲" (ترمذی دوم ص ۳۴، باب ماجاء فی کراهیة الرجوع فی الهبة)

صعوبت سفر سے متعلق ایک حدیث

۹۶۔ **حدیث، السفر قطعة من العذاب یمنع احدکم طعامه وشرابه ومنامه (نومه) فاذا قضی احدکم نهبه (نهمته) فلیعجل الی اهله او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم.**

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے وہ کھانے پینے اور سونے سے باز رکھتا ہے جب ضرورت پوری ہو جائے تو واپسی میں اہل و عیال کی طرف عجلت کرے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۶۹"

(بخاری ۱/ ۲۴۲، باب السفر قطعة من العذاب)

بیوی سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے والا مومن کامل ہے

۹۷۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور فرماتے **ان من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقاً والطفهم باهله.**

یعنی جو سب سے زائد خوش خلق ہو اپنے اہل کے ساتھ سب سے اچھے برتاؤ والا ہو وہ سب سے زائد ایمان میں کامل ہوگا۔ (مولف) (ترمذی اول ص ۲۱۹، باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجها)

۹۸۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **خیرکم خیرکم لاهله وانا خیرکم لاهلی.**

تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے بہتر ہو اور میں اپنی اہل کے لئے تم سب

marfat.com

سے بہتر ہوں۔(مولف) (ابن ماجہ اول ص ۱۴۳،باب حسن معاشرۃ النساء)

دو بیویوں کے مابین عدل و مساوات پر ایک حدیث

۹۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له امرأتان فمال الی احدهما دون الاخریٰ جاء یوم القیٰمة واحد شقیه مائل.

جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف مائل ہے دوسری کی طرف نہیں یعنی دونوں میں عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کی ایک کروٹ جھکی ہوئی ہوگی۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۱" (ابوداؤد اول ص ۲۹۰، باب فی القسم بین النساء، نسائی اول ص ۹۴، میل الرجل الی بعض نسائه الخ)

ایفائے عہد کی نیت ہو اور وعدہ پورا نہ کر سکے تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے

۱۰۰۔ حضور پرنور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس الخلف ان یعد الرجل ومن نیته ان یفی ولکن الخلف ان یعدالرجل ان لا یفی. رواه ابو یعلی فی مسنده عن زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه بسند حسن.

ایفائے عہد کی نیت ہو اور آدمی وفا نہ کر سکے تو یہ خلف وعد نہیں ہے ہاں خلف وعدیہ ہے کہ آدمی وعدہ کرلے اور ایفاء کی نیت نہ ہو۔ (مولف)(یعنی اگر عذر شرعی سے وعدہ خلافی ہو گئی تو وہ جرم نہیں)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۶" (کنز العمال ص ۲۰۰ ج ۳)

غیر کی مخطوبہ کو پیغام نکاح دینا منع ہے

۱۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح اویترك . اخرجه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه.

کوئی کسی کی منگیتر کو پیغام نکاح نہ دے یہاں تک کہ وہ اس سے نکاح کرلے یا چھوڑ دے۔ (مولف)"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۷"(مسلم اول ص ۴۵۴،باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه الخ)

ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں

۱۰۲۔ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالکم لا ام نسائکم

میں تم مردوں کی ماں ہوں تمہاری عورتوں کی ماں نہیں ہوں۔"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۱۱"

marfat.com

تعارف

اطائب التهانی فی النکاح الثانی

(نکاح ثانی کے احکام)

۹ر صفر ۱۳۱۲ھ کو سوال کی صورت میں نکاح ثانی اور نکاح بیوگان سے متعلق ایک فتویٰ بھیجا گیا جس میں یہ جبروتی حکم لگایا گیا تھا کہ جو لوگ نکاح ثانی سے انکار کریں یا عیب لگائیں اور برا جانیں یا نکاح کرنے والے پر طعن و تشنیع کریں تو یہ سب لوگ کافر ہیں وغیر ذلک

امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں سب سے پہلے یہ واضح کیا ہے کہ اس مسئلہ میں اہل ہند کے افکار و نظریات کیا ہیں پھر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ نکاح کب فرض وواجب ہے اور کب سنت یا مباح ہوتا ہے اس کے بعد دلائل ساطعہ واضحہ سے اصل مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ نکاح ثانی میں جاہلان ہند کے دو فرقے ہو گئے ہیں۔

۱۔ اہل تفریط، کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ وعار جانتے اور معاذ اللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں۔

۲۔ اہل افراط، کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہ جہال مشددین ہیں کہ انھوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی و فرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعاً اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے۔

امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ جاہلان ہند جو اسے ننگ وعار سمجھتے ہیں آیا اس بنا پر ہے کہ اسے از روئے شریعت ہی حلال نہیں جانتے ایسا ہو تو بیشک کفر ہے مگر انصافاً عادتاً اس سے اس کا اصلاً ثبوت نہیں بلکہ از روئے رسم ورواج لوگوں کے نزدیک ایک ننگ وعار کی بات ہے بخیال طعن وبدنامی اس سے اجتناب واحتراز ہے تو ایسے خیالات پر ہرگز حکم تکفیر نہیں ہو سکتا، اور نکاح ثانی مطلقاً فرض یا واجب یا سنت نہیں بلکہ عامۂ زناں کے لئے نہایت درجہ مباح ہی ہے اور مباح پر طعن صرف اسی صورت میں کفر ہو سکتا ہے کہ اس کی اباحت ضروریات دین سے ہو اور باوصف اس کے یہ شخص اسے شرعاً مباح نہ جانے، اور نکاح ثانی کی اباحت تو بیشک ضروریات دین سے ہے۔ کہ

marfat.com

تمام مسلمین اس سے آگاہ اور متعدد آیات وسیر گواہ۔ خلاصۂ مقصود یہ کہ عوام ہند جو نکاح بیوہ کو باتباع رسم مردود ہنود ننگ وعار سمجھتے ہیں اور کیسی ہی حالت حاجت وضرورت شدیدہ ہو معاذ اللہ حرام کے مثل اس سے احتراز رکھتے ہیں، بہت برا کرتے اور سخت برا کرتے ہیں اور حق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نکاح ثانی مثل نکاح اول فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ وحرام سب کچھ ہے، اس کے صور واحکام کی تفصیل مختصر ایہ ہے۔

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اس کے حقوق واجبہ کی ادائیگی نہ ہو سکے گی اسے نکاح ممنوع وناجائز ہے اگر کرے گی گنہگار ہو گی یہ صورت کراہت تحریمی کی ہے۔

۲۔ اگر یہ خود مرتبۂ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہنچا جب تو اسے نکاح حرام قطعی ہے۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے بلکہ ترغیب دینی خود خلاف شرع ومعصیت ہے۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہوا انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی ہے،۔۔۔ ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو بیشک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی اور اگر ان کے اولیاء اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پروائی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے۔

۶۔ اگر ذرا بھی اس کا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہو گا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہنچے۔ ان دونوں کا حکم یہ ہے کہ بحالت سعت بیشک نکاح کی ترغیب بتاکید کیجائے اور اس سے انکار پر سخت اعتراض پہنچتا ہے، اور در صورت اباحت نہ نکاح پر اصلا جبر کا اختیار نہ اس سے انکار پر کچھ اعتراض وانکار، کہ مباح کو شرع مطہر نے مرضی مکلف پر چھوڑا ہے چاہے کرے یا نہ کرے۔

اس کے علاوہ کثیر احادیث مبارکہ وجزئیات فقہیہ کے ذریعہ سے اس مسئلہ کو نہایت حسین

marfat.com

و جمیل انداز میں نکھار کر پیش کیا ہے اور دلائل کثیرہ سے وہابی فتویٰ کا وقیع و بلیغ رد فرمایا حتی کہ ان کی کج فہمی و جہالت سے پردہ اٹھ گیا۔ اور اس مسئلہ کی وضاحت و صراحت کرنے کے بعد اختتام رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی بطور اظہار حقیقت و تحدیث نعمت فرماتے ہیں "امید کرتا ہوں کہ یہ سب مباحث رائقہ و دلائل فائقہ حصۂ خاصۂ خامۂ فقیر، اور اس مسئلہ کی توضیح اس مطلب کی تنقیح میں آپ ہی اپنی نظیر ہوں"۔

الحاصل مسئلہ دائرہ کی تحقیقات انیقہ پر مشتمل یہ جلیل القدر رسالہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۳۴ حدیثیں مجملۂ ادلۂ مبحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

اطائب التهانی فی النکاح الثانی

نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے

۱۰۳۔ حدیث میں آیامن تزوج فقد استکمل نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی.

جس نے نکاح کیااس نے اپنا آدھادین پورا کر لیاباقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۷۹، اطائب التهانی" (مشکوۃ دوم ص ۲۶۸، کتاب النکاح الفصل الثالث)

لڑکی کی عمر جب بارہ برس ہو جائے تو اس کا نکاح کر دینا چاہئے حدیث میں ہے

۱۰۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مکتوب فی التوراة من بلغت له ابنة اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك علیه.

اللہ عزوجل تورات شریف میں فرماتا ہے جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح نہ کر دے اور یہ دختر گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان عن امیرالمومنین عمر الفاروق وعن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔

بیجا تشدد ناجائز اور سبب ہلاکت ہے

۱۰۵۔ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہیں هلك المتنطعون۔

ہلاک ہوئے بیجا تشدد کرنے والے۔ رواہ الائمة احمد ومسلم وابوداؤد عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۰" اطائب التهانی (ابوداؤد دوم ص ۶۳۵، باب فی لزوم السنة)

غیبت زنا سے سخت تر ہے

۱۰۶۔ حدیث ابن ابی الدنیا وابی الشیخ عن جابر بن عبدالله وابی سعید

marfat.com

الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم والغیبۃ فان الغیبۃ اشد من الزنا ان الرجل قد یزنی ویتوب فیتوب اللہ علیہ وان صاحب الغیبۃ لایغفرلہ حتی یغفرلہ صاحبہ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت زنا سے سخت تر ہے کہ آدمی زنا کرتا ہے اور توبہ کرلیتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور غیبت کرنیوالے کی مغفرت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ جس کی غیبت کی معاف نہ کردے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۲" لطائف التہانی (کنزالعمال ص ۳۳۳ ج ۳)

زیادہ تر عورتیں شوہروں کی ناشکری کے سبب جہنم میں جائیں گی

۱۰۷۔ حدیث صحیح میں حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ رأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اھلھا النساء.

میں نے دوزخ ملاحظہ فرمائی تو آج کی برابر کوئی چیز سخت وشنیع نہ دیکھی اور میں نے اہل دوزخ میں عورتیں زیادہ دیکھیں، فقالوا یا رسول اللہ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یعنی حضور اس کا کیا سبب ہے قال بکفرھن فرمایا ان کے کفر کے باعث قیل یکفرن باللہ عرض کی گئی کیا اللہ عزوجل سے کفر کرتی ہیں قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان فرمایا شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتی ہیں لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط اگر تو ان میں کسی کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی بات خلاف مزاج تجھ سے دیکھے وہ کہے میں نے کبھی تجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری اول ص ۹، باب کفران العشیر الخ)

عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئیں

۱۰۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان المرأۃ خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بھا وبھا عوج وان ذھبت تقیمھا کسرتھا وکسرھا طلاقھا.

عورت ٹیڑھی پسلی سے بنی ہے ہرگز کسی راہ پر تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی اگر تو اس سے نفع لے تو اس کے ساتھ نفع لے اور سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے اور اس کا توڑنا طلاق دینا ہے۔ رواہ مسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ ونحوہ احمد وابن حبان والحاکم عن سمرۃ بن

marfat.com

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حاصل یہ کہ پسلی ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی عورت بھی بائیں پسلی سے بنی ہے نہ نبھے تو طلاق دیدے مگر ہر طرح موافق آئے یہ مشکل ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج۵ ص ۵۸۳" اطائب التهانی (مسلم اول ص ۴۷۵، باب الوصية بالنساء)

عورتوں کو حقوق شوہر کی رعایت و معرفت میں جہاد کے برابر ثواب ہے

۱۰۹۔ ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بارگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولتمند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنیوالیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعة ازواجهن والمعرفة بحقوقهم وقليل منكن من يفعله

شوہروں کی اطاعت اور ان کے حق پہچاننا اور اس کے کرنیوالیاں تم میں تھوڑی ہیں۔ رواہ البزار والطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج۵ ص ۵۸۴" اطائب التهانی (الترغيب والترهيب ۳/ ۵۳، ترغيب الزوج فی الوفاء الخ)

عورتیں اگر شوہروں کی فرمانبرداری کریں تو جنت میں جائیں

۱۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاملات والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولا ما يأتين الى ازواجهن لدخل مصلياتهن الجنة.

حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں دودھ پلانے والیاں اپنے بچوں پر مہربانیں اگر نہ ہوتی وہ تقصیر جو اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان کی نماز پڑھنے والیاں سیدھی جنت میں جاتیں۔ اخرجه الامام احمد وابن ماجه والطبرانی فی الكبير والحاكم فی المستدرك عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنه (ابن ماجہ اول ص ۱۴۶، باب فی المرأة تؤدی زوجها)

شوہروں کے حقوق سے عورتیں عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہیں اس پر تین احادیث کریمہ

۱۱۱۔ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ یوہیں بیٹھی رہوں فرمایا فان حق الزوج على

marfat.com

الزوجة ان سألها نفسها وهی علی ظهر قتب ان لاتمنعه نفسها ومن حق الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت وعطشت ولا یقبل منها ولاتخرج من بیتها الا باذنه فان فعلت لعنتها ملنکة السماء وملنکة الارض وملنکة الرحمة وملنکة العذاب.

تو بیشک شوہر کا حق زوجہ پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے نزدیکی چاہے تو انکار نہ کرے اور مرد کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے بے اجازت کے نفل روزہ نہ رکھے اگر رکھے گی تو عبث بھوکی پیاسی رہی روزہ قبول نہ ہوگا اور گھر سے بے اذن شوہر کہیں نہ جائے اگر جائے گی تو آسمان کے فرشتے زمین کے فرشتے رحمت کے فرشتے عذاب کے فرشتے سب اس پر لعنت کریں گے جبتک پلٹ کر آئے، یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کی لاجرم لا اتزوج ابدا ٹھیک ٹھیک یہ ہے کہ میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔ رواہ الطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۴" اطائب التہانی (کنز العمال ص ۲۳۹ ج ۲۱)

۱۱۲۔ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کی اس نے مجھے پیام دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من حقه لو سال منخراه دما او قیحا فلحسته بلسانها ما ادت حقه لو کان ینبغی لبشران یسجد لبشر لامرت المرأة ان تسجد لزوجها اذا دخل علیها بما فضله الله علیها۔

مرد کے حق کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ اگر اس کے دونوں نتھنے خون ہو یا پیپ سے بہتے ہوں اور عورت اسے اپنی زبان سے چاٹے تو شوہر کے حق سے ادا نہ ہوئی اگر آدمی کو سجدہ روا ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ مرد جب باہر سے اس کے سامنے آئے اسے سجدہ کرے کہ خدا نے مرد کو فضیلت ہی ایسی دی ہے، یہ ارشاد سن کر وہ بی بی بولیں والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقیت الدنیا. قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں رہتی دنیا تک نکاح کا نام نہ لوں گی۔ رواہ البزار والحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال ص ۲۴۰ ج ۲۱)

۱۱۳۔ ایک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اطیعی اباك اپنے باپ کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جبتک حضور یہ نہ بتائیں کہ خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت به قرحة فلحستها او انتشر منخراه صدیدا اودما ثم ابتلعته ماادت حقه شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اگر اس کے کوئی پھوڑا ہو عورت اسے چاٹ کر صاف کرے یا اس کے نتھنوں سے پیپ یا خون نکلے عورت اسے نگل لے تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا قسم اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی شادی نہ کروں گی حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوهن الا باذنهن عورتوں کا نکاح نہ کرو جبتک ان کی مرضی نہ ہو۔ رواه البزار وابن حبان فی صحیحه عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ امام حافظ زکی الملۃ والدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کی سند جید اور اس کے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۵" اطائب التہانی (الترغیب والترہیب ۳/ ۵۳، ترغیب الزوج فی الوفا الخ)

ہر مومن مسلم کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

۱۱۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان اوفاجرا وان عمل الکبائر.

ہر مسلمان کے جنازہ کی نماز تم پر فرض ہے نیک ہو یا بد چاہے اس نے کتنے ہی گناہ کبیرہ کئے ہوں۔ اخرجه ابوداؤد وابو یعلی والبیهقی فی سننه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

۱۱۵۔ مولائے سرور کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی کل میت ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔ اخرجه ابن ماجة عن واثلة والد ابی الطفیل رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ابن ماجہ اول ص ۱۱۱، باب فی الصلوة علی اهل القبلة)

۱۱۶۔ حضور سید عالم مولائے اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں صلوا علی من قال لا اله الا الله. اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی معجمیه الکبیر و ابونعم فی حلیة الاولیاء عن عبدالله بن الفاروق رضی الله تعالیٰ عنهما.

marfat.com

جس نے وحدانیت کی گواہی دی اس کا جنازہ پڑھو۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۵۸۶"

طب النبوی (کنزالعمال ص ۱۱۳ ج ۲۰)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیام نکاح دینے کے بارے میں چند احادیث کریمہ

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله ولكن لا احب ان اتزوج وبنی صغار.

یارسول اللہ کچھ حضور سے مجھے بے رغبتی تو ہے نہیں مگر مجھے یہ نہیں بھاتا کہ میں نکاح کروں اور میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیر نسأركبن الا بل نساء قريش احناه على طفل فی صغره وارعاه على بعل فی ذات يده عرب کی تمام عورتوں میں بہتر زنان قریش ہیں اپنے بچے پر اس کے چھٹپن میں سب سے زیادہ مہربان اور خاوند کے مال کی سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والیاں۔ رواه الطبرانی عنها رضی الله تعالیٰ عنها برجال ثقات قالت خطبنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت فذكره۔

(بخاری و مسلم) (مشکوۃ دوم ص ۲۶۷، کتاب النکاح الفصل الاول)

۱۱۸۔ دوسری صحیح حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا یوں عرض کی یارسول اللہ لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظيم فاخشی ان اضيع حق الزوج۔

یارسول اللہ بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں اور شوہر کا حق بڑا ہے میں ڈرتی ہوں کہ حق شوہر مجھ سے فوت نہ ہو۔ اخرجه ابن سعد بسند صحيح عن الشعبی مرسلا۔

۱۱۹۔ تیسری حدیث میں ہے خطبها صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت لولدين بين يديها كفى بهذا رضيعا و بهذا ضجيعا۔

جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کے لئے فرمایا اپنے دو بچوں کی طرف کہ سامنے موجود تھے اشارہ کر کے عرض کی یہ دودھ پینے اور یہ ساتھ سونے کو بہت ہے۔ رواه عن ابی نوفل بن عقرب ايضا مرسلا۔

۱۲۰۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ رضی اللہ

marfat.com

تعالیٰ عنہ سے بیوہ ہوئیں امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کردیا پھر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیام دیا انکار کردیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی انی امرأة غیری و انی امرأة مصیبة و لیس احد من اولیائی شاهداً۔

میں رشک ناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات سے شکر رنجی کا خیال ہے) اور عیالدار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے بلکہ عذر سن کر ان کے علاج و جواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے (چنانچہ ایسا ہی ہوا ام المومنین ام سلمہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی میں نہیں صلی الله تعالی علی بعلهن و علیهن و بارك وسلم) اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ رواه احمد و النسائی وغیرهما عنها رضی الله تعالیٰ عنهما بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۷"۔ اطائب التهانی۔ (نسائی دوم، ص ۷۶۔ انکاح الابن امه)

۱۲۱۔ ابن ابی عاصم کی روایت میں ہے منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ اما انا فکبیرة السن۔ میری عمر زیادہ ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا اکبر منك میں تم سے بڑا ہوں۔ رواه من طریق عبدالواحد بن ایمن عن ابی بکر بن عبدالرحمن عنها رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التهانی

شوہر کی وفات کے بعد اگر عورت نے نکاح نہ کیا اور دونوں جنتی ہوں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت میں جمع فرمائے گا۔

۱۲۲۔ ابن سعد ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امرأة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة۔

جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں پھر عورت اس کے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے۔ اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنہ سے کہا تھا آؤ ہم تم عہد کریں کہ جو پہلے مر جائے دوسرا اس کے بعد نکاح نہ کرے مگر یہ علم الٰہی میں امہات المومنین میں داخل ہونے والی تھیں حضرت ابو سلمہ نے قبول نہ فرمایا۔ رواہ من طریق عاصم الاحول عن زیاد بن ابی صایم عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۲۳۔ احمد فی المسند حدثنا ابو احمدثنا ابان بن عبداللہ البجلی عن کریم بن ابی حازم عن جدتہ سلمیٰ بنت جابر ان زوجہا استشہد فاتت عبداللہ بن مسعود فقالت انی امرأۃ استشہد زوجی و قد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاہ فترجو لی ان اجتمعت انا وھو ان اکون من ازواجہ قال نعم۔

حضرت سلمی بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر شہید ہوئے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئیں اور کہا میرے شوہر نے شہادت پائی اور لوگ مجھے پیام دے رہے ہیں میں نکاح سے انکار رکھتی ہوں کیا آپ امید کرتے ہیں کہ اگر میں اور وہ جمع ہوئے تو میں آخرت میں ان کی زوجہ ہوں فرمایا ہاں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۸" اطائب التہانی۔ (مسند احمد، ص ۶۶۵، ج ۱)

بیوہ عورت اگر اپنے یتیم بچوں کی پرورش میں رہے اور دوسرا نکاح نہ کرے تو جنت میں داخل ہو گی۔

۱۲۴۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انا و امرأۃ سفعا الخدین کھاتین یوم القیمۃ واومی بیدہ یزید بن زریع السبابۃ و الوسطیٰ امرأۃ یمت (امت) من زوجہا ذات منصب و جمال حبست نفسہا علی یتاماھا حتی بانوا او ماتوا۔

میں اور چہرہ کا رنگ بدلی ہوئی عورت روز قیامت ان دو انگلیوں کے مثل ہوں گے۔ (راوی نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا یعنی جیسے یہ دو انگلیاں پاس پاس ہیں یوہیں اسے روز قیامت میرا قرب نصیب ہوگا) وہ عورت کہ اپنے شوہر سے بیوہ ہوئی عزت والی صورت والی باعصمہ اس نے اپنے یتیم بچوں پر اپنی جان کو رکھا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوئے یا مر گئے۔ چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۱۰۰۔ باب فی فضل من عال یتامی)

۱۲۵۔ ابن بشران انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

marfat.com

وسلم فرماتے ہیں ایما امرأة قعدت علی بیت اولادھا فھی معی فی الجنة۔
جو عورت اپنی اولاد پر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گی

۱۲۶۔ابو یعلی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول من یفتح باب الجنة الا انی اریٔ امرأة تبادرنی فاقول لھا مالك و من انت فتقول انا امرأة قعدت علی ایتام لی۔

سب سے پہلے جو دروازہ جنت کھولے گا وہ میں ہوں مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کرے گی میں فرماؤں گا تجھے کیا ہے اور تو کون ہے وہ عرض کرے گی میں وہ عورت ہوں کہ اپنے یتیموں پر بیٹھی رہی۔ امام عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں اسنادہ حسن انشاء اللہ تعالیٰ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۰"۔ اطائب التھانی۔(الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۴۹ الترغیب فی کفالة الیتیم)

لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں

۱۲۷۔ حدیث میں ہے حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ و رسولہ۔

لوگوں سے وہ باتیں کہو جنہیں وہ پہچانیں کیا یہ چاہتے ہو کہ لوگ اللہ و رسول کی تکذیب کریں۔ رواہ البخاری فی صحیحہ عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ موقوفا علیہ و الدیلمی فی مسند الفردوس عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔(کنزالعمال، ص ۱۸۷، ج ۱۰)

۱۲۸۔ حدیث، امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم۔

ہمیں حکم ہے کہ لوگوں سے بقدر ان کی عقول کے کلام کریں۔ رواہ الامام ابوعبدالرحمن السلمی و من طریقة الدیلمی و الحسن بن سفین فی مسندہ و ابوالحسن التمیمی فی کتاب العقل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۳"۔ اطائب التھانی۔(کنزالعمال، ص ۱۴۳، ج ۱۰)

عورت شوہر کی جائداد پر نگراں ہوتی ہے اس پر ایک حدیث۔

۱۲۹۔ صحیحین میں ہے عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قالت تزوجنی الزبیر و مالہ فی الارض من مال و لامملوك و لا شیٔ غیر ناضح و غیر فرسہ

marfat.com

فکنت اعلف فرسه و استقی الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اکن احسن اخبز و کان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوة صدق و کنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی راسی وهی منی علی ثلثی فرسخ فجئت یوما و النوی علی راسی فلقیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفه فاستحییت ان اسیر مع الرجال و ذکرت الزبیر و غیرته و کان اغیر الناس فعرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی راسی النویٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لارکب فاستحییت منه و عرفت غیرتك فقال والله لحملك النوی کان اشد علی من رکوبك معه قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نکاح کیا تو اونٹ اور گھوڑے کے علاوہ ان کے پاس کوئی جائداد نہیں تھی میں ان کے گھوڑے کے لئے بیرون شہر دو میل پر جا کر دانہائے خرما جمع کرتی اور گھر کا پانی خود بھر کر لاتی اور ڈول مرمت کرتی اور خود خمیر کرتی لیکن اچھی روٹی پکانا نہیں جانتی تو انصار کی لڑکیاں روٹی پکا دیتیں جو کامل اور قابل تعریف عورتیں تھیں اور حضرت زبیر کی زمین جو انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی وہ شہر سے دو میل پر تھی وہاں سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی، ایک بار پلٹتے ہوئے راہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک جماعت انصار کرام کے ملے حضور نے مجھے بلایا اور اونٹ کو بیٹھنے کا حکم فرمایا کہ اپنے پیچھے سوار فرمالیں میں نے مردوں کے ساتھ چلنے میں حیا کی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آیا کہ وہ بہت غیرت مند انسان ہیں رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محسوس فرمالیا کہ میں شرما رہی ہوں تو روانہ ہو گئے۔ میں جب حضرت زبیر کے پاس آئی تو ان سے پورا حال کہا تو انہوں نے فرمایا کہ واللہ تمہارا گٹھلیاں سر پر لے کر چلنا مجھ پر زیادہ سخت ہوا اس سے کہ تم حضور کے ساتھ سوار ہو لیتی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں یہاں تک کہ میرے والد گرامی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد ہمارے لئے ایک خادم بھیج دیا جو گھوڑے کے سائس ہونے کو کافی تھا گویا کہ انہوں نے

marfat.com

مجھے اس کام سے نجات دے دی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۲۔ طائب النھدانی" (بخاری ۲/ ۷۸۶۔ باب لغیرۃ الخ)

تعمیر و توسیع کعبہ پر ایک حدیث پاک

۱۳۰۔ صحیحین میں ہے عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجدر امن البیت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا و لو لاان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابه بالارض و فی اخری ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبیت فهدم فادخلت فیه ما اخرج منه و الزقته بالارض و جعلت له بابین بابا شرقیا و بابا غربیا فبنیت به اساس ابراهیم۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا حطیم بھی بیت اللہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کی تو پھر کیوں اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا حضور نے فرمایا کہ تمہاری قوم میں نفقہ کی تنگی ہو گئی تھی میں نے عرض کی کہ اس کے دروازہ کو اتنی بلندی پر کیوں نکالا حضور نے فرمایا ایسا اس لئے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں اگر وہ لوگ زمانۂ جاہلیت سے نزدیک نہ ہوتے جس کے باعث مجھے خوف ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتی تو میں موجودہ عمارت کو ڈھا کر حطیم کو اس میں داخل کر دیتا۔ جس کو ان لوگوں نے بیت اللہ سے نکال دیا ہے اور اس کے دروازہ کو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک شرقی اور ایک غربی پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی بنیاد پر عمارت بناتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۲" طائب النھدانی۔ (بخاری دوم، ص ۵۷۰ باب ما یجوز من اللو الخ)

عوام کے سامنے حقائق عالیہ و دقائق غالیہ جیسی باتیں کرنا جو ان کے مدارک و مفہوم سے وراہوں ممنوع ہے اس مضمون پر چار احادیث کریمہ

marfat.com

۱۳۱۔ حدیث۔ ماحدث احدکم قوما بحدیث لا یفهمونه الا کان فتنة علیهم۔

تم میں کوئی شخص کسی قوم سے کوئی ایسی حدیث کہ ان کی سمجھ سے ورا ہو بیان نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ العقیلی و ابن السنی و ابونعیم فی الریاضة وغیرهم عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۱۳۲۔ دوسری روایت میں ہے لاتحدثوا من امتی من احادیثی الا ماتحتمله عقولهم فیکون فتنة علیهم۔

میری امت سے میری حدیثیں نہ بیان کرو مگر وہ جو ان کی عقلیں اٹھالیں کہ وہ حدیث ان پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ عنه ابونعیم و من طریقه الدیلمی و فیه فکان ابن عباس یخفی اشیاء من حدیثه و یفشیها الی اهل العلم۔ (کنزالعمال، ص ۱۴۳، ج ۱۰)

۱۳۳۔ تیسری روایت میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا ابن عباس لاتحدث قوما حدیثا لاتحتمله عقولهم۔

اے ابن عباس لوگوں سے وہ حدیث نہ بیان کر جو ان کی عقل میں نہ آئے۔ رواہ عنه فی مسند الفردوس۔ (کنزالعمال، ص ۱۹۰، ج ۱۰)

۱۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ماانت بمحدث قوما حدیثا لاتبلغه عقولهم الا کان لبعضهم فتنة۔

تو جب کسی قوم سے وہ حدیث بیان کرے گا جس تک ان کی عقل نہ پہنچے وہ ضرور ان میں کسی پر فتنہ ہو جائے گی۔ رواہ مسلم فی مقدمة صحیحه۔ (مسلم اول، ص ۹ باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو طرح کے علوم حاصل کئے

۱۳۵۔ عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال حفظت عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته و اما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم. رواه البخاری۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (علم کے) دو برتن محفوظ کئے۔ ایک کو تو میں نے پھیلایا لیکن اگر دوسرے کو پھیلاؤں تو یہ حلق کٹ جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۴"۔ اطائب التهانی۔ (بخاری اول، ص ۲۳،

marfat.com

باب حفظ العلم)

اسلام غالب ہے مغلوب نہیں

۱۳۶۔ حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الاسلام یعلو و لا یعلی۔**

اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اخرجہ الرؤیانی و الدار قطنی و البیهقی والضیأ فی المختارة و الخلیل کلهم عن عائذ بن عمرو المزنی رضی الله تعالیٰ عنه۔

"فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۵۹۶"۔ اضاف التهانی۔ (بخاری ۱/ ۱۸۰۔ باب اذا اسلم الصبی فمات الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

عورت کے ساتھ حسن معاشرت کی ترغیب سے متعلق

۱۳۷۔ حدیث میں ارشاد ہوا کہ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔ فتاوی رضویہ، ج۵، ص ۶۰۲۔

صحت حلالہ کے لئے وطی شرط ہے۔

۱۳۸۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاحتی تذوقی عسیلته و یذوق عسیلتك۔

(حضرت رفاعہ نے جب اپنی اہلیہ کو طلاق مغلظہ دے دی اور بعد عدت ان کا نکاح عبدالرحمٰن بن زبیر سے ہوا اور ان سے وطی نہیں ہوئی اور وہ شوہر اول سے طالب نکاح تھیں اس پر) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی نہیں یہاں تک کہ تم اس کا شہد چکھ لو اور وہ تمہارا شہد چکھ لے۔ (مولف) (یعنی کم از کم ایک بار مجامعت ہو جائے)" فتاوی رضویہ، ج۵، ص ۶۲۶"۔ (بخاری اول، ص ۳۵۹۔ باب شهادة المختبئ الخ)

حلالہ کے بارے میں ایک حدیث

۱۳۹۔ حدیث، لعن اللہ المحلل و المحلل له۔

یعنی محض حلالہ کی نیت سے مطلقہ سے نکاح ثانی کرنے اور کرانے والے پر یعنی شوہر اول و شوہر ثانی دونوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ (یعنی فساد نیت کے باعث وہ مستحق لعنت ہیں ورنہ حسن نیت سے نکاح حلالہ موجب ثواب ہے) (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۵"۔ (ابوداؤد ار ۱۸۴ باب فی التحلیل)

بے وجہ شرعی بیوی کو تین طلاق دینا حماقت و نادانی ہے۔

۱۴۰۔ فی سنن ابی داؤد عن مجاهد قال کنت عند بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما فجأ رجل فقال انه طلق امرأته ثلثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال

marfat.com

ایطلق احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس فان الله عزوجل قال و من یتق الله یجعل له مخرجا عصیت ربك و بانت منك امرأتك، ثم ذکر ادلته بروایة المؤطا عن ابن عباس و عن ابن مسعود وکابی داؤد عن ابن عباس وابی هریره معاومثله عر ابن عمر قال وروی ایضاً عن عبد الله بن عمروبن العاص واسند عبد الرزاق عن علقمه عن ابن مسعود و وکیع عن امیرالمومنین علی و امیر المومنین عثمان بن عفان و قد قدمه امیرالمومنین عمر و اورده براویة ابن ابی شیبة و الدار قطنی عن ابن عمر عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

مجاہد نے کہا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ اس نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دیدیں ہیں راوی نے کہا کہ تو آپ نے سکوت کیا حتی کہ مجھے ظن ہونے لگا کہ آپ اس کی مطلقہ کو اس کی طرف لوٹادیں گے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں کا کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حماقت کا ارتکاب کر بیٹھے گا (پھر کسی عالم سے مثلاً ابن عباس سے) کہے گا اے ابن عباس! اللہ عزوجل نے تو فرمایا ہے کہ ومن یتق الله الآیة (یعنی جو اللہ کا ڈر رکھے گا اللہ اس کے لئے کوئی راہ نکال دے گا (تو اے تین طلاقیں دینے والے! تو نے تقویٰ چھوڑ کر) اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور (حق رجعت ختم ہو گیا اب) تیری عورت نکاح سے باہر ہو گئی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۴۶"۔ (ابوداؤد ار ۲۹۹۔ باب بقیة نسخ المراجعة الخ)

صرف مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے

۱۴۱۔ حدیث میں فرمایا لعن الله الذواقین و الذواقات۔

اللہ تعالیٰ نے بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ (رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۰۳"

مہر کا اقرار کرنے کے بعد اسے قرض نہ سمجھنا مورث عذاب ہے۔

۱۴۲۔ حدیث میں ارشاد ہوا جو مرد و عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی وزانیہ اٹھائے جائیں گے۔ "فتاوی رضویہ ج ۵، ص ۵۰۹"

عورت کو شوہر سے اور غلام کو آقا سے بد ظن کرنا منع ہے

۱۴۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس منا من خبب امرأة علی

marfat.com

زوجها او عبدا علی سیدہ. رواہ ابوداؤد و النسائی و الحاکم بسند صحیح وابن حبان فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو عند احمد بسند صحیح و الحاکم و قال صحیح و اقروہ و البزار وابن حبان عن بریدۃ و عن الطبرانی فی الاوسط و الصغیر عن ابن عمر و عند ابی یعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

جو کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آقا سے بگاڑ دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۳"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۶۔ باب فیمن خبب امرأۃ علی زوجہا)

marfat.com

تعارف

آکدالتحقیق بباب التعلیق

(مسئلہ تعلیق میں ایک دیوبندی فتویٰ کا رد بلیغ)

۶/ محرم الحرام ۱۳۲۲ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے بوقت مغرب کہا کہ اگر تو نماز نہیں پڑھے گی تو تجھ پر دو طلاق معلق ہے اس کے بعد عورت نے نماز عشاء نہ پڑھی مگر فجر کی نماز اس نے ادا کی، اس شخص نے بعد فجر رجعت کرلی پھر دو سال کے بعد اس نے اسی عورت کو اور دو طلاقیں دیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

اس سوال کے جواب میں دیوبندی عالم نے لکھا کہ اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نہیں نکلی کہ نہ اس سے طلاق واقع ہوئی اور نہ حاجت رجعت، ہاں بعد کی دو طلاقیں رجعی واقع ہوئیں لہذا رجعت کرلے، وغیر ذلك من الخرافات و الهفوات و الجهالات۔

سیدی امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ اس کے جواب میں دلائل قاہرہ باہرہ سے ثابت و واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "صورت مستفسرہ میں اس شخص کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی نہ صرف تجدید نکاح کی ضرورت بلکہ بغیر حلالہ کے وہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی"۔

اس کے بعد دیوبندی فتویٰ کے مزخرفات ولغویات پر بحث کرتے ہوئے ۲۵ وجوہات سے اس کی گرفت کی اور متعدد دلائل وجزئیات فقہ سے اس کا تعاقب کرتے ہوئے گھر تک پہنچادیا۔

یہ محققانہ رسالہ چونکہ فارسی زبان میں ہے اور ہم نے اختصار اً اس کا خلاصہ پیش کیا ہے، اور سوال سے قبل اسی رسالہ میں سائل کے جو معروضات مندرج ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ امام احمد رضا کی بارگاہ علم ودانش میں یہی سوال اس سے پہلے بھی بھیجا گیا تھا، اور امام احمد رضا نے جو جواب ارقام کیا تھا اس پر ایک دیوبندی فتویٰ کے ساتھ ارسال خدمت کیا گیا تو امام احمد رضا نے جو مسکت جواب مع دلائل ونصوص فقہ کے حوالۂ قلم کیا ہے وہ آپ کی فقاہت ولیاقت علمیہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ منصفانہ رسالہ بڑے سائز کے ۱۵ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۴ احدیثیں شریک تحقیق ہیں۔

marfat.com

احادیث

آکد! لتحقیق بباب التعلیق

غیر کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت کو برباد کرنا کوتاہ نصیبی ہے

۱۴۴۔عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند البیھقی فی شعب الایمان من اسوء الناس منزلۃ من اذھب آخرتہ بدنیا غیرہ۔ لوگوں میں سب سے برا مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت اپنے غیر کی دنیا کے پیچھے ضائع کردے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۶۷۷۔

آکد لتحقیق"

طلاق اور حق رجعت کے بارے میں چار احادیث کریمہ

۱۴۵۔ ترمذی وابن مردویہ وحاکم بافادۂ تصحیح و بیہقی درسنن ازام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کنند قالت کان الناس و الرجل یطلق امرأتہ ماشاء ان یطلقھا و ھی امرأتہ اذا ارتجعھا وھی فی العدۃ و ان طلقھا مائۃ مرۃ او اکثر حتی قال لامرأتہ واللہ لا اطلقک فتبینی و لا اوبک ابدا قالت و کیف ذلک قال اطلقک فکلما ھمت عدتک ان تنقضی راجعتک فذھبت المرأۃ حتی دخلت علی عائشۃ فاخبرتھا فسکتت عائشۃ حتی جأ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاخبرتہ فسکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنی بیویوں کو جب چاہتے ہیں طلاق دیدیتے ہیں اور عدت کے اندر رجعت کر لیتے ہیں تو وہ عورت ان کی بیوی ہی رہتی ہے اگرچہ سو بار یا اس سے زیادہ طلاق دیں، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے نہ طلاق دوں گا کہ مجھ سے جدا ہو جائے گی اور نہ کبھی رجعت کروں گا عورت نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے مرد نے کہا کہ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب عدت ختم ہونے والی ہو گی تو میں رجعت کر لوں گا تو اس عورت نے حضرت عائشہ کے پاس آکر یہ بات بتائی تو آپ خاموش رہیں حتی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضور کو حضرت عائشہ نے واقعہ کی خبر دی تو حضور نے بھی

marfat.com

سکوت فرمایا یہاں تک کہ قرآن نازل ہوا الطلاق مرتان الخ کہ طلاق رجعی دو بار ہے اس کے بعد بھلائی سے روک لینا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے (مولف) (ترمذی اول ص ۲۲۶۔ باب ماجاء فی طلاق المعتوہ، باب)

۱۴۶۔ نیز ابن مردویہ و بیہقی از ام المومنین روایت آرند۔ قالت لم یکن للطلاق وقت یطلق امرأته ثم یرجعها مالم تنقضی العدة و کان بین رجل و بین اهله بعض مایکون بین الناس فقال والله لاترکنك لاایما و لاذات زوج فجعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی راجعها ففعل ذلك مرارا فانزل الله فیه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان فوقت لهم الطلاق ثلاثا یراجعها فی الواحدة و فی الثنتین و لیس فی الثالثة رجعة حتی تنکح زوجا غیره۔

دوسری روایت میں آیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ طلاق کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں تھا آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیدیتا پھر اختتام عدت سے قبل رجعت کرلیتا اور مرد و عورت کے درمیان ایسی کوئی بات ہو جاتی جو عام لوگوں میں ہو جاتی ہے تو مرد کہتا کہ خدا کی قسم میں ضرور تجھ کو چھوڑ دوں گا ایسی کہ تو نہ تو بے شوہری ہو سکے اور نہ شوہر والی ہے، پھر وہ طلاق دیدیتا جب اختتام عدت قریب ہوتا تو رجعت کرلیتا ایسا ہی بار بار کیا کرتا تو اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں الطلاق مرتان الخ نازل فرما کر لوگوں کے لئے تین طلاقیں مقرر فرمادی کہ پہلی اور دوسری میں رجعت کر سکتا ہے مگر تیسری میں بغیر حلالہ کے حق رجعت نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۷۸۲"۔ کذا التحقیق

۱۴۷۔ ابوداؤد و نسائی و بیہقی از عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت آرند ان الرجل کان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها و ان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اگر چہ آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا تو بھی وہ رجعت کا مستحق بنا رہتا تھا تو یہ (دستور جاہلیت) ختم فرمادیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ (مولف) (ابوداؤد اول، ص ۲۹۰ باب فی نسخ المراجعة الخ)

۱۴۸۔ اجلۂ امام مالک و شافعی و عبد بن حمید و ترمذی و ابن جریر و ابن ابی حاتم و بیہقی از عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آرند قال کان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان

marfat.com

تنقضی عدتها کان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الی امرأته فطلقها حتی اذا ما جأ وقت انقضأ عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال والله لا اوبك الی و لا تحلین ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا پھر انقضائے عدت سے پہلے رجعت کرلیتا ایسا کرنیکا اسے حق حاصل تھا اگرچہ ہزار بار طلاق دیتا تو ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی جب انقضائے عدت کا وقت ہوا تو رجعت کرلیا پھر طلاق دے کر کہا کہ قسم خدا کی نہ میں تجھے لوٹاؤں گا اور نہ کبھی تو آزاد ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے الطلاق مرتان کی آیت نازل فرمائی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۵، ص ۸۳ ۷"۔ آکد التحقیق۔ (مؤطا مالک، ص ۲۱۵۔ جامع الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اپنی بیوی کو طلاق دینے اور رجعت کرنے کے بارے میں چند روایتیں۔

۱۴۹۔ فی صحیح البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال طلق ابن عمر امرأته وهی حائض فذکر عمر رضی الله تعالیٰ عنه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال لیراجعها قلت تحتسب قال فمه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دی تو امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا حضور نے مراجعت کا حکم فرمایا میں (عمر) نے عرض کی یہ طلاق محسوب ہوگی فرمایا کہ خاموش رہو۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۰۔ و عن قتادة عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مره فلیراجعها قلت تحتسب قال ارأیته ان عجزو استحمق۔

(اور یونس بن جبیر والی روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر سے) حضور نے فرمایا کہ اسے رجوع کرلینے کا حکم دو میں نے عرض کی کیا وہ طلاق محسوب ہوگی فرمایا کیا تم نے (رجعت کے وجوبی حکم سے) یہ رائے قائم کرلی کہ اگر اس نے نکما پن کیا ہے اور دانستہ حماقت کر بیٹھا ہے تو وہ دی ہوئی طلاق لغو ہوگی۔ (نہیں ہوئی اور تمہارا خیال غلط ہے وہ ضرور گنی جائے گی) (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

marfat.com

۱۵۱۔و عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حسبت علی بتطلیقة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ پر وہ (حیض میں دی ہوئی طلاق) ایک طلاق محسوب ہوگی، یعنی وہ لغو نہیں ٹھہری بلکہ گنی گئی۔ (مولف) (بخاری دوم، ص ۷۹۰۔ باب اذا طلقت الحائض الخ)

۱۵۲۔ و فی صحیح مسلم عن عبیداللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نحوہ و قال فی آخرہ قال عبیداللہ قلت لنافع ماصنعت التطلیقة قال واحدة اعقدبھا۔

عبیداللہ نے کہا کہ میں نے نافع سے کہا کہ اس طلاق کا کیا کیا یعنی اس کا حکم کیا ہوا فرمایا کہ ایک طلاق شمار ہوئی۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۳۔ و عن سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم عن ابیہ و فیہ کان عبداللہ طلقھاتطلیقة فحسبت من طلاقھا و ارجعھا عبداللہ کما امرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اور ایک روایت میں آیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک طلاق دی تو وہ شمار ہوئی اور انہوں نے رجعت کرلی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۴۷۶۔ کتاب الطلاق)

۱۵۴۔ وفی لفظ آخر قال قال ابن عمر فراجعتھا وحسبت لھا التطلیقة التی طلقتھا.

ابن عمر نے کہا کہ میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق محسوب ہوئی جو میں نے دی تھی۔ (مولف) (مسلم ۱/ ۴۷۶، کتاب الطلاق)

۱۵۵۔ وعن ابن سیرین عن یونس بن جبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ امر ان یراجعھا قلت افحسبت علیہ قال فمہ او ان عجز واستحمق.

(اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں) ابن عمر کو حکم ہوا کہ وہ رجعت کرلیں میں (عمر) نے عرض کی کیا وہ طلاق اس پر محسوب ہوگی فرمایا کہ چھوڑ دو یا فرمایا کہ کیا اگرچہ وہ نکما ہوگیا اور حماقت کر بیٹھا۔ (جب بھی شمار ہوگی۔ مولف) "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۷۸۳" سکہ التحقیق۔ (مسلم ۱/ ۴۷۷

marfat.com

کتاب الطلاق)

۱۵۶۔ وعن انس بن سرین قال قلت فاعتددت بتلك :لتطليقة التى طلقت وهى حائض قال مالى لا اعتدبها وان كنت عجزت.

انس بن سیرین نے کہا کہ تو آپ (ابن عمر) نے اپنی وہ طلاق جو بحالت حیض دی تھی شمار کی؟ فرمایا مجھے کیا عذر تھا کہ اسے شمار نہ کرتا اگرچہ میں پھوہڑ پن کر بیٹھا تھا۔ (مولف) (مسلم ۱/۴۷۷، کتاب الطلاق)

۱۵۷۔ عبدالحق اشبیلی در احکام و بیہقی در سنن از عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردند ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال هى واحدة.

(ایک روایت میں ہے کہ) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (ابن عمر کی) حیض والی طلاق ایک طلاق ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۴۸۷ "اکد التحقیق۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

نکاح کرنے اور طلاق نہ دینے کے حکم پر مشتمل ایک حدیث

۱۵۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں تزوجوا ولاتطلقوا فان الله لایحب الذواقین والذواقات وفی لفظ لاتطلقوا النساء الا من ریبة فان الله تعالیٰ لایحب الذواقین ولاذواقات.

نکاح کرواور جبتک عورت کی طرف سے کوئی شک نہ پیدا ہو (یعنی بے حاجت صحبہ) طلاق نہ دو کہ اللہ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا یعنی جو چکھ چکھ کر چھوڑ دینے کے لئے نکاح کرتے ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الا شعری رضی الله تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۶۷۸"

ماں باپ کے نافرمان وشرابی اور دیوث پر جنت حرام ہے

۱۵۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثة قد حرم الله علیهم الجنة مدمن الخمر والعاق لوالدیه والدیوث الذی یقیر فی اهله الخبث.

تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے شرابی اور ماں باپ کا موذی اور دیوث کہ اپنے اہل میں گندی بات پر قرار رکھے۔ رواہ احمد والنسائی والبزار والحاکم وقال صحیح الاسناد۔ "فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۸۱۲" (مسند احمد ص ۱۸۱ ج ۲)

نسب بدلنا حرام اور باعث لعنت ہے

۱۶۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا من ادعی الی غیر ابیه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لایقبل الله منه یوم القیٰمة صرفا ولا عدلا.

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خدا اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل، بخاری و مسلم وابوداؤد وترمذی ونسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے

marfat.com

روایت کی ہے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۵" (مسلم اول ص ۵۷، باب بیان حال ایمان من رغب عن ابیہ الخ)

مدت حمل پر دو حدیثیں

۱۶۱۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس آئے تو عورت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھم یرجمھا فقال لہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن کان لك علیھا سبیل فلا سبیل لك علی ما فی بطنھا فترکھا حتی ولدت ولدا قد نبتت ثنایاہ یشبہ ایاہ.

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کو سنگسار کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ عورت پر حد لگانے کا جواز تو ہے مگر جو اس کے پیٹ میں ہے اس کے لئے کیا راہ ہے حضرت عمر نے اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ بچہ پیدا ہوا اس کے اگلے چاروں دانت پیٹ ہی میں نکل چکے تھے صورت میں اپنے باپ سے مشابہ تھا فلما رأہ الرجل قال ولدی ورب الکعبۃ ۔جب ان صاحب نے اس بچے کو دیکھا کہا خدا کی قسم میرا بچہ ہے۔ ذکرہ فی الفتح۔ (مولف) (ہمارے ائمہ نے اکثر مدت حمل دو سال رکھی ہے۔ منہ)

۱۶۲۔ دار قطنی و بیہقی اپنے اپنے سنن میں ولید بن مسلم سے راوی امام دار الھجرۃ عالم المدینۃ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ھذہ جارتنا امراۃ محمد بن عجلان امراۃ صدق وزوجھا رجل صدق حملت ثلثۃ ابطن فی اثنی عشرۃ سنۃ کل بطن فی اربع سنین.

یہ ہیں ہماری ہمسائی محمد بن عجلان کی بی بی، یہ سچی عورت اور وہ سچے مرد، ان کے تین حمل بارہ برس میں ہوئے ہر حمل چار سال میں۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۶۹"

عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے

۱۶۳۔ حدیث میں ہے ذنب العالم ذنب واحد وذنب الجاھل ذنبان۔

عالم کا گناہ ایک گناہ ہے اور جاہل کا گناہ دوہرا گناہ۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۷۳"

(کنز العمال ص ۱۰۰ ج ۱۰)

ماں اور بچے کے درمیان تفریق پیدا کرنا باعث لعنت ہے

۱۶۴۔ سنن ابن ماجہ میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ

marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعنة الله علی من فرق بین الوالدة وولدها.

اللہ کی لعنت اس پر جو ماں اور اس کے بچے میں جدائی ڈالے۔ "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۸۹۲"

(ابن ماجہ ۲ ۱۶۳، باب النہی عن التفریق بین السبی)

تفسیر بالرائے حرام ودخول نار کا سبب ہے

۱۶۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار. رواه الترمذی وصححه عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما.

جو قرآن میں بغیر علم کے اپنی رائے سے کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ (مولف) (ترمذی دوم ص ۱۲۳، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برائه)

شناعت طلاق پر دو حدیثیں

۱۶۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ابغض الحلال الی الله الطلاق. رواه ابوداؤد وابن ماجة والحاكم عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما وفی لفظ للحاكم بسند صحيح عنه موصولا.

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے مبغوض چیز طلاق ہے۔ (مولف) (ابو داؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

۱۶۷۔ ولابی داؤد عن محارب بن دثار مرسلا ما احل الله شیئا ابغض الیه من الطلاق.

کوئی حلال چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسند نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۷۸۷" (ابوداؤد اول ص ۲۹۶، باب فی کراهیة الطلاق)

اہمیت رضائے والدین پر ایک حدیث

۱۶۸۔ حدیث میں فرمایا وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك فاخرج.

اگر والدین تمہیں تمہارے مال واہل سے نکل جانے کا حکم دیں تو نکل جاؤ۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۶۰۳"

تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہیں البتہ چار مہینے دس دن عدت فرض ہے

۱۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لامرأة تومن بالله والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشهر وعشرا. رواه

marfat.com

البخاری ومسلم عن امی المومنین ام حبیبة وزینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما.

کسی عورت کو حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے کہ مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے بجز شوہر کے سوگ کے، کہ اس پر چار ماہ دس روز سوگ کرے گی۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۸۳۸"(ابوداؤد، ۳۱۴، باب حد الحتوفی عنہا زوجہا)

تسبیح و تحمید پر مشتمل دو محبوب کلموں کی فضیلت

۱۷۰۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحن اللہ العظیم. رواہ البخاری.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر خفیف میزان میں ثقیل رحمٰن کو پیارے وہ سبحن اللہ وبحمدہ سبحن اللہ العظیم ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۳۰" (بخاری دوم ص ۹۴۸، باب فضل التسبیح)

قسم دینا منع ہے اس پر ایک حدیث پاک

۱۷۱۔ فی الحدیث ان الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبر رؤیا فاخبرہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ اصاب بعضا واخطأ بعضا لافتا للصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نجھرہ واقسم علیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تقسم.

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خواب کی تعبیر بتائی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ انھوں نے بعض میں درستگی کی ہے اور بعض میں غلطی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حضور کی قسم کھائی کہ ہم اسے ضرور ظاہر کریں گے تو حضور نے فرمایا کہ قسم نہ دو۔ (مولف)"فتاوی رضویہ ج ۵ ص ۹۳۴"(ابوداؤد دوم ص ۴۶۶، باب فی القسم ھل یکون یمینا)

marfat.com

تعارف

الجوھرالثمین فی علل نازلۃ الیمین

(یمین طلاق کی علتوں کا بیان)

۱۱ر محرم الحرام ۱۳۳۰ھ کو ایک سوال پیش ہوا کہ ایک شخص اپنے لڑکے سے کسی بات پر ناراض ہو گیا تو اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کو میرے گھر میں چھوڑے رہے گی تو تجھ پر تین طلاق، اس کے بعد عورت نے اس لڑکے کو ہاں یا نا کچھ نہیں کہا پھر کچھ مدت کے بعد لڑکے کا باپ اس سے راضی ہو گیا، اس صورت میں عورت پر کتنی طلاقیں واقع ہوں گی۔

یہ سوال چونکہ فارسی زبان میں ہے اس لئے امام احمد رضا بریلوی نے بھی زبان فارسی میں اس کا مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے۔ جس کا خلاصہ بطور اختصار یہ ہے۔

صورت مسئولہ میں عورت پر ضرور تین طلاقیں واقع ہو گئیں کہ طلاق جس شرط پر معلق تھی وہ پائی گئی کیونکہ لڑکے کی ماں نے اسے مکان میں رہنے سے منع نہیں کیا نہ بالفعل نہ بالقول لہذا شخص مذکور کی عورت اس کے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ بے حلالہ اس کے لئے کبھی حلال نہ ہو سکے گی۔ اور امام احمد رضا نے مزید توضیح و تصریح کی خاطر صورت سوال کی روشنی میں خود ہی دس شبہات قائم کئے اور ان کے جوابات بھی فقہ حنفی سے ارقام کئے ہیں اور اس مسئلہ کے کسی بھی گوشۂ تحقیق کو تشنہ و نامکمل نہیں چھوڑا ہے اور اس مسئلہ کی تحقیق و تشریح کے ضمن میں اور بہت سے مسائل کی وضاحت و صراحت بھی کی گئی ہے۔

تحقیقات نادرہ پر مشتمل یہ رسالۂ ثمینہ ۱۹ صفحات پر مبسوط و مرقوم ہے اور اس میں صرف پانچ حدیثیں مذکور ہیں۔

marfat.com

احادیث

الجوهر الثمین فی علل نازلة الیمین

حیلہ شرعیہ پر ایک حدیث

۱۷۲۔ اخرج ابن المنذر عن سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ بلغہ ان ایوب علیہ الصلاۃ والسلام حلف لیضربن امرأتہ مائۃ فی ان جاء تہ فی زیادۃ علی ماکانت فاتی بہ من الخبز الذی کانت تعمل علیہ وخشی ان تکون قارفت من الخیانۃ فلما رحمہ اللہ وکشف عنہ الضر علم برأۃ امراتہ مما اتہمہا بہ فقال اللہ عزوجل وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وھو مائۃ عود فضرب بہ کما امرہ اللہ تعالیٰ.

حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے (قسم اس بات پر کھائی تھی کہ ایک روز) وہ دس سے زیادہ روٹیاں لے کر آئیں جتنی مزدوری میں ملا کرتی تھیں اور آپ کو کھٹک ہوئی کہ کہیں وہ زیارت برخلاف دیانت نہ ہو پھر جب اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا اور تکلیف دور فرمائی تو اپنی زوجہ کا اس قصور سے بری ہونے کا علم ہوا جس کا آپ کو گمان ہوا تھا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ سو تنکوں کی ایک جھاڑو بنا کر ایک دفع مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے گھاس کی سو تنکوں پر مشتمل ایک جھاڑو لے کر اس سے مارا جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا تھا۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۳۔ الجوھر الثمین"

قسم توڑ کر کفارہ دینے کے بارے میں چند حدیثیں

۱۷۳۔ فرمودہ اند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حلفت علی یمین فرأیت غیرھا خیرا منہا فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک.

جب تم کسی بات کی قسم کھا بیٹھو پھر دیکھو کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دیدو۔ (مولف) رواہ البخاری ومسلم عن سمرۃ بن جندب واحمد ومسلم والترمذی عن ابی ھریرۃ والنسائی وابن ماجۃ عن عوف بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ

marfat.com

عنهم وعبدالرزاق عن ابن سیرین مرسلا وابوبکر بن شیبة والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه من قوله۔ (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول الله لایواخذ کم الله الخ)

۱۷۴۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاریٰ غیرها خیرا منها الا کفرت عن یمینی وآتیت الذی هو خیر.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بخدا جب میں اگر کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کو بہتر جانوں تو ان شاء اللہ تعالیٰ قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور جو بہتر ہوگا ضرور اسی کو کروں گا (مولف) رواه احمد وعبدالرزاق والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجة عن ابی موسیٰ الاشعری والطبرانی فی الکبیر والحاکم والبیهقی عن ابی الدرداء والحاکم عن ام المومنین الصدیقة والطبرانی عن عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنهم وعبدالرزاق عن ام المومنین عن ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهما من قوله وعبدالرزاق وابن ابی شیبة وابناء حمید وجریر والمنذر وابوالشیخ والبیهقی عن امیرالمومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه بمعناه وفی الباب غیرهم رضی الله تعالی عنهم.

"فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۴۹"۔ الجوهر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول الله لایواخذکم الله الخ)

۱۷۵۔ فرمودند صلی الله تعالیٰ علیه وسلم والله لان یلج احدکم بیمینه فی اهله آثم له عند الله من ان یعطی کفارته التی افترض الله علیه.

یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ جو شخص اپنی اہلیہ کو تکلیف دینے، پریشان کرنے کے لئے قسم کھالے اور قسم پر اڑا رہے تو بخدا اس کا یہ اڑا رہنا قسم توڑنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جبکہ قسم توڑنے کی اجازت پھر اس کا کفارہ ادا کرنے کا حکم خود اللہ ہی نے دیا ہے۔ (مولف) رواه الشیخان عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ ج د ص ۹۵۰"۔ الجوهر الثمین (بخاری دوم ص ۹۸۰، باب قول الله لایواخذ الله کم الله الخ)

ثبوت زنا کے لئے چار گواہوں کا ہونا ضروری ہے

۱۷۶۔ عبدالرزاق در مصنف خود گوید انبانا معمر عن الزهری قال سأل رجل صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال الرجل یجد مع امرأته رجلا یقتله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا تسمعون الی ما یقول سیدکم قالوا لا تلمه یا رسول الله فانه رجل غیور والله ماتزوج امرأة قط الا بکرا ولا طلق امرأة قط فاستطاع احدنا ان

marfat.com

یتزوجها فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا بی اللہ الا بالبینۃ. قلت والسائل ھو سیدنا سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ.

یعنی امام زہری سے مروی ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ) نے آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کوئی مرد اپنی عورت کے ساتھ کسی نامحرم مرد کو پائے تو کیا وہ اس کو قتل کر سکتا ہے؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (سائل کی غیرت کی طرف حاضرین کو متوجہ کرتے ہوئے خود ان کی غیرت مندی کو سراہتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو کہ تمہارا سردار (سائل) کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا حضور ان کو ملامت نہ کیجئے کیونکہ بیشک یہ ہیں ہی بڑے غیرتمند شخص (حتیٰ کہ) بخدا انھوں نے کنواری کے علاوہ کبھی کسی عورت سے نکاح نہیں کیا ہے اور نہ کبھی کسی عورت کو (غیرت و عار کی وجہ سے) طلاق دی ہے تاکہ ہم میں کوئی شخص ان کی مطلقہ سے نکاح نہ کر سکے تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل شانہ بجز چار عینی شاہدوں کی شہادت کے کچھ قبول نہیں فرمائے گا۔ یعنی نامحرم مرد و زن کو خلوت میں دیکھ لینا زنا کا شرعی ثبوت نہیں لہذا نہ قتل کی اجازت ہوگی نہ الزام زنا کی بلکہ وہ صرف تعزیر کے مستحق ہوں گے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۹۵۳۔ الجوھر الثمین"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد پنجم

منت ونذر کے بارے میں دو حدیثیں

۱۷۷۔ بخاری شریف میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصہ.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی طاعت الٰہی مثل نماز روزہ وصدقہ وغیرہا کی منت مانی وہ بجالائے اور جو کسی گناہ کی منت مانی وہ باز رہے۔ (بخاری دوم ص ۹۹۱، باب النذر فیما لایملك الخ)

۱۷۸۔ حدیث شیخین لاتنذروا فان النذر لایغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل.

نذر نہ مانو تقدیر کے آگے نذر کچھ کام نہیں دیتی اس سے تو فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے۔ (مولف) (یعنی یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائے گی جو نعمت نصیب میں نہیں وہ مل جائے گی جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائے گی یہ اعتقاد فاسد ہے ایسی ہی نذر سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ منہ)" فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۶۶" (مسلم دوم ص ۴۴، کتاب النذر)

مخطور و منکر شرعی چیز کو بقدر استطاعت بدل دینے کی تاکید پر ایک حدیث پاک

۱۷۹۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلك اضعف الایمان.

جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اگر ہاتھ سے بدلنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے پھر اگر زبان سے منع نہ کر سکے تو دل سے ضرور برا جانے اور یہ ایمان کا ادنیٰ درجہ ہے۔ (مولف)" فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۸۴"۔ (مسلم اول ص ۵۱، باب بیان کون النہی عن المنکر الخ)

پڑوسی کے حق کی نگہداشت ایمان کی دلیل ہے

۱۸۰۔ حدیث میں فرمایا المومنون من امن جارہ بوائقہ

مومن وہ ہے جس کے ہمسائے اس کی ایذاؤں سے امان میں ہوں۔ "فتاوٰی رضویہ ج ۵ ص ۹۹۰"

تعارف

فتاویٰ رضویہ جلد ششم

معارف و تحقیقات عالیہ اور جزئیات فقہیہ و کلامیہ کا گراں مایہ مجموعہ "فتاویٰ رضویہ جلد ششم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فکر و اعتقاد اور خیر خواہی ملت و جذبۂ اصلاح معاشرت اور آپ کی جودت طبع اور فقہی و سیاسی و مذہبی بصیرت کا عکس جمیل ہے۔

اس جلد میں مندرجہ ذیل مباحث پر رہوار قلم کو جنبش دی گئی ہے

کتاب السیر، کتاب المفقود، کتاب الشرکۃ، کتاب الوقف

ابواب فقہ کے اعتبار سے اس جلد میں کتاب اللقطہ و کتاب اللقیط بھی شامل ہونی چاہیے لیکن شاید زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب اس مضمون کی کوئی تحریر شریک اشاعت نہ ہو سکی ہے۔

کتاب السیر، آغاز کتاب سے ۳۱۴ صفحات تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں کل ۳۴۱ مسائل ہیں اور اس کے مسائل زیادہ تر کفریہ الفاظ کا تفصیلی بیان اور ہر لفظ کا شرعی حکم اور کافر و مرتد ہونے والے افراد کے لئے حدود و تعزیر کا بیان وغیرہ پر مشتمل ہے۔

کتاب المفقود میں صرف ۶ مسائل ہیں۔

کتاب الشرکۃ، ۱۰ مسائل پر مشتمل ہے۔

کتاب الوقف ص ۳۲۹ سے اخیر کتاب تک محیط و حاوی ہے اس میں ۳۶۹ مسائل ہیں اور اس میں وقف سے متعلق متعدد احکام مثلاً متولی کے حقوق و فرائض اور اس کے تصرفات کی نوعیت احکام مساجد و مقابر، مصارف وقف اور اس کے متعلقات اور وقف کا اجارہ غرضیکہ سارے ابواب و مسائل پر محققانہ و فاضلانہ بحث، حضرت مصنف علیہ الرحمہ کی شان امتیازی و بلند مقامی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ اس طرح یہ جلد ۲۶۷ مسائل محققانہ پر مبسوط و مشتمل ہے۔

مذکورہ عنوانات و مباحث کے علاوہ دیگر بے شمار مسائل و عنوانات پر گفتگو کے ساتھ ساتھ ان ۴۶ مضامین پر بھی ضمناً بحث کی گئی ہے۔

marfat.com

تفسیر[۱]، اصول[۲] تفسیر، حدیث[۳]، اصول[۴] حدیث، فوائد[۵] حدیثیہ، اصول[۶] فقہ، فوائد[۷] اصولیہ، فوائد[۸] فقہیہ، فوائد[۹] علمیہ، عقائد[۱۰]، کلام[۱۱] رد بدمذہباں[۱۲]، امر بالمعروف و نہی[۱۳] عن المنکر، نماز[۱۴]، زکوٰۃ[۱۵]، جنائز[۱۶]، اضحیہ[۱۷]، ذبائح[۱۸]، نکاح[۱۹]، طلاق[۲۰] بیوع[۲۱] اجارہ[۲۲] ہبہ[۲۳]، اکراہ[۲۴] غصب[۲۵] وکالت[۲۶] شہادۃ[۲۷]، دعویٰ[۲۸]، حیل[۲۹] مداینات[۳۰] فرائض[۳۱]، نفقہ[۳۲]، یمین[۳۳]، حدود[۳۴] و تعزیر، ترغیب[۳۵] و ترہیب، حظر[۳۶] و اباحت، جرح[۳۷] و تعدیل، اسماء[۳۸] الرجال، تاریخ[۳۹] سیر[۴۰] رسم الافتا[۴۱] و المفتی، نحو[۴۲]، فضائل[۴۳] و مناقب، تصوف[۴۴] و روحانیت، حجر[۴۵]، مناظرہ[۴۶]۔

زیر نظر جلد میں اصلاح فکر و اعتقاد اور معلومات بیکراں پر مشتمل ۸ تحقیقی رسائل شامل ہیں۔

جن میں سے میں نے ۶/ رسائل علمیہ سے احادیث کا استخراج واندراج کیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔ اور ۲ رسالوں میں حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ دونوں رسالے یہ ہیں۔

۱۔ دامان باغ سبحن السبوح (کذب باری محال ہے)

اس رسالے میں امام احمد رضا بریلوی نے کذب باری تعالیٰ محال ہے، کے مسائل و عنوان پر بحث کی ہے اور کثیر دلائل و متعدد وجوہات و تمثیلات سے روشن و آشکار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال بالذات ہے اور یہ کہ اس کے محال بالذات ہونے پر تمام ائمہ امت کا اجماع و اتفاق ہے۔

۲۔ جوال العلو لتبیین الخلو۔ (مسئلہ خلو کا واضح بیان)

ایک سائل نے کسی وقف کے مسئلہ کو خلوٗ سمجھ کر ایک سوال کیا، تو امام احمد رضا نے اس رسالے میں اس کا جو جواب تحریر کیا ہے اس کے اشاریے اس طرح ہیں۔

☆ خلوٗ کی تعریف اور اس کا حکم

☆ خلوٗ اور سکنی کا فرق

☆ دوامی پٹہ کی ایک جائز صورت

☆ اجارہ داری اور اس کا حکم

☆ صورت مسئولہ کا تعلق خلوء سے نہ ہونے کا بیان

☆ مسئلہ خلوء میں علمائے کرام کی متعدد بحثیں اور ان کے کلام میں تطبیق و توفیق۔

☆ مسئلہ دائرہ کی شرعی اور تاریخی حیثیت۔

غرضیکہ امام احمد رضا نے اس رسالے میں علوم و معارف اور حکم و بصائر کی ایک عظیم دنیا

marfat.com

آباد فرمادی ہے اور ذیل کے ۴ علمی رسائل دستیاب نہ ہونے کے باعث شریک اشاعت نہ ہو سکے ہیں، وہ یہ ہیں۔

۱-اللواء المعقود لبیان حکم امرأة المفقود۔ مفقود الخبر کی بیوی کا حکم اور اس کا بیان۔

۲- المجل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد۔ گستاخ رسول مرتد و کافر ہے۔

۳-البارقة اللمعا علی ساعد من نطق بالکفر طوعا۔ ہنسی خوشی میں بھی کفر بکنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۴-المقال الباهر منکر الفقه کافر۔ فقہ کا منکر کافر ہے۔

اسلامی مسائل پر مشتمل یہ عظیم مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۵۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس جلد میں مع جملہ رسائل و مسائل کے ۱۴۲ حدیثیں زینت فتاوی و بنائے استدلال ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

ہجرت پر دو حدیثیں

۱-قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا هجرة بعد الفتح ۔ (رواه الشیخان)
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے (یعنی بعد فتح مکہ مکرمہ وہاں سے ہجرت کی ضرورت نہیں کہ وہ بھی اب دار الاسلام ہے۔ (مولف) (مسلم دوم، ص ۱۳۱۔ باب المبایعة بعد فتح مکة الخ)

۲-فی الحدیث. من فر بدینه من ارض الی ارض و ان کان شبرا من الارض استوجبت له الجنة و کان رفیق ابیه ابراهیم و نبیه محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔
جو اپنے دین کو لے کر ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگا پھرے اگرچہ بالشت بھر ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور اسے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب ہو گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱"۔

دین نام ہے مسلمان کی خیر خواہی کا اس پر ایک حدیث۔

۳- قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدین النصح لکل مسلم۔
یعنی دین یہ ہے کہ آدمی ہر مسلمان کی خیر خواہی کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳"۔ (مسلم اول، ص ۵۵، باب بیان ان الدین النصیحة)

جزیرۂ عرب میں کسی غیر مسلم کا توطن و طول اقامت جائز نہیں حدیث میں ہے

۴-قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سرزمین عرب میں دو دین یعنی اسلام و غیر اسلام جمع نہیں ہوں گے۔ یعنی اب یہاں صرف اہل اسلام رہیں گے تو اہل کفر و شرک (اہل غیر قبلہ) کو بسنے مستقل رہنے کی یہاں اجازت نہ دی جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵"۔
(کنز العمال، ص ۱۳۵، ج ۱۷)

marfat.com

تعارف

نابغ النور علی سوالات جبلفور
(چند سوالات جبل پور کا شرعی مدلل بیان)

۲۰ شوال ۱۳۳۹ھ کو سات سوالوں پر مشتمل ایک استفتا آیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

علمائے اہلسنت پر حکم تکفیر لگانا، جماعت اہلسنت میں تفرقہ ڈالنا، کفار و مشرکین کے ساتھ دلی محبت و موالات قائم کرنا، اور ترک موالات کا یہ مفہوم گڑھنا کہ ترک موالات کا حکم صرف یہود و نصاریٰ سے ہے عام کافروں سے نہیں، اور بعض آیات قرآنیہ کے مفاہیم و معانی بدلنا اور مشرک و بت پرستوں کی خوشنودی کے لئے گائے کی قربانی چھوڑ دینا، مسجدوں میں کافروں کو لانا اور ہندو لیڈروں سے مسجدوں میں منبروں پر بٹھا کر تقریر کرانا۔ وغیرہ۔

مذکورہ تمام باتوں کے ارتکاب کرنے والوں پر شرعاً کیا حکم عائد ہوگا۔

یہ باتیں اس وقت کی ہیں جب کہ ترکی میں خلافت اسلامیہ قائم کرنے کا شور و غلغلہ تھا اور ہندوستانی بساط سیاست پر یہی مسائل گرم تھے اور وہابیوں کی جمعیۃ العلماء کے مفتیوں نے اسے مسلمانوں میں مقبول و محبوب بنانے کے لئے بالکل مذہبی رنگ دے دیا تھا۔

لیکن امام احمد رضا بریلوی اور ان کے ہمنوا علماء کو ان مسائل کی شرعی حیثیت سے اختلاف تھا، ان کا نظریہ تھا کہ ترکی حکومت بلاشبہ مسلمانوں کی حکومت ہے اور اس کی امداد و اعانت بقدر استطاعت ہر مسلمان کو کرنا چاہئے لیکن اس حکومت کو، خلافت اسلامیہ، قرار دینا اور اس کی حمایت و تائید کے نام پر غیر شرعی افعال خود کرنا اور دوسروں کو حکم دینا جو سراسر کفر و ارتداد ہیں، کہاں کی دانشمندی ہے؟

یہ رسالہ اسی ہنگامی اور اختلافی دور کی ایک تحریر ہے جس میں مذکورہ بالا سوالات کے جوابات قرآن و حدیث اور نصوص شرعیہ کے حوالوں سے نہایت تفصیل و وضاحت سے دیئے گئے ہیں کہ

"علمائے اہلسنت یقیناً حق پر ہیں ان کے مخالفین گمراہ و ضال ہیں، جماعت اہل سنت میں

marfat.com

اختلاف و تفرقہ ڈالنا حرام ہے، موالات ہر کافر سے مطلقاً حرام ہے اس میں یہود و نصاریٰ کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ ۲۰ سے زائد آیات کریمہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ مطلقاً کفار سے اتحاد و وداد حرام و کفر ہے اور جو لوگ آیات کتاب اللہ کا معنی و مفہوم دل سے گڑھتے ہیں وہ ضرور مکذب و محرف قرآن ہے اور وہ بحکم قرآن کافر و نا مسلمان"۔

گائے کی قربانی بیشک شعار اسلام ہے اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ اسے باقی رکھیں، اور ہندوؤں کی جے بولنا انہیں مسجدوں میں لانا اور ان کی خوشنودی کی خاطر غیر شرعی حرکات کرنا یقیناً حرام و شیطنت ہے۔

اس رسالے کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے سینے میں ایک درد مند دل تھا جو اصلاح معاشرہ اور تقاضائے شرعیہ و اسلامیہ کو پورا کرنے کے لئے بے چین و مضطرب رہتا تھا۔

یہ رسالۂ حقہ ۱۴ صفحات پر مبسوط و مشتمل ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر صرف ۳ حدیثیں موجود ہیں۔

marfat.com

احادیث

نابغ النور علی سوالات جبلفور

کافروں کی تعظیم و توقیر جائز نہیں حدیث میں ہے

۵- ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی نھی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا اور حب بھم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کسی مشرک سے ہاتھ ملائیں یا اسے کنیت سے ذکر کریں یا اس کے آتے وقت مرحبا کہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۰۔ نابغ النور"۔

کسی کو کافر کہا جائے اور وہ شرعاً کافر نہ ہو تو قائل کافر ہو جائے گا اس پر ایک حدیث۔

۶- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایما امری قال لاخیہ کافر فقد بأبھا احدھما فان کان کما قال والا رجعت علیہ۔

جو شخص کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں سے ایک پر یہ بلا ضرور پڑے جسے کہا اگر وہ کافر تھا خیر ورنہ یہ تکفیر اسی قائل پر پلٹ آئے گی یہ کافر ہو جائے گا۔ رواہ مسلم و الترمذی و نحوہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۔ نابغ النور"۔ (مسلم اول، ص ۵۔ باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ الخ)

عالم دین اور مسلمان بوڑھے کی توہین باعث نفاق ہے

۷- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں ثلثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام و ذوالعلم و امام مقسط۔

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بادشاہ اسلام عادل۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسنہ الترمذی لمتن غیرہ و رواہ ابوالشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عندہ زیادۃ لفظ بین النفاق۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۔ نابغ النور"۔ (کنز العمال، ص ۲۰، ج ۲۱)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

علم دین کی توہین اور عالم دین کی تذلیل حرام ہے

۸-اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابوالشیخ و ابن مردویة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما و ابن جریر عن زید بن اسلم و عن محمد بن کعب وغیرهما قال رجل فی غزوة تبوك فی مجلس یوما مارأینا مثل قرأنا هولاء و لا ارغب بطونا و لا اکذب السنة و لا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأیته متعلقا بحلقة ناقة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو یقول یا رسول الله انا کنانخوض و نلعب و النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ابا لله و آیاته و رسوله کنتم تستهزؤن۔

ایک شخص نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مجلس میں کہا کہ ہم نے اپنے ان قاریوں یعنی عالموں کے مانند کوئی نہیں دیکھا نہ ان سے زیادہ پیٹو نہ ان سے زیادہ جھوٹا اور نہ وقت جنگ ان سے زیادہ کوئی بزدل تو یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پہنچی اور قرآن بھی نازل ہوا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اسے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ناقہ کی رسی سے لپٹ کر کہہ رہا تھا یارسول اللہ ہم لہو و لعب میں مشغول تھے یعنی معذرت کر رہا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ کیا تم اللہ و رسول اور ان کی آیتوں سے استہزاء کرتے ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۴"

بھلائی کی راہ بتانے والے اور عالم دین اور بوڑھے مسلمان کی شان میں گستاخی اور توہین کرنے والا منافق ہے۔

۹۔ خطیب حضرت ابوہریرہ اور ابوالشیخ ابن حبان کتاب التوبیخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثة لایستخف بحقهم الا منافق بین النفاق ذوالشیبة فی الاسلام و ذوالعلم و معلم الخیر۔

marfat.com

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالم دین اور بھلائی سکھانے والا۔ (مولف) (یعنی مومن کامل کی شان نہیں کہ بوڑھے مسلمان اور عالم و معلم خیر کی تکریم نہ کرے)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۶"۔ (کنز العمال، ص ۲۰، ج ۲۱)

اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں اری ربك یسارع فی هواك۔

میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں شتابی فرماتا ہے۔ رواہ البخاری و مسلم و نسائی۔ (ابن ماجہ اول، ص ۱۴۰۔ باب التی وهبت نفسها الخ)

۱۱۔ حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کلهم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یا محمد۔

یہ سب میری رضا چاہتے ہیں اور اے محبوب میں تمہاری رضا چاہتا ہوں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　　خدا چاہتا ہے رضائے محمد

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۹"

اولیاء اللہ سے عداوت و دشمنی کرنا اللہ عزوجل سے جنگ کرنے کے مترادف ہے حدیث قدسی میں ہے۔

۱۲۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب۔

جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان فرمادیا اس سے لڑائی کا۔ رواہ البخاری فی صحیحه عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ربه عزوجل۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴"۔ (بخاری دوم، ص ۹۶۳ باب التواضع)

marfat.com

تعارف

المبین ختم النبیین

(عقیدۂ ختم نبوت کا بیان)

۸ ار بیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ کو سوال پیش ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یا نہیں۔ اور 'النبیین' پر جو الف لام ہے وہ استغراق کا ہے یا عہد خارجی کا؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ۔ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ

حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ وعلیھم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنی شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے، آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و حدیث متواتر لا نبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفاو خلفا ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخری نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے۔

پھر امام احمد رضا نے الف لام پر بحث و تمحیص کے بعد ثابت و واضح کیا ہے کہ 'النبیین' پر الف لام استغراقی ہے اور جنھوں نے الف لام عہد خارجی کا کہا ہے ان کا متعدد وجوہات سے رد بلیغ فرمایا ہے۔ اور اسی رسالے میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

فقیر غفرلہ المولیٰ القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ" میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں، اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کئے۔ وللہ الحمد۔

تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کر سکتا مگر کھلا کافر، خدا کا دشمن قرآن کا منکر مردود و ملعون اور خائب و خاسر۔

اور اس منصفانہ رسالہ میں امام احمد رضا نے قرآن کریم سے ان تمام مقامات و مواضعات کا استقصا کیا ہے جہاں جہاں نبی و رسول کا ذکر آیا ہے اور اس پر شاندار بحث فرمائی ہے۔

افسوس کہ یہ رسالۂ مبارکہ نامکمل دستیاب ہوا اور اسی حالت میں اسے شائع کر دیا گیا ہے جس میں صرف گیارہ صفحات ہیں اور اس رسالۂ جلیلہ میں ۸ حدیثیں شریک جواب ہیں۔

marfat.com

احادیث

المبین ختم النبیین

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحکم قرآن خاتم النبیین ہیں اس کے ثبوت میں چند احادیث کریمہ

۱۳۔ صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد و سنن ابوداؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرھا میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی۔

بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد دوم، ص ۵۸۴ کتاب الفتن)

۱۴۔ امام احمد مسند اور طبرانی کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لانبی بعدی۔

میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بیشک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ماحسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔

میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جاکر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔ (بخاری اول،

marfat.com

ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)(مسلم دوم، ص ۲۴۸ باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۶۔ صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔

میری اور انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔(مسلم دوم، ص ۲۴۸۔باب ذکر کونہ خاتم النبیین)

۱۷۔ مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و اجملها و ترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔

پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۶۴ المبین"۔(ترمذی دوم، ص ۱۱۳۔باب ماجاء مثل النبی و الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیهم وسلم اجمعین)

۱۸۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین.

تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیه و علیهم اجمعین بارك و سلم۔"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۶۵۔ المبین"۔(بخاری اول، ص ۵۰۱۔باب خاتم النبیین)

اللہ تعالیٰ کے ازلی و ابدی ہونے کے معنی پر دو حدیثیں

۱۹۔ حدیث میں ہے انت الاول فلیس قبلك شئ و انت الاخر فلیس بعدك شئ۔

تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔(مولف)

رواه مسلم فی صحیحه و الترمذی و احمد و ابن ابی شیبة وغیرهم عن ابی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔(مسلم دوم، ص ۳۴۸۔باب

marfat.com

الدعاء عند النوم)

۲۰۔ و للبیهقی فی الاسماء و الصفات عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه کان یدعو بهو لاء الکلمات اللهم انت الاول فلا شیٔ قبلك و انت الآخر فلا شیٔ بعدك. الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کلمات سے دعا فرماتے تھے کہ الٰہی تو ہی اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں اور تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۶۶۔ المبین"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

زمانہ رسالت میں مسجدیں محصور نہیں ہوتی تھیں

۲۱۔ صحیح بخاری شریف میں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال کانت الکلاب تقبل و تدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

زمانہ رسالت میں مسجد شریف میں کتے آتے جاتے تھے۔ (غالباً ایسا اس لئے ہوتا تھا کہ مسجد میں دیوار یا حصار وغیرہ نہیں تھا۔ اور یہ کہ کتوں کے آنے کے سبب سے مسجد کو دھوتے بھی نہیں تھے کہ کتا نجس العین نہیں ہے۔ مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۸۵"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۔ باب اذا شرب الکلب فی الاناء)

بدمذہبوں اور بد عقیدوں کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کی ممانعت پر چار حدیثیں

۲۲۔ (رافضہ وہابیہ دیابنہ کے بارے میں) حدیث میں فرمایا کہ لاتجالسوھم و لا تواکلوھم و لاتشاربوھم و اذا مرضوا لاتعودوھم و اذا ماتوا فلاتشھدوھم و لاتصلوا علیھم و لاتصلوا معھم۔

نہ ان کے پاس بیٹھو نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۰"

۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما حشرہ اللہ معھم۔

جو کسی قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسی قوم کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

۲۴۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من ھوی الکفرۃ فھو معھم۔

جو کافروں سے محبت رکھے گا وہ انہیں کے ساتھ ہوگا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۹۱"

marfat.com

۲۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیأتی قوم لھم نبز یقال لھم الرافضۃ یطعنون السلف و لا یشھدون جمعۃ و لا جماعۃ فلا تجالسوھم و لا تواکلوھم و لاتشاربوھم و لاتناکحوھم و اذا مرضوا فلا تعودوھم و اذا ماتوا فلا تشھدوھم و لاتصلوا علیھم ولاتصلوا معھم۔

عنقریب کچھ لوگ آنے والے ہیں ان کا ایک بد لقب ہوگا انہیں رافضی کہا جائے گا سلف صالح پر طعن کریں گے اور جمعہ و جماعت میں حاضر نہ ہوں گے ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا کھانا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا بیمار پڑیں تو انہیں پوچھنے نہ جانا مر جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جانا نہ ان پر نماز پڑھنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۹۴"

اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنی چاہئے اس پر ایک حدیث

۲۶۔ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اتاہ اخوہ متنصلا فلیقبل ذلك منه محقا او مبطلا فان لم یفعل لم یرد علی الحوض۔

جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت کرتا ہوا آئے اس پر لازم ہے کہ اس کا عذر قبول کرے چاہے وہ حق پر ہو یا ناحق پر اگر عذر قبول نہ کرے گا تو روز قیامت حوض کوثر پر میرے حضور حاضر ہونا نصیب نہ ہوگا۔ رواہ الخاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ص ۲۱۷، ج ۳)

برا گمان کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۲۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث۔

گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمۃ مالك و البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۱۷"۔ (بخاری دوم، ص ۸۹۶۔ باب قولہ یاایھا الذین آمنو اجتنبوا الخ)

مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے

۲۸۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استشارنی ربی فی امتی ثلثا۔

مجھ سے میرے رب نے میری امت کے بارہ میں تین بار مشورہ چاہا۔" فتاویٰ رضویہ ج ۶، ص

marfat.com

۱۲۴"۔(کنز العمال، ص ۔ ۔، ج ۱۲)

وحدت الوجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظلال و عکوس ہیں اس پر لبید شاعر کا قول آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی

۲۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اصدق کلمة قالها الشاعر كلمة لبيد، الا كل شئ ماخلا الله باطل۔

سب میں سچی زیادہ بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ، سن لو اللہ عزوجل کے سوا! ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۲"۔(بخاری دوم، ص ۹۰۸۔ باب مایجوز من الشعر و الرجز الخ)

تمام انبیائے کرام علیہم السلام بحیات حقیقی دنیاوی زندہ ہیں اس پر دو حدیثیں

۳۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر فنبی الله حی یرزق۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔(ابوداود اول، ص ۲۱۴۔ باب فی الاستغفار) (نسائی اول، ص ۲۰۴۔ اکثار الصلوٰة الخ)

۳۱۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الانبياء احياً فى قبورهم يصلون۔

انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۶"۔(شرح الصدور مترجم ص ۱۶۹)

کسی مومن کو عار دلانا منع ہے

۳۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من عيّر اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله۔ رواه الترمذى عن معاذ رضى الله تعالىٰ عنه و حسنه۔

یعنی جو کسی مسلمان بھائی کو توبہ کے بعد اس گناہ کا طعنہ دے وہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۹"۔(ترمذی دوم، ص ۔ ۔ باب من ابواب البر و الصلة)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مخلوق الٰہی ہے اور وہ سب سے پہلی مخلوق ہے۔

۳۳۔ مصنف عبدالرزاق میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ

marfat.com

ملیہ وسلم فرماتے ہیں یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك من نورہ۔

اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۰"

نور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اور حدیث

۳۴۔ حدیث میں ہے کہ رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۸"

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سہو و نسیان سے پاک ہیں

۳۵۔ حدیث میں ہے انی لاانسی و لکن انسیٰ لیستن بی۔

میں بھولتا نہیں بھلایا جاتا ہوں تاکہ حالت سہو میں امت کو طریقہ سنت معلوم ہو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۲"۔ (موطا مالک، ص ۵۳، العمل فی السہو)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام خلق خدا میں افضل و اعلیٰ ہیں

۳۶۔ شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا بھذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سب سے افضل ہوئے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۵"

جو زیادہ متقی ہے اسے کسی جماعت کا والی مقرر کیا جائے

۳۷۔ حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابۃ و فیھم من ھو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ و رسولہ۔

جس نے کسی جماعت پر ایک شخص کو مقرر کیا اور ان میں وہ موجود ہے جو اللہ کو اس سے زیادہ پسند ہے تو ضرور اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ رواہ الحاکم صححہ و الطبرانی و العقیلی و ابن عدی و الخطیب عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۸"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۶)

اگر نماز میں دنیاوی منافع حاصل ہوتے تو لوگ نماز میں ضرور حاضر ہوتے اس پر دو حدیثیں:

۳۸۔ حضور بشیر و نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او

marfat.com

مرماتین حسنتین لشهد العشاء۔

قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی فربہ ہڈی جس پر گوشت کا خفیف حصہ لپٹا رہ گیا ہو یا بکری کے اچھے دو کھر ملیں گے (جن کے شگاف میں گوشت کا لگاؤ ہوتا ہے) تو ضرور نماز عشاء میں حاضر آتا۔ (نسائی اول، ص ۱۳۶۔ التشدید فی التخلف عن الجماعة) (بخاری اول، ص ۸۹۔ باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ الخ)

۳۹۔ طبرانی نے معجم اوسط میں بسند صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لو ان رجلاً دعا الناس الی عرق مرماتین لاجابوہ و هم یدعون الی هذه الصلوٰة فی جماعة فلا یأتونها۔

اگر کوئی شخص لوگوں کو پتلا گوشت لپٹی ہوئی ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو ضرور جائیں گے اور اس نماز کی جماعت کو بلائے جاتے ہیں تو نہیں آتے۔ (کنز العمال، ص ۳۷۵، ج ۷)

آدمی اگر اللہ تعالیٰ سے حیا کرے تو اس سے گناہ سرزد نہ ہو حدیث میں ہے

۴۰۔ ابن عدی نے ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا استحیی من الله استحیاء ك من رجلین من صالحی عشیرتك۔

اللہ تعالیٰ سے ایسی شرم کر جیسی اپنے کنبے کے دو نیک مردوں سے کرتا ہے۔ (یعنی اگر اللہ سے حیا کرے تو معاصی سے روکنے کو کافی ہو۔)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۶"

حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام احتلام سے پاک و منزہ ہیں۔

۴۱۔ طبرانی معجم کبیر میں بطریق عکرمہ اور دیلمی مجالس میں بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان.

کبھی کسی نبی کو احتلام نہ ہوا احتلام تو نہیں مگر شیطان کی طرف سے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۷"

اللہ صاحب کا اطلاق ناجائز نہیں اس پر ایک حدیث

۴۲۔ حضرت عزت عزوجلالہ پر لفظ صاحب کا اطلاق جائز حدیث میں وارد ہے۔ اللهم انت الصاحب فی السفر و الخلیفة فی المال و الاهل والولد۔

marfat.com

الٰہی تو سفر میں صاحب و مالک ہے اور مال اور اہل و عیال کا بڑا محافظ ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۲۰"۔ (مسند احمد، ص ۴۲۳، ج ۱)

فقیہہ اور مفتی کی فضیلت

۴۳۔ فی الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین۔

اللہ تبارک و تعالیٰ جس کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقیہہ بنا دیتا ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۰۳"۔ (بخاری ار ۱۶۔ باب من یرد الله خیرا الخ)

دو بیویوں میں سے اگر کسی سے زیادہ محبت ہو یا کسی سے بغض ہو تو اس پر مواخذہ نہیں البتہ ظاہر اعدل و مساوات ضروری ہیں

۴۴۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا قسمی فیما املك فلا تواخذنی فیما لا املك۔

(ازواج مطہرات کی باری کی برابری کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ سے عرض کیا) یہ میری تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں الٰہی اس پر مواخذہ نہ فرما جس کا میں مالک نہیں۔ یعنی میلان طبع اگر کسی زوجہ کی جانب زیادہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں کیونکہ محبت میں ضعف و شدت اختیار بشر میں نہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۳۰"۔ (ابوداؤد اول، ص ۲۹۰۔ باب فی القسم بین النساء)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے پینے کے محتاج نہیں

۴۵۔ حدیث میں ہے لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی۔

میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں بیشک میں تو اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (مولف)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تین محبوب چیزیں حدیث میں یہ ہیں

۴۶۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبب الی من دنیاکم الطیب و النساء و جعلت قرة عینی فی الصلوٰة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہاری دنیا میں سے خوشبو اور عورتوں کی محبت دی گئی اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔ (مولف) (رواه الامام احمد و

marfat.com

النسائی والحاکم و البیهقی عن انس رضی الله تعالیٰ عنه بسند جید)۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۴۴"۔ (کنز العمال، ص ۱۸۸۔ ج ۷)

جو مشرکین کے ساتھ بود و باش اختیار کرے یا ان کا مجمع بڑھائے وہ انہیں کے مثل ہے

۴۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من جامع المشرك و سكن معه فانه مثله۔ رواه ابوداؤد بسند حسن و علقه الترمذی عن سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه۔

جو مشرک کے ساتھ یکجا ہو اور اس کے ساتھ رہے وہ بیشک اسی کے مثل ہے۔ (مولف)

(ابوداؤد دوم، ص ۳۸۵۔ باب فی الاقامة بارض الشرك) (ترمذی اول، ص ۲۸۹۔ باب ماجاء فی کراهیة المقام بین اظهر المشرکین)

۴۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من سود مع قوم فهو منهم۔ رواه الخطیب عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔

جو کسی قوم کے مجمع میں شامل ہو وہ انہیں میں سے ہے۔ (مولف)

۴۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كثر سواد قوم فهو منهم. رواه ابویعلیٰ فی مسنده و علی بن معبد فی كتاب الطاعة و المعصية عن عبدالله بن مسعود و ابن المبارك فی الزهد عن ابی ذر من قوله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

جو کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۵۰"۔ (کنز العمال، ص ۱۲، ج ۹)

فساد قلب فساد جسم کا باعث ہے حدیث میں ہے

۵۰۔ قال نبينا الحق المبين صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا وهی القلب۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست رہتا ہے تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ ٹکڑا خراب ہو جاتا ہے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ دل ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۶، ص ۱۷۲"۔ (بخاری ار ۱۳۔ باب فضل من استبراء لدینه)

ایسی بات مت کہو جس میں معذرت کرنی پڑے

۵۱۔ حدیث میں ہے ایاك و ما یعتذر منه فان الخیر لایعتذر منه۔

marfat.com

ہر اس بات سے بچو جس سے معذرت کرنی پڑے مگر اچھی بات سے معذرت کرنی نہیں پڑتی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۶"۔ (کنزالعمال، ۳/ ۲۸۳)

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں

۵۲۔ حدیث **خلقت الخلق لاعرفهم كرامتك و منزلتك عندى و لولاك ماخلقت الدنيا.** رواه ابن عساكر عن سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه۔

اے میرے حبیب میں نے خلق کو اس لئے پیدا کیا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے یہاں ہے میں ان کو پہچنوادوں اور اے میرے حبیب اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۱۱"

بالغہ لڑکی یا بالغ لڑکے سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ باپ سے ہوگا حدیث میں ہے۔

۵۳۔ بیہقی نے شعب الایمان میں امیر المومنین عمر و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **مكتوب فى التوارة من بلغت له ابنة اثنتى عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه۔**

جس کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور لڑکی سے کچھ گناہ صادر ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہے۔ حدیث کی سند صحیح ہے۔

۵۴۔ بیہقی نے شعب الایمان میں ابو سعید و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **من ولد له ولد فليحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه۔**

جس کے کوئی بچہ پیدا ہو وہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھا ادب دے پھر جب وہ بالغ ہو اس کا نکاح کر دے اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یوں ہے کہ اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔ (اور بیٹے پر بھی)

جو کوئی بری بات ایجاد کرے تو اس پر عمل کرنے والوں کے برابر اس پر گناہ ہوگا۔

۵۵۔ حدیث صحیح ہے **من سن فى الاسلام سنة سيئة فعليه و زرها ووزر من عمل بها الى يوم القيمة لا ينقص من اوزارهم شيأ۔**

جو اسلام میں کوئی بری راہ نکالے اس پر اس کا وبال ہے اور قیامت تک جو اس راہ پر چلیں

marfat.com

گے سب کا وبال ہے بغیر اس کے کہ ان کے وبالوں میں سے کچھ کم کرے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۱"۔(مسلم دوم، ص ۳۴۱۔ باب من سن سنة حسنة الخ)

ظالم کی ظلم پر مدد کرنا حرام ہے حدیث میں ہے

۵۶۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من مشی مع ظالم لیعینه وهو یعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام۔

جو دانستہ کسی ظالم کے ساتھ اسے مدد دینے چلے بیشک اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۸۵"

مسجدوں میں دنیاوی باتیں کرنی حرام ہیں

۵۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما بنیت المساجد لمابنیت له و فی اخریٰ للذکر والصلوٰة و قراءة القرآن۔

مسجدیں تو صرف اس لئے بنیں جس لئے بنیں وہ تو اللہ کی یاد اور نماز اور تلاوت قرآن کے لئے بنیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۱"۔(ابن ماجہ اول، ص ۵۶۔ باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جنت کو وجد آگیا

۵۸۔ خطیب نے تاریخ بغداد میں عقبہ بن عامر جہنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں عقبہ اور انس دونوں اور ازدی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدھما الکریم و علیھما الصلوٰة والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنة میساکما تمیس العروس۔

جنت خوشی سے جھومنے لگی جیسے نئی دلہن فرحت سے جھومے۔(کنز العمال، ص ۱۰۶، ج ۱۳)

عسقلان اور غزہ کی فضیلت

۵۹۔ امام احمد مسند میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عسقلان احد العروسین یبعث منها یوم القیمة سبعون الفا بغیر حساب علیهم۔

عسقلان دو دلہنوں میں کی ایک ہے روز قیامت اس میں سے ستر ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر

marfat.com

حساب نہیں۔(مسند احمد، ص ۹۹ ج ۴)

۶۰۔ مسند الفردوس میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لمن اسکنه الله تعالیٰ احد العروسین عسقلان او غزہ۔

شادمانی ہے اسے جسے اللہ تعالیٰ دو دلہنوں میں سے ایک میں بسائے عسقلان یا غزہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۱۹۹"۔(کنز العمال، ص ۲۵۰، ج ۱۳)

تمام جہاں حضور کے صدقہ میں حضور کا دیا ہوا کھاتا ہے

۶۱۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما انا قاسم والله المعطی۔

ہر نعمت کا دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۰"۔(بخاری اول، ص ۱۶۔ باب من یرد الله به خیرا یفقه فی الدین)

سورۂ رحمٰن قرآن عظیم میں دلہن ہے

۶۲۔ بیہقی شعب الایمان میں امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لکل شیٔ عروس و عروس القرآن الرحمن۔

ہر شئ کی جنس میں ایک دلہن ہوتی ہے اور قرآن عظیم میں سورۂ رحمٰن دلہن ہے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۱"۔(کنز العمال، ص ۵۱۵، ج ۱)

روز جمعہ کی فضیلت پر ایک حدیث پاک

۶۳۔ حاکم صحیح مستدرک اور امام الائمہ ابن خزیمہ اپنی صحیح اور بیہقی سنن میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان الله تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمة علی هیأتها و یبعث الجمعة زهراً منیرة اهلها یحفون بها کالعروس تهدی الی کریمها۔

بیشک اللہ عزوجل قیامت کے دن سب دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا اور جمعہ کو چمکتا روشنی دیتا جمعہ پڑھنے والے اس کے گرد جھرمٹ کئے ہوئے جیسے نئی دلہن کو اس کے گرامی شوہر کے یہاں رخصت کر کے لے جاتے ہیں۔

کعبۃ اللہ کی عظمت پر ایک حدیث

۶۴۔ امام اجل ابو طالب مکی قوت القلوب اور امام حجۃ الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم میں

marfat.com

فرماتے ہیں قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبۃ تحشر کالعروس المزفوفۃ (قال الشارح الی بعلھا) و کل من حجھا یتعلق باستارھا یسعون حولھا حتی تدخل الجنۃ فیدخلون معھا۔

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائے گا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لے جاتے ہیں، تمام اہل سنت جنھوں نے حج مقبول کیا اس کے پردوں سے لپٹے ہوئے اس کے گرد دوڑتے ہوں گے یہاں تک کہ کعبہ اور اس کے ساتھ یہ سب داخل جنت ہوں گے۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی فضیلت پر ایک حدیث

۶۵۔ نہایہ امام ابن الاثیر میں ہے منہ الحدیث یزف علی بینی و بین ابراھیم علیہ الصلوٰۃ و السلام الی الجنۃ۔

یعنی اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مرتضیٰ میرے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیچ میں جنت کی طرف خوش خوش تیز چلیں گے۔ یا میرے اور ان کے بیچ میں جنت کی طرف انہیں یوں لے جائیں گے جیسے نئی دلہن کو دولہا کے یہاں لے جاتے ہیں۔

شام کو ستر ہزار اور صبح کو ستر ہزار ملائکہ روضۂ انور کی زیارت و طواف کرتے ہیں۔

۶۶۔ امام اجل ابن المبارک و ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ اور ابن النجار کی کتاب الدرر الثمینۃ فی تاریخ المدینہ میں کعب احبار سے راوی کہ انہوں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے بیان کیا اور کتاب التذکرہ میں امام ابو عبداللہ محمد قرطبی کے لفظ یہ ہیں کہ روی ابن المبارک عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا قالت ذکروا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار۔

یعنی امام ابن المبارک نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے تو کعب احبار نے کہا ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یوہیں طواف کرتے اور صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں، یوہیں ستر ہزار رات میں

marfat.com

حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھیں گے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے جو حضور کو بارگاہ عزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام و فرحت و سرور و راحت و آرام و تزک و احتشام کے ساتھ دولہا کی طرف لے جاتے ہیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۱"

اللہ و رسول کی عطا سے حاجت مند حاجت روا ہو جاتا ہے۔

۶۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله۔

ابن جمیل کو کیا برا لگا آخر یہی کہ وہ محتاج تھا اللہ و رسول نے اس کو دولت مند کر دیا۔ (یہ اس وقت فرمایا جب کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۲"۔ (ابو داؤد لول، ص ۲۲۹، باب فی تعجیل الزکوٰۃ)

روحوں کی تخلیق جسموں سے دو ہزار برس پیشتر ہوئی

۶۸۔ حدیث میں ہے ان الله تعالیٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام۔

اللہ تعالیٰ نے روحیں جسموں سے دو ہزار برس پہلے بنائیں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۹"

موٹے عالم پر ایک حدیث

۶۹۔ حدیث میں فرمایا ان الله یبغض الحبر السمین۔

اللہ دشمن رکھتا ہے موٹے عالم کو یعنی اس کے بے جا موٹاپے کے سبب۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۰۹"

marfat.com

تعارف

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح
(ذات باری تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے)

۱۲ ربیع الاخر ۱۳۰۷ھ میں امکان کذب باری تعالیٰ سے متعلق سوال ہوا کہ امکان کذب کے قائل پر شرعاً کیا حکم ہے؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ نے اس محققانہ رسالہ میں عقلی و نقلی دلائل و براہین سے نہایت شافی ایک فیصلہ کن و مسکت جواب تحریر فرمایا جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے :-

"اللہ عزوجل کی بے شمار صفتیں ہیں مثلاً سننا، دیکھنا، پیدا فرمانا وغیرہ اور ہر عاقل جانتا ہے کہ صفت سمع کا تعلق انہیں چیزوں سے ہوگا جو سنی جاتی ہیں، لیکن یہ صفت سمع ان اشیاء سے متعلق نہ ہوگی جو دیکھی جاتی ہیں۔ اس لئے اس بنیاد پر یہ نہیں کہا جا سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت سمع معاذ اللہ ناقص ہے کہ وہ سب چیزوں کو نہیں سن سکتی، یہی حال دیکھنے کا ہے کہ رب کی صفت بصر کا تعلق ان چیزوں سے ہوگا جو دیکھنے کے دائرے میں آتی ہیں یوہیں صفت خلق کا تعلق محالات یا واجبات سے نہ ہوگا بلکہ صرف ممکنات سے ہوگا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا کچھ قصور نہیں کہ ان امور سے متعلق نہیں ہوئیں بلکہ قصور ان امور ہی کا ہے وہ صفت الٰہی کے لائق و مطابق نہیں"

"لہٰذا اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت کلام بھی ہے اور اس کا تعلق بھی انہیں امور سے ہے جو دائرۂ تکلم میں آئیں اور کلام میں بھی وہ کلام جو ممکن ہو"

"کذب باری تعالیٰ چونکہ محال ہے اس لئے اس کی صفت کلام کا تعلق کذب سے ہو ہی نہیں سکتا"

اور امام احمد رضا نے اس امر کے ثبوت میں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے، عالم اسلام کے تیس مقتدر و جلیل القدر علماء اعلام کی عبارتیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا باجماع علماء و عقلاء محال ہے۔

اور اس رسالے میں ایک مقدمہ، چار تنزیہات اور ایک خاتمہ کے عنوان سے مولوی

marfat.com

اسماعیل دہلوی کے اس قول کی متعدد طریقوں سے دھجیاں اڑائی ہیں کہ

"اگر کذب الٰہی محال ہو اور محال پر قدرت نہیں تو اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہوگا، حالانکہ اکثر آدمی اس پر قادر ہیں تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے بڑھ گئی یہ محال ہے تو واجب کہ اس کا جھوٹ بولنا ممکن ہو" (معاذ اللہ)

مقدمہ، میں ہدایت عوام اور ازالۂ اوہام کے لئے یہ تمہید ہے۔

"مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ کے سب صفات، صفات کمال بروجہ کمال ہیں، جس طرح کسی صفت کمال کا سلب اس سے ممکن نہیں، یوہیں معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہیں رکھتا"

اور صفت کے بروجہ کمال ہونے کا یہ معنی کہ جس قدر چیزیں اس کے تعلق کی قابلیت رکھتی ہیں ان کا کوئی ذرہ اس کے احاطہ دائرہ سے خارج و باہر نہ ہو، نہ یہ معنی کہ موجود و معدوم اور باطل و موہوم میں کوئی شئ و مفہوم اس کے تعلق کے بغیر نہ رہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نہ رکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو"۔

تنزیہات چار ہیں۔

تنزیہہ اول :-اس میں ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ۳۰ ارشادات متین ہیں جن سے بحمد اللہ شمس کی طرح روشن و آشکار کہ "کذب الٰہی بالاجماع محال ہے اور اسے قدیم سے ائمہ اہل سنت میں مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال ہے"

تنزیہہ دوم :-اس میں دلائل قاہرہ و حجج باہرہ کا دریا موجزن نظر آتا ہے چنانچہ

اس تنزیہہ میں کذب باری عزاسمہ کے محال صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر ۳۰ دلیلیں ذکر کی گئی ہیں ان میں سے پہلی پانچ دلیلیں ائمہ کرام و علمائے عظام کے ارشادات عالیہ سے منقول و ماخوذ ہیں اور باقی ۲۵ دلیلیں امام احمد رضا بریلوی نے بذریعہ علم لدنی و فیض ربانی سے رقم کی ہیں۔

تنزیہہ سوم :- یہ رد ہذیانات لئام وہابیہ (اسماعیل دہلوی مقتول) میں ہے۔ اس تنزیہہ میں امام وہابیہ پر مسلسل ۳۵ ایرادات قائم فرمائے ہیں جنہیں بعنوان "تازیانہ" موسوم کیا گیا ہے۔

تنزیہہ چہارم :- یہ علاج جہالات جدیدہ میں ہے۔

marfat.com

اس تنزیہہ میں امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع قرار دینے والوں کی متعدد وجوہات سے خبر لی گئی ہے اور دس دلائل وحجج سے اسے روشن وواضح کیا گیا ہے کہ خلف وعید کو امکان کذب سے کوئی تعلق نہیں۔

خاتمہ :- یہ تحقیق حکم قائل میں ہے یعنی جو لوگ امکان باری تعالیٰ کے قائل ومعتقد ہیں وہ کس حکم کے مستحق ہیں؟ اگرچہ امکان کذب کے قائلین پر متعدد طرق سے کفر لازم آتا ہے، مگر امام احمد رضا نے بروش متکلمین کرام احتیاط برتی اور ان کے اکفار سے کف لسان فرمایا ہے، مگر یہ ضرور فرمایا ہے کہ ان کی بدعت وضلالت میں کوئی شک نہیں، اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان سے عام مسلمانوں جیسا سلوک وبرتاؤ کرنا جائز نہیں"۔

اور سات اصلوں میں امکان کذب کے قول سے جتنی وجوہات سے کفر لازم آتا ہے ان کا استقصا کیا گیا ہے۔

اس رسالۂ عالیہ میں مسئلہ امکان کذب کی جو تحقیق وتفصیل اور تدقیق وتشریح کی گئی ہے وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، اور اس رسالے کو دیکھنے کے بعد امام احمد رضا کی وسعت علمیہ، کثرت مطالعہ، قوت حافظہ اور تیزی ذکاوت اور سلامت فکر وفہم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے جو تحقیق افادہ فرمائی ہے اسے فراز عرش تک پہنچادیا ہے۔

اور اس رسالے کے مغلقات ومشکلات کی تسہیل وتوضیح کی خاطر اکثر مقامات پر حاشیہ آرائی بھی کی گئی ہے اور اس رسالے کے نام کے بارے میں امام احمد رضا فرماتے ہیں کہ

میں نے جس طرح اس رسالے کا تاریخی نام "سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح" رکھا یونہی ان تازیانوں کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اس کا تاریخی لقب "دو صد تازیانہ بر فرق جہول زمانہ" رکھوں۔ چونکہ کل دلائل وتازیانے وہذیانات وغیرہ کی تعداد دو سو ہے۔

یہ محققانہ منصفانہ عظیم ووقیع رسالہ جہازی سائز کے ۶۲ صفحات پر مبسوط ومشتمل ہے اور اس میں ۶ حدیثیں شامل تحقیق ہیں۔

marfat.com

احادیث

سبحن السبوح عن عیب کذب مقبوح

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں

۷۰۔ حدیث میں ارشاد فرمایا انی و ان داعبتکم فلا اقول الاحقا اخرجه احمد و الترمذی باسناد حسن عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اگرچہ تم سے کبھی مزاح بھی کرتا ہوں تو حق ہی کہتا ہوں۔ (مولف) (ترمذی دوم، ص ۲۰، ص باب ماجأ فی المزاح)

مقام صدیق کی رفعت و بلندی پر ایک حدیث

۷۱۔ حدیث ان الله یکره فوق سمائه ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض . رواه الطبرانی فی المعجم الکبیر و الحارث فی مسنده و ابن شاهین فی السنة عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

بیشک اللہ تعالیٰ کو آسمان کے اوپر (جیسی اس کی شان ہے) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمین میں خلاف اولیٰ بھی کرنا ناپسند ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۳۰" سبحن السبوح "(کنز العمال، ص ۱۶۹، ج ۱۲)

جو قرآن کو مخلوق بتائے وہ کافر ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و ابو الدرداء و حذیفہ بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج و ابو حکیم شامی و انس بن مالک و ابو ہریرہ دس صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا۔ روی الشیرازی فی الالقاب و الخطیب و من طریقه ابن الجوزی بوجه آخر و ابونصر السنجری فی الابانة عن اصول الدیانة و الدیلمی فی مسند الفردوس و من طریق الامام الشافعی و ابن عذی فی الکامل و البیهقی

marfat.com

فی الاسماء و الصفات۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح"۔

۷۳۔ امام لالکائی کتاب السنۃ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں انبأ نا الشیخ ابو حامد بن ابی طاھر الفقیه انبأنا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد ھارون الخضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفیان بن عیینة عن عمر و بن دینار قال ادرکت تسعة من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فھو کافر۔

یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے۔

۷۴۔ بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن ابائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انه یقتل ولایستتاب۔

قتل کیا جائے اور اس سے توبہ نہ لیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۴۱۔ سبحن السبوح"

گناہ آشکار کی توبہ بھی آشکار اور خفیہ کی خفیہ

۷۵۔ حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا عملت سیئة فاحدث عندھا توبة السر بالسر و العلانیة بالعلانیة۔

جب تو کوئی گناہ کرے تو فوراً توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر۔ رواہ الامام احمد فی کتاب الزھد و الطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۷۲۔ سبحن السبوح"۔ (الترغیب و الترھیب ۱۰۶/۴ الترغیب فی التوبة الخ)

marfat.com

تعارف

القمع المبین لآمال المکذبین

(مسایرہ وشرح مواقف وسیالکوٹی کی عبارات میں امکان کذب باری کے قائلین کی آرزوؤں کا قلع وقمع)

شوال المکرم ۱۳۲۹ھ کو حاشیہ عبدالحکیم سیالکوٹی کی ایک عبارت کو بنائے سوال بنا کر استفسار کیا گیا، کہ کذب اگر ممتنع بالذات ہوتا تو دنیا میں کسی سے جھوٹ واقع نہ ہوتا تو ماننا پڑے گا کہ کذب ممتنع بالغیر ہے، اور ممتنع بالغیر امکان ذاتی کے منافی ومغایر نہیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے کتب عقائد وعلم کلام کے حوالوں اور ذاتی تحقیقات ومعلومات کی روشنی میں جو جواب تحریر کیا ہے وہ باب عقائد کے زریں اصولوں میں سے ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ۔

"جس طرح اجتماع نقیضین وارتفاع نقیضین اپنی ذات میں محال ہیں یوہیں اگر مطلق جھوٹ خود اپنی ذات میں محال ہوتا تو کبھی کوئی شخص جھوٹ نہیں بول سکتا مگر کروڑوں لوگ جھوٹ بول رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ جھوٹ خود اپنی حد ذات میں محال نہیں، ہاں جب اسے اللہ عزوجل کی طرف نسبت کرو تو ضرور محال ہے کہ ذات الٰہی بالذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ نقائص ہے تو اس پر کذب محال بالذات ہے، بعینہ اس کی مثال وہی اجتماع نقیضین ہے کہ مطلق اجتماع کسی کا ہو اپنی حد ذات میں محال نہیں ورنہ کبھی کوئی دو چیزیں جمع نہ ہو سکتیں، ہاں نقیضین کا اجتماع محال بالذات ہے کہ ذات نقیضین منافی اجتماع ہے۔ مگر مطلق اجتماع کہ ماہیت مطلقہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ لاکھوں جگہ موجود اور اس کے سبب اجتماع نقیضین ممکن نہیں ہو سکتا وہ قطعاً محال بالذات ہے۔ یوہیں مطلق کذب کہ طبیعت مرسلہ ہے ضرور ممکن بالذات بلکہ ہزاروں جگہ موجود اور اس کے سبب معاذاللہ کذب باری ممکن نہیں ہو سکتا وہ یقیناً محال بالذات ہے"۔

پھر اس جواب کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ

marfat.com

"یہ ہے اس عبارت کی تقدیر جس سے ملا سیالکوٹی صاحب کے اعتراض کی تشریح بھی ہو گئی اور اس سے جواب کی خوب توضیح بھی، کہ یہاں کلام کذب خاص میں ہے، نہ کہ مطلق طبیعت کذب میں، اور کلی کا امکان اس کے ہر فرد کے امکان کو مستلزم نہیں"

اور اس رسالہ میں اللہ تعالیٰ کے علوم غیر متناہیہ پر بھی بحث کی گئی ہے کہ۔

"اللہ تعالیٰ کو ازل سے ابد تک ہر چیز کا تفصیلی علم ہے اس کے علم و معلومات سے کائنات کا کوئی ذرہ خارج و باہر نہیں"

"اور اس کا علم ازلاً ابداً غیر متناہی ہے"

اور اس رسالہ میں معتزلہ کے اس عقیدۂ فاسدہ کی بھی خبر لی گئی ہے کہ "بندہ اپنے افعال کا خالق ہے"

امام احمد رضا بریلوی نے اس مسئلہ کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے نہایت واضح انداز میں روشن و آشکار کیا ہے کہ

"ائمہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے سوا اصلاً کسی شئ کا کوئی خالق نہیں، بندوں کے افعال اختیاریہ بھی تمام و کمال اسی کے مخلوق ہیں، بندہ صرف کاسب ہے خالق و مختار مطلق نہیں"

یہ محققانہ رسالہ اگرچہ ناتمام ملا ہے کہ کچھ اجزاء غائب ہیں اور اس کو اسی حال میں شائع کر دیا گیا ہے تاہم مسئلہ دائرہ کی وضاحت و صراحت میں جو مواد موجود ہیں وہ پندرہ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں اور اس میں جو تحقیقات و تدقیقات اور خالص علمی ابحاث ہیں وہ امام احمد رضا کے راسخ فی العلوم اور جلالت علمیہ کا آئینہ دار ہیں۔ رسالہ کی ناتمامی کے باوجود بحث کی ناتمامی کا احساس نہیں ہوتا کہ کافی ووافی مواد موجود ہیں فللہ در المصنف علیہ الرحمۃ اور رسالہ مذکورہ میں ایک حدیث پاک آئی ہے۔

marfat.com

حدیث

القمع المبین لآمال المکذبین

تقدیر پر بحث کرنا منع ہے اس پر ایک۔ حدیث پاک

۷۶۔ اخرج الطبرانی فی الکبیر عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اجتمع ار: من الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ینظرون فی القدر و الجبر فمنہم ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فنزل الروح الامین جبرئیل علیہ الصلاۃ و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتک فقد احدثوا فخرج صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملتمعا لونہ متوردۃ و جنتاہ کانما تفقأ بحب الرمان الحامض فنہضوا الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاسرین اذرعہم ترعدا کفہم و ادرعہم فقالوا تبنا الی اللہ و رسولہ فقال اولی لکم ان کدتم لتوجیون اتانی الروح الامین فقال اخرج الی امتک یا محمد فقد احدثت ۔اہ

چالیس صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر و جبر میں بحث کرنے لگے ان میں حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح الامین حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر اس حالت میں بر آمد ہوئے کہ چہرہ اقدس کا رنگ (شدت جلال سے) دہک رہا ہے دونوں رخسار مبارک گلاب کی طرح سرخ ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں، صحابۂ کرام دیکھتے ہی حضور کی طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھر تھراتے کانپتے کھڑے ہوئے اور عرض کی ہم اللہ اور رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے لئے بہتر ہو اور نہ تم معاتبت کے قریب تھے کہ جبریل امین نے میرے پاس آکر عرض کی آپ اپنی امت کے پاس تشریف لے جائیں کہ انہوں نے نئی راہ نکالی ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۲۹۵۔ القمع المبین"

marfat.com

تعارف

السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(قادیانیوں کے مسیح کذاب پر عذاب وعقاب)

۲۱ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ کو مع دس مختصر جوابات کے ایک استفتاء پیش ہوا کہ ایک شخص مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر مرتد ہو گیا تو اس کی بیوی کے لئے کیا حکم ہے اور وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی آغاز جواب سے پہلے نہایت دلچسپ انداز میں فرماتے ہیں کہ

مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثل مسیح کہنا تو شہرہ آفاق ہے، فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح و مثل مسیح ہونے میں اصلا شک نہیں مگر لاواللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال۔

پھر اسی مسیح کذاب کی ناپاک تحریروں سے دس عظیم کفریات کو آشکار کیا ہے اور ہر ایک کا مدلل جواب بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اس کے بعد مکملہ جواب میں لکھتے ہیں کہ

مرزائی لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے، اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے تو زنائے محض ہو گا اور جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو،

"اور عورت کا کل مہر اس کے ذمہ عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا، اور مہر معجل تو فی الحال خود ہی واجب الادا ہے، رہا مؤجل تو وہ اپنی اجل معلوم پر رہے گا، مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مر جائے یا دار الحرب کو چلا

marfat.com

جائے اور حاکم شرع حکم فرمادے کہ وہ دارالحرب سے ملحق ہو گیا تو اس وقت مؤجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں۔

اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوی ولایت اس کے تصرفات موقوف رہیں گے اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہو جائیں گے اور اگر مرتد ہی مر گیا یا دارالحرب کو چلا گیا تو باطل ہو جائیں گے"

مسیح کذاب اور اس کے پیروکاروں سے متعلق احکام پر مشتمل گیارہ صفحے کے اس رسالے میں ۵ حدیثیں حوالہ قلم ہیں۔

marfat.com

احادیث

السوء و العقاب علی المسیح الکذاب

امت مرحومہ میں محدث اکبر و صاحب فراست صادقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۷۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فانه عمر بن الخطاب۔**

اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ والہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ ضرور عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رواہ احمد و البخاری عن ابی هریرة و احمد و مسلم والترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (بخاری اول، ص ۵۲۱۔ مناقب عمر بن الخطاب الخ)

حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اگر نبی ہونے کا احتمال ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

۷۸۔ اور فرمایا **لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔**

اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد و الترمذی و الحاکم عن عقبة بن عامر و الطبرانی فی الکبیر عن عصمة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۲۹۹۔ السوء و العقاب"۔ (ترمذی دوم، ص ۲۰۹۔ مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، باب)

ہمارے رسول جنات وانسان سب کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما من شیء الا یعلم انی رسول الله الا کفرة الجن و الانس۔**

کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه و صححه خاتم الحفاظ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۱۔ السوء والعقاب"۔ (کنز العمال، ص ۳۵، ج ۱۲)

marfat.com

نمازی کے لئے وہ خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے جس پر وہ نماز پڑھتا ہے۔

۸۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما من صباح و لا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضها بعضا یاجارة هل مربك الیوم عبدصالح صلی علیك او ذكر الله فان قالت نعم راء ت ان لها بذلك فضلاً۔**

کوئی صبح اور شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابونعیم فی الحلیة عن انس رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاویٰ رضویہ، ج۶، ص۳۰۲۔ السوء و العقاب"۔ (کنزالعمال، ص۱۸۹، ج۷)

مسیلمہ کذاب کے کاذب ہونے پر ایک حدیث

۸۱۔ طبرانی معجم کبیر میں وبرحنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة كذاب۔**

بیشک میں ذرہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانۂ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے، "فتاویٰ رضویہ ج۶، ص۳۰۵۔ السوء والعقاب"

marfat.com

تعارف

حجب العوار عن مخدوم بهار

(مخدوم بہار کی ایک عبارت سے عار واعتراض کا ازالہ)

۸ر شعبان ۱۳۳۹ھ کو سوال ہوا کہ اسمٰعیل دہلوی نے مخلوق کو لفظ چمار سے مثال دی ہے، اور یہاں کے غیر مقلد کہتے ہیں کہ مخدوم صاحب نے مینگنی سے مثال دی ہے اس کا کیا جواب ہے؟

اس رسالہ مبارکہ میں امام احمد رضا نے اس کے جواب میں حضرت مخدوم بہار شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے دفع شبہات فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ

کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق وثبوت کے کبیرہ کا انتساب جائز نہیں۔

اور اس سلسلے میں روایت واخبار کے چند نہایت قیمتی اصول وطریقے افادہ فرمائے ہیں جو ان کے رشحات قلم کی نفیس وجلیل جلوہ ریزی ہے۔

۱- کوئی کتاب یا رسالہ کسی بزرگ کے نام منسوب ہونا ثبوت قطعی کو مستلزم نہیں، بہت رسالے خصوصاً حضرات اکابر چشت کے نام منسوب ہیں جس کا اصلاً ثبوت نہیں۔

۲- کسی کتاب کا ثابت ہونا اس کے ہر فقرے کا ثابت ہونا نہیں،--- بہت اکابر کی کتابوں میں الحاقات ہیں خصوصاً حضرت شیخ اکبر ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام میں تو الحاقات کی گنتی نہیں کھلے ہوئے صریح کفر بھر دیئے ہیں۔

حضرت مخدوم صاحب ہی کی کتاب عقائد ترجمہ عمدۃ الکلام میں ہے۔

"قریش اعلیٰ جد مصطفیٰ بود واودو پسر داشت یکے را نام ہاشم بود ودوم را نام تیم، پیغامبر از نسل ہاشم است وابو بکر از نسل تیم است۔ کوئی جاہل سا جاہل ایسی بات کہہ سکتا ہے کہ ہاشم کے باپ کا نام قریش تھا، اور ان کے دو بیٹے تھے ایک ہاشم دوسرا تیم "ہم ہرگز ایسی نسبت بھی مخدوم صاحب کی طرف نہیں مان سکتے ضرور کسی جاہل کا الحاق، نہ کہ معاذ اللہ توہین شان رسالت، یہ وہابیہ میں سے کسی کا الحاق ہے۔

۳- احیاء العلوم میں ہے کہ کسی مسلمان کی طرف کسی کبیرہ کی نسبت بلا تحقیق حرام ہے، ہاں

marfat.com

یہ کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے مولی علی اور ابولولوٴ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کیا کہ یہ تواتر سے ثابت ہے، تو کسی مسلمان کی طرف بلا تحقیق کفر یا فسق کی نسبت اصلاً جائز نہیں۔

۴-ایسی جگہ خلق سے مراد وہ ہوتے ہیں جو عظمت دینی سے اصلاً حصہ نہیں رکھتے۔ اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ حقیقت امر یہ ہے کہ مخلوق دو قسم ہے۔

اول، وہ کہ عظمت دینی رکھتے ہیں جن کے سردار مطلق حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں پھر باقی حضرات انبیاء و ملائکہ واولیاء واہل سنت و صحابہ پھر دیگر علماء و صلحاوا تقیا پھر سلاطین اسلام پھر عام مومنین، نیز صحائف دینیہ (مصحف شریف و کتب حدیث وفقہ) و صفات جمیلہ (ایمان وعلم) و اعمال صالحہ (نماز وحج وغیرہ) اخلاق فاضلہ (زہد و تواضع) اور اماکن مقدسہ (کعبہ مکرمہ وروضۂ منورہ) غرض جملہ اشخاص واشیاء جن کو مولیٰ عزوجل سے علاقہ قرب ہے، اس علاقہ کے سبب ان کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم ہے اور ان کی عزت اسی کی عزت ہے۔

دوم، وہ کہ عظمت دینی سے اصلاً بہرہ نہیں رکھتے کہ اللہ عزوجل سے انہیں کوئی علاقہ قرب نہیں بلکہ دوری ہی ہے، ان کے بدتر و ذلیل تر کفار و مشرکین و مرتدین (وہابیہ دیوبندیہ غیر مقلدین) پھر باقی ضالین، نیز صفات رذیلہ (کفر و ضلال) و اعمال خبیثہ (زنا و شرب خمر) اخلاق رذیلہ (عجب و تکبر) اور اماکن مجسہ (معابد کفار) غرض دنیا و ما فیہا جس کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں،

جب یہ دونوں قسمیں معلوم ہو گئیں اور واضح ہوا کہ قسم اول کی تعظیم، تعظیم الٰہی سے جدا نہیں بلکہ بعینہ اسی کی تعظیم ہے، تو محل تحقیر میں غیر اللہ یا خلق سے یقیناً وہی مراد ہوتا ہے جسے مولیٰ عزوجل سے علاقۂ قرب نہیں، علاقۂ قرب والے تو جانب خالق میں ہیں نہ کہ جانب غیر میں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اگر مخدوم صاحب نے کہیں پر لفظ میگنی کا استعمال کیا ہے تو اس غیر خدا کی تحقیر و توہین کے لئے کہ جس کی تعظیم، تعظیم الٰہی نہیں اور جسے مولیٰ عزوجل سے کچھ علاقۂ قرب نہیں بیشک وہ میگنی سے حقیر تر ہے"

بخلاف اسمٰعیل دہلوی کے کہ اس نے چوڑھے چمار اور چمار سے بھی ذلیل اور ناکارے لوگ اور ذرہ ناچیز سے کمتر، یہ ناپاک الفاظ صراحۃً تمام انبیاء کرام واولیاء عظام علیہم الصلاۃ والسلام کو کہے جو کھلی ضلالت و گمراہی اور گمراہ گری ہے۔

۵-وہابیہ ان تاویل و تعبیر میں سے کچھ نہیں مانتے۔

الحاصل یہ رسالہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے موضوع پر نادر و جامع اور اس میں ۸ احادیث مبارکہ زینت عنوان و بحث ہیں۔

marfat.com

احادیث

حجب العوار عن مخدوم بهار

کسی علمی کتاب اور اس کے مصنف پر اعتماد و عدم اعتماد پر ایک حدیث

۸۲۔ خطیب بغدادی بطریق عبدالرحمٰن سلمی امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرمایا **اذا وجد احدکم کتابا فیه علم لم یسمعه عن عالم فلیدع بانأ و مأ فلیتفعه فیه حتی یختلط سواده فی بیاضه۔**

جب تم میں کوئی ایک کتاب پائے جس میں علم کی بات ہے اور اسے کسی عالم سے نہ سنا تو برتن میں پانی منگا کر وہ کتاب اس میں ڈبودے کہ سیاہی سپیدی سب ایک ہو جائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۰۸۔ حجب العوار"

جس چیز کو اللہ عزوجل سے علاقۂ قرب ہے اس علاقہ کے سبب اس کی تعظیم اللہ عزوجل ہی کی تعظیم و تکریم ہے

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان من اجلال الله اکرام ذی الشیبة المسلم و حامل القرآن غیر الغالی فیه و الجا فی عنه و اکرام ذی السلطان المقسط۔**

بیشک اللہ تعالیٰ کی تعظیم سے ہے بوڑھے مسلمان کی عزت کرنی اور حافظ قرآن کی کہ نہ اس میں حد سے بڑھے نہ اس سے دوری کرے اور حاکم عادل کی۔ رواہ ابوداؤد بسند حسن عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۰، حجب العوار"۔ (ابوداؤد ۲/ ۶۶۵۔ باب فی تنزیل الناس منازلهم)

دنیا ملعون ہے

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **الدنیا ملعونة ملعون ما فیها الا ما کان منها لله عزوجل۔**

دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے ملعون ہے مگر وہ جو اس میں سے اللہ عزوجل کے لئے

marfat.com

ہو۔ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ و الضیأ فی المختارۃ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند حسن۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

۸۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الدنیا ملعونۃ ملعون مافیھا الا ذکر اللہ و ما والاہ و عالما او متعلما۔**

دنیا پر لعنت ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے سب پر لعنت ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسے اس سے علاقہ قرب ہے اور عالم یا طالب علم دین۔ رواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و الطبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ ۲/ ۳۱۲۔ باب مثل الدنیا)

۸۶۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ۔**

دنیا لعینہ ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب لعین ہے مگر جس سے رضائے الٰہی مطلوب ہو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۱۔ حجب العوار"۔ (کنزالعمال، ص ۱۰۷، ج ۳)

استاد کے لئے تواضع کرنے کا حکم ہے

۸۷۔ حدیث میں ہے **تواضعوا لم تتعلمون منہ و تواضعوا لمن تعلمو نہ و لا تکونوا جبابرۃ العلماء۔**

جس سے علم سیکھتے ہو اس سے تواضع کرو اور جسے سکھاتے ہو اس کے لئے تواضع کرو اور گردن کش عالم نہ بنو۔

غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے

۸۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ۔**

اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے لئے ذبح کرے۔ رواہ احمد و مسلم و النسائی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ (مسلم دوم، ص ۱۶۰۔ باب تحریم الذبح لغیر اللہ الخ)

مہمان کا اکرام مکارم اخلاق سے ہے

۸۹۔ حدیث کا ارشاد ہے۔ **من ذبح لضیفہ ذبیحۃ کانت فدائہ من النار۔**

جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اس کا فدیہ ہو جائے۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۲۔ حجب العوار"

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ششم

جسے نکاح پر قدرت نہ ہو وہ روزہ رکھے

۹۰۔ جنھیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد ہوا ہے من لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء. رواه احمد و الستة عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسوق الحدیث و ان کان فی الرجال فالنساء شقائقهم بعضکم من بعض۔

یعنی جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو اپنے اوپر روزے لازم کرلے کہ یہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہ مردوں میں ہے تو عورتیں ان کی مثل ہیں کیونکہ تمہارا بعض بعض سے ہے یعنی تخلیق انسان میں ایک دوسرے کے اسباب کو دخل ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۳۱۵"۔ (بخاری اول، ص۲۵۵۔ باب الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة)

صدقہ جاریہ کی تین چیزیں

۹۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له. رواه مسلم فی صحیحه و البخاری فی الادب المفرد و ابوداؤد و الترمذی والنسائی عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

جب انسان مر جاتا ہے اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے (یعنی ان تین چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد ملتا رہے گا) اول صدقہ جاریہ دوم علم نافع (یعنی ایسی دینی تصنیف جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں یا وہ کوئی شاگرد چھوڑے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے) سوم نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۶، ص۳۳۰"۔ (ابوداؤد دوم، ص ۳۹۸۔ باب ماجأ فی الصدقة عن المیت)

ظالم محروم ہے

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لعرق ظالم حق۔

marfat.com

ظالم کے لئے کوئی حق نہیں ہے۔ یعنی اگر کوئی دوسرے کی زمین میں اس کی اجازت کے بغیر پودا لگائے تو اسے باقی رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۳"۔ (بخاری اول، ص ۳۱۴۔ باب من احیی ارضا مواتا الخ)

منی و عرفات میں سائبان بنانے کے بارے میں ایک حدیث

۹۳۔ جاء الاثر عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و حدث باسناده الی عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت قلت یا رسول الله الا نتخذ لك بمنی شیا تستظل فیه فقال یا عائشة انها مناخ لمن سبق۔

(مثلاً موقف عرفات میں کوئی شخص ایک حجرہ بنائے کہ جس سال یہ حج کو جائے دوسرا وہاں وقوف نہ کر سکے اس کی ہرگز اجازت نہیں اس سلسلے میں) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی سائبان بنادیں تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ یہ تو اس کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے آئے۔ (مولف) یعنی یہ پہلے آنے والے کا حق ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۴۶"۔

معمولات شرعیہ کے علاوہ کسی عمل کیلئے دل کو مجبور کرنا اندھا کرنے کے مترادف ہے۔

۹۴۔ قال سیدنا عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه ان القلب اذا اکره عمی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دل کو جب مجبور کیا جائے گا تو اندھا ہو جائے گا۔ یعنی اکراہ قلب کے ساتھ کوئی کام کرنا نہیں چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۶۹"

ہر شخص اور ہر چیز کو ان کے اصلی مقام پر رکھنا چاہئے

۹۵۔ حدیث میں ہے من استرعی الذئب فقد ظلم۔

جس نے بھڑیے کو چرواہا بنایا بیشک اس نے بکریوں پر ظلم کیا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۷۰"

دین سراسر نصیحت و خیر خواہی کا نام ہے

۹۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین و عامتهم۔

marfat.com

دین نصیحت ہے اللہ کی، یعنی اس پر ایمان لانا اور اس کی فرمانبرداری کرنا، اور دین نصیحت ہے اس کی کتاب کی یعنی اس کی کتاب کو حق اور کلام اللہ ماننا، اور دین نصیحت ہے اس کے رسول کی یعنی ان کی رسالت اور ماجاء بہ کی تصدیق کرنا، اور دین نصیحت ہے ائمہ مسلمین کی یعنی حق بات پر ان کی معاونت واطاعت کرنا، اور دین نصیحت ہے عامیوں کی یعنی ان کو نیکی کی راہ دکھانا اور ان کی ایذا سے بچنا۔ (مولف) رواہ احمد ومسلم وابوداؤد و النسائی عن تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۱/ ۱۳۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الدین النصیحۃ الخ) (مسلم ۱/ ۵۴۔ باب بیان ان الدین النصیحۃ)

مسجد یا بازار میں بھالا احتیاط سے لے جانا چاہئے

۹۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا و معہ نبل فلیمسک علی نصالھا بکفہ لایعقر مسلما۔** رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجۃ عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جب کوئی مسجد یا بازار سے گزرے اور اس کے ساتھ بھالا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کا پھل ہاتھ سے پکڑلے تاکہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۴"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۷۶۔ باب من کان معہ سہام الخ)

مفقود الخبر شوہر کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۸۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **امرأۃ المفقود امرأتہ حتی یأتیھا البیان۔**

مفقود کی عورت اسی کی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔ رواہ الدار قطنی فی سننہ عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امیر المومنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ وکیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ رواہ عبدالرزاق فی مصنفہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۱۴"

توکل علی اللہ پر ایک حدیث

۹۹۔ صحیح حدیث میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **من استغنی باللہ اغناہ اللہ و من استعف اعفہ اللہ۔**

جو اللہ عزوجل کے بھروسہ پر خلق سے بے پرواہی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے غنی کردے گا اور

marfat.com

جو سچے دل سے پارسا بننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے پارسا بنادے گا۔ رواہ الامام احمد و النسائی و الضیأ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۱۵"

مال کما کر برائی میں خرچ کرنا باعث عذاب ہے۔

۱۰۰۔ (دنیا کی ظاہری زینت و حلاوت اور مال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنے کی خوبی اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر) حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رب متخوض فیما شأت نفسہ من مال اللہ و رسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الاالنار۔

بہت وہ کہ اللہ و رسول کے مال میں اپنی خواہش نفس کے مطابق دھنستے ہیں ان کے لئے قیامت میں نہیں مگر آگ۔ رواہ احمد و الترمذی و قال حسن صحیح عن خولۃ بنت قیس و البیھقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (ترمذی ۲/ ۶۲۔ باب ماجأ فی اخذ المال)

انسان لالچی و حریص ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کان لابن آدم واد من ذھب لابتغی الیہ ثانیا و لو کان لہ وادیان لا بتغی الیھما ثالثا و لا یملأ جوف بن آدم الا التراب و یتوب اللہ علی من تاب۔

اگر ابن آدم کے لئے ایک جنگل بھر سونا ہو تو دوسرا جنگل اور مانگے اور دو جنگل ہوں تو تیسرا اور چاہے اور ابن آدم کا پیٹ نہیں بھرتی مگر خاک اور تائب کی توبہ اللہ قبول کرتا ہے۔ رواہ احمد و الشیخان عن ابن عباس والترمذی عن انس و البخاری عن ابن الزبیر و ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ و احمد عن ابی واقد و البخاری فی التاریخ و البزار عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔" فتاوی رضویہ ج۶، ص۳۷۱"۔ (مسند احمد، ص۲۸۷ ج۶)

ترک جماعت کی وعید شدید پر ایک حدیث پاک۔

۱۰۲۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے لو صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھذا المتخلف لترکتم سنۃ نبیکم و لو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم و فی روایۃ ابی داؤد لکفرتم۔

یعنی اگر مسجد میں جماعت کو حاضر نہ ہوگے اور گھروں میں نماز پڑھو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ایمان سے نکل جاؤ گے۔ (مسلم ۱/ ۲۳۲۔ باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ الخ)

marfat.com

بدبودار چیز کھاکر مسجد میں جانا منع ہے کہ اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے

۱۰۳۔ شیخین کی حدیث میں ارشاد ہوا من اکل من هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مصلانا۔

جو اس گندے پیڑ میں سے کھالے یعنی کچی پیاز یا کچا لہسن وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ (کنزالعمال، ۱۹/ ۱۹۴)

۱۰۴۔ اور فرمایا فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم.

یعنی یہ خیال نہ کرو کہ اگر مسجد خالی ہے تو اس میں کسی بو کا داخل کرنا اس وقت جائز ہو کہ کوئی آدمی نہیں جو اس سے ایذا پائے گا ایسا نہیں بلکہ ملائکہ بھی ایذا پاتے ہیں اس سے جس سے ایذا پاتا ہے انسان۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۱"۔ (مسلم ۱/ ۲۰۹۔ باب نهى من اكل ثوما الخ)

کسی وارث کو میراث دینے سے فرار اختیار کرنا جنت سے محرومی کی دلیل ہے حدیث میں ہے۔

۱۰۵۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من فر عن ميراث وارثه قطع الله ميراثه من الجنة۔

جو بلاوجہ شرعی اپنے وارث کی میراث سے بھاگے اللہ تعالیٰ جنت سے اس کا حصہ قطع کردے۔ (رواه ابن ماجة عن انس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه) "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۸۹"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۹۸۔ باب الحيف فى الوصية)

تعمیر مسجد کے سبب بشارت جنت پر ایک حدیث

۱۰۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة۔

جو اللہ کے لئے مسجد بنائے اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں مکان تعمیر فرمائے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۴"۔ (مسلم ۱/ ۲۰۱۔ باب فضل بناء المسجد الخ)

کسی جانور کو بھی بلاوجہ تکلیف دینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۰۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت امرأة النار فى هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاكل من حشاش الارض فوجبت له النار۔

ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب کہ اسے باندھ کر رکھا تھا نہ خود کھانا دیا نہ چھوڑا

marfat.com

کہ زمین کا گرا پڑا یا جو جانور مٹا کھاتی اس وجہ سے اس عورت کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جملة فوجبت من روایة الامام احمد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (ابن حبان کی حدیث میں ہے فهی تنهش قبلها و دبرها۔ وہ بلی دوزخ میں اس عورت پر مسلط کی گئی ہے کہ اس کا آگا پیچھا دانتوں سے نوچ رہی ہے)

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۲"۔ (بخاری ۱/ ۴۶۷۔ باب خمس من الدواب فواسق الخ)

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا نیکیوں کو ضائع کرنا ہے

۱۰۸۔ امام عبداللہ نسفی نے مدارک شریف میں حدیث نقل کی کہ الحدیث فی المسجد یا کل الحسنات کما تاکل البهیمة الحشیش۔

مسجد میں دنیا کی بات نیکیوں کو اس طرح کھاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو۔

۱۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیکون فی آخر الزمان قوم یکون حدیثهم فی مساجدهم لیس لله فیهم حاجة۔

آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے کہ مسجد میں دنیا کی باتیں کریں گے اللہ عزوجل کو ان لوگوں سے کچھ کام نہیں۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مسجد میں دنیاوی باتیں و بیع و شراء اور گم شدہ شئ کی تلاش وغیرہ سب منع ہے۔

۱۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شرائکم و بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم۔

اپنی مسجدوں کو بچاؤ اپنے نا سمجھ بچوں اور مجنونوں کے جانے اور خرید و فروخت اور جھگڑوں اور آواز بلند کرنے سے۔ رواہ ابن ماجة عن مکحول عن واثلة و عبدالرزاق فی مصنفه عن مکحول عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ابن ماجہ، ۱/ ۵۵۔ باب مایکرہ فی المساجد)

۱۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا رأیتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لااربح اللہ تجارتك و اذا رأیتم من ینشد ضالة فی المسجد فقولوا لاردالله علیك۔

جب تم کسی کو مسجد میں کچھ بیچتے یا مول لیتے دیکھو تو اس سے کہو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو دیکھو کہ اپنی کوئی گم شدہ چیز مسجد میں لوگوں سے پوچھتا ہے تو اس سے کہو اللہ تجھے تیری چیز نہ ملائے۔ رواہ الترمذی و قال حسن صحیح و النسائی و ابن خزیمة و

marfat.com

الحاکم بسند صحیح عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ترمذی ۱/ ۷۴۔ باب النهی عن البیع فی المسجد)

۱۱۲۔ دوسری صحیح روایت میں ہے ارشاد فرمایا اس سے کہو لاردها الله علیك فان المساجد لم تبن لهذا۔

اللہ تیری گم شدہ چیز تجھے نہ ملائے مسجدیں اس لئے نہیں بنیں ہیں کہ ان میں آکر گمشدہ چیزوں کی تفتیش کرو۔ رواہ مسلم عنه رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۳"۔ (ابن ماجہ ۱/ ۵۶۔ باب النهی عن انشاد الضوال فی المسجد)

جانوروں کو آپس میں لڑانا منع ہے

۱۱۳۔ حدیث صحیح میں ہے نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن التحریش بین البهائم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانوروں کو باہم لڑانے سے۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و قال حسن صحیح عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ابوداؤد ۱/ ۳۴۶۔ باب فی التحریش بین البهائم)

امر بالمعروف کے ساتھ نہی عن المنکر بھی ضروری ہے۔

۱۱۴۔ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تتق (پردہ یا خیمہ) والے چھتری (جہاز کے اوپر کا حصہ) پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تتق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں کہ یہیں سے پانی بھر لیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے وہی نہ ڈوبیں گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روکدیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔ رواہ البخاری و الترمذی عن النعمان بن بشیر رضی الله تعالیٰ عنهما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۴"۔ (ترمذی ۲/ ۴۰۔ باب ماجاء فی تغییر المنکر الخ باب منه)

۱۱۵۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ

marfat.com

کھانا پینا نہ چھوڑ تا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانو الا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ یعنی ان پر لعنت اس لئے ہوئی کہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کاموں سے روکتے نہ تھے بیشک یہ ان کا بہت ہی برا کام تھا۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و حسنہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۰۴"۔(ابوداؤد ۲/ ۵۹۶۔ باب الامر و النھی)

تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۶۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من بنی للہ مسجدا زاد فی روایۃ و لو کمضحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ زاد فی روایۃ من در و یاقوت۔

جو اللہ عزوجل کے لئے مسجد بنائے اگرچہ ایک چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل تیار فرمائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۰"۔(الترغیب و الترھیب۔ ۱/ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ الترغیب فی بناء المسجد)

مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے

۱۱۷۔ صحیح حدیث میں ارشاد ہوا اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قیل و ما ریاض الجنۃ یا رسول اللہ قال المساجد قیل و ما الرتع قال سبحن اللہ و الحمد للہ و لاالہ الا اللہ واللہ اکبر۔

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کی کیاریوں پر گزرو تو ان میں چرو، ان کا میوہ کھاؤ، عرض کی گئی یارسول اللہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں فرمایا مسجدیں، عرض کی گئی وہ چرنا کیا ہے فرمایا یہ کہنا سبحن اللہ و الحمد للہ ولاالہ الا اللہ و اللہ اکبر۔ رواہ الترمذی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۴۴۱"۔(ترمذی ۲/ ۱۹۱۔ باب من ابواب الدعوات)

امامت سے متعلق ایک حدیث

۱۱۸۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی قراءت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی تھی اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ۔

اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو، کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو،

marfat.com

کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والے ہو۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۳"۔ (بخاری ۱/ ۹۸۔ باب من شکا امامه اذا طول الخ)

طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں

۱۱۹۔ حدیث میں ارشاد ہوا **ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الامنافق۔**

طلاق کی قسم نہیں کھاتا مسلمان نہ اس کی قسم لے مگر منافق۔ (رواه ابن عساکر عن انس رضی الله تعالیٰ عنه)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۵"۔ (کنز العمال، ۲۲/ ۲۱۵)

حالت نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا منع ہے حدیث میں ہے

۱۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلوٰة او لتخطفن ابصارهم۔**

وہ جو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے ہیں یا تو وہ اپنی اس حرکت سے باز آئیں گے یا ان کی نگاہ اچک لی جائے گی۔ رواہ مسلم۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۴"۔ (مسلم ۱/ ۱۸۱۔ باب النهی عن رفع البصر الی السماء الخ)

مسجد کی دیوار غربی میں ایسی چیز رکھنی منع ہے جس سے نمازی کا دل بٹے

۱۲۱۔ سنن ابی داؤد کی حدیث کہ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں (اس) مینڈھے کے (جو سیدنا اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فدیہ ہوا) سینگ نصب تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **خمرها فانه لا ینبغی ان یکون فی قبلة البیت شیء یلهی المصلی۔**

انہیں ڈھانک دو کہ نمازی کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ چاہئے جس سے دل بٹے۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۷۵"۔ (ابوداؤد ۱/ ۲۷۷۔ باب الصلوٰة فی الکعبة)

مسلمان کی قبر پر بیٹھنا یا چلنا ناجائز ہے

۱۲۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لان اطأ علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من اطأ علی قبر مسلم، اوما هذا معناه۔**

مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہنچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۸۰"۔ (الترغیب و الترهیب، ۴/ ۳۷۴۔ الترهیب من الجلوس علی القبر)

جو شخص از خود کسی منصب کا خواہش مند ہو وہ منصب اسے دینا نہیں چاہئے

۱۲۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انا لن نستعمل علی عملنا من**

ارادہ۔

ہم ہرگز اپنے دینی کام پر اسے مقرر نہ کریں گے جو خود اس کی خواہش کرے۔ رواہ احمد و البخاری و ابوداؤد و النسائی عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۵"۔(بخاری ۱/ ۳۰۱۔باب استیجار الرجل الصالح الخ)

رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دینے کے ثبوت میں ایک حدیث

۱۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **اذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارۃ تأخذ الفتیلۃ فتحرق اھل البیت**۔ رواہ احمد۔ و الطبرانی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن سرجس و الحدیث فی الصحیحین من وجوہ۔

جب تم سونے لگو تو چراغ گل کر دو کہ کہیں چوہا فتیلہ لے جائے اور گھر والوں کو جلا دے۔

(مولف)"فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۳۸۴"۔(بخاری ۲/ ۹۳۱۔باب لایترک النار فی البیت الخ)

مومن کی فراست و دانائی پر ایک حدیث

۱۲۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین**۔

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا ہے۔(مولف)(بخاری ۲/ ۹۰۵۔ باب لایلدغ المومن الخ)

اللہ تعالیٰ قلوب و اعمال کو دیکھتا ہے

۱۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان اللہ لاینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم**۔

بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورت اور مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے۔

(مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۳۹۵"۔(مسلم ۲/ ۳۱۷۔باب تحریم ظلم المسلم الخ)

مسجد کے بارے میں ایک حدیث

۱۲۷۔ مسجد کی نسبت ایک حدیث روایت کی جاتی ہے روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی **تذھب الارضون کلھا یوم القیمۃ الا المساجد فانھا ینضم بعضھا الی بعض**۔

قیامت کے دن تمام زمین ختم ہو جائے گی مگر مسجدیں کہ وہ جمع کر کے داخل جنت کی جائیں

marfat.com

گی۔ یعنی مسجدیں جنت کا ایک حصہ ہو جائیں گی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۴۲"۔ (کنزالعمال، ۷/ ۴۲۰)

نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے

۱۲۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جعلت لی الارض مسجدا وطهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلاة فلیصل۔

یعنی میرے لئے پوری روئے زمین سجدہ گاہ اور پاک کر دی گئی ہے تو میری امت میں سے جو شخص کو جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۵۹"۔ (بخاری ۱/ ۶۲۔باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت الخ)

مشرکوں سے استمداد و استعانت منع ہے اس مضمون پر چند حدیثیں۔

۱۲۹۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائے ہیں انی نهیت عن زبدالمشرکین۔ رواه ابوداؤد و الترمذی عن عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنه وهو حدیث حسن صحیح۔

بیشک مجھے مشرکین کے ہدایا قبول کرنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ (مولف)(ترمذی ۱/ ۲۸۶۔ باب ماجأ فی قبول هدایا المشرکین)

۱۳۰۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی لانقبل شیأ من المشرکین۔ رواه احمد و الحاکم عن حکیم بن خرام رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

ہم مشرکوں کی کوئی چیز قبول نہیں فرماتے۔ (مولف)(مسند احمد ۴/ ۴۰۵)

۱۳۱۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (ملاعب الاسنہ نے کچھ ہدیہ نذر کیا فرمایا) انی لااقبل هدیة مشرك۔ رواه الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح۔

میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں فرماتا۔ (مولف)(کنزالعمال، ۶/ ۶۲)

۱۳۲۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا لانستعین بمشرك۔ رواه احمد و ابوداؤد و ابن ماجة عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها۔

ہم کسی مشرک سے مدد نہیں لیتے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۴۶۰"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۰۸۔باب الاستعانة بالمشرکین)

مومن مردوں کو نیکی سے یاد کرنا چاہئے

۱۳۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتذکروا موتاکم الا بخیر

marfat.com

فانهم قد افضوا الی ماقدموا۔

مردوں کاذکر بھلائی ہی سے کرو کہ وہ اپنے کئے کو پہنچ چکے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۶،ص ۴۶۲"۔(نسائی اول، ص ۲۷۴، النهی عن ذکر الهلکی الابخیر)

مردے کو تکلیف دینی زندے کی تکلیف کے برابر ہے

۱۳۴۔ فی حدیث عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انی اکره اذی المسلم فی مماته کما اکره اذاه فی حیاته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس طرح مسلمان کو اس کی زندگی میں ایذا دینا ناپسند کرتا ہوں اسی طرح بعد موت بھی اس کو ایذا دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ (مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۶، ص ۴۹۱"

تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے

۱۳۵۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل لهو المسلم حرام الا ثلثة ملاعبته اهله و تادیبه لفرسه و مناضلته بقوسه۔

مسلم کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں،وہ تین چیزیں ان یہ ہیں: بیوی سے ملاعبت، گھوڑدوڑاور تیر اندازی۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۶، ص ۵۰۵"

کسی مفضول شخص کو افضل پر والی وسردار بنانا خیانت کے مترادف ہے۔

۱۳۶۔ حدیث من استعمل علی عشرة من فیهم ارضی لله تعالیٰ فقد خان الله و رسوله والمومنین۔

جس نے دس شخصوں پر کسی ایسے کو مقرر کیا کہ نظر شرع میں اس سے بہتر ان میں موجود تھا تو اس نے اللہ ورسول اور مسلمان سب کی خیانت کی۔

قبر مسلم کا ادب واجب ہے اس پر بلا ضرورت و مجبوری شرعی پاؤں رکھنا یا اس پر بیٹھنا ناجائز ہے۔

۱۳۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لان یجلس احدکم علی جمرة تتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیر له من ان یجلس علی قبر۔

بیشک تم میں کسی کا چنگاری پر بیٹھنا کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے اس کے حق میں قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔رواه مسلم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

marfat.com

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۰۷"۔ (مسلم ۱/ ۳۱۲۔ کتاب الجنائز)

مسلمانوں کو مشرک کاتب رکھنے کی ممانعت پر دو حدیثیں۔

۱۳۸۔ عن شرح السیر الکبیر ان امیرالمومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاتتخذ احد امن المشرکین کاتبا علی المسلمین

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ کسی مشرک کو مسلمانوں پر کاتب و محاسب مقرر نہ کرنا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۶، ص ۵۰۶"

۱۳۹۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

(یعنی فرض کرلو کہ وہ مر گیا اس کے بعد کیا کرو گے جو جب کرو گے اب کرو۔ تفسیر لباب التاویل ۔ منہ پارہ ۶)" فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۵"

اپنے سے بہتر کو امام بنانے کی تاکید پر ایک حدیث

۱۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم۔

اپنے افضلوں کو اپنا امام بناؤ کہ وہ تم میں اور تمہارے رب میں واسطہ عرضداشت ہیں۔

"فتاوی رضویہ، ج ۶، ص ۵۱۶"

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

۱۴۱۔ احادیث کثیرہ صحیحہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لاترفع صلاتھم فوق رؤسھم شبرا رجل ام قوما وھم لہ کارھون. الحدیث۔

تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ایک وہ کہ کسی جماعت کی امامت کرے اور انہیں اس کی اقتدا ناگوار ہو۔ ھذا لفظ ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما بسند حسن۔

(ابن ماجہ ۱/ ۶۹۔ باب من ام قوما وھم لہ کارھون)

marfat.com

وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید پر ایک حدیث

۱۴۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کان له سعة و لم یضح فلایقربن مصلانا۔

جس کا ہاتھ پہنچتا ہو (یعنی قربانی کی وسعت ہو) اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔ رواه الامام احمد و اسحاق بن راهویة و ابوبکر بن ابی شیبة و ابن ماجة و ابویعلی و الدار قطنی و الحاکم و صححه عن ابی هریرة و فی الباب عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاویٰ رضویہ، ۶، ص ۵۲۱"۔ (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۲۔ باب الاضاحی واجبة هی ام لا)

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

فقہی مباحث جلیلہ اور متعدد مضامین عالیہ کا گنجینہ گراں مایہ "فتاوی رضویہ جلد ہفتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال شان تفقہ اور عظمت فقاہت کا شفاف آئینہ ہے۔

یہ جلد مندرجہ ذیل ابواب فقہ پر مشتمل و محیط ہے۔

کتاب البیوع ، کتاب الکفالة، کتاب الحوالة، کتاب الشهادة، کتاب القضا و الدعاوی،

کتاب البیوع، آغاز کتاب سے ۲۶۲ صفحات تک پھیلا ہوئی ہے اور اس میں ۲۸۵ مسائل اور مندرجہ ذیل ابواب ہیں۔

شرائط بیع، ایجاب و قبول، خیار شرط، خیار تعیین، بیع مطلق، بیع فاسد و باطل، بیع مکروہ، بیع فضولی، اقالہ، مرابحہ، تصرفات بیع و ثمن، قرض، ربوا، استحقاق، بیع سلم، استصناع، صرف، بیع تلجئہ، بیع وفا، متفرقات بیع،

کتاب الکفالة، ص ۲۶۳ سے ص ۲۸۴ تک ہے اور اس میں ۱۳ مسائل ہیں۔

کتاب الحوالة، ص ۲۸۴ سے ص ۲۹۰ تک ہے اس میں صرف ۸ مسائل ہیں۔

کتاب الشهادة، ص ۲۹۱ سے ص ۳۱۰ تک ہے اور اس میں ۲۲ مسائل ہیں۔

اور آخر الذکر کتاب القضا والدعاوی، ص ۳۱۱۔ سے لے کر اخیر کتاب تک مبسوط و محیط ہے اور اس میں ۱۵۴ مسائل علمیہ ہیں۔

اس طرح اس جلد میں کل ۴۹۳ محققانہ فتاوی شامل ہیں، ان میں سے بعض ایسا مفصل و مدلل ہے کہ بجائے خود ایک کتاب ہے اور امام احمد رضا کے علم و تحقیق پر واضح و بین دلیل ہے۔ لگتا ہے کہ آپ گویا وقت کے عظیم قاضی القضاۃ ہیں بلکہ معلم و استاد قاضی القضاۃ

اور اس جلد میں کچھ ایسے مسائل کا بھی ذکر ہے جو بالکل حادث و نو پید ہیں اور جن میں ابتلائے عام ہے مثلاً کچہری کا نیلام، چٹھی کے ذریعہ فروخت، بیمہ، بینک کاری اور کمپنیوں کے حصص کی بیع وغیرہ اور ہر مسئلہ کو امام احمد رضا نے جس دقت نگاہ سے حل کیا ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔

marfat.com

اس کے علاوہ اس جلد میں ہزارہا مسائل کی وضاحت وصراحت کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل ۶۶ عنوانات ومباحث پر بھی ضمناً گفتگو کی گئی ہے۔

بیع موقوف، بیع وقف، رہن، اجارہ، غصب، ہبہ، وقف مسجد، شرکت، وکالت، شفعہ، مداینات، اقرار، عاریت، وصیت، میراث، مہر، ولایت، حظر واباحت، حجر واکراہ، امانات، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، طہارت، نماز، امامت، زکوٰۃ، طلاق، نکاح موقت ومکروہ، منطق، نحو، لغت، معانی وبیان، زبان وبیان، مناظرہ، تحکیم، تاریخ، سیر، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، اصول روایت، توقیت، ریاضیات، فقہی پہیلی، فضل العلم، توبہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، عبرت وموعظت، ترغیب وترہیب، قذف، حدود وتعزیر، نسب، قسم، بروصلہ، آداب معاشرت، دفع مطاعن، الحیل، جوا، امور عامہ، اصول انتظام، تصحیح مسائل، اخلاق وتمدن۔

زیر نظر جلد میں تحقیقات جدیدہ اور معارف عالیہ پر مشتمل ۴ رسالے بھی شریک ہیں، ان میں سے ۳ رسالوں سے احادیث کا میں نے استخراج کیا ہے جن کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

اور ایک رسالہ میں کسی حدیث کا استعمال نہیں ہوا ہے وہ یہ ہے۔

۱-انصح الحکومۃ فی فصل الخصومۃ۔ (قضیہ ہائے شرکت ومیراث کا خیر خواہانہ فیصلہ)

اس رسالہ میں امام احمد رضا بریلوی نے شرکت ومیراث کے ایک طویل الاذیال مسئلہ پر نہایت محققانہ بحث کی ہے۔ جو ان کی ذہانت وقوت استحضار کی واضح دلیل ہے۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بے شک آپ اپنے عہد کے منفرد مرجع اہل افتاء وقضا ہیں۔ بجا طور پر آپ سب کے راہنما ومحسن ہیں۔

اور یہ علمی وتحقیقی مجموعۂ فتاوی خفی قلم سے جہازی سائز کے ۶۰۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اور اس میں مع جملہ رسائل ومسائل کے مکررات کو چھوڑ کر ۹۴ احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیۃ والثنا شریک تحقیق ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

بغیر ایجاب و قبول کی بیع منع ہے حدیث میں ہے

۱۔مالك و احمد و ابوداؤد و ابن ماجة عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بغیر ایجاب و قبول کی بیع سے منع فرمایا ہے۔یعنی بیعانہ کرنے سے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۲۵"۔(ابوداؤد ۲/ ۹۴ باب فی العربان)

شی غیر موجود کی بیع جائز نہیں مگر بیع سلم جائز ہے حدیث میں ہے

۲۔انه علیه الصلوٰة و السلام نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو آدمی کے پاس نہیں ہے اور بیع سلم کی رخصت دی ہے۔بیع سلم چند شرائط کے ساتھ جائز ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۳۳"

۳۔ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے نہی فرمائی ہے جو آدمی کے پاس موجود نہیں ہے اور بیع مع شرط سے بھی منع فرمایا ہے۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۳۵"

دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے

۴۔نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه.

marfat.com

سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۷ ۴"۔ (ترمذی ۱/ ۲۴۲۔ باب ماجأ فی النهی عن البیع الخ)

کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا حدیث میں ہے۔

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **کل مولود یولد علی فطرة الاسلام.**

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۹، ص ۵۵"

(کنز العمال، ۱/ ۲۳۳)

بائع کوئی چیز بیچ کر اس کی قیمت مشتری کو معاف کردے تو جائز ہے اس پر ایک حدیث پاک

۶۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی قال **غدوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا علی ناضح قد اعی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مالبعیرك فقلت قداعی فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فزجره فدعا له فما زال بین یدی الابل قد امها یسیر فقال لی کیف تری بعیرك فقلت بخیر قد اصابته برکتك فقال افتبیعه باوقیة فبعته علی ان لی فقار ظهره الی المدینة فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت علیه بالبعیر فاعطانی ثمنه و رده علی۔**

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں صبح سویرے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چلا اور میں بار بردار اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ چلنے سے اس طرح عاجز آگیا کہ گویا چلے گا ہی نہیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا جابر تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا میں نے عرض کی نہیں چل رہا ہے آپ اس کے پیچھے آئے اور اس کو ڈانٹا اور اس کے لئے تیز چلنے کی دعا فرمائی پھر اونٹ کے آگے چلتے رہے اور فرمایا اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو میں نے عرض کی بہتر ہے آپ ہی کی برکت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کروگے تو میں نے اسے اس شرط پر بیچ دیا کہ مدینہ شریف تک اس کی پشت پر جاؤں گا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لا چکے تو میں صبح کو اونٹ لے کر حاضر ہوا تو حضور نے مجھے اس کی قیمت واپس دے دی اور اونٹ بھی مرحمت فرمادیا۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۷ ص ۶۳"۔ (مسلم ۲/ ۲۹۔ باب بیع البعیر و استثناء رکوبه)

دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ہوتی

marfat.com

۷۔قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم.
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو چیزیں مختلف ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔
(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۴۷"

بیع سلم میں قرارداد سے زیادہ لینا سود ہے

۸۔حدیث میں ہے۔ لا تاخذ الا سلمك او راس مالك۔
نہ لو مگر بیع سلم کی شرط پر جو طے ہوا یا اصل مال۔ یعنی بغیر اختلاف جنس و قدر کے زیادتی حرام ہے اور اگر جید و ردی کی قید ہے تو بھی بیع ناجائز ہے۔(مولف)

شریر شاعر کو حفظ آبرو کے لئے کچھ دینا جائز ہے مگر اس کے لئے اس کا لینا حرام ہے

۹۔روی الخطابی فی الغریب عن عکرمة مرسلا قال اتی شاعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا بلال اقطع لسانه عنی فاعطاه اربعین درهما۔
بارگاہ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایک شاعر آیا تو حضور نے فرمایا کہ اے بلال میری طرف سے اس کی زبان بند کردو یعنی کچھ دے دو تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاعر کو چالیس درہم دیئے۔ شاعروں کا یہ وطیرہ تھا کہ اگر کسی کے دربار سے اس کو کچھ ملتا تو اس کی تعریف کرتے ورنہ ہجو لکھتے تو دستور کے مطابق لوگ شاعروں کو ان کی زباں بندی کی خاطر کچھ دیتے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی شاعر کی زباں بندی کے لئے حضرت بلال کو دینے کا حکم فرمایا۔(مولف)"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۸۳"(کنز العمال، ۳/ ۴۸۶)

کسی مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر لینا حلال نہیں

۱۰۔ جناب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه.
کسی مسلمان کا مال حلال نہیں مگر اس کی جی کی خوشی سے۔ رواه الدار قطنی عن انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

۱۱۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم اللہ من مال المسلم علی المسلم۔
مسلمان کو حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کی چھڑی بے اس کی مرضی کے لے لے اور یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر سخت حرام کیا ہے۔ رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ،ج ۷، ص ۲۸"

ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا حدیث میں ہے

۱۲۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الولد للفراش و للعاهر الحجر۔

بچہ بچھونے والے کا اور زانی کے لئے پتھر۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۔ (بخاری ۱/ ۶ ـ ۲۔ باب تفسیر المشبهات الخ)

ظلم تاریکیاں لاتا ہے

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الظلم ظلمات یوم القیمة۔

ظلم قیامت کے دن اندھیریاں ہو جائے گا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷ ص ۴۔ (بخاری ۱/ ۳۳۱۔ باب الظلم ظلمات یوم القیمة)

اللہ و رسول لاوارث کے بھی مولیٰ ہیں

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الله و رسوله مولیٰ من لا مولیٰ له۔

جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کے ولی و والی و مولیٰ اللہ و رسول ہیں جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵"۔ (ترمذی ۲/ ۳۰۔ باب ماجأ فی میراث الخال)

قرض کی زیادتی سود ہے

۱۵۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل قرض جر منفعة فهو ربا۔

قرض پر جو نفع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ رواه الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۳۸)

سود کھانا حرام و گناہ کبیرہ اور سود کی لعنتوں اور وعیدوں پر مشتمل چند احادیث کریمہ۔

۱۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن الله اکل الربا و موکله و کاتبه و شاهده.

اللہ کی لعنت سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہ پر۔ رواه احمد و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجة بسند صحیح عن ابن مسعود و احمد و النسائی و ابدل شاهده بمانع الصدقة بسند صحیح عن امیر المومنین علی رضی الله تعالیٰ عنهما۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۷۳۔ باب فی آکل الرباء و موکله)

۱۷۔ وهو عند مسلم عنه بلفظ لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربا وموکله و کاتبه و شاهدیه و قال هم سواء۔

marfat.com

سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ سب برابر ہیں۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۷۵"۔ (مسلم ۲/ ۷۔ ۲۔ باب الربا)

۱۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **من اکل درھما من ربوا فھو مثل ثلث و ثلثین زنیة و من نبت لحمه من سحت فالنار اولی به۔**

ایک درہم سود کا کھانا تینتیس زنا کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط و الصغیر و صدرہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۱۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لدرھم یصیبه الرجل من الربا اعظم عند اللہ من ثلثة و ثلثین زنیة یزنیھا فی الاسلام۔**

بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مسعود و ایضا عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۰"۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **درھم ربا یاکله الرجل وھو یعلم اشد عند اللہ من ستة و ثلثین زنیة۔**

سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ بسند صحیح و الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن حنظلة غسیل الملئکة۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

۲۱۔ فرماتے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان الدرھم یصیبه الرجل من الربا اعظم عنداللہ فی الخطیئة من ست و ثلثین زنیة یزنیھا الرجل۔**

ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و البیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔ (کنزالعمال، ۴/ ۶۰)

۲۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **لدرھم ربا اشد جرما عند اللہ من سبعة و**

marfat.com

بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر جرم ہے۔ رواہ الحاکم فی الکنی عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔(کنزالعمال،۴/۶۰)

۲۳۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الربا سبعون حوبا ایسرها کالذی ینکح امه. و فی روایة سبعون بابا ادناها کالذی یقع علی امه۔**

سود ستر گناہ ہے جن میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔ رواہ ابن ماجة و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة و ابن جریر و رواہ البیهقی بسند لاباس به باللفظ الثانی کلهم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال،۴/۶۰)(ابن ماجہ ۲/ ۱۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۲۴۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان الربا ابواب الباب منه عدل بسبعین حوبا ادناها فجرة کاضطجاع الرجل مع امه.**

بیشک ربا کے کئی دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔ رواہ ابن مندة و ابونعیم عن الاسود بن وهب بن عبدمناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و رضی الله تعالیٰ عنه۔(کنزالعمال،۴/۱۰۹)

۲۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثة و سبعون حوبا اهونها مثل اتیان الرجل امه۔**

سود اکہتر دروازے ہے یا فرمایا تہتر گناہ ہے جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔ رواہ عبدالرزاق عن رجل من الانصار رضی الله تعالیٰ عنهم۔(کنزالعمال،۴/۶۰)

۲۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الربا اثنان وسبعون بابا ادناهن مثل اتیان الرجل امه۔**

سود کے بہتر دروازے ہیں ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صحیح عن البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنزالعمال،۴/۵۸)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناها کالذی یاتی امه فی الاسلام۔**

marfat.com

بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(کنزالعمال، ۴/ ۵۸)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الربا ثلث و سبعون بابا ایسرھا مثل ان ینکح الرجل امه.**

سود کے تہتر دروازے ہیں سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔ رواہ الحاکم و قال صحیح علی شرطھما و البیھقی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنزالعمال، ۴/ ۵۸)

۲۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **الربا نیف و سبعون بابا اھونھن بابا مثل من اتی امه فی الاسلام و درھم من ربا اشد من خمسة و ثلثین زنیة۔**

سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں ان سب میں ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہو کر اپنی ماں سے زنا کرنا اور سود کا ایک درھم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ البیھقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔(الترغیب و الترھیب، ۳/ ۸الترھیب من الربا)

۳۰۔ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **الربا سبعون بابا اھونھا مثل نکاح الرجل امه۔**

سود ستر دروازے ہیں ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہیں۔ رواہ ابن عساکر بسند صحیح۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۱"۔(کنزالعمال، ۴/ ۱۰۸)

۳۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرھا کمن اتی امه فی الاسلام و درھم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیة۔**

سود بہتر گناہ ہے سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے اور سود کا ایک درہم کئی اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا و البغوی وغیرھما و صدرہ عن عبدالرزاق بلفظ بضعة و سبعون۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔(الترغیب و الترھیب ۳/ ۷ الترھیب من الربا)

۳۲۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **الربا ثلث و سبعون حوبا ادناھا حوبا کمن اتی امه فی الاسلام ودرھم من الربا کبضع و ثلثین زنیة۔**

marfat.com

درم چنداور تیس زنا کے مانند ہے۔ رواہ عبدالرزاق۔(کنزالعمال، ۴/ ۱۱۰)

۳۳۔ کعب احبار فرماتے ہیں **لان ازنی ثلثا و ثلثین زنیة احب الی من آکل درهما ربا یعلم الله انی اکلته من ربا۔**

بیشک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔ رواہ الامام احمد عنه بسند جید۔ "فتاوٰی رضویہ، ج ۷، ص ۸۲"۔(مسند احمد، ۶/ ۲۹۶)

قرض ادا کرنے کا اگر سچا ارادہ ہو اور ادا نہ کر سکے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ درگزر فرما کر قرض خواہ کے مطالبہ سے نجات بخشے گا۔

۳۴۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **من اخذ اموال الناس یرید اداءها ادی الله عنه و من اخذها یرید اتلافها اتلفه الله۔**

جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالٰی اس کی طرف سے ادا فرمادے اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالٰی اسے ہلاک کردے۔ اخرجه احمد و البخاری و ابن ماجة عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنه۔(بخاری ۱/ ۳۲۱۔باب من اخذ اموال الناس الخ)

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **من ادان دینا ینوی قضائه اداه الله عنه یوم القیمة۔**

جو کوئی دین لے کر اس کے ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالٰی روز قیامت اس کی طرف سے ادا فرما دے گا۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن میمون الکروی رضی الله تعالٰی عنه باسناد صحیح۔(کنزالعمال، ۶/ ۱۲۶)

۳۶۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم **من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فانا ولیه۔**

میرا جو امتی کسی دین کا بار اٹھائے پھر اس کے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مر جائے تو میں اس کا ولی و کفیل کار ہوں۔ رواہ احمد باسناد جید ابویعلی و الطبرانی فی الاوسط عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالٰی عنها۔(مسند احمد ۷/ ۲۲۲)

۳۷۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں **من داین بدین و فی نفسه وفائه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غریمه بما شأ. الحدیث۔**

marfat.com

جو کسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اس کے ادا کا ارادہ رکھے پھر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے راضی کردے۔ رواہ الحاکم و بنحوہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸۳"۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۲۸)

مسلمانوں سے دھوکہ وفریب جائز نہیں

۳۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا من غشنا۔

جو مسلمانوں کے خلاف خیر خواہی معاملہ کرے وہ ہمارے گروہ سے نہیں۔ رواہ مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجة و الحاکم عن ابی هریرة و الطبرانی فی الکبیر عن ضمیرة رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (مسلم ۱/ ۷۰۔ باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غشنا الخ)

۳۹۔ حدیث میں ہے لیس منا من غش مسلما او ضره او ماکره۔

ہم میں سے نہیں جو کسی مسلمان کی بد خواہی کرے یا اسے ضرر پہنچائے یا فریب دے۔ رواہ الامام الرافعی عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجهه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۶"۔ (کنز العمال، ۴/ ۳۳)

اللہ تعالیٰ طیب ہے

۴۰۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ طیب لایقبل الا انطیب۔

بیشک اللہ پاک ہے پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶"

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۴۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا (مگر پہننا ثابت نہیں ہے) اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے ارشاد فرمایا زن و ارجح۔

تول اور زیادہ دے۔ (زیادہ دینا حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احسان ہے)

"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۱"۔ (ابن ماجہ ۱/ ۲۴۴۔ باب ماجأ فی الرجحان فی الوزن)

سود کی حرمت و وعید پر دو حدیثیں

۴۲۔ صحیح حدیث میں فرمایا الربا ثلثة وسبعون حوبا ایسرهن کان یقع الرجل علی امه.

سود کھانا تہتر گناہوں کا مجموعہ ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے

marfat.com

زنا کرے۔(ابن ماجہ ۲/ ۱۶۵۔ باب التغلیظ فی الربا)

۴۳۔ حدیث میں ہے من اکل درھم ربا وھو یعلم کان کمن زنی بامه ستا و ثلثین مرة۔

جو دانستہ ایک درم سود کھائے وہ اس کے مثل ہو جس نے چھتیس بار اپنی ماں سے زنا کیا۔

"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۲۴"

اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے حدیث میں ہے

۴۴۔ ابوداؤد فی سننه عن ابی تمیمة الھجیمی ان رجلا قال لامرأته یا اخیة فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اختك ھی فکره ذلك و نھی عنه۔

ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اے میری بہن تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیری بہن ہے؟ پھر حضور نے ایسا کہنے کو برا جانا اور اس سے منع فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۸"

کسی قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ہے

۴۵۔ فی صحیح البخاری و صحیح مسلم عن جابر بن عبدالله انصاری رضی الله تعالیٰ عنھما قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضانی و زادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور پر میرا دین تھا تو حضور نے مجھے میرا دین ادا فرما دیا اور زیادہ کر کے عطا فرمایا۔ کسی قرض خواہ کو اس کا قرض بطور احسان و کرم اور مروت کے زیادہ دینا جائز ہے۔ (جب کہ اس کو زیادہ کی تمنا نہ ہو) (مولف) (بخاری ۱/ ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۶۔ روی الشیخان عن ابی ھریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجأ یتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم یجدوا الا سنا فوقھا فقال اعطوه فقال اوفیتنی اوفاك الله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان خیرکم احسنکم قضاء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک شخص کا دو سالہ قرض تھا وہ شخص بارگاہ رسالت میں تقاضا کرنے کے لئے آیا تو حضور نے خدام سے

marfat.com

فرمایا کہ اسے ایک دو سالہ اونٹ دیدو، صحابۂ کرام نے دو سالہ اونٹ طلب کیا مگر تین سالہ کے سوا کوئی دوسرا دستیاب نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اسی کو دیدو اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے وفا فرمایا تو اللہ عزوجل آپ سے وفا کرے یعنی آپ نے میرا قرض پورا کیا تو اللہ عزوجل آپ کا کام پورا کرے اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کی ادائیگی خوب تر ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (بخاری ار ۳۲۲۔ باب حسن القضاء)

۴۷۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لوزان زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک وزن کرنے والے سے فرمایا کہ تول اور جھکتا تول۔ سبحان اللہ کیا جود و احسان ہے شہ جود و عطا کا اور کیا خوب طریقہ تعلیم ہے معلم آداب حسنہ و خصائل حمیدہ کا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (مولف) رواه احمد و الاربعة و ابن حبان و الحاكم عن سويد بن قيس العبدی رضی الله تعالیٰ عنه قال الترمذی حسن صحيح و قال الحاكم صحيح و هذا الوزان فی مكة۔ حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے اور یہ وزن کرنے والا مکہ میں تھا۔ رواه الطبرانی فی الاوسط و ابويعلی فی المسند و ابن عساكر عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه و هذا الوزان فی المدينة۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ وزن کرنے والا مدینہ میں تھا۔ ممکن ہے کہ وزن کرنے والا مکہ میں الگ ہو اور مدینہ میں الگ یا پھر یہ کہ دونوں جگہ ایسا واقعہ ہوا ہو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۹۰"۔ (ترمذی ار ۲۴۴۔ باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن)

فقیر صدقہ میں ملی ہوئی چیز غنی کو ہدیۃً دے سکتا ہے اور غنی لے بھی سکتا ہے کہ نیت و حالت سے حکم بدل جاتا ہے

۴۸۔قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هی (هو) لها صدقة و لنا هدية۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۶"۔ (نسائی ار ۳۶۷۔ اذا تحولت الصدقة)

اعمال کا مدار نیتوں پر ہے حدیث میں ہے

۴۹۔قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل امرئ مانوىٰ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے

marfat.com

لئے اس کی نیت کے مطابق جزاء ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (بخاری ۱/ ۲۔ باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جہاں تک ہو سکے اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ

۵۰۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من استطاع منکم ان ینفع اخاہ المسلم فلینفعہ. رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۱۸"۔ (کنز العمال، ۱۰/ ۳۳)

marfat.com

تعارف

کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم
(کرنسی نوٹ کے تفصیلی احکام)

۲۱ر محرم الحرام ۱۳۲۴ھ کو مکہ مکرمہ میں نوٹ سے متعلق بارہ سوالات پر مشتمل ایک استفتا پیش ہوا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ نوٹ مال ہے یا دستاویز کی طرح کوئی سند ہے ؟اگر نوٹ مال ہے تو اس پر مال کے تمام احکام مثلاً زکوٰۃ، مہر، بیع وشراء اور قرض وغیرہ اور دیگر معاملات جو بذریعہ مال کئے جاتے ہیں وہ جاری ہوں گے یا نہیں ؟

یہی سوالات امام احمد رضا بریلوی سے قبل مکہ معظمہ کے مفتی احناف شیخ جمال بن عبداللہ کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے تو انہوں نے علمائے ربانی کی شان وعظمت کے مطابق جواب دیا تھا کہ علم، علما کی گردنوں میں امانت ہے"

یعنی یہ چونکہ جدید مسئلہ تھا اور اس کا جزیہ ان کی نگاہ میں نہ ہونے کے سبب سے اس کا جواب رقم نہیں کیا۔

لیکن جب امام احمد رضا بریلوی دوسری دفعہ ۱۳۲۴ھ /۱۹۰۶ء میں حرمین شریفین کی حاضری اور حج بیت اللہ کے لئے گئے تو علماء حرمین میں سے امام حرم حضرت احمد میرداد اور ان کے استاذ مولانا حامد احمد محمد جدّاوی نے نوٹ سے متعلق یہی سوالات امام احمد رضا کی بارگاہ میں حاضر کئے، جب یہ سوالات پیش ہوئے تو امام احمد رضا کی طبیعت علیل وناساز تھی اس کے باوجود ڈیڑھ دن کی قلیل مدت میں جزئیات فقہ کے حوالوں سے (حالانکہ اپنی کتابیں پاس نہیں رکھتے تھے۔ محض یادداشت پر) علم وتحقیق کے میدان میں جو خامہ آرائی کی ہے وہ ان کی فقہی جامعیت پر شاہد عدل ہے اور عربی فصاحت وبلاغت تو گویا منہ سے بول رہی ہے۔ انہوں نے جو جواب اس رسالہ میں حوالۂ قلم کیا ہے اس کی دھمک آج بھی عرب وعجم میں محسوس کی جارہی ہے، ان کے فرمان عالیشان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ۔

نوٹ کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے اور کاغذ مال متقوم ہے لہذا نوٹ بھی مال متقوم ہوگا، پھر اس پر فتح

marfat.com

القدیر کے حوالے سے یہ جزیہ پیش کیا کہ لو باع کاغذة بالف یجوزہ و لایکرہ۔ اگر کوئی اپنے کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپے کو بیچے تو بلا کراہت جائز ہے، اور آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے مال میں جس طرح چاہے تصرف کرے، لہذا جب نوٹ مال ہے تو اس میں بھی جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

اور مال کی یہ تعریف کی ہے، کہ مال وہ چیز ہے جس کی شان یہ ہو کہ وقت حاجت اس سے نفع لینے کے لئے اٹھا رکھا جائے،

پھر مال کی چار قسمیں کی گئیں ہیں۔

اول، وہ کہ ہر حال میں ثمن ہی ہے جیسے سونا چاندی۔

دوم، وہ کہ ہر حال میں مبیع ہے جیسے کپڑے چوپائے وغیرہ۔

سوم، وہ جن کی ذات میں کوئی ایسا وصف ہے جس کے سبب کبھی ثمن کبھی مبیع ہوتے ہیں۔

چہارم، وہ کہ حقیقۃ کوئی متاع ہو اور اصطلاحاً ثمن جیسے پیسے۔

مال کی ان چاروں قسموں کی روشنی میں معلوم ہوا کہ نوٹ کا تعلق قسم چہارم سے ہے کہ اصل میں یہ ایک متاع ہے اس لئے کہ ایک پرچہ کاغذ ہے اور اصطلاح میں ثمن ہے کہ اس کے ساتھ ثمن کا سا معاملہ کیا جاتا ہے اور یہ رقمیں (دس، بیس، سو وغیرہ) کہ اس پر مرقوم ہیں یہ اس کی ثمنیت کا ثمن اصلی سے اندازہ ہے۔

لہذا جب نوٹ کی حقیقت واضح و ثابت ہو گئی کہ یہ مال بھی ہے اور ثمن اصطلاحی بھی نہ کہ دستاویز و سند، تو اس پر وہ تمام احکام شرعیہ جاری ہوں گے جو مال پر ہوتے ہیں، مثلاً۔

☆ جب نوٹ مقدار نصاب ہو گا اور دیگر شرطیں بھی پائی جائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

☆ اسے مہر میں بھی دیا جا سکے گا۔

☆ اگر کوئی نوٹ چوری کر لے تو اس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے گا جب کہ اس کی تمام شرطیں موجود ہوں۔

☆ اگر کوئی کسی کا نوٹ تلف کر دے تو اس کے تاوان میں نوٹ ہی دینا آئے گا اور ضائع کرنے والے کو خاص روپیہ ادا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے گا۔

☆ نوٹ کے بدلے روپیہ کی بیع جائز ہے۔

marfat.com

☆کوئی چیز خرید کر قیمت میں نوٹ دینا درست ہوگا اور بیع نافذ بھی ہو جائے گی۔

☆نوٹ قرض دینا بھی جائز ہوگا۔

غرضیکہ ثمن خلقی پر جو احکام جاری ہوتے ہیں وہی احکام اس ثمن اصطلاحی پر بھی نافذ و جاری ہوں گے اور امام احمد رضا نے اس جواب کو جن دلائل و براہین سے مرصع و مبرہن کیا ہے وہ یقیناً انہیں کا حصہ ہے۔

اور علمائے حرمین طیبین نے جب اسے دیکھا تو رشک و انبساط سے ان کی آنکھیں کھل گئیں اور علمائے حرم نے اس بے مثال جواب باصواب کی تائید و تصویب بھی کی، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- شیخ ابوالخیر میرداد قاضی حنفیہ۔

۲- شیخ صالح کمال مفتی حنفیہ۔

۳- حضرت عبداللہ صدیق۔

۴- الشیخ فاضل سید اسماعیل خلیل حنفی حافظ کتب الحرم قدس سرھم،

فقہ کے جزئیات نادرہ پر مشتمل یہ گرانقدر رسالہ بزبان عربی حرم محترم میں تصنیف کیا گیا، پھر افادۂ عام کے لئے خود اپنی ملکی زبان اردو میں اس کا ترجمہ فرمایا اور کہیں کہیں حاشیہ آرائی بھی کی ہے۔

تحقیقات جدیدہ سے مملو یہ محققانہ رسالہ بڑے سائز کے ۷۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۰ احدیثیں شامل تحریر و بنائے دلیل ہیں۔

marfat.com

احادیث

کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم

بیع وشراء کے بارے میں چند حدیثیں

۵۱۔نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکائی بالکائی۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دین سے دین کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۴۷"۔کفل الفقیہ۔(کنزالعمال،۴/ ۴۳)

۵۲۔ هذا سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول اذا اختلف هذا الاصناف فبیعوا کیف شئتم۔

یہ ہیں ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ فرمارہے ہیں جب جنس مختلف ہو تو جیسے چاہو بیچو۔ رواه مسلم عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۶۲"۔ کفل الفقیہ۔(مسلم ۲/ ۲۵۔ باب الربا)

۵۳۔قال سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو چیزیں مختلف قسم کی ہوں تو جیسے چاہو بیچو۔"فتاوی رضویہ،ج ۷،ص ۱۶۶"۔ کفل الفقیہ۔

۵۴۔ قال علیه الصلاة و السلام اذا تبایعتم بالعینة و اتبعتم اذ ناب البقر ذللتم و ظهر علیکم عدوکم۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو اور بیلوں کی دم کے پیچھے چلو (یعنی کھیتی اور زراعت میں پڑو) تو ذلیل ہو جاؤ گے۔(اس لئے کہ اس وقت جہاد چھوٹ جائے گا اور طبیعت نامردی کی عادی ہو جائے گی) اور تمہارا دشمن تم پر غالب آجائے گا۔ رواه احمد و ابوداؤد و البزار و ابویعلی و البیهقی عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال ابن حجر سنده ضعیف و له عند احمد اسناد آخر امثل من هذا اه و فی سنده

marfat.com

ابوعبدالرحمن الخراسانی اسحق بن اسید الانصاری قال ابن ابی حاتم لیس بالمشهور و قال ابوحاتم لایشتغل به و قال الذهبی جائز الحدیث ثم اعاده فی الکنی فعد الحدیث من مناکیره و قال فی التقریب فیه ضعیف۔ آه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۳"۔ کفل الفقیه۔ (ابوداؤد ۲/ ۴۹۰۔ باب فی النهی عن العینة)

غبن کرنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۵۵۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المغبون لامحمود و لاماجور۔

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غبن کھانے میں نہ ناموری نہ ثواب۔ رواه اصحاب السنن عن الحسین بن علی و الطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی و الخطیب عن سیدنا علی کرم الله تعالیٰ علی وجوههم الکرام۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۷۶"۔ کفل الفقیه۔ (کنزالعمال، ۴/ ۱۰)

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں

۵۶۔ البخاری فی الادب المفرد عن ابی ایوب الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ان للمسلم علی اخیه ست خصال واجبة ان ترك شیأ منها فقد ترك واجبا علیه لاخیه یسلم علیه اذا لقیه و یجیبه اذادعاه و یشمته اذا عطس و یعوده اذا مرض و یحضره اذا مات و ینصحه اذا استنصحه۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز ترک کرے تو اپنے بھائی کا ایک حق چھوڑے گا جو اس کے لئے اس پر واجب تھا، ملاقات کے وقت اسے سلام کرے، اور وہ دعوت کرے تو قبول کرے، یا وہ پکارے تو جواب دے، اور جب اسے چھینک آئے (اور وہ حمد الٰہی بجالائے) تو یہ اسے یرحمک اللہ کہے، اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جائے، اور اس کی موت میں حاضر ہو، اور اگر اس سے نصیحت چاہے تو نصیحت کرے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۸۱"۔ کفل الفقیه۔ (کنزالعمال، ۹/ ۱۶)

قرض پر زیادتی سود ہے

۵۷۔ قال سیدنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل قرض جر

marfat.com

منفعة فهو ربا.

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قرض کوئی نفع کھینچ کر لائے وہ سود ہے۔رواہ الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ۔ (کنز العمال، ۶/ ۱۳۸)

پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث

۵۸۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراھا زن و ارجح۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ایک پاجامہ خریدا۔(اور وہاں قیمت تول کر دی جاتی تھی) تولنے والے سے فرمایا کہ تول اور زیادہ دے۔احسانا زیادہ دینا جائز ہے۔"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۹۲"۔ کفل الفقیہ۔(ابن ماجہ ۱/ ۲۴۴۔باب ماجأ فی الرجحان فی الوزن)

ربا کی ممانعت و حرمت پر دو حدیثیں

۵۹۔ روی الشیخان عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جأ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتمر برنی فقال لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من این ھذا قال کان عند ناتمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوّہ عین الربا عین الربا لاتفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر بہ۔

بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس خرمائے برنی لائے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تم نے کہاں سے لئے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ہمارے پاس خراب چھوہارے تھے ہم نے اس کے دو صاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اف خاص ربا ہے خاص ربا ہے ایسا نہ کر مگر جب ان کو خریدنا چاہو تو اپنے چھوہاروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اسی شئ کے بدلے ان کو خریدو۔(مسلم ۲/ ۲۶۔ باب الربا)

۶۰۔ و ایضاً لھما عنہ و عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعمل رجلاً علی خیبر فجأہ بتمر جنیب فقال اکل تمر خیبر ھکذا قال لا واللہ یا رسول اللہ انا لناخذ الصاع من ھذا بالصاعین بالثلث فقال

marfat.com

لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا۔

نیز بخاری و مسلم نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما دونوں سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ کر کے بھیجا وہ خدمت اقدس
میں خرمائے جنیب لے کر حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے سب
چھوہارے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں خدا کی قسم یارسول اللہ ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو، د
صاع تین صاع کو لیتے ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرو اپنے چھوہارے روپیو
سے بیچ کر روپیوں سے یہ چھوہارے خرید لو۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص : ۱۹۵" کفل الفقیہ۔ (موطا ا
محمد، ص ۳۵۴۔ باب الربوا فیما یکال اویوزن) (مسلم ۲/ ۲۶ باب الربا)

marfat.com

تعارف

کاسر السفیه الواهم فی ابدال قرطاس الدراهم
(نوٹ کو مال نہ تسلیم کرنے والوں کے شبہات کا ازالہ)

اس رسالہ کی تصنیف کی حاجت کیوں پیش آئی اور اس کے وجود میں آنے کا پس منظر کیا ہے وہ خود امام احمد رضا بریلوی کے الفاظ مبارکہ میں یہ ہے آپ رسالہ کے آغاز میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"الحمد للہ رسالہ مبارکہ " کفل الفقیہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم "(اس رسالہ میں نوٹ کے جملہ احکام و مسائل کی عظیم و جلیل تحقیق و تفصیل ہے) نے نوٹ کے متعلق جملہ مسائل ایسے بیان نفیس سے روشن کئے کہ اصلاً کسی مسئلہ میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہی یہ رسالہ مکہ معظمہ میں وہیں کے دو علمائے کرام کے استفتاء پر نہایت قلیل مدت میں تصنیف ہوا،

اس وقت تک رقم سے کم یا زیادہ کو نوٹ بیچنے کے بارے میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی کا خلاف معلوم تھا، ان کا فتویٰ اگرچہ وہاں (مکہ معظمہ میں) موجود نہ تھا مگر اس کا مضمون ذہن میں تھا، بفضلہٖ تعالیٰ گیارہویں مسئلہ میں اس کا وافی و شافی رد گزرا کہ مصنف کو کافی، اور اوہام کا نافی ہے"

"اور یہ معلوم بھی نہ تھا کہ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی آنجہانی نوٹ کو تمسک ٹھہرا کر سرے سے مال سے خارج، اور کم و بیش در کنار برابر کو بھی اس کی خرید و فروخت ناجائز کر چکے ہیں، تاہم بالہام والقائے الٰہی شروع کتاب میں اس پر بقدر کفایت بحث ہوئی جس نے حق کے چہرے سے نقاب اٹھائی اور سفاہت سفہا گھر پہنچائی"

اس کے بعد اب حاجت نہ تھی کہ اس وہم یا اس سفاہت کی طرف مستقل توجہ ہو، لیکن نفع مسلمین و برادران دینی کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان دونوں تحریروں کو ذکر کروں اور ان کے فقرے فقرے کا جہاں جہاں اس کتاب میں رد مذکور ہوا ہے اس کا پتہ و نشان بتادوں اور باقتضائے توجہ مستقل جو بعض مباحث، تازہ خیال میں آئیں اضافہ کروں۔

مذکور وجہ تالیف اور زیر نظر رسالہ کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے فتویٰ کی بنیاد یہ ہے کہ نوٹ مال ہے اور ثمن اصطلاحی ہے اس لئے اس کا حکم

marfat.com

بھی وہی ہوگا جو فقہائے امت نے ثمن اصطلاحی کا قرار دیا ہے اور مانعین و مخالفین کے فتوؤں کی بنیاد یہ کہ نوٹ مثل تمسک ہے، مال ہے ہی نہیں کہ اس کی بیع و شراء کا سوال پیدا ہو، اس کے ذریعہ در اصل ان روپیوں کی بیع ہوتی ہے جو اس پر تحریر ہوتے ہیں اس لئے کمی زیادتی سود ہے،

لیکن امام احمد رضا نے اس رسالہ میں مانعین کا رد بلیغ کرتے ہوئے اصل دعویٰ پر دلائل کا انبار لگادیا اور مخالفین کے مزعومات پر ۱۳۸ ایرادات قائم فرمائے ہیں جن سے ان کے استحضار قلم اور جولانی طبع کا اندازہ ہوتا ہے۔

اور اس رسالہ میں تردید کے لئے دو عنوان منتخب کئے گئے ہیں۔

ایک بلفظ "سفاہت" دوسرے بلفظ "وہم"

لفظ "سفاہت" سے تحریر گنگوہی کی طرف اشارہ ہے اور لفظ "وہم" سے فتوائے مولوی لکھنوی صاحب کی طرف، اس طرح سے گنگوہی کے فتویٰ کا ۱۸ طریقوں سے رد بلیغ کیا گیا ہے اور فتوائے مولوی لکھنوی صاحب پر ۲۰ اوجوہات سے کلام کیا گیا ہے۔

یہ فاضلانہ و منصفانہ رسالہ ۳۱ صفحات پر مبسوط ہے اور اس میں صرف ۲ حدیث پاک ہیں اور اس رسالے کا دوسرا تاریخی نام "الذیل المنوط لرسالة النوط" (۱۳۲۹ھ) بھی ہے۔

marfat.com

احادیث

کاسر السفیه الواهم فی ابدال قرطاس الدراهم الذیل المنوط لرسالة النوط

ہدیہ میں زیادہ عوض دینا منع نہیں بلکہ سنت ہے حدیث میں ہے

۶۱۔ رواہ احمد والترمذی و النسائی بسند صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فلانا اھدی الی ناقۃ فعوضتہ منھا ست بکرات. الحدیث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھے ایک اونٹنی نذر کی تو میں نے اس کے عوض چھ جوان ناقے عطا فرمائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۰۱"۔ کاسر السفیہ۔ (ترمذی ۲/۲۳۱۔ فضل ثقیف و بنی حنیفۃ)

فتویٰ دینے پر جرأت بیجا دخول نار کا سبب ہے

۶۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اجرؤکم علی الفتیا اجرؤکم علی النار

تم میں جو شخص فتویٰ دینے پر زیادہ جرأت رکھتا ہے وہ آتش دوزخ پر زیادہ دلیر ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۲۲۶"۔ کاسر السفیہ۔ (کنز العمال، ۱۰/۱۰۶)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

ناحق ظلماً کسی کی زمین وغیرہ لینا حرام وممنوع ہے

۶۳۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من الارض شیأً بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔

جو کسی قدر زمین ناحق لے لے قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبقے تک دھنسادیا جائے گا۔

(بخاری ۱/ ۳۳۲۔باب اثم من ظلم شیأً من الارض)

۶۴۔ حکم بن حارث سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ من طریق المسلمین شبرا جأ یوم القیٰمة یحمله من سبع ارضین

یعنی جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت بھر دبالے قیامت کے دن وہ زمین وہاں سے لے کر ساتویں طبقے تک اٹھا کر اس کی گردن پر رکھی جائے گی اور اسی طرح خدا کے حضور حاضر ہوگا۔اخرجه الضیأو الطبرانی بسندحسن۔"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۱۳"۔

(کنزالعمال، ۳/ ۲۸۶)

دو بیویوں کے درمیان عدل ومساوات کی تاکید پر ایک حدیث

۶۵۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کانت عنده امرأتان فلم یعدل بینهما جأ یوم القیمة و شقه ساقط

جس کے دو بیبیاں ہوں اور وہ انہیں برابر نہ رکھے قیامت کے دن اس حال پر آئے کہ اس کی ایک طرف کی کروٹ گری ہوئی ہو۔ رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه۔"فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۵"۔(ترمذی ۱/ ۲۱۷۔ باب ماجأ فی التسویة بین الضرائر)

marfat.com

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید

۶۶۔فی البخاری عن ابی حمید الساعدی قال استعمل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجلا علی الصدقۃ فلما قدم قال ھذا لکم و ھذا لی قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھلا جلس فی بیت ابیہ او بیت امہ فینظر ایھدی لہ ام لا۔

حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ایک صاحب کو تحصیل زکوٰۃ پر مقرر فرما کر بھیجا تھا انہوں نے اموال زکوٰۃ حاضر کئے اور کچھ مال جدا رکھے کہ یہ مجھے ملے ہیں فرمایا اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تحفے ملتے ہیں۔ یعنی یہ ہدایا اسی منصب کی بناء پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۲۲"۔ (بخاری ۲/ ۱۰۶۴۔ باب ھدایا العمال)

اولاد کو حقوق پدری کا خیال نہ کرنا عذاب شدید کا باعث ہے

۶۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ثلثۃ لایدخلون الجنۃ العاق لوالدیہ والدیوث و الرجلۃ من النساء۔

تین شخص ہیں کہ جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کو ستانے والا اور دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت۔ رواہ النسائی و البزار باسنادین نظیفین و الحاکم فی صحیحہ المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۳۹۳"۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۰)

منکرین تقدیر کی عبادت مقبول نہیں ہوتی

۶۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثلثۃ لا یقبل اللہ عزوجل منھم صرفا و لاعدلا عاق و منان و مکذب بقدر

تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کے نفل قبول کرے نہ فرض ماں باپ کو ایذا دینے والا اور صدقہ دے کر فقیر پر احسان رکھنے والا اور تقدیر کا جھٹلانے والا۔ رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (کنز العمال، ۲۱/ ۲۰)

والدین کا نافرمان ملعون ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ ملعون من عق والدیہ۔

ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے، ملعون ہے جو

marfat.com

اپنے ماں باپ کو ستائے، رواہ الطبرانی و الحاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
(الترغیب و الترھیب ۳/ ۳۳۰۔ الترھیب من عقوق الوالدین)

رضائے رب رضائے والدین میں پوشیدہ و مضمر ہے

۷۰۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں رضا اللہ فی رضا الوالد و سخط اللہ فی سخط الوالد۔

اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ رواہ الترمذی و الحاکم بسند صحیح عن عبداللہ بن عمر و البزار عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ترمذی ۲/ ۱۲ باب ماجأ من الفضل فی رضا الوالدین)

والدین کی نافرمانی کا عذاب دنیا ہی میں ہو جاتا ہے

۷۱۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ تعالیٰ منھا ماشأ الی یوم القیمۃ الا عقوق الوالدین فان اللہ یعجلہ لصاحبہ فی الحیات قبل الاموات۔

سب گناہوں کی سزا اللہ تعالیٰ چاہے تو قیامت کے لئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کو ستانا کہ اس کی سزا مرنے سے پہلے زندگی میں پہنچاتا ہے۔ رواہ الحاکم و الاصبھانی و الطبرانی فی الکبیر عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴"۔ (کنزالعمال، ۲۲/ ۶۶)

ماں باپ سے مخاصمت بے حیائی بیباکی اور ناشکری ہے اور یہ کہ اولاد کے مال میں والدین کا حق ہوتا ہے اس پر تین حدیثیں

۷۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تعقن والدیک و ان امراک ان یخرج من اھلک و مالک۔

خبردار ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھے حکم دیں کہ اپنے جورو بچوں مال متاع سب سے نکل جا۔ رواہ الامام احمد بسند صحیح علی اصولنا و الطبرانی فی الکبیر۔ (کنزالعمال، ۲۱/ ۶۲)

۷۳۔ دوسری روایت میں ہے اطع والدیک و ان اخرجاک من مالک و من کل شئ ھو لک.

اپنے ماں باپ کا حکم مان اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور تیری سب چیزوں سے باہر کر دیں۔
رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند صالح کلاھما عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(کنزالعمال، ۲۱/ ۶۲)۔

۷۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انت و مالك لابیك۔

تواور تیرا مال سب تیرے باپ کا۔ یہ اس وقت ارشاد ہوا کہ ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ مال و عیال رکھتا ہوں اور میرے ماں باپ میرا سب مال لے لینا چاہتے ہیں، یعنی پھر میں اور میرے بال بچے کیا کھائیں گے فرمایا تواور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے تجھے اس سے انکار نہیں پہنچتا۔ رواہ ابن ماجة بسند صحیح عن جابر و الطبرانی فی الکبیر عن سمرة بن جندب و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ (ابن ماجہ ۲/ ۱۶۷۔ باب ماللرجل من مال ولدہ)

حقوق والدین اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزہ پر مشتمل ایک ایمان افروز حدیث پاک

۷۵۔ حدیث میں ہے ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید ان یاخذ مالہ

یارسول اللہ میرے ماں باپ میرا مال لے لینا چاہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ لی انہیں ہمارے حضور میں حاضر لاؤ جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا مال لے لینا چاہتے ہو عرض کی حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی مہمانی اور اس کی قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ، اتنے میں جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان تک نہ لایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی نہ سنے وہ سناؤ ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ، ہمارا یقین بڑھاتا ہے۔ پھر یہ اشعار عرض کرنے لگے۔

غذوتك مولودا و منتك یافعا　　تعل بما احبنی علیك و تنھل

اذا لیلة ضاقتك بالسقم لم ابت　　لسقمك الا ساھرا اتململ

تخاف الردی نفسی علیك و انھا　　لتعلم ان الموت حتم موکل

کانی انا المطروق دونك بالذی　　طرقت به دونی فعینی تھمل

marfat.com

فلما بلغت السن و الغاية التى　　اليك مراما فيك كنت اوصل
جعلت جزائى غلظة و فظاظة　　كانك انت المنعم المتفضل
فليتك اذا لم ترع حق ابوتى　　فعلت كما الجار و المجاور يفعل
واوليتنى حق الجوار و لم تكن　　على بمال دون مالك تبخل

میں نے تجھے غذا پہنچائی جب سے تو پیدا ہوا اور تیرا بار اٹھایا جب سے تو ننھا ہوا، میری کمائی سے تو بار بار مکرر سیراب کیا جاتا، جب کوئی رات بیماری کا غم لے کر تجھ پر اترتی میں تیری ناسازی کے باعث جاگ کر لوٹ کر صبح کرتا، میرا جی تیرے مرنے سے ڈرتا حالانکہ اسے خوب معلوم تھا کہ موت یقینی ہے اور سب پر مسلط کی گئی ہے، میری آنکھیں یوں بہتیں کہ گویا وہ مرض جو شب کو تجھے ہوا تھا نہ مجھے، مجھے ہوا تھا نہ تجھے، میں نے تجھے یوں پالا اور جب تو پروان چڑھا اور اس حد کو پہنچا جس میں مجھے امید لگی ہوئی تھی کہ اس عمر کا ہو کر تو میرے کام آئے گا تو تو نے میرا بدلہ سختی اور درشت خوئی کیا گویا تیرا ہی مجھ پر فضل واحسان ہے، اے کاش جب تو نے حق پدری کا لحاظ نہ کیا تھا تو ایسا ہی کرتا جیسا پاس کا ہمسایہ کرتا ہے، ہمسایہ میں کا حق تو مجھے دیا ہوتا اور مجھ پر اس مال سے کہ اصل میں تیرا نہیں میرا ہی تھا بخل نہ کرتا۔ ان اشعار کو استماع فرما کر حضور پر نور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابيك جا تو اور تیرا مال سب تیرے باپ کا ہے۔ رواہ الطبرانی فی المعجم الصغیر و البیهقی فی دلائل النبوة عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حکم سعادت تو یہ ہے مگر بالجملہ قضاً باپ بیٹے کی ملک جدا ہے۔ باپ اگر محتاج ہو تو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بے اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے زیادہ نہیں۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۹۴۔ ۳۹۵"۔ (کنز العمال، ۲۲/ ۵۷)

مقام تہمت سے بچنے کی تاکید پر ایک حدیث

۷۶۔ حدیث میں ہے اتقوا مواضع التهم۔
تہمت کی جگہوں سے بچو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۷، ص ۱۲۳"

بیع معدوم و غیر موجود جائز نہیں حدیث میں ہے۔

۷۷۔ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الاهاء و هاء
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشیاء ربوی کی بیع دست بدست اور

مثل بمثل ہی کی صورت میں جائز ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۴"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۰۔ باب بیع الشعیر بالشعیر)

چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے

۷۸۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **العجماء جبار**۔ رواہ مالك و احمد و الستة عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه۔

یعنی بے زبان جانور کا کیا ہوا نقصان رائیگاں ہے (اس کا قصاص و ضمان مالک سے بھی نہیں لیا جائے گا جب کہ اس میں مالک کی غلطی کا دخل نہ ہو) (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۲۷۴" (بخاری ۱/ ۲۰۳۔ باب فی الرکاز الخمس)

مدعی کا حلف اگر سن لیا جائے تو ہر جھوٹا بازی لے جائے گا

۷۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لو يعطى الناس بدعواهم لادعى ناس دماء رجال و اموالهم و لكن اليمين على المدعى عليه**۔ رواہ الشیخان عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

یعنی اگر محض دعویٰ سنا کر لوگوں کو بدلہ کا مال مل جایا کرتا تو بہت سے لوگ اس کا ضرور دعویٰ کیا کرتے (لیکن شریعت میں ایسا نہیں ہے) بلکہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۰۹"۔ (مسلم ۲/ ۷۴۔ کتاب الاقضیہ) (کنز العمال، ۶/ ۱۰۵)

اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے

۸۰۔ حدیث میں ہے **لاضرر و لاضرار فی الاسلام**

اسلام میں نہ ایذا ہے نہ ایذا رسانی۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۳۴۳"۔ (مراسیل ابوداؤد، ص ۷۱۔ ماجاء فی الکفارات)

اکرام شہود پر ایک حدیث

۸۱۔ خطیب و ابن عساکر اور مالک اپنے جزء میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اکرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم الظلم**

شاہدوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے حقوق ظاہر کرتا اور ظلم دور فرماتا ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج۔ ص ۳۵۹"۔ (کنز العمال، ۶/ ۷)

marfat.com

شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کر سکتا۔

۸۲۔ روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال للمدعی الک بینۃ قال لاقال لک یمینہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدعی سے فرمایا کیا تمہارے لئے کوئی گواہ ہے اس نے عرض کیا نہیں تو حضور نے فرمایا کہ تب تو تمہارے لئے اس کی قسم ضروری ہے (کیونکہ مدعی کے لئے گواہ اور مدعی علیہ پر قسم ہے) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۔، ص ۳۹۱"

مومن کی شرافت پر ایک حدیث

۸۳۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المومن غر کریم و الفاجر خب لئیم۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی و الحاکم بسند جید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مومن بھولا سخی ہوتا ہے اور فاجر دغاباز بخیل و رذیل۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۰۱"۔ (ترمذی ۲/ ۱۷۔ باب ماجأ فی البخل)

رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے اور دینا بھی حرام ہے مگر اپنے اوپر سے اگر ظلم و زیادتی دفع کرنے کے لئے دے تو حرج نہیں

۸۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ الراشی و المرتشی و الرائش الذی یمشی بینھما۔

اللہ کی لعنت رشوت دینے والے اور لینے والے اور ان کے دلال پر۔ رواہ الامام احمد عن ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۷۱"۔ (مسند احمد، ۶/ ۲۷۶)

مشورہ کرنا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت مقدسہ ہے

۸۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اما ان اللہ و رسولہ لغنیان عنھا و لکن جعلھا اللہ رحمۃ لامتی فمن استشار منہ لم یعدم رشدا و من ترکھا لم یعدم غیا۔ رواہ ابن عدی و البیھقی فی الشعب بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

بیشک اللہ اور اس کے رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو میری امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے تو میری امت میں سے جو مشورہ چاہے گا تو وہ ہدایت سے دور نہیں ہوگا اور جو اس کو ترک کر دے گا تو وہ گمراہی سے دور نہیں ہوگا۔ حضور کا مشورہ فرمانا غلاموں کے اعزاز بڑھانے اور انہیں طریقہ اجتہاد سکھانے امت کے لئے

marfat.com

سنت قائم فرمانے کے لئے تھا۔ (مولف)

۸۶۔امام حسن بصری فرماتے ہیں **قد علم الله انه مابه اليهم من حاجة و لكن ارادان يستن به من بعده**۔رواه سعید بن منصورفی سننه وابنا المنذر وابی حاتم و البیهقی۔

اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشورہ کی حاجت نہیں ہے، لیکن (مشورہ لینے کے حکم میں) اس کی مشیت یہ تھی کہ آپ کے بعد والوں کے لئے مشورہ لینا مسنون ہو جائے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۸۱"

marfat.com

تعارف

الهبة الاحمدية فی الولاية الشرعية و العرفية

(ولایت شرعیہ وعرفیہ کا فرق اور ان کی وضاحت)

۷ ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۳ھ کو مع جواب کے ایک سوال پیش ہوا کہ ہندوستان میں عدالت دیوانی کا انگریز جج شرع محمدی کے بموجب قاضی ہے یا نہیں؟

اس سوال کے ساتھ جو جواب منسلک تھا اس کا ماحصل یہ ہے کہ

حنفی مذہب کی رو سے ملک ہندوستان کی موجودہ حالت میں دیوانی عدالت کا جج غیر مسلم بمنزلۂ شرعی قاضی کے ہے اور اس کے فیصلے اسی طرح شرعاً قابل نفاذ ہوں گے جس طرح ایک قاضی کے ہو سکتے ہیں بشرطیکہ وہ فیصلے مذہب اسلام کے مطابق اور شریعت محمدی کے موافق ہوں۔

امام احمد رضا بریلوی نے نصوص و جزئیات فقہ سے اس رسالے میں اس کا رد بلیغ کرتے ہوئے جو جواب رقم کیا ہے مختصراً اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

منصب قضاۃ کے لئے جو شرائط ہیں ان کے پیش نظر غیر مسلم جج قاضی شرع نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے نافذ کردہ احکام و فرامین واجب العمل ہو سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر قاضی مسلم رشوت خوری کرے تو اس کا فرمان مسلمانوں پر قابل عمل ہونے میں علماء وائمہ نے اختلاف کیا ہے چہ جائے کہ غیر مسلم کی تقلید و تحکیم مسلمانوں پر واجب و ضروری ہو۔

اور مذکورہ فتویٰ پر ۳۰ تنقیدات وایرادات قائم کی ہیں،

اور امام احمد رضا نے مسئلہ ولایت و حاکمیت کی توضیح و تشریح کی خاطر سب سے پہلے اس رسالے میں سات مقدمات وضع کئے اور ولایت کی جامع ومانع تعریف کی ہے، پھر ولایت عرفیہ و شرعیہ کے مابین متعدد فرق بتائے ہیں اور واضح کیا ہے کہ آج کل کی ولایت و حاکمیت اور بادشاہی محض عرفی ہے.....ولایت مجرہ کی تعریف یہ ہے۔

دوسرے پر حکم نافذ کرنا۔ چاہے وہ تسلیم کرے یا انکار کرے،.....اس کی دو قسمیں ہیں

marfat.com

ولایت عرفیہ، ولایت شرعیہ، اور دونوں ولایتوں میں حسب نتائج ولوازم اور مقاصد جو فرق ہیں ان کی بہت تعبیرات ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱- ولایت عرفیہ غلبہ واستیلا[1] سے حاصل ہوتی ہے اور ولایت شرعیہ بعطائے شرع،

۲- عرفیہ ملکی مسئلہ ہے اور شرعیہ مذہبی ودینی۔

۳- عرفیہ مقصد سلاطین ہے اور شرعیہ مقصود خاص دین۔

۴- عرفیہ عالم اسباب میں احکام تکوینیہ کا آلہ ہے، یعنی "کن لاتکن" یہ امر واقع ہو یہ نہ ہو"

اور شرعیہ احکام تشریعیہ الٰہیہ کا مثلاً "کن مکن" "یہ کرو یہ نہ کرو"

۵- عرفیہ تصرفات کے ثمرات حسیہ کی مثمر ہوتی ہے اور شرعیہ معانی دینیہ کی۔

۶- عرفیہ سے شئ غیر موجود، موجود ہو جاتی ہے اور شرعیہ سے حکم شرعی غیر حاصل، حاصل۔

۷- عرفیہ دنیا میں موثر ہے اور شرعیہ عقبیٰ میں معتبر۔

۸- عرفیہ کی نافرمانی قوانین سلاطین کی خلاف ورزی ہے اور شرعیہ کی نا حفاظی اللہ عزوجل کی معصیت۔

۹- عرفیہ کا لحاظ عام ہے کہ بادشاہ کی ہر رعیت پر ہے مسلم ہو یا کافر اور شرعیہ کا لحاظ خاص، کہ اس سے صرف مسلمانوں کو کام ہے۔

۱۰- عرفیہ کا عمل خاص ہے کہ ہر بادشاہ کی قلمرو تک محدود اور شرعیہ کا عمل دنیائے اسلام پر عام ہے شرق میں ہو یا غرب میں۔

۱۱- عرفیہ فوج وسپاہ اور تیغ وسلاح کے سایہ میں ہے اور شرعیہ فقیر ومحتاج کو بھی بقدر عطا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ظلی عطیہ۔

اوپر جو دونوں ولایتوں کے فرق بیان ہوئے ان کا ملاحظہ ہر عاقل پر دو امر واضح کر دے گا۔

اول، یہ کہ ہر سلطنت کو اسلامی ہو یا غیر اسلامی اپنے ملک پر ولایت عرفیہ ہوتی ہے۔

دوم، یہ کہ یہی ولایت عرفیہ مطمح نظر سلاطین ہے اسی میں منازعت ان کے نزدیک بادشاہ کی مخالفت قرار پاتی ہے، وہ یہی ولایت چاہتے ہیں۔

اور ولایت شرعیہ کسی نامسلم سلطنت کو مقصود ہونا تو کوئی معنی ہی نہیں رکھتا ہے تو پھر کس

marfat.com

طرح اس کا مقرر کردہ غیر مسلم حاکم قاضی شرع کے مماثل ہو سکتا ہے۔

غرضیکہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس رسالے میں ولایت کی تحقیق و تدقیق اور اس کے نظائر و امثال کی ایک دنیا آباد فرمادی ہے جس سے امام احمد رضا کی شان اجتہاد و قوت خداداد جھلکی پڑتی ہے۔

مسئلہ ولایت کی تشریح و توضیح میں یہ محققانہ رسالہ جہازی سائز کے ۲۳ صفحات پر محیط و حاوی ہے اور اس میں مکررات کو چھوڑ کر ۵ حدیثیں زینت تحقیق و تمثیل ہیں۔

marfat.com

احادیث

الهبة الاحمدية فی الولاية الشرعية و العرفية

توبہ ورجوع الی اللہ کے بارے میں چار حدیثیں

۸۷۔ابوداؤدوترمذی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ما اصر من استغفر**

جس نے معافی مانگ لی اس نے ہٹ نہ کی۔(ابوداؤد ۱/ ۲۱۲۔ باب فی الاستغفار)

۸۸۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں **ان الحق قديم لايبطل الحق شئ مراجعة الحق خير من التمادى فى الباطل**

بیشک حق قدیم ہے حق کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی حق کی طرف رجوع باطل پر قائم رہنے سے بہتر ہے۔ یہ فرمان امیر المومنین نے اپنے قاضی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارسال فرمایا۔ رواه الدار قطنى و البيهقى و ابن عساكر عن ابى العوام البصرى

۸۹۔حدیث۔ خير الخطائين التوابون

خطاکار کی خیر اس میں ہے کہ توبہ کرے۔ رواه احمد و الترمذى و ابن ماجة و الحاكم و صححه عن انس رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔(ابن ماجہ ۲/ ۳۲۳۔باب ذكر التوبة)

۹۰۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية۔**

جب گناہ کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ۔ رواه الامام احمد فى الزهد و الطبرانى فى الكبير عن معاذ بن جبل رضى الله تعالىٰ عنه بسند حسن۔" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۱۰۵۔الهبة الاحمديه". (کنزالعمال، ۳/ ۱۲۰)

مسئلہ قضاسے متعلق ایک حدیث اور یہ کہ حق تلفی صاحب حق کے بغیر معاف نہیں ہوتی۔

۹۱۔ صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انكم تختصمون الى فلعل**

marfat.com

بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو مما اسمع فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیاخذها او لیترکها

ایک اگر اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لے جائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اس کا حق نہ ہو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا وہ مال نہیں اس کے حق میں جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔رواہ الائمة مالك و احمد و الستة عن ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها۔" فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۱۱۔ الهبة الاحمدیه"۔ (بخاری ۱/ ۳۳۲۔ باب قول الله وهو الدالخصام)(ابوداؤد ۲/ ۵۰۴۔ باب قضأ القاضی اذا اخطأ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہفتم

دل کا فیصلہ بھی کبھی کارگر ہوتا ہے حدیث میں ہے۔

۹۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون. رواہ البخاری و احمد فی التاریخ عن وابصة بن معبد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه۔

اپنے دل کا بھی فیصلہ دیکھو اگرچہ مفتی فتوی صادر کر چکے ہوں۔ یعنی اگر کسی بات میں تردد ہو تو اگر کسی پہلو پر دل مطمئن ہو تو اچھا ہے ورنہ اگر دل میں خلش ہے تو سمجھو کہ گناہ و معصیت ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۴۸۱"۔ (مسند احمد ۵/ ۲۶۸)

اپنے بھائی کو بقدر استطاعت نفع پہنچانے کی ترغیب پر ایک حدیث

۹۳۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه۔

تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی کو نفع دے تو دینا چاہئے۔ رواہ الامام احمد و مسلم فی صحیحه عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵۱"۔ (مسند احمد ۴/ ۲۵۶)

حسن سلوک کے ساتھ عورتوں پر نرمی کرنے کے بارے میں ایک حدیث۔

۹۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الله الله فی النساء فانهن عوان بین ایدیکم۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو عورتوں کے حق میں کہ وہ تمہارے ہاتھ میں قید ہیں (یعنی زیادہ شدت و سخت گیری سے عورتوں کے ساتھ پیش آنا نہیں چاہئے بلکہ رفقت و نرمی سے پیش آنا چاہئے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۷، ص ۵۵۷"

marfat.com

تعارف

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

فقہی تحقیقات و مسائل کا عظیم و جلیل شاہکار "فتاوی رضویہ جلد ہشتم" امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ژرف نگاہی اور خداداد تحقیقی و فقہی صلاحیت کا آئینہ دار ہے۔

اس جلد میں ان عناوین و مباحث پر نہایت جامع اور محققانہ بحث کی گئی ہے۔

کتاب الوکالة، کتاب الاقرار، کتاب الصلح، کتاب المضاربة، کتاب الامانات، کتاب العاریة، کتاب الهبة، کتاب الاجارة، کتاب الاکراه، کتاب الحجر، کتاب الغصب، کتاب الشفعة، کتاب القسمة، کتاب المزارعة، کتاب الذبائح، کتاب الصید، کتاب الاضحیة، باب العقیقة،

مذکورہ مباحث جلیلہ و مضامین عالیہ کے علاوہ اس جلد میں دیگر ہزارہا مسائل بیان ہوئے ہیں ان میں سے خاص طور پر ان ۴۴ عنوانات پر ضمناً روشنی ڈالی گئی ہے۔

بیوع، ربوا، شرکت، غصب، وقف، قرض، فرائض، وصایا، ولایت، دعویٰ، قضا، حدود و تعزیر، روزہ، حج، نکاح، نفقہ، تفسیر، شرح حدیث، اصول فقہ، فوائد فقہیہ، عقائد، کلام، سیر، تاریخ، منطق، لغت، زبان و بیان، توقیت، ہیئت، طب، اسماء الرجال، رسم الافتاء والمفتی، تنقید، جرح و تعدیل، رد بد مذہباں، مناظرہ، تقابل ادیان، اسرار شریعت، قانون فطرۃ، حظر و اباحت، ترغیب و ترہیب، علم الحیوانات، تصوف اور اخلاق۔

ان موضوعات کثیرہ پر مشتمل اس جلد میں ۶۳۷ سوالوں کے تحقیقی و علمی جوابات ہیں، اور اس جلد میں ۷ محققانہ گرانقدر رسائل شامل ہیں۔ ان میں سے ۵ رسائل سے احادیث کا استخراج عمل میں آیا ہے ان کا تعارف ان کے اصل مقام پر آئے گا۔

ذیل کے دور سالے زمانے کے دست برد سے محفوظ نہ رہنے کے سبب دستیاب نہ ہو سکے لہذا شریک اشاعت نہیں ہوئے یہ ظلم امام احمد رضا کی بیشتر تصنیفات و تالیفات کے ساتھ ہوا ہے۔

۱-افقه المجاوبة عن الحلف الطالب علی طلب المواثبة۔

marfat.com

(مسئلہ شفعہ میں مدعی اور مدعی علیہ کے حالات اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین اختلافات کی تطبیق و توفیق)

۲-المنح الملحية فيما نهى عن اجزاء الذبيحة۔

(حیوان ماکول اللحم کے کن کن اجزاء کھانے کی ممانعت ہے ان کا بیان)

اور جن دو رسالوں سے احادیث کا استخراج نہیں کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

۱-فتح المليك فى حكم التمليك (تملیک وہبہ کی تعریف و تفریق کا بیان)

اس رسالہ میں امام احمد رضا نے لفظ تملیک وہبہ پر بحث کی ہے کہ

اصل وضع میں تملیک ہبہ سے عام ہے کہ وہ تملیک عین بالعوض کا نام ہے، اور ہبہ خاص، کہ تملیک عین بلا عوض کا نام ہے۔ اس لئے لفظ تملیک، بیع ہبہ و وصیت وغیرہا سب جگہ بولا جاتا ہے، مگر خاص انشائے عقد و ایجاب و قبول کے وقت اس سے عرفاً ہبہ ہی متبادر و متفاہم ہوتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اقوال علماء کے مابین جو اختلاف ہے امام احمد رضا نے نہایت حسین و جمیل انداز سے ان کے درمیان تطبیق و توفیق دی ہے اور اختلاف کو رفع و دفع فرمایا ہے۔

۲- اجود القرىٰ لطالب الصحة فى اجارة القرىٰ۔ (دیہات کی توفیر و اجارہ (ٹھیکہ) کا بیان)

امام احمد رضا نے اس رسالہ میں یہ واضح کیا ہے کہ دیہات کے زمیندار جو اپنی زمینداری کی آمدنی ٹھیکہ پر دیتے ہیں کہ یہ علاقہ اتنے کا اور یہ اتنے کا، تو یہ ٹھیکہ شرعاً باطل و ناجائز ہے۔

پھر اصولی دلیل کے بعد خاص مسئلہ کا جزیہ بھی کتب فقہ کے حوالوں سے پیش کیا ہے۔

اور اس ناجائز اجارہ پر جو عملدرآمد ہو اس کے تدارک کی کیا سبیل ہے؟ اور آئندہ اس معاملہ میں کیا ترمیم ضروری ہے تاکہ یہ حدود شرع میں ہو اور متعاقدین کا مقصد بھی حاصل ہو، یہ ساری تفصیل اس مختصر سے رسالہ میں موجود ہے۔

تحقیقات رائقہ پر مشتمل یہ مجموعۂ فتاوی جہازی سائز کے ۵۴۸ صفحات پر مبسوط و محیط ہے، اور مع جملہ رسائل و مسائل کے اس جلد میں مکررات کو چھوڑ کر ۸۹ حدیثیں زینت مباحث و مضامین ہیں۔

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناپسند ہے

۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس لنا مثل السوء العائد فی ھبتہ کالعائد یعود فی قیئہ رویاہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

ہمارے لئے بری مثل نہیں، اپنی دی ہوئی چیز پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے کتا قے کر کے اسے پھر کھالیتا ہے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۳۵۷، باب لایحل لاحد ان یرجع فی ھبتہ و صدقتہ)

۲۔ سنن اربعہ میں ہے حضور اقدس سید العلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں مثل الرجل یعطی العطیۃ ثم یرجع فیھا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئہ۔ رووہ عن ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم و صححہ الترمذی۔

عطیہ دے کر واپس لینے والے آدمی کی مثال اس کتے کی طرح ہے جو آسودہ ہو کر کھانے کے بعد قے کر دیتا ہے پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵" (ترمذی ۲/ ۳۴ باب ماجاء فی کراھیۃ الرجوع فی الھبۃ)

نذر اور ہدیہ کے جواز پر ایک حدیث

۳۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا جاءک من ھذا المال شیء و انت غیر مشرف ولاسائل فخذہ فتمولہ فان شئت کلہ و ان شئت تصدق بہ و مالا فلا تتبعہ نفسک۔ رواہ الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

(حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کوئی چیز عطا کی تو حضرت عمر نے یہ کہہ کر واپس کر دی کہ حضور کسی اور بھائی حاجت مند کو مرحمت فرمادیں اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ) اس مال میں سے جب تمہارے پاس کچھ آئے

marfat.com

جب کہ تم منتظر اور سائل نہ ہو تو اسے لے کر اس کے مالک بن جاؤ پھر اگر کھانا چاہو کھالو اور صدقہ کرنا چاہو صدقہ کر دو اور جب ایسا نہ ہو تو اپنے نفس کو اس کے تابع مت بنا۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۹"۔ (بخاری ۱/ ۱۹۹، باب من اعطاه الله شيأ من غير مسألة الخ)(مسلم ۱/ ۳۳۴، باب جواز الاخذ بغير سوال)

خیانت پر گواہ ہونا منع ہے

۴۔ بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک غلام ہبہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہتی ہیں کہ حضور اس پر گواہ ہو جائیں، ارشاد فرمایا اکل بنيك نحلت مثل هذا۔

کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی ہبہ کیا ہے عرض کی نہ فرمایا لاتشهدنی علی جور، مجھے جور پر گواہ نہ کر۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۴"۔ (مسلم ۲/ ۳۷، باب كراهة تفضيل بعض الاولاد فی الهبة)

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو بھیجتے تو ان سے آسانیاں کرنے کو فرماتے

۵۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں يسروا ولا تعسروا و بشروا ولاتنفروا۔

آسانی کرو اور دشواری میں نہ ڈالو اور خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ۔ اخرجه احمد و الشيخان و النسائی عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۳۸"۔ (مسلم ۲/ ۸۲، باب تامير الامام الامراء على البعوث الخ)

مزدور کو اس کا حساب ٹھیک ٹھیک دینے اور غدر نہ کرنے وغیرہ کے بارے میں ایک حدیث قدسی

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ثلثة انا خصمهم يوم القيٰمة و من كنت خصمه خصمته، رجل اعطى بي ثم غدر و رجل باع حرا و اكل ثمنه و رجل استاجر اجيرا فاستو فى منه و لم يوفه اجره۔

قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہوں گا اور جس کا میں مدعی ہوں میں ہی اس پر

marfat.com

غالب آؤں گا ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لے کر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری اسے پوری نہ دی، رواہ الائمة احمد و البخاری و ابن ماجة و ابویعلیٰ وغیرھم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ فذکرہ۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۴"۔ (بخاری ۱/ ۲۹۷، باب اثم من باع حرا)

شراب اور اس کی تجارت حرام ہے

۷۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **لعن اللہ الخمر و شاربھا و ساقیھا و مبتاعھا و بائعھا و عاصرھا و معتصرھا و حاملھا و المحمولة الیہ** ۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجة و زاد الترمذی و آکل ثمنھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر اور جو اسے پئے جو پلائے جو مول لے جو بیچے جو نچوڑے، جو نچڑوائے جو اٹھا کر لائے جس کے لئے اٹھا کر لائی جائے جو اس کے دام کھائے ان سب پر۔ "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۱۷۶" (ابن ماجہ ۲/ ۲۵۰، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجہ)

marfat.com

تعارف

کتاب المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر
(منی آرڈر اور اس کی فیس کے تفصیلی احکام)

۲۰ر رمضان ۱۳۱۱ھ میں سوال پیش ہوا کہ منی آرڈر کے لئے جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ ربوا ہے یا کیا؟

امام احمد رضا نے کتب فقہ اور جزئیات شرعیہ کے حوالوں سے اس رسالہ میں جو جواب تحریر کیا ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ روپئے بھیجنے کے عوض ڈاک خانہ میں جو فیس ادا کی جاتی ہے وہ سود و ربوا نہیں ہے کیونکہ وہ ایک طرح کا اجارہ ہے اور ڈاکخانہ ایک اجیر مشترک کی دکان ہے جو بغرض تحصیل اجرت کھولی گئی ہے، یہ فیس روپیہ کے وہاں لے جانے اور رسید واپس لانے کی اجرت ہے، جس طرح ٹکٹ، لفافہ یا کارڈ وغیرہ قیمۃً لئے جاتے ہیں کہ یہ اس کے لانے لے جانے کی اجرت بھی ہے اور قیمت بھی اور یہی عقد اجارہ ہے۔

پھر اس رسالے میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ ڈاک خانے کی ذمہ داری دو قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ وہ جن میں آفس ذمہ دار و ضمین قرار پاتا ہے جیسے پارسل رجسٹری بیمہ و منی آرڈر۔

۲۔ وہ جس میں آفس ذمہ دار و ضامن نہیں ہوتا ہے جیسے خطوط و پاکٹ بیرنگ و با ٹکٹ لفافے وغیرہ۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ادائے ضمان بر بنائے قرض نہیں بلکہ ضوابط کی اس تقسیم پر مبنی ہے، حالانکہ وہاں قرض کا اصلاً احتمال نہیں۔

اور اس رسالہ میں امام احمد رضا نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے اس فتویٰ کا رد بلیغ کیا ہے جس میں گنگوہی نے منی آرڈر کی فیس کو سود و ربا قرار دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ عقد اجارہ نہیں بلکہ قرض ہے اسلئے اس پر زیادہ لینا سود ہے۔

امام احمد رضا بریلوی نے گنگوہی کے اس فتویٰ کی تردید کرتے ہوئے جزئیات فقہ سے یہی ثابت کیا ہے کہ

marfat.com

اصلاً یہ معاملہ اجارہ ہی ہے اور ڈاک خانہ کی فیس وغیرہ اجارہ ہی کے لئے ہے اس لئے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں، البتہ اس میں تاوان کی شرط ہوتی ہے اس لئے قرض ہونے کا بھی ایک پہلو مترشح ہے لیکن اس سے اسکے عقد اجارہ ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

اور اگر کوئی منی آرڈر کرتے وقت یہ شرط لگائے کہ یہی روپیہ پہنچانا ہوگا پھر بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا کہ منی آرڈر کے سلسلے میں یہ مشہور و معروف ہے کہ اصل نہیں بلکہ بدل پہنچایا جاتا ہے اور تمام ممالک کا یہی عرف بھی ہے لہذا ایسی شرط لگانے کے بعد بھی اجارہ فاسد نہ ہوگا۔

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں عرف کی حیثیت عرفی پر ایک جامع بحث فرمائی ہے، پھر عرف کی چار قسمیں اور ان کے تفصیلی احکام اور دلائل ارقام کئے ہیں۔

افسوس کہ یہ رسالہ کچھ ناقص و نامکمل دستیاب ہوا ہے اس کے باوجود بڑے سائز کے ۱۹ صفحات پر مبسوط ہے اور مسئلہ منی آرڈر پر اس محققانہ رسالے میں ۸ حدیثیں شریک تحریر ہیں۔

marfat.com

احادیث

کتاب المنیٰ و الدرر لمن عمد منی آرڈر

قرض پر زیادتی سود ہے

۸۔حدیث میں ہے کل قرض جر منفعة فهو ربا۔ (رواه الحارث بن ابی اسامة عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم)

قرض پر جو منافع حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔ (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۳"۔ کتاب المنیٰ۔ (کنزالعمال، ۶/ ۱۳۸)

مشروط بیع منع ہے

۹۔حدیث : نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من بیع الشرط. رواه ابو حنیفة قال حدثنی عمر و بن شعیب عن جده عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و من طریق الامام، رواه الطبرانی فی معجمه الاوسط و الحاکم فی علوم الحدیث۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع شرط سے منع فرمایا ہے (مولف) "فتاویٰ رضویہ، ج ۸، ص ۲۰۴"۔ کتاب المنی۔

پوری امت مرحومہ گمراہی پر متفق نہیں ہوگی

۱۰۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ (مولف) (کنزالعمال، ۱۳/ ۱۳۷)

اللہ کا دست قدرت سواد اعظم کے ساتھ ہے

۱۱۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ید الله علی الجماعة۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ کا دست قدرت جماعت پر ہے۔ (مولف) (ترمذی ۲/ ۳۹ باب فی لزوم الجماعة)

۱۲۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بالجماعة و العامة۔

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم جماعت اور عامیوں کو لازم پکڑو۔

(مولف)(مشکوٰۃ ۱/ ۳۱، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثالث)

۱۳۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتبعوا السواد الاعظم۔

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بڑی جماعت کا اتباع کرو۔ (مولف)

"فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"۔(مشکوٰۃ ۱/ ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب و السنة الفصل الثانی)

تعلیم قرآن پر اجرت صدر اول میں ممنوع تھی مگر اب حادث و ضرورت کے سبب جواز پر فتوی ہے

۱۴۔ حدیث اقدس میں ہے تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان یطوقك الله طوقا من نار فاقبلها۔

اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے گلے میں آگ کا طوق ڈالے تو اسے لے لے، رواه ابوداؤد و ابن ماجة و فی الباب عن عبدالرحمن بن شبل و ابی هريرة و عبدالرحمن بن عوف و ابی کعب و ابن بريدة و ابی الدرداء وغيرهم رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۲، کتاب المنی"

شروع زمانہ میں بیع مخابرہ ممنوع تھی مگر بعد میں تعامل ناس کے سبب جواز پر فتوی دیا گیا۔

۱۵۔ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا من لم يذر المخابرة فليؤذن بحرب من الله و رسوله۔

جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔ رواه ابوداؤد و الطحاوی و فی الباب عن رافع بن خديج و ثابت بن الضحاك و زيد بن ثابت و انس بن مالك و ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۱۳، کتاب المنی"۔(ابوداؤد ۲/ ۸۳ ۴ باب فی المخابرة)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

باپ اگر محتاج ہے تو بیٹے کا مال لے سکتا ہے ورنہ بغیر رضائے پسر نہیں لے سکتا حدیث میں ہے

۱۶۔ قوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان (من) اطیب ما اکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه. قال فی الفتح اخرجه اصحاب السنن الاربعة عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها صح قلت و الدارمی و البخاری فی التاریخ قال حسنه الترمذی قلت و صححه ابو حاتم۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آدمی کا زیادہ طیب کھانا اس کی خود کی کمائی سے ہے اور اس کی اولاد اس کی کمائی سے ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۰" (ابوداؤد ۲/ ۴۹۷ باب الرجل یا کل من مال ولده)

خلق خدا پر ظلم وزیادتی حرام ہے

۱۷۔ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائید شر الناس منزلة یوم القیٰمة من یخاف لسانه او یخاف شره.

قیامت کے دن لوگوں میں سب سے بدترین شخص وہ ہوگا جس کی زبان سے اور شر سے دوسرے لوگ خائف رہتے ہوں۔ (مولف) اخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغیبة عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه۔

۱۸۔ وخود فرمودہ سید الانام علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والسلام لایبغی علی الناس الا ولد بغی و الا من فیه عرق منه۔

لوگوں پر ظلم وزیادتی کرنے والا ولد الزنا ہوگا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔ (مولف) رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (کنز العمال، ۱۱/ ۱۳)

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لینا منع ہے حدیث میں ہے

۱۹۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا

marfat.com

اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم الله من مال المسلم علی المسلم۔

رواه ابن حبان فی صحیحه عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کی چھڑی اس کے دل کی خوشی کے بغیر لے، ایسا اس لئے فرمایا کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر اللہ تعالیٰ نے سختی سے حرام فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۳۵" (مسند احمد ۵۹۱/۶)

اجیر پر ضمان واجب نہیں حدیث میں ہے

۲۰۔ (ابو حنیفه) عن بشیر الکوفی عن محمد بن علی عن ابیه عن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لاضمان علی قصار و لا صباغ۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دھوبی اور رنگریز پر ضمان نہیں ہے۔ یعنی اگر ان لوگوں سے کپڑا ضائع ہو جائے تو تاوان نہیں ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۱۲۹"

حق شفعہ پر ایک حدیث

۲۱۔ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة. اخرجه الامام البخاری وغیره عن جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما.

جب حدیں واقع ہو جائیں اور راستے پڑ جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔ (مولف) (شفیع کے لئے حق شفعہ بعد بیع ثابت ہوتا ہے شئ کی جب تک بیع نہ ہو شفیع مزاحمت نہیں کر سکتا۔ پڑوس میں رہنے والے دو شخص آپس میں ایک دوسرے کے شفیع کہلاتے ہیں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۲۶۰" (بخاری ۱/ ۳۰۰ باب الشفعة فیما لم یقسم الخ)

شرعاً حلف منکر پر ہے نہ کہ مدعی پر

۲۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں البینة علی المدعی و الیمین علی من انکر.

مدعی کے لئے گواہ اور منکر پر قسم ہے۔ (رواه الدار قطنی و البیهقی و ابن عساکر عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال النووی سند البیهقی حسن صحیح) "فتاوی

marfat.com

رضویہ ج۸، ص۲۷۱"(کنزالعمال، ۶/ ۱۰۵)

اپنے آپ کوذلت ورسوائی کے لئے پیش کرنا منع ہے

۲۳۔ جأ الحدیث عنه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینهی المومن ان یذل نفسه.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کواپنی ذلت کے کام سے بچنا چاہئے۔(مولف)"فتاوی رضویہ، ج۸، ص۳۰۲"

قربانی کرنے کا طریقہ اور یہ کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا بہتر ہے حدیث میں ہے۔

۲۴۔ احمد ودارمی وابوداؤد وابن ماجۃ از جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رلوی قال ذبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات و الارض . الحدیث

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح یعنی بقر عید کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کئے ہوئے ذبح فرمایا جب ان کا منہ قبلہ کو کیا تو یہ پڑھا انی وجهت وجهی الخ۔(ابوداؤد ۲/ ۳۸۶، باب ما یستحب من الضحایا)

۲۵۔ بخاری و مسلم ودارمی وابن ماجۃ از انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آور ند قال ضحی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بکبشین املحین فرأیته واضعا قدمه علی صفائحهما یسمی و یکبر فذبحهما بیده۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور نے اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا (مولف)"فتاوی رضویہ ج۸، ص۳۱۷"۔(بخاری ۲/ ۸۳۵، باب وضع القدم علی صفح الذبیحة)(مسلم ۲/ ۱۵۵، باب استحباب استحسان الضحیة الخ)

کسی کی زمین ناحق ظلماً لینا حرام وگناہ کبیرہ ہے اس پر چار حدیثیں

۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لایاخذ احد شبرا من الارض بغیر حقه الا طوقه الله الی سبع ارضین الی یوم القیٰمة۔

جو شخص ایک بالشت بھر زمین ناحق لے گا اللہ تعالیٰ وہ زمین، زمین کے ساتوں طبقوں تک اس کے گلے میں قیامت کے دن طوق بنا کر ڈال دے گا۔ رواه مسلم عن ابی هریرة و الشیخان

marfat.com

عن ام المومنین و عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔(مسلم ۲/ ۳۳، باب تحریم الظلم و غصب الارض وغیرھا)

۲۷۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اخذ من الارض شیأ بغیر حقه خسف به یوم القیٰمة الی سبع ارضین۔

جو شخص کسی قدر زمین ناحق دبالے گا قیامت کے دن زمین کے ساتویں طبق تک دھنسادیا جائے گا۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔(بخاری ۱/ ۳۳۲، باب اثم من ظلم شیأ من الارض)

۲۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایما رجل ظلم شبرا من الارض کلفه اللہ عزوجل ان یحفره حتی یبلغ آخر سبع ارضین، ثم یطوقه یوم القیٰمة حتی یقضی بین الناس.

جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کر اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہنچے پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب کتاب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔ رواہ احمد و الطبرانی و ابن حبان فی صحیحه بسند جید عن یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج۸، ص۲۳۹"(مسند احمد ۵/ ۱۸۴)

۲۹۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اخذ شیأ من الارض بغیر حله طوقه اللہ من سبع ارضین لایقبل اللہ منه صرف و لاعدل۔

جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق ڈالے نہ اس کا فرض قبول ہو نہ نفل۔ رواہ احمد و الطبرانی عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"فتاوی رضویہ، ج۸، ص۲۴۰"(مسند احمد ۱/ ۳۱۰)

ذبح شرعی کیا ہے؟ حدیث میں ہے

۳۰۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم الذکاة مابین اللبة و اللحیین۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذبح شرعی لبہ اور جبڑے کے مابین ہے۔ (مولف)"فتاوی رضویہ، ج۸، ص۳۲۰"

حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں

۳۱۔ اخرج الطبرانی فی المعجم الاوسط عن عبداللہ بن عمرو بن عدی و

البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا المرارة و المثانة و الحیا و الذکر و الانثیین و الغدة و الدم و کان احب الشاة الیه مقدمها۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کی سات چیزوں کو ناپسند یعنی حرام رکھتے تھے، مرارہ یعنی پتہ، مثانہ یعنی پھکنا، حیا یعنی فرج، ذکر، انثیین، یعنی خصیے، غدود اور دم یعنی خون مسفوح اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کا دستہ پسند فرماتے تھے (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۴"

جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے وہ مردہ ہے اور اس کا کھانا حرام ہے

۳۲۔ روی الحافظ ابوعیسیٰ محمد الترمذی عن ابی واقدی اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یحبون اسنمة الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقطع من البهیمة وهی حیة فهو میتة۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ وہ لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور زندہ دنبہ کی چکتی محبوب رکھتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زندہ جانور کا جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔ یعنی جو عضو کسی زندہ جانور سے جدا کر لیا جائے مردہ ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ (مولف)" فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۲۷" (ترمذی ۱/ ۳۷ ۲، باب ماجأ ماقطع من الحی فهو میت)

marfat.com

تعارف

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیأ

(اولیأاللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانوروں کے ذبح شرعی کے حکم میں)

۲۵ر ربیع الاول شریف ۱۳۱۲ھ کو سوال ہوا کہ اولیاء اللہ کے نام پر چھوڑے ہوئے جانور کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ۔

ذبیحہ کی حلت و حرمت میں ذبح کرنے والے کی نیت کا اعتبار ہے نہ کہ مالک کا، مثلاً مسلمان کا جانور کوئی مجوسی ذبح کرے تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک مسلم تھا، اور مجوسی کا جانور مسلمان ذبح کرے تو حلال، اگرچہ مالک مشرک تھا، اسی طرح زید کا جانور عمرو ذبح کرے اور قصداً تکبیر نہ کہے تو حرام ہو جائے گا اگرچہ مالک برابر کھڑا سو بار بسم اللہ اللہ اکبر کہتا رہے، اور ذبح کرنے والا تکبیر سے ذبح کرے تو حلال ہو جائے گا اگرچہ مالک ایک بار بھی نہ کہے۔

ذابح کلمہ گو نے غیر خدا کی عبادت و تعظیم مخصوص کی نیت سے ذبح کیا تو حرام ہو گیا اگرچہ مالک کی نیت خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کی تھی۔

یوہیں ذابح نے خاص اللہ عزوجل کے لئے ذبح کیا تو حلال ہے اگرچہ مالک کی نیت کسی غیر کے واسطے تھی، پھر یہ کہ ذبح کرنے والے مسلمان کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل و بعد کا اعتبار نہیں، مثلاً ذبح سے ایک آن پہلے تک خاص اللہ عزوجل کے لئے نیت تھی، ذبح کرتے وقت غیر خدا کے لئے نیت کی اور جانور نے اسی حالت میں جان دی تو ذبیحہ حرام ہو جائے گا وہ پہلی نیت کچھ نفع نہ دے گی۔

یوہیں اگر ذبح سے پہلے غیر خدا کے لئے ارادہ تھا، ذبح کے وقت اس سے تائب ہو کر مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے لئے ارادت دم کی تو ذبیحہ حلال ہو گیا، یہاں وہ پہلی نیت کچھ نقصان نہ دے گی۔

مذکورہ تمام صور و احکام میں ذبح کرنے والے کی حالت و نیت کا اعتبار کرنا اور ماننا اور اولیاء اللہ کے نام پر کئے ہوئے جانوروں میں ان نیات و اعتبارات کا انکار کر جانا محض تحکم باطل ہے جس

marfat.com

پر شرع مطہر سے اصلاً کوئی دلیل نہیں،

اس کے بعد امام احمد رضا نے اس رسالے میں نیت و اعتبار کی تحقیق و تمثیل کا ایک طویل سلسلہ قائم فرمایا ہے، اور اصل مسئلہ کو دلائل کثیرہ اور وجوہات متعددہ سے واضح کیا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا ہے کہ۔

"مسلمان کی نیت صالحہ کا اعتبار نہ کر کے اس پر بدگمانی کرنا بحکم قرآن و حدیث ناجائز و حرام ہے"

اور اس رسالے کے اخیر میں تنبیہا تحریر کرتے ہیں کہ

"یہ چند نفیس و جلیل فائدے حفظ کے قابل ہیں کہ بہت ابنائے زمان ان میں سخت خطا کرتے ہیں"

سات صفحہ کے اس مختصر سے رسالے میں مکررات کو چھوڑ کر ۳ حدیثیں مرقوم ہیں۔

marfat.com

احادیث

سبل الاصفیأ فی حکم الذبح للاولیاء

بہترین روزہ اور بہترین نماز

۳۳۔ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ان احب الصیام الی اللہ تعالیٰ صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی اللہ عزوجل صلوٰۃ داؤد۔**

بیشک سب روزوں میں پیارے اللہ تعالیٰ کو داؤد کے روزے ہیں اور سب نمازوں میں پیاری داؤد کی نماز ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ رواہ الائمۃ احمد و الستۃ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما الا الترمذی فعندہ فضل الصیام وحدہ۔ "فتاوی رضویہ ج۸، ص ۳۴۳" سبل الاصفیاء۔

(بخاری ۱/ ۴۸۶، باب احب الصلوٰۃ الی اللہ صلوٰۃ داؤد الخ)

کسی پر بلاوجہ گمان کرنا حرام ہے

۳۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **ایاکم و الظن فان الظن اکذب الحدیث**

گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔ رواہ الائمۃ مالک و الشیخان و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (بخاری ۲/ ۸۹۶، باب قولہ یاایھا الذین آمنوا اجتنبوا الخ)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہینہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اس پر ایک حدیث

۳۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالھا ام لا**

تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہینہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لا الہ الا اللہ کہہ دیا، جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا کہ تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ دل کے عقیدے پر اطلاع پاتا۔ (مولف) رواہ مسلم عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۴۴" سبل

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے

۳۶۔ حدیث میں ہے نهی علیه افضل الصلاة و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے روز خیبر پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا۔ ورنہ شروع اسلام میں گدھے کا گوشت حلال تھا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۵"

(بخاری ۲/ ۸۲۹، باب لحوم الحمر الانسیة)

پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ اور دانتوں سے شکار کرنے والا درندہ حرام ہے حدیث میں ہے

۳۷۔ انه صلی الله تعالٰی علیه وسلم نهی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ہر درندے کیلے والے اور ہر پرند پنجہ والے کے کھانے سے منع فرمایا۔ (اس میں راز یہ ہے کہ ان چیزوں کی خصلت شر غالب ہے، تو اندیشہ ہے کہ ان کا گوشت کھانے سے کچھ خصلت ان کی سی آدمی میں پیدا ہو جائے لہذا انسان کی عزت کے لئے ان کا کھانا حرام ہوا۔ جیسے کہ اس کی عزت ہی کے لئے حلال جانور حلال کئے گئے۔ منہ۔) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۶۶" (بخاری ۲/ ۸۳۰، باب اکل کل ذی ناب من السباع) (ابوداؤد ۲/ ۵۳۳، باب ماجاء فی اکل السباع)

جریث حلال ہے کہ یہ ایک کثیر الوجود مچھلی ہے اور سواحل پر ارزنی سے بکنے والی ہے

۳۸۔ محرر مذہب سیدنا امام محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مبسوط میں روایت فرماتے ہیں عن عمرو بن شوذب عن عمرة بنت ابی طبیخ قالت خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة

marfat.com

بقفیز حنطة فوضعناها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ماطیبه و ارخصه واوسعه للعیال۔

یعنی عمرۃ بنت ابی طیخ نے کہا میں اپنی کنیز کے ساتھ جاکر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہ سمائی ایک طرف سے سر نکلا رہا ایک طرف سے دم اتنے میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا گزر ہوا فرمایا کتنے کو لی میں نے قیمت عرض کی فرمایا کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ازراں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۲"

marfat.com

تعارف

هادی الاضحیة بالشأ الهندیة

(دنبہ اور بھیڑ کی قربانی کا تفصیلی بیان)

رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ کو مع جواب کے ایک سوال آیا کہ بھیڑ اور بھیڑے (نر و مادہ) کے بارے میں کیا حکم ہے اور ان کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ۔

بلا شبہ بھیڑ، بکریوں اور انعام میں شمار ہوتی ہے اور اس کی قربانی جائز ہونے میں مسلمانوں کا اجماع و توارث ہے۔

ائمہ و علماء نے اس میں کبھی کوئی اختلاف نہ کیا،

اور سوال کے ہمراہ جو جواب منسلک تھا اس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بھیڑ کا شمار قربانی کے جانوروں میں نہیں ہے اس لئے اس کی قربانی جائز نہیں۔

امام احمد رضا نے قرآن و حدیث اور کتب فقہ و لغات کے حوالوں سے ثابت و واضح کیا ہے کہ دنبہ یا بھیڑ غنم میں شامل و داخل ہے لہذا اس کی قربانی بلا شبہ جائز ہے۔

اور اس فتویٰ کا متعدد وجوہات سے رد و ابطال کیا ہے اور ۲۵ تنبیہات کے ذریعہ اس مسئلہ کو نکھار کر پیش کیا ہے۔ گویا کہ رسالہ متذکرہ، مسئلہ کی فقہی تحقیق اور حکم شرعی کی تعیین کے علاوہ علم الحیوانات کے جزئیات کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔

اور یہ رسالہ زبان عربی میں ہے اس کی مسجع و مقفی عبارتیں امام احمد رضا کی عربیت میں مہارت اور کمال فصاحت و بلاغت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اور یہ رسالہ رائقہ ۲۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

هادی الاضحیه بالشأ الهندیة

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کریمہ ہے حدیث میں ہے

۳۹۔ الامام احمد و ابن ماجة و الحاکم و قال صحیح الاسناد عن زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یا رسول اللہ ما هذه الاضاحی قال سنة ابیکم ابراهیم علیه الصلاة و السلام قالوا فما فیها یار سول اللہ قال بکل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل شعرة من الصوف حسنة۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام نے پوچھا یارسول اللہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ نے پوچھا ہم کو ان میں کیا ملے گا حضور نے فرمایا ان کے ہر بال کے برابر نیکی ملے گی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی اون (پشم) کے بارے میں کیا ارشاد ہے فرمایا اس کے بھی ہر بال کے برابر نیکی ملے گی۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۰۹" هادی الاضحیة۔ (ابن ماجہ، ج ۲، ص ۲۳۳، باب ثواب الاضحیة)

marfat.com

تعارف

انفس الفکر فی قربان البقر

(گائے کی قربانی کے بارے میں ترغیب و تہدید)

شوال ۱۲۹۸ھ کو سوال پیش ہوا کہ گائے کی قربانی کس درجہ اہم ہے اگر کوئی اسے جائز جانے اور نہ کرے یا اسے حلال جانے اور نہ کھائے یا کسی کے منع کرنے پر گائے کی قربانی نہ کرے تو کیا حکم ہے۔

یہ وہ وقت تھا کہ جب آزادی حاصل کرنے کی تحریک زوروں پر تھی اور ہندو مسلم اتحاد کے نعرے بلند ہو رہے تھے ہندوؤں کی خوشنودی میں بہت سے نام نہاد مسلم لیڈروں کا نظریہ ترک گاؤ کشی بن گیا تھا اور اپنے نظریہ کے پھیلانے میں کوشاں تھے۔ تو راہنمائی قوم کا حق ادا کرتے ہوئے امام احمد رضا بریلوی نے اس کے جواب میں قرآن و حدیث اور دلائل عقلیہ سے ثابت و واضح کیا کہ

گاؤ کشی اگرچہ بالتخصیص اپنے نفس ذات کے اعتبار سے واجب نہیں لیکن اگر کوئی اس سے باز رکھنے کی کوشش کرے تو اس سے مذہب اسلام کی توہین و تذلیل ہوگی اس لئے اس وقت گائے کی قربانی باقی و جاری رکھنا واجب لعینہ ہے اور اس کا تارک مرتکب حرام و گنہگار ہوگا۔

اور گائے کے گوشت و پوست کے کثیر فوائد بھی اس رسالے میں بتائے ہیں جو انسان کی زندگی میں کام آتے ہیں۔

پھر ہنود کے اس خیال باطل کی معقول تردید کی ہے کہ "کسی بھی جاندار کو قتل کرنا نہیں چاہئے"

امام احمد رضا نے ہنود کے اس قول مذکور کا رد بلیغ انہیں کی مذہبی کتابوں اور عقلی دلیلوں سے ایسے واضح انداز میں کیا کہ جس سے ایک طرف آپ کی دینی و مذہبی حمیت و پاسداری کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف نظریہ ہنود کی نامعقولیت و غیر واقعیت کا پتہ لگتا ہے اور اخیر میں لکھتے ہیں کہ۔

"بالجملہ خلاصۂ جواب یہ ہے کہ بازار و شارع عام میں جہاں قانوناً ممانعت ہے، براہ جہالت وہاں ذبح گاؤ کا مرتکب ہونا بیشک اسلام کو توہین اور خود کو ذلت کے لئے پیش کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے، اور اس کے سوا جہاں ممانعت نہیں وہاں سے بھی باز رہنا اور ہنود کی بیجا ہٹ بجا رکھنے کے لئے یک قلم اس رسم کو اٹھا دینا ہرگز جائز نہیں،

marfat.com

یہ رسالہ اس دور زوال کی لازوال تصنیف ہے جب کہ گاندھی جی کی خوشنودی اور ہنود کی رضامندی کے لئے کچھ نام نہاد مسلمانوں نے گائے کی قربانی و ذبح بند کرنے کرانے کی سعی لاحاصل بلکہ ناپاک کوشش کی تھی تو مجدد ملت امام اہلسنت اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمہ نے اس محققانہ و منصفانہ رسالہ کے ذریعہ ان کی بکواس و لغویات و خرافات کا پردہ فاش کر کے بروقت جواب باصواب عطا فرمایا تھا جس سے قوم مسلم کے درمند افراد کے دلوں میں اسلامی روح بیدار ہوئی اور اس طرح ان لوگوں کی یہ سازش ناکام ہوئی۔

یہ رسالۂ حقہ اگرچہ مختصر ہے مگر اپنے مقصد و مفہوم میں نہایت جامع و مدلل ہے اور اس میں صرف ایک حدیث پاک ہے۔

marfat.com

حدیث

انفس الفکر فی قربان البقر

عہد رسالت میں عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت پر ایک حدیث

۴۰۔ صحیح حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **اذا استاذنت احدکم امرأته الی المسجد فلا یمنعها۔**

جب تم میں کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اسے منع نہ کرے، رواہ الشیخان و احمد و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (یہ حکم دور رسالت میں تھا مگر جب زمانۂ رسالت سے بعد ہوا ائمہ دین نے جوان عورتوں کو ممانعت فرمادی جب اور فساد پھیلا، علماء نے جوان و غیر جوان کسی کے لئے اجازت نہ رکھی۔ منہ۔) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۴۴" انفس الفکر۔ (مسلم، ج ۱، ص ۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد الخ)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

صلور اور انقلیس نام کی مچھلیاں کھانا حلال نہیں

۴۱۔ حدیث عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ **لاتأکلوا الصلور و لا الانقلیس۔**

مار ماہی و بام کے مشابہ ایک سانپ ہے اسے نہ کھاؤ۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۔ ۳"

منہ میں بدبو ہونے کی صورت میں قرآن پڑھنا منع ہے

۴۲۔ حدیث میں ہے **طیبوا افواھکم فانھا طرق القرآن۔**

اپنے منہ پاکیزہ رکھو کہ وہ قرآن کا راستہ ہیں، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۵"

(کنز العمال، ۱/ ۵۳۳)

ماکول اللحم جانور ذبح شرعی ہی سے حلال ہوتا ہے ورنہ ذبح شرعی کے علاوہ اگر دوسرے طریقے سے ہلاک کیا جائے تو حلال نہیں اس مضمون پر تین حدیثیں۔

۴۳۔ حدیث صحیح میں ارشاد ہوا **ماانھرَ الدم و ذکر اسم اللہ علیہ فکلوا۔** الحدیث رواہ الستة عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس کا خون بہایا جائے یعنی بطور ذبح شرعی اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اس کو کھاؤ (مولف) (بخاری ۲/ ۸۲۷، باب ما انھر الدم من القصب الخ)

۴۴۔ اور فرمایا **انھر الدم بما شئت و اذکر اسم اللہ۔** رواہ احمد و النسائی و ابوداؤد وابن ماجة و ابن حبان و الحاکم عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جس چیز سے چاہو خون بہاؤ یعنی ذبح کرو اور اللہ کا نام لو۔ (مولف) (ابوداؤد ۲/ ۳۹۰، باب الذبیحة بالمروة)

۴۵۔ اور وارد ہوا **کل ما فری الاوداج۔** الحدیث رواہ ابن ابی شیبة عن رافع بن خدیج و الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

marfat.com

جس کی رگ گردن کاٹی جائے اسے کھاؤ۔ یعنی جس حلال جانور کو شرعی طور پر ذبح کیا جائے اس کا کھانا بلا شبہ جائز ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۳۷۶" (کنز العمال ۶/ ۱۵۳)

گائے اور اونٹ میں سات سات آدمیوں کی قربانی ہوتی ہے اس پر چار حدیثیں

۴۶۔ صحیح بخاری شریف میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ضحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه بالبقر۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ (بخاری ۲/ ۸۳۴، باب من ذبح ضحیة غیره)

۴۷۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل و البقر کل سبعة منا فی بدنة.

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴، باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۸۔ صحیح مسلم شریف میں انہیں سے روایت ہے اشترکنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة کل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر مایشترك فی الجزور فقال ما هی الامن البدن۔

حج و عمرہ میں ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے، کسی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے اونٹ میں، فرمایا گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔ (مسلم ۱/ ۴۲۴، باب جواز الاشتراك فی الهدی الخ)

۴۹۔ ترمذی و نسائی و ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے قال کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔

ہم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقر عید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۱" (ترمذی ۱/ ۲۷۶، باب الاشتراك فی الاضحیة) (نسائی ۲/ ۲۰۴، باب ما تجزئ عنه البدنة فی الضحایا)

marfat.com

آدمی کا حشر اس کے دوستوں کے ساتھ ہوگا حدیث میں ہے

۵۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت۔

تو اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دوستی رکھے۔ (مسلم ۲/۳۳۱، باب المرء مع من احب)

۵۱۔ ایک حدیث میں ہے قسم کھا کر ارشاد فرمایا ما احب رجل قوما الاحشره الله معهم او كما قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

جو کسی قوم کے ساتھ دوستی رکھے گا ضرور اللہ تعالیٰ انہیں کے ساتھ اس کا حشر کرے گا۔

"فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۵۴"

اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ کتنا ہے؟

۵۲۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من كان يحب ان يعلم منزلته عندالله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه۔

جو یہ جاننا پسند کرے کہ اللہ کے نزدیک اس کا مرتبہ کتنا ہے وہ یہ دیکھے کہ اس کے دل میں اللہ کی قدر کیسی ہے کہ بندے کے دل میں جتنی عظمت اللہ کی ہوتی ہے اللہ اسی کے لائق اپنے یہاں اسے مرتبہ دیتا ہے۔ رواه الحاكم فى المستدرك و الدار قطنى فى الافراد عن انس و ابو نعيم فى الحلية عن ابى هريرة و عن سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنهم۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۷" (کنز العمال ۱/ ۳۹۲)

دینی معاملات کو کمزور ہوتے دیکھنا مسلمان کی شان نہیں بلکہ بقدر قدرت اعلاء کلمۃ اللہ کی کوشش لازم ہے

۵۳۔ حدیث میں ہے ليس منا من اعطى الدنية فى ديننا۔

ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمارے دین کے معاملہ میں دبتی رکھنے دے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۵۸"

نیکی کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کے مثل ہے

۵۴۔ صحیح حدیث میں ہے من دل على خير كان كمن مثله۔

جو بھلائی کی راہ بتائے وہ بھلائی کرنے والے کی طرح ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۴۵۹" (مشکوۃ اول، ص ۳۳، الفصل الاول من كتاب العلم مفهوماً)

قربانی کے جانور کا عیب و نقص سے محفوظ ہونا ضروری ہے اس پر تین حدیثیں

۵۵۔ روى ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى ان يضحى بالشرقاء

marfat.com

و المقابلة و المدابرة و الخرقاء۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرقاء یعنی جس جانور کا کان لمبائی سے کٹا ہو، مقابلہ یعنی آگے کا حصہ کٹا ہو لیکن کٹ کر نہ گرے بلکہ معلق رہے، مدابرہ یعنی کان کا آخری حصہ کٹا ہو اور خرقاء یعنی جس کے کان میں سوراخ ہو کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۶۹" (نسائی ۲/ ۲۰۳، الخرقاء وھی التی تخرق اذنھا)

۵۶۔ روی فی السنن عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان نستشرف العین و الاذن۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر لیتے ہیں۔ (مولف) (نسائی ۲/ ۲۰۳، الشرقاء وھی مشقوقة الاذن)

۵۷۔ قال محمد بلغنا عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال استشرفوا العین و الاذن۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ، کان صحیح سالم دیکھ بھال کر خریدو، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۰"

قربانی کا گوشت اور اس کے چمڑے کا حکم، حدیث میں ہے

۵۸۔ عن ام المومنین عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت قالوا یا رسول اللہ ان الناس یتخذون الاسقیة من ضحایاھم و یحملون فیھا الودك فقال وما ذاك قالوا نھیت ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نھیتکم من اجل الدافة فکلوا و ادخروا و تصدقوا۔ اخرجہ احمد و البخاری و مسلم۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ لوگ قربانی کے چمڑوں کی مشک بناتے اور ان میں چربی وغیرہ رکھتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، صحابہ نے عرض کی کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے تو ہم کو ممانعت وارد ہوئی ہے یعنی آپ نے منع فرمایا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجنے کے سبب منع فرمایا تھا مگر اب کھاؤ جمع رکھو اور صدقہ کرو۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۴۷۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۸۸، باب حبس لحوم الاضاحی)

marfat.com

تعارف

الصافیۃالموحیۃ لحکم جلود الاضحیۃ

(چرم قربانی کا بیان)

۲۹ر ذی القعدہ ۱۳۰۷ھ میں سوال پیش ہوا کہ قربانی کی کھال کو کارِ خیر میں خرچ کرنے کے لئے بیچنا جائز ہے یا نہیں ؟اور اس کے مصارف کیا ہیں ؟

اس کے جواب میں حضرت امام احمد رضا بریلوی نے یہ عربی رسالہ تصنیف فرمایا اور جو مدلل و مفصل جواب تحریر کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

شرعاً مصرف قربانی کی تین جہتیں ہیں۔ کھانا، جمع کرنا، کار ثواب میں لگانا۔

جس طرح قربانی کا گوشت کھانا، جمع کرنا اور فقرأ و مساکین کو دینا درست و باعث ثواب ہے، اسی طرح قربانی کی کھال کا حکم ہے کہ یا تو اسے اپنے مصرف میں لانے کے لئے باقی رکھے یا اس کی قیمت فقراء پر صدقہ کردے یا کار خیر مثلاً مدرسہ و مسجد وغیرہ میں صرف کرے، لیکن اسے بغرض تمول بیچنا جائز نہیں، اور اگر کوئی تمول کی نیت سے فروخت کردے تو اس کی قیمت صدقہ کردینی واجب ہے اور اگر بغرض تصدق بیچے تو کوئی حرج نہیں۔

اور اس رسالے میں مسئلہ چرم قربانی کی وضاحت و صراحت کی خاطر مسائل بیع و تمول، تملیک، صدقہ، مصارف صدقہ اور اطلاقات صدقہ پر متعدد وجوہات سے دلائل و حوالجات کی روشنی میں ایسی عمدہ اور شاندار بحث کی گئی ہے جو امام احمد رضا کی فقہی بصیرت اور ان کی عبقریت پر شاہد عدل ہے۔

مسئلہ چرم قربانی سے متعلق کثیر جزئیات فقہ پر مشتمل یہ عظیم رسالہ ۱۷ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اور اس میں ۱۸ احدیثیں شریک مسائل و فضائل ہیں۔

marfat.com

احادیث

الصافية الموحية لحكم جلود الاضحية

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور جمع رکھنا سب جائز و درست ہے

۵۹۔ اخرج ابوداؤد فی سننه بسند صحیح رواته کلهم من رجال الصحیحین ما خلا مسددا فثقة حافظ من شیوخ البخاری عن نبشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تأکلوها فوق ثلث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا و ادخروا واتجروا الا وان هذه الایام ایام اکل و شرب و ذکر الله عزوجل۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زائد روکنے سے منع کیا تھا اس کا مقصد مسکینوں پر آسانی تھی اب اللہ تعالیٰ نے کشادگی فرمادی تو اب کھاؤ جمع کرو اور کار ثواب میں صرف کرو سنو یہ دن ہی کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔ (مولف)(ابوداؤد ۲/ ۳۸۹، باب حبس لحوم الاضاحی)

۶۰۔قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا و ادخروا و تصدقوا۔

کھاؤ اور جمع کرو اور صدقہ کرو، (مولف) رواه احمد و البخاری و مسلم وغیرهم عن ام المومنین الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها۔ "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۶، الصافیة الموحیة" (مسلم ۲/ ۱۵۸، باب بیان ما کان من النهی الخ)

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر مشتمل ایک حدیث پاک

۶۱۔حدیث جعلت لی الارض مسجدا و طهورا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پوری روئے زمین میرے لئے سجدہ گاہ اور پاک کردی گئی ہے۔ (مولف)(بخاری ۱/ ۶۲ ،باب قول النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جعلت الخ)

مٹی کی طہارت پر ایک حدیث

۶۲۔حدیث التراب طهور۔

مٹی پاک ہے، (مولف)

marfat.com

قربانی کے گوشت سے متعلق تین حدیثیں

۶۳۔ عند احمد و الشیخین وغیرھم فی حدیث سلمة بن الاکوع رضی الله تعالیٰ عنه کلوا واطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف) (بخاری ۲/ ۸۳۵، باب مایو کل من لحوم الاضاحی الخ)

۶۴۔ عند احمد و مسلم و الترمذی من حدیث بریدة رضی الله تعالیٰ عنه کلوا ما بداء لکم و اطعموا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت جتنا چاہے کھاؤ اور کھلاؤ اور جمع رکھو، (مولف) (ترمذی ۱/ ۲۷۷، باب فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث)

۶۵۔ و عند مسلم وغیرہ من روایة ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه کلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔

قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور روک رکھو اور جمع کرو، (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۷ "الصافیة الموحیة۔ (مسلم ۲/ ۱۵۹، باب بیان ما کان من النهی الخ)

قربانی کا چمڑا اپنے مصرف کیلئے بیچنا جائز نہیں حدیث میں ہے

۶۶۔ ان الحاکم روی فی تفسیر سورة الحج من مستدرکه بطریق زید ن الخباب عن عبدالله بن عیاش المصری عن الاعرج عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له. رواه البیهقی ایضاً فی سننه الکبریٰ قال الحاکم صحیح الاسناد و لم یخرجاه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کی کھال بیچی اس کی قربانی نہیں۔ یعنی اس کو ثواب نہیں ملے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص ۴۹۸" الصافیة الموحیة۔ (الترغیب و الترهیب ۲/ ۱۵۶، "الترغیب فی الاضحیة)

صدقہ صرف یہ نہیں کہ فقراء و مساکین پر خرچ کیا جائے بلکہ اہل و عیال کو حلال روزی کھلانا بھی ایک قسم کا صدقہ ہے حدیث پاک میں ہے

۶۷۔ روی احمد و الطبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك

marfat.com

صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو کچھ تو اپنی عورت کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے خادموں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔ (مولف) (کنز العمال ۶/ ۲۵۷)

۶۸۔ وله فيه عن ابی امامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما انفق الرجل فی بيته و اهله وولده وخدمه فهو له صدقة۔

آدمی اپنے گھر میں جو کچھ اہل و عیال اور خادموں پر خرچ کرتا ہے سب صدقہ ہے۔ (مولف)

بہترین صدقہ لوگوں کو پانی پلانا ہے حدیث میں ہے

۶۹۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا تاه سعد بن عبادةرضی الله تعالیٰ عنه فقال يا رسول الله امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی المأ فحفر بئرا وقال هذه لام سعد۔ كما اخرجه ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة و ابن حبان و الحاكم عن سعد و ابويعلی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ میری ماں نے انتقال کیا ہے، تو کونسا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی، انہوں نے کنواں کھود کر کہا یہ ماور سعد کے لئے ہے (مولف) "فتاوی رضویہ، ج۸، ص۵۰۶" الصافية الموحية۔ (ابوداؤد ار ۲۳۶، باب فی فضل سقی الماء)

صدقہ کی ایک قسم

۷۰۔ فی جامع الترمذی وغيره الا رجل يتصدق علی هذا فيصلی معه۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ کوئی اس پر صدقہ کرے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ (مولف) احمد و ابوداؤد و ابن حبان و الحاكم عن ابی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه۔ (ابوداؤد ار ۸۵ باب فی الجمع فی المسجد مرتين)

ہر اچھا کام صدقہ ہے اس پر چند حدیثیں

۷۱۔ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم كل سلامی من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة بينهما و تعين الرجل علی دابته فتحمل

marfat.com

علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة و الکلمة الطیبة صدقة و دل الطریق صدقة و تمیط الاذی عن الطریق صدقة۔

سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ ہے تو دو آدمیوں کے بیچ انصاف کرنا صدقہ ہے، آدمی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا صدقہ ہے اس کا بوجھ لاد دینا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے، راستہ سے کوڑا کرکٹ دور کر دینا صدقہ ہے، (مولف) اخرجہ احمد و الشیخان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (مسند احمد ۲/ ۶۰۷)(مسلم ۱/ ۳۲۵، باب بیان ان اسم الصدقة یقع الخ)

۷۲۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما من رجل یصاب بشئ فی جسدہ فیتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجة وحط عنہ خطیئة۔

آدمی کے جسم میں تکلیف ہو تو جو اس پر صدقہ کرے اور مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا اور گناہ معاف کرے گا۔ (مولف) اخرجہ احمد و الترمذی و ابن ماجة عن ابی الدرداء و احمد و الضیاء نحوہ عن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما باسناد صحیح۔

۷۳۔ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث ابی ھریرۃ المار کل خطوۃ تخطوھا الی الصلاۃ صدقة۔

مسجد کی طرف بڑھنے والا قدم صدقہ ہے، (مولف)(مسند احمد ۳/ ۶۹)

۷۴۔ وجاء فی حدیث کل تکبیرۃ صدقة۔

ہر تکبیر صدقہ ہے۔ (مولف)(مسند احمد ۶/ ۲۱۲)

۷۵۔ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کل معروف صدقة۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے۔ (مولف) اخرجہ احمد و البخاری و آخرون عن جابر و احمد و مسلم و ابوداؤد عن حذیفة و الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود والبیھقی فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ (مسلم ۱/ ۳۲۴، باب بیان ان اسم الصدقة الخ)

۷۶۔ زاد عبد بن حمید و الحاکم و صححہ فی حدیث جابر ھذا و ماانفق المسلم من نفقة علی نفسہ و اھلہ کتب لہ بھا صدقة۔

مسلمان نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے جو خرچ کیا اس پر صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۵۰۸ "الصافیة الموحیة۔ (کنز العمال، ۶/ ۲۵۷)

marfat.com

احادیث

فتاوی رضویہ جلد ہشتم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال جس جانور کو قربانی کے لئے بھیجا اس کی ناک میں سونے یا چاندی کا حلقہ تھا

۷۷۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اھدی عام الحدیبیۃ جملا کان لابی جھل فی راسہ برۃ من فضۃ و فی روایۃ من ذھب یغیظ بذلک المشرکین۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال ایک اونٹ قربانی کے لئے بھیجا جو ابو جہل کا تھا (جو جنگ بدر میں اموال غنیمت میں ہاتھ آیا تھا) اس کے سر یعنی ناک میں چاندی یا سونے کا ایک حلقہ تھا (یعنی اس کی نکیل) جس سے مشرکین جلتے تھے۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۲" (ابوداؤد ار ۲۴۴، باب فی الھدی)

قربانی کے گوشت و پوست اور جھول کے احکام پر مشتمل چند حدیثیں اور یہاں جھول سے مراد وہ ہے جو خاص شتران ہدی کے لئے بنتیں کہ سنت ہے اور ان سو جانوروں کی جھولیں مراد ہیں جو آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر قربان کیا تھا۔

۷۸۔ بخاری میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اتصدق بجلال البدن التی نحرت و بجلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور ان کی کھالیں صدقہ کردوں۔ (مولف) (بخاری ار ۲۳۰، باب الجلال للبدن)

۷۹۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے) امرنی فقسمت لحومھا ثم امرنی فقسمت جلالھا و جلودھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور نے حکم فرمایا تو میں نے قربانی کا

marfat.com

گوشت تقسیم کردیا پھر حکم فرمایا تو ان کی جھولیں اور چمڑے تقسیم کردیئے۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب لایعطی الجزار من الھدی شیأ)

۸۰۔ (انہیں سے روایت ہے) ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امرہ ان یقوم علی بدنہ و ان یقسم بدنہ کلھا لحومھا و جلودھا و جلالھا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حکم فرمایا کہ وہ قربانی کے جانوروں کے پاس کھڑے رہیں اور ان کے تمام گوشت، پوست اور جھول کو تقسیم کردیں، (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب یتصدق بجلود الھدی)

۸۱۔ (روایت علی) اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومھا فقسمتھا ثم امرنی بجلالھا فقسمتھا ثم بجلودھا فقسمتھا۔

سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ کی قربانی فرمائی، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے مجھے ان کے گوشت، پوست اور ان کی جھول کو تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے ان سب کو تقسیم کردیا۔ (مولف) (بخاری ۱/ ۲۳۲، باب یتصدق بجلال البدن)

۸۲ صحیح مسلم شریف میں ہے امرنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اقوم علی بدنہ و ان اتصدق لحومھا و جلودھا و اجلتھا۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ جانوروں کے پاس کھڑا رہوں اور ان کے گوشت و پوست اور جھول کو صدقہ کردوں۔ (مولف) "فتاوی رضویہ ج ۸، ص ۵۳۳" (مسلم ۱/ ۴۲۳، باب الصدقۃ بلحوم الھدایا الخ)

۸۳۔ مؤطا شریف میں ہے مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کان یجلل بدنۃ القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بھا الی الکعبۃ فیکسوھا ایاھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانوروں پر کتان اور اون کی جھولیں ڈال کر کعبہ مکرمہ کو بھیجتے پھر ان جھولوں کو کعبہ پر ڈال دیتے تھے۔ (مولف) (مؤطا مالک، ص ۱۴۸، العمل فی الھدی حین یساق)

۸۴۔ مالک انہ سأل عبداللہ بن دینار ما کان عبداللہ بن عمر یصنع بجلال بدنہ حین کسیت الکعبۃ ھذہ الکسوۃ قال کان یتصدق بھا۔

marfat.com

امام مالک نے عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور کی جھولیں کیا کرتے ہیں جب سے بیت مکرم پر غلاف چڑھایا جانے لگا ہے عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہ ان کو غربا پر تصدق کرتے ہیں (مولف)"فتاوی رضویہ،ج۸، ص۵۳۵"(مؤطامالک، ص۱۴۸، العمل فی الھدی حین یساق)

۸۵۔ابن المنذر نے بطریق اسامہ بن زید نافع سے روایت کی ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلبسها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها، قال نافع ربما دفعها الی بنی شیبة۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کے جانور پر لون اور منقش جھولیں ڈالتے اور مدینہ سے باہر نکل کر تہہ کر کے رکھ چھوڑتے، عرفہ کے دن پھر پہناتے اور بعد نحر انہیں بیت مکرم کا غلاف کرتے پھر انہیں مساکین پر تصدق کرتے تھے،نافع نے کہا کہ بسا اوقات ابن عمر نے انہیں بنی شیبہ کے غرباء کو بھی دیا ہے۔(مولف)

گردش زمانہ پر ایک حدیث

۸۶۔ صحیح بخاری میں خطبۂ حجۃ الوداع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دہم ذی الحجہ کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کھیئته یوم خلق الله السمٰوات و الارض. وفیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای شهر هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس ذوالحجة قال فای یوم هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس یوم النحر۔

زمانہ اپنی حالت میں گھومتا ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی تخلیق فرمائی ہے،اسی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے عرض کی اللہ ورسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے ؟ حضور نے فرمایا یہ کونسا دن ہے ہم نے عرض کی اللہ ورسول زیادہ جانیں فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے۔ یعنی حضور نے اس انداز سے تخاطب اس لئے فرمایا تاکہ یوم نحر کی عظمت کا حال لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جس طرح اس دن کی حرمت ہے اسی طرح میرے بعد بھی تم لوگ احترام کروگے اور یہ کہ حضور نے اسی دن فرمایا کہ کیا میں نے خدا کا پیغام تم تک نہیں پہنچایا۔(بخاری ۲/ ۸۳۳، باب من قال الاضحی یوم النحر)

marfat.com

اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے

۸۷۔ صحیحین میں زیاد بن جبیر سے ہے رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنته ینحرها قال ابعثها قیاما مقیدة سنة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

زیاد بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ اونٹ کو قربانی کے لئے بٹھا رہے ہیں فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کریمہ کے مطابق اسے تین پیروں پر کھڑا کرو۔ (پھر نحر کرو) (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۳۸"۔ (بخاری ۱/ ۲۳۱، باب النحر الابل المقیدة)

حضرات حسنین کریمین کے عقیقہ کے بارے میں ایک حدیث

۸۸۔ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما کبشا کبشا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عقیقہ ایک ایک مینڈھے سے فرمایا۔ (مولف) "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۲" (ابوداؤد ۲/ ۳۹۲، باب فی العقیقة)

عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے

۸۹۔ حدیث میں ہے الغلام مرتهن بعقیقته۔

لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے۔ "فتاوی رضویہ، ج ۸، ص ۵۴۷" (ابن ماجہ ۲/ ۲۳۵، باب العقیقة)

marfat.com

احادیث بضمن ابواب

باب الایمان

حدیث نمبر		صفحہ نمبر
۱	قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ	۷
۱۶۶	قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدثنی جبریل سمعت رب العزت یقول لا الہ الا اللہ حصنی فمن قال دخل حصنی ومن دخل حصنی امن من عذابی	۲۹
۱۷۸	ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا	۷۷
۴۲۴	عری الاسلام و قواعد الدین ثلثۃ علیھن اسس الاسلام من ترک واحدۃ منھن فھو بھا کافر حلال الدم شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و الصلوٰۃ المکتوبۃ و صوم رمضان	۱۷۶
۴۲۵	فی روایۃ من ترک منھن واحدۃ فھو باللہ کافر و لا یقبل منہ صرف و لاعدل وقد حل دمہ و مالہ	۱۷۶
۹	ان الایمان لیخلق فی جوف احدکم کما یخلق الثوب فاسالوا اللہ تعالیٰ ان یجدد الایمان فی قلوبکم	۲۳۳
۱۰	جددوا ایمانکم اکثروا من قول لا الہ الا اللہ	۲۳۳
۱۸۰	المومنون من امن جارہ بوائقہ	۳۰۰
۳۵	(حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہنیہ کے ایک آدمی کو نیزہ مارا تو اس نے اس وقت لاالہ الا اللہ کہہ دیا جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اے اسامہ کیا تو نے اس کے لاالہ الا اللہ کہنے کے بعد مارا تھا اسامہ نے عرض کیا ہاں کہ اس نے ہتھیار کے خوف سے کہا تھا تب حضور نے فرمایا) افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالھا ام لا	۴۱۰

marfat.com

۵۲ من كان يحب ان يعلم منزلته عندالله فلينظر كيف منزلة الله عنده فان الله ينزل العبد منه حيث انزله من نفسه ۴۲۰

۵۳ ليس منا من اعطى الدنية فى ديننا ۴۲۰

۵۴ من دل على خير كان كمن مثله ۴۲۰

باب الاعمال بالنيات

۲۰۱ ان الله عزوجل ليُعطى العبد على نيته مالا يعطيه (على العمل) ۸۹

۴۹ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انما الاعمال بالنيات و انما لكل امرئ ما نوىٰ ۳۶۸

باب الوضوء

۵۶ لا يقبل الله صلاة احدكم اذا احدث حتى يتوضاء ۲۶

۸۰ لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول ۳۳

باب الغسل

۴۷۲ عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انا جنب فاخذ بيدى فمشيت معه حتى قعدنا فانسللت فاتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال اين كنت يا اباهريرة فقلت له فقال سبحن الله يا اباهريرة ان المومنين لا يتنجس ۲۰۰

باب الصلوٰة

۷۳ لا تصلوا صلاة فى يوم مرتين ۳۲

۷۴ لا يصلى بعد صلاة مثلها ۳۲

marfat.com

۱۱۴	خمس صلوات کتبهن الله علی العباد فمن جاء بهن فلم یضیع منهن شیأ استخفا فا بحقهن کان له عندالله عهد ان یدخل فی الجنة و من لم یأت بهن فلیس له عندالله عهد ان شاء عذبه و ان شاء ادخله الجنة	۴۷
۳۶۰	لما حضر ابابکر الموت دعا عمر فقال اتق الله یا عمر واعلم ان له عملا بالنهار لا یقبله باللیل و عملا باللیل لا یقبله بالنهار و اعلم انه لا یقبل نافلة حتی تودی الفریضة	۱۵۱
۳۶۱	(جس نے فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول ہوا) ایسے شخص کا حال اس عورت کی طرح ہے جسے حمل رہا جب بچہ ہونے کے دن آئے اسقاط ہو گیا اب نہ وہ حاملہ ہے نہ بچہ والی۔	۱۵۲
۳۶۲	فان اشتغل بالسنن و النوافل قبل الفرائض لم یقبل منه و اهین	۱۵۲
۳۶۳	اربع فرضهن الله فی الاسلام فمن جاء بثلث لم یغنین عنه شیأ حتی یأتی بهن جمیعا الصلاة و الزکوٰة و صیام رمضان و حج البیت	۱۵۲
۳۶۸	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عکرمہ کو جب انہوں نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ وتر کی ایک رکعت پڑھی جواب دیا دعه فانه فقیه ۔	۱۵۶
۴۲۷	مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع و اضربوهم علیها وهم ابناء عشر سنین	۱۷۷
۴۵۱	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلیها (ای العشاء) لسقوط القمر لثالثة	۱۸۹
۵۱۰	عن عبدالله بن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلوٰة علی وقتها قلت ثم ای قال بر الوالدین قال ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله	۲۱۵
۳۸	والذی نفسی بیده لم یعلم احدهم انه یجد عرقا سمینا اومر متین حسنتین لشهد العشاء	۳۱۷

marfat.com

۳۹ لو ان رجلا دعا الناس الی عرق مرماتین لا جابوه وهم یدعون ۳۱۸
الی هذه الصلوة فی جماعة فلا یأتوتها

۴۶ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حبب الیّ من دنیاکم الطیب و ۳۱۹
النساء و جعلت قرة عینی فی الصلوة

۸۰ ما من صباح و لارواح الاوبقاع الارض ینادی بعضها یا جارة ۳۳۷
هل مربك الیوم عبد صالح صلی علیك او ذکر الله فان قالت
نعم راء ت از لها بذلك فضلاً

۱۱۸ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسجد میں ایک بار نماز عشاء کی ۳۴۹
قرأت طویل کی وہ ایک مقتدی کو ناگوار ہوئی اس کا حال حضور میں عرض
کیا گیا اس پر ایسا غضب فرمایا کہ ایسی شان جلال کم دیکھی گئی اور معاذ سے
فرمایا افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ افتان انت یا معاذ

۱۲۰ لینتهین اقوام یرفعون ابصارهم الی السماء فی الصلوة او ۳۵
لتخطفن ابصارهم

۱۲۱ دیوار غربی کعبہ معظمہ میں مینڈھے کے سینگ نصب تھے حضور ۳۵
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خمرها فانه لا ینبغی ان
یکون فی قبلة البیت شئ یلهی المصلی

باب صلاة الجمعة

۲۸ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۶
کے پیچھے نماز جمعہ پڑھی سلام امام ہوتے ہی سنتیں پڑھنے کھڑے
ہو گئے امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلا کر فرمایا لا تعد لم فعلت اذا
صلیت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتی تکلم او تخرج فان
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرنا بذلك ان لا نوصل
صلاة بصلاة حتی تتکلم او تخرج

۶۳ ان الله تعالیٰ یبعث الایام یوم القیمة علی هیأتها و یبعث ۳۲۳

marfat.com

الجمعة زهرأ منيرة اهلها يحفون به كالعروس تهدى الى كريمها

باب العيدين

۱۸۱ عن ام عطية امرنا ان تخرج الحيض يوم العيدين و ذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين و دعوتهم و تعتزل الحيض عن مصلاهن قالت امراء ة يا رسول الله احدٰنا ليس لها جلباب قال تلبسها صاحبتها من جلبابها ۸۰

۴۴۱ الفطر يوم يفطر الناس والاضحى يوم اضحى الناس ۱۸۳

۴۴۲ فطركم يوم يفطرون و اضحاكم يوم تضحون ۱۸۴

باب الصفوف

۱۱۵ اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن فى الصف المؤخر ۴۷

۱۱۶ عن انس قام رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و صففت انا واليتيم من ورائه ۴۸

۱۱۷ عن عبدالله بن عتبة قال دخلت على عمر بن الخطاب بالهاجرة فوجدته يسبح فقمت ورائه فقربنى فجعلنى بحذائه عن يمينه فلما جاء يرفأ تاخرت فصففنا ورائه ۴۸

باب الجماعة

۴۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جماعت تراویح اسی خیال سے ترک فرمادی کہ مداومت کئے سے فرض نہ ہو جائے ۲۱

۴۲۱ بن الخطاب فقد سليمان بن ابى حثمة فى صلاة الصبح و ان عمر بن الخطاب غدا الى السوق و مسكن سليمان بين السوق و المسجد فمر على الشفا ام سليمن فقالٰ لها لم ارسليمن فى صلاة الصبح فقالت انه بات يصلى فغلبته ۱۷۴

marfat.com

۱۷۴ عن عمر عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فى الجماعة
احب الى ان اقوم ليلة۔ و فى لفظ لان اصليها فى جماعة احب
الى من ان احى ما بينهما يعنى الصبح و العشاء

۱۷۵ ۴۲۲ ان مثل مصلى النوافل و عليه فريضة كمثل حبلى حملت فلما
دنى نفاسها اسقطت فلاهى ذات حمل ولاهى ذات ولا دو
كذلك المصلى لا يقبل الله له نافلته حتى يودى الفريضة و مثل
المصلى كمثل التاجر لا يحصل له ربحه حتى ياخذ راس ماله
فكذلك المصلى بالنوافل لا يقبل الله نافلته حتى يودى الفريضة

۳۴۵ ۱۰۲ لو صليتم فى بيوتكم كمايصلى هذا المتخلف لتركتم سنة
نبيكم و لو تركتم سنة نبيكم لضللتم و فى رواية لكفرتم

باب الامامة

۳۵۴ ۱۴۰ اجعلوا ائمتكم خياركم فانهم وفدكم فيما بينكم و بين ربكم

۳۵۴ ۱۴۱ ثلثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له
كارهون

باب فضيلة المؤذن

۶۸ ۱۶۳ الموذنون المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه و اذا مات
لم يدور فى قبره

۶۸ ۱۶۴ الموذنون اطول الناس اعناقا يوم القيمة.ولايدورون فى قبورهم

باب المساجد

۷۵ ۱۶۹ لتزخرفها كما زخرفت اليهود و النصارىٰ

۷۵ ۱۷۰ ابنوا المساجد و اتخذوها جما

۷۵ ۱۷۱ ابنوا مساجدكم جما و ابنوا مدائنكم مشرفة

۷۶ ۱۷۴ لو رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما احدث النساء
لمنعهن المساجد كما منعت نساء بنى اسرائيل

marfat.com

۱۷۵	لا تمنعوا اماء الله مساجد	۷۶
۱۷۶	كان عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه يعس فى المسجد بعد العشأ فلا يرى احد الا رجلا قائما يصلى	۷۷
۱۸۳	لو ادرك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما احدث النسأ لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل	۸۰
۱۸۴	نهى عمر رضى الله تعالىٰ عنه النسأ عن الخروج الى المساجد فشكون الى عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فقالت لو علم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما علم عمر ما اذن لكن فى الخروج	۸۱
۱۸۵	قال ابن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه المراءة عورة و اقرب ما تكون الى الله فى قعر بيتها فاذا اخرجت استشرفها الشيطن وكان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه يقوم يحصب النسأ يوم الجمعة يخرجهن من المسجد و كان ابراهيم نساءه الجمعة و الجماعة	۸۱
۲۱	كانت الكلاب تقبل و تدبر فى المسجد فى زمان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم	۳۱۴
۵۷	انما بنيت المساجد لما بنيت له، و فى اخرىٰ للذكر و الصلوة و قراءة القرآن	۳۲۲
۹۷	اذا مراحدكم فى مسجدنا او فى سوقنا و معه بنل فليمسك على نصالها بكفه لا يعقر مسلما	۳۴۴
۱۰۳	من اكل من هذه الشجرة الخبيثة فلا يقربن مصلانا	۳۴۶
۱۰۴	فان الملئكة تتأذى مما يتأذى منه بنو آدم	۳۴۶
۱۰۶	من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا فى الجنة	۳۴۶
۱۰۸	الحديث فى المسجد ياكل الحسنات كما تاكل البهيمة الحشيش	۳۴۷

marfat.com

۱۰۹	سیکون فی آخر الزمان قوم یکون حدیثهم فی مساجدهم لیس لله فیهم حاجة	۳۴۷
۱۱۰	جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و شراء کم بیعکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم	۳۴۷
۱۱۱	اذا رأیتم من یبیع او یتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك و اذا رأیتم من ینشد ضالة فی المسجد فقولوا لا رد الله علیك	۳۴۷
۱۱۲	فی روایة، لا ردها الله علیك فان المساجد لم بتن لهذا	۳۴۷
۱۱۶	من بنی لله مسجدا زاد فی روایة و لو کمضحص قطاة بنی الله له بیتا فی الجنة زاد فی روایة من در و یاقوت	۳۴۹
۱۱۷	اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل و ما ریاض الجنة یا رسول الله قال المساجد قیل و ما الرتع قال سبحن الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر	۳۴۹
۱۲۷	روز قیامت تمام مسجد کی زمین جمع کر کے داخل جنت کی جائے گی تذهب الارضون کلها یوم القیمة الا المساجد فانها ینضم بعضها الی بعض	۳۵۱
۴۰	اذا استاذنت احدکم امراء ته الی المسجد فلا یمنعها	۴۱۷
۶۱	جعلت لی الارض مسجدا و طهورا	۴۲۳
۶۲	التراب طهور	۴۲۳

باب التسلیم

۲۴۵	اذا لقیت الحاج فسلم علیه و صافحه و مره ان یستغفرلك قبل ان یدخل بیته فانه مغفور له	۱۰۸

باب المصافحة

۵	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یصافح المشرکون او یکنوا او رحب بهم	۳۰۷

marfat.com

باب صلاة الجنازة

۱۹ نمبر کے بعد ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی النجاشی لا صحابه ثم ۱۲
قال استغفروا له ثم خرج باصحابه الی المصلی ثم قام فصلی
بهم کما یصلی علی الجنازة

۲۹ من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له ۱۷

۴۵ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه قال لما وضع رسول الله صلی الله ۲۲
تعالیٰ علیه وسلم السریر قال لا یقوم علیه احد هو امامکم حیا و
میتا فکان یدخل الناس رسلا رسلا فیصلون علیه صفا صفا لیس
لهم امام و یکبرون و علی قائم بحیال رسول الله صلی الله تعالیٰ
علیه وسلم یقول السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته
اللهم انا نشهد ان قد ابلغ ما انزل الله الیه و نصح لامته و جاهد
فی سبیل الله حتی اعز الله دینه و تمت کلمته اللهم فاجعلنا ممن
تبع ما انزل الله الیه و ثبتنا بعده و اجمع بیننا و بینه فیقول الناس
آمین حتی صلی علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان

۴۶ لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی ۲۳
سریره دخل ابوبکر و عمر فقالا السلام علیکم ایها النبی و رحمة
الله و برکاته و معهما نفر من المهاجرین و الانصار قد رما یسع
البیت فسلموا کما سلم ابوبکر و عمر و هما فی الصف الاول
حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم انا اشهد ان قد
بلغ ما انزل الیه و نصح لامته و جاهد فی سبیل الله حتی اعز الله
دینه و تمت کلماته فاومن به وحده لاشریك له فاجعلنا یا الهنا
ممن یتبع القول الذی انزل معه و اجمع بیننا و بینه حتی نعرفه و
تعرفه بنا فانه کان بالمومنین رؤفا رحیما لا ینبغی للایمان بدلا و
لا نشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس آمین آمین ثم یخرجون یدخل
علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان

marfat.com

۴۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذا غسلتمونی و کفنتمونی فضعونی علی سریری ثم اخرجوا عنی فان اول من یصلی علی جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده من الملئکة باجمعهم ثم ادخلوا علی فوجا بعد فوج فصلوا علی و سلموا تسلیما ۲۴

۴۹ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اول تحفة المومنین ان یغفر لمن صلی علیه ۲۴

۵۰ اول ما یتحف به المومن اذا دخل قبره ان یغفر لمن صلی علیه ۲۵

۵۱ ان اول ما یجازی به المومنین بعد موته ان یغفر لجمیع من تبع جنازته ۲۵

۵۲ ان اول تحفة المومن ان یغفر لمن خرج فی جنازته. ۲۵

۵۳ اذا مات الرجل من اهل الجنة استحی علیه عزوجل ان یعذب من حمله و من تبعه و من صلی علیه ۲۵

۵۴ ان اول ما یبشر به المومنین ان یقال البشیرولی الله برضاه و الجنة قدمت خیر مقدم قد غفر الله لمن شیعك و استجاب لمن استغفر لك و قیل من شهد لك ۲۶

۵۷ سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب وہ (مسکینہ ام مجن) بیمار ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اذا ماتت فاذنونی، ان کا جنازہ شب کو تیار ہوا صحابہ کرام نے حضور کو جگانا خلاف ادب جانا (وفی روایة) یہ بھی خوف ہوا کہ رات اندھیری ہے زمین میں ہر طرح کے کیڑے ہوتے ہیں اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تشریف لے جانا مناسب نہیں قال فدفنها صبح حضور کو خبر ہوئی فرمایا الم آمرکم ان توذونی بها عرض کی یارسول اللہ کرهنا ان نخرجك لیلا و نوقظك یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، فحقرو اشانها و فی صحیح مسلم ۲۶

marfat.com

۵۸	فلا تفعلوا ادعونی لجنائزکم	۲۷
۵۹	فلا تفعلوا لا یموتن فیکم میت ما کنت بین اظهرکم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة	۲۷
۶۰	قال (یزید بن ثابت) خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما وردنا البقیع اذا هو بقبر فسأل عنه فقالوا فلانة فعرفها فقال الا اذنتمونی بها قالوا کنت قائلا صائما قال فلا تفعلوا الا اعرفی ما مات منکم میت ما کنت بین اظهرکم الا اذنتمونی به فان صلاتی علیه رحمة	۲۷
۶۱	ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعوده فقال انی لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت فاذنونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنی سالم بن عوف حتی توفی و کان قال لاهله لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی ولا تدعوا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی اخاف علیه یهود ان یصاب بسببی فاخبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین الصبح	۲۸
۶۲	ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیأ الا شفعهم الله فیه	۲۸
۶۳	ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه	۲۹
۶۸	عن جابر امر بدفنهم بدمائهم و لم یغسلوا و لم یصل علیهم	۳۰
۶۹	ان هذه لقبور مملوءة علی اهلها ظلمة و انی انورها بصلاتی علیهم	۳۰
۷۰	عن ابن عباس قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم و صل	۳۰

marfat.com

۷۱	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلیٰ علی قتلی احد عشرة عشرة فی کل عشرة حمزة رضی الله تعالیٰ عنه حتی صلی علیه سبعین صلاة	۳۱
۷۲	حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام و عیادة المریض و اتباع الجنازة و اجابة الدعوة و تشمیت العاطس	۳۱
۷۵	عن عمر ادرك ابابکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم کانوا اذا تضایق بهم المصلی انصرفوا و لم یصلوا علی الجنازة فی المسجد	۳۲
۷۶	عن عبدالله بن سلام لما فاتته الصلاة علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال ان سبقت بالصلاة فلم اسبق بالدعاء له	۳۲
۷۷	عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فی الرجل تفجوأ الجنازة وهو علی غیر وضوء قال یتیمم و یصلی علیها	۳۲
۷۸	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اذا فجئتك الجنازة و انت علی غیر وضوء فتیمم	۳۳
۷۹	عن عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم و صلی علیها	۳۳
۸۱	اسرعوا بالجنازة	۳۴
۸۲	ثلاث لا تؤخروهن الصلوة اذا اتت و الجنازة اذا حضرت و الایم اذا وجدت لها کفوا	۳۴
۸۳	عجلوا فانه لا ینبغی لجیفة مسلم ان یحبس بین ظهری اهله	۳۴
۸۴	اذا مات احدکم فلا تحبسوه و اسرعوا به الی قبره	۳۴
۸۵	ما من مومن یموت فیصلی علیه امته من المسلمین یبلغون ان یکونوا ثلثة صفوف الا غفرله	۳۴
۸۶	من صلی علیه ثلثه صفوف اوجب	۳۵
۸۷	من صلی علیه مائة من المسلمین غفرله	۳۵

۸۸	ما من میت یصلی علیه امة من الناس الا شفعوا فیه	۳۵
۸۹	ما من رجل یصلی علیه مائة الا غفر الله له	۳۵
۹۰	من شهد الجنازة حتی یصلی علیها فله قیراط و من شهدها حتی تدفن فله قیراطان قیل و ما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین و للمسلم اصغرهما مثل احد	۳۵
۹۱	من اتبع جنازة حتی یقضیها دفنها کتبت له ثلثة قراریط القیراط منها اعظم من جبل احد	۳۶
۹۲	جو کسی جنازہ میں اہل جنازہ کے پاس تک جائے اس کیلئے ایک قیراط ہے پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے۔	۳۶
۹۳	من غسل میتا و کفنه و حنطه و صلی علیه و لم یفش علیه ما رأی خرج من خطیئة مثل ماولدته امه	۳۶
۹۵	جب اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جاکر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں۔	۴۰
۹۶	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیه فقام رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و صفوا خلفه فکبر اربعا وهم لا یظنون الا ان جنازته بین یدیه	۴۰
۹۷	فصلینا خلفه و نحن لا نری الا ان الجنازة قدامنا	۴۰
۹۸	بعض کو ان (نجاشی) کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی۔ حضور نے جانب حبشہ نماز پڑھی۔	۴۰
۹۹	معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی۔	۴۰

marfat.com

۱۰۰ جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ۴۲
معویہ بن معویہ مزنی مدینہ میں انتقال کیا اتحب ان اطوی لك
الارض فتصل علیه قال نعم فضرب بجناحه علی الارض فرفع
له سریره فصلی علیه و خلفه صفان من الملئکة کل صف
سبعون الف ملك۔

۱۰۱ وضع جناحه الایمن علی الجبال فتواضعت ووضع جناحه الا ۴۳
یسر علی الارضین فتواضعت حتی نظرنا الی مکة و المدینة
فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و جبریل و
الملئکة۔

۱۰۲ جبریل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں ۴۳
فضرب بجناحه الارض فلم تبق شجرة و لا اکمة الا
تضعضعت و رفع له سریره حتی نظر الیه فصلی علیه

۱۰۳ هل لك ان تصلی علیه فاقبض لك الارض قال نعم فصلی علیه ۴۳

۱۰۴ لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه ۴۳
وسلم علی المنبر و کشف له مابینه و بین الشام فهو ینظر الی
معرکتهم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اخذ الرایة زید بن
حارثة فمضی حتی استشهد و صلی علیه و دعا له و قال
استغفروا له وقد دخل الجنة وهو یسعی ثم اخذ الرایة جعفر بن
ابی طالب فمضی حتی استشهد فصلی علیه رسول الله صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم و دعا له و قال استغفروا له و قد دخل
الجنة فهو یطیر بجناحین حیث شاء

۱۰۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج بهم فقال صلوا علی ۴۵
اخ لکم مات بغیر ارضکم قالوا من هو قال النجاشی

۱۰۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتاه موت النجاشی فقال ان ۴۵
اخاکم مات بغیر ارضکم فقوموا فصلوا علیه

۱۰۹	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم صل علی آل ابی اوفی	۴۵
۱۱۰	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صل علی جنازة فکانوا سبعة فجعل الصف الاول ثلثة و الثانی اثنین و الثالث واحدا	۴۶
۱۱۱	المرأة وحدها صف	۴۶
۱۱۲	المراءة وحدها تکون صفا	۴۶
۱۸۶	عن ام عطیة نهینا عن اتباع الجنائز و لم یعزم علینا	۸۱
۱۸۸	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من اوذن بجنازة فاتی اهلها فعزاهم کتب الله تعالیٰ قیراطان تبعها کتب الله قیراطین فان صلی علیها کتب الله له ثلثة قراریط فان شهد دفنها کتب الله له اربعة قراریط القیراط مثل احد	۸۲
۱۹۵	عن رحل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی جنازة فلما رجع استقبله داعی امراء ته فجاء و جئ بالطعام	۸۴
۱۱۴	الصلاة واجبة علیکم علی کل مسلم یموت برا کان او فاجرا و ان عمل الکبائر	۲۷۴
۱۱۵	صلوا علی کل میت	۲۷۴
۱۱۶	صلوا علی من قال لا اله الا الله	۲۷۴

باب ادعیة الجنازة

۱۱۸	اللّهم اغفرلحینا و میتنا و شاهدنا و غائبنا وصغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفهٗ علی الایمان اللهم لاتحرمنا اجرهٗ و لا تفتنا بعدهٗ	۵۰
۱۱۹	اللهم اغفر لهٗ و ارحمهٗ و عافهٗ واعفُ عنه و اکرم نزلهٗ و وسع مدخلهٗ و اغسلهٗ بالماء و الثلج والبرد و نقه من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس و ابدله داراً خیرا من دارهٖ و اهلاً خیراً من اهلهٖ و زوجاً خیراً من زوجهٖ و ادخله الجنة و اعذهٗ من عذاب القبر و من فتنة القبر و عذاب النار	۵۰

marfat.com

۱۲۰ االلهم عبدك و ابن امتك يشهد ان لااله الا انت وحدك ۵۰
لاشريك لك و يشهد ان محمداً عبدك و رسولك اصبح فقيرا
الى رحمتك و اصبحت غنيا عن عذابه تخلىٰ من الدنيا و اهلها
ان كان زاكيا فزكه۔ و ان كان مخطئا فاغفر له اللهم لاتحرمنا
اجره و لا تضلنا بعده

۱۲۱ اللهم هذا عبدك ابن عبد بن امتك ماض فيه حكمك خلقته و ۵۰
لم يك شيأ مذكورا نزل بك و انت خير منزول به۔ اللهم لقنه
حجته و الحقه نبيه محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و ثبته
بالقول الثابت فانه افتقر اليك و استغنيت عنه كان يشهد ان لا
اله الا الله فاغفر له ارحمه و لا تحرمنا اجره و لا تفتنا بعده اللهم
ان كان زاكيا فزكه و ان كان خاطئاً فاغفر له

۱۲۲ االلهم عبدك و ابن امتك احتاج الى رحمتك و انت غنى عن ۵۱
عذابه ان كا محسنا فزد فى احسانه و ان كا مسيئا فتجاوز عنه

۱۲۳ اللهم عبدك و ابن عبدك كان يشهد ان لا اله الا الله و ان ۵۱
محمدا عبدك و رسولك صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انت
اعلم به منا ان كان محسنا فزد فى احسانه و ان كان مسيئا
فاغفر له و لاتحرمنا اجره و لاتفتنا بعده

۱۲۴ اصبح عبدك هذا قد تخلى عن الدنيا و تركها لاهلها و افتقر ۵۱
اليك و استغنيت عنه و قد كان يشهد ان لا اله الا الله و ان
محمدا عبدك و رسولك صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، اللهم
اغفر له و تجاوز عنه و الحقه بنبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۲۵ اللهم انت ربها و انت خلقتها و انت هديتها للاسلام و انت ۵۱
قبضت روحها و انت اعلم بسرها و علانيتها جئنا شفعاء فاغفرلها
اللهم اغفر لاحواننا و اخواتنا و اصلح ذات بيننا و الف بين
قلوبنا اللهم (هذا عبدك) فلان ابن فلان و لا نعلم الاخيراً و
انت اعلم به منا فاغفر لنا وله۔ روا۔ ابونعيم عن عبدالله بن

marfat.com

الحارث بن نوفل عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلاة علی المیت اللهم اغفر الحدیث قال فقلت انا اصغر القوم فان لم اعلم خیرا قال فلاتقل الا ماتعلم

۱۲۶ اللهم ان فلان ابن فلان فی ذمتك و حبل جوارك فقه من فتنة القبر و عذاب النار و انت اهل الوفاء و الحمد اللهم فاغفر له و ارحمه انك انت الغفور الرحیم ۵۱

۱۲۷ االلهم اجرهامن الشیطن و عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها وصعد روحها و لقها منك رضوانا ۵۲

۱۲۸ اللهم انك خلقتنا و نحن عبادك انت ربنا و الیك معادنا اللهم اغفر لاولنا و اخرنا و حینا و میتنا و ذکرنا و انثانا وضعیرنا و کبیرنا و شاهدنا و غائبنا اللهم لاتحرمنا اجره و لا تفتنا بعده ۵۲

۱۲۹ اللهم یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا ارحم الراحمین یا حی یا قیوم یا بدیع السموات و الارض یا ذالجلال و الاکرام انی اسئلك بانی اشهد انك انت الله الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد، اللهم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبیك محمد نبی الرحمة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اللهم ان الکریم اذا امر بالسؤال لم یرده ابداً و قد امرتنا فدعونا و اذنت لنا فشفعنا و انت اکرم الاکرمین فشفعنا فیه و ارحمه فی وحدته و ارحمه فی وحشته و ارحمه فی غربته و ارحمه فی کربته و اعظم له اجره و نورله قبره و بیض له وجهه و برد له مضجعه و عطر له منزله و اکرم له نزلهٗ یا خیر المنزلین و یاخیر الغافرین و یاخیرالراحمین آمین آمین آمین صلّ و سلم و بارك علی سیدالشافعین محمد و اله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العٰلمین ۵۲

باب التلقین

۱۳۰ جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو ۵۵

marfat.com

تم میں ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانہ کہ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ کہے گا ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبدهٖ و رسوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نبینا و بالقرآن اماما۔

۱۳۱ جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا ۵۶
تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے یا فلان قل لا اله الا الله تین بار کہا جائے قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

۲۷۴ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے سے نزع میں ۱۱۶
فرمایا اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ماینحر جزور و یقسم لحمها حتی استأنس بکم و اعلم ماذا راجع به رسل ربی

۳۰۷ اذا مات احد من اخوانکم فسویتم التراب علیه فلیقم ۱۲۵
احدکم علی راس قبره ثم لیقل یا فلان بن فلان فانه یسمع ولا یجیب ثم یقول یا فلان بن فلانة فانه یقول ارشدنا رحمك الله و لکن لا تشعرون فلیقل اذکر ما خرجت علیه من الدنیا شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و انك رضیت بالله ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منهما بید صاحبه و یقول انطلق بنا ما تقعد عند من لقن حجته

۳۰۸ اذا سوی علی المیت قبره وانصرف الناس عنه کان یستحب ۱۲۶
ان یقال للمیت عند قبره یا فلان قل لا اله الا الله ثلث مرات یا فلان قل ربی الله و دینی الاسلام و نبیی محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

marfat.com

باب التدفين

۱۳۴ ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين ۵۷

۱۳۵ هم القوم لا يشقى بهم جليسهم ۵۷

۲۶۹ ان الميت ليتبشر بتعجيله الى المقابر ۱۱۵

۳۱۹ القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ۱۳۵

باب فى الكتابة على الكفن

۱۴۸ من كتب هذا الدعاء و جعله بين صدر الميت و كفنه فى رقعة لم ينله عذاب القبر و لا يرى منكرا ونكيرا وهو هذا لا اله الا الله و الله اكبر لا اله الا الله وحده لاشريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله و لاحول و لاقوة الا بالله العلى العظيم۔ ۶۲

۱۵۰ ان فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت عليا فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت و دعت بثياب اكفانها فلبستها و مست من الحنوط ثم امرت عليا ان لا تكشف اذا هى قبضت و ان تدرج كما هى فى اكفانها فقلت له هل علمت احدا فعل نحو ذلك قال نعم كثير بن عباس وكتب و فى اطراف اكفانه يشهد كثير بن عباس ان لا اله الا الله۔ ۶۳

باب الكفن فى ثوب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۵۱ عن سهل رضى الله تعالىٰ عنه ان امراء ة جاء ت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها اتدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بيدى فجئت لاكسوكها فاخذها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها فخرج الينا و انها ازاره فحسنها فلان فقال اكسينها ما احسنها قال القوم ما احسنت لبسها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم محتاجا اليها ثم سألته و علمت انه لا يرد قال انى و الله ما سألته لا لبسها انما سألته لتكون كفنى قال سهل فكانت كفنه۔ ۶۳

marfat.com

۱۵۲ عن ام عطية رضى الله تعالىٰ عنهما قالت دخل علينا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء و سدر واجعلن فى الآخرة كافورا او شيأ من كافور فاذا فرغتن فاذننى فلما فرغنا اذناه فالقى حقوه فقال اشعرنها اياه ۶۴

۱۵۳ عن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال لما ماتت فاطمة ام على رضى الله تعالىٰ عنها خلع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميصه و البسها اياه و اضطجع فى قبرها فلما سوى عليها التراب قال بعضهم يا رسول الله رأيناك صنعت شيأ لم تصنعه باحد قال انى البستها قميصى لتلبس من ثياب الجنة فاضطجعت معها فى قبرها لا خفف عنها من ضغطة القبر انها كانت احسن خلق الله صنيعا الى بعد ابى طالب ۶۴

۱۵۴ عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما ان عبدالله بن ابى لما توفى جاء ابنه الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله اعطنى قميصك اكفنه فيه و صل عليه و استغفرله فاعطاه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قميصه۔ ۶۵

۱۵۵ عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبدالله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفث من ريقه و البسه قميصه ۶۵

۱۵۶ حضرت امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت میں فرمایا انى صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فخرج لحاجته فتبعته بادواة فكسانى احد ثوبيه الذى جسده فخبأته لهذا اليوم و اخذ رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من اظفاره و شعره ذات يوم فاخذته فخبائته لهذا اليوم فاذا انامت فاجعل ذلك القميص دون كفنى فما يلى جسدى وخذ ذلك الشعر و الاظفار فاجعله فى فمى و على عينى و مواضع السجود منى۔ ۶۶

۱۵۷ عند على رضى الله تعالىٰ عنه مسك فاوصى ان يحنط به و قال هو فضل حنوط رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ۶۶

marfat.com

۱۵۸ قال ثابت البنانی قال لی انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه هذه شعرة من شعر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فضعها تحت لسانی قال فوضعتها تحت لسانه فدفن وهی تحت لسانه ۶۷

۱۵۹ عن انس بن مالك انه كان عنده عصية لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات فدفنت معه بين جنبيه و بين قميصه ۶۷

باب تحريم ايذاء الميت

۳۰ عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها انها رأت امراءة يكيدون راسها بمشط فقالت علام تنصون ميتكم ۱۷

۳۱ عن عائشة انها سئلت عن الميت يسرح راسه فقال علام تنصون ميتكم ۱۷

۳۲ ان كسر عظم المسلم ميتا ككسره حيا ۱۷

۳۳ لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الی ما قدموا ۱۸

۳۴ لا تذكروا اهلكاكم الا بخير ان يكونوا من اهل الجنة تأثون و ان يكونوا من اهل النار فحبسهم ماهم فيه ۱۸

۳۵ لا تسبوا الاموات فتوذوا به الاحياء ۱۸

۳۶ اذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه ۱۸

۳۷ عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا لا توذ صاحب هذا القبر ۱۸

۱۳۳ ان الميت يتاذی مما يتاذی منه الحی ۵۷

۱۳۶ لان امشی علی جمرة او سيف احب الی من ان امشی علی قبر ۵۸

۱۴۰ كسر عظم الميت و اذاه ككسره حيا و فی لفظ الميت يوذيه فی قبر ما يوذيه فی بيته ۵۸

۱۴۱ اذی المومن فی موته كاذا فی حياته ۵۹

marfat.com

۱۴۲ عن عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال رأنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جالسا علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل من علی القبر لا توذی صاحب القبر ۵۹

۲۷۷ ابو قلابہ بصری کہتے ہیں میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا وضو کیا دو رکعت نماز پڑھی پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا جب جاگا تو صاحب کو قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے لقد اذیتنی منذ اللیلة ۱۱۷

۲۷۸ ابن مینا تابعی کہتے ہیں میں مقبرے میں گیا میں دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا خدا کی قسم میں خوب جاگ رہا تھا کہ کوئی شخص قبر سے کہتا ہے قم فقد اذیتنی اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی، پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے خدا کی قسم اگر تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا۔ مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا۔ ۱۱۷

۲۷۹ قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھوں، پھر فرمایا ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا جاگتے میں سنا الیك عنی یا رجل و لا تؤذنی ۱۱۷

۲۸۰ کسر عظم المیت و اذاد ککسره حیا ۱۱۷

۲۸۱ احسنوا الکفن لا توذوا موتاکم بعویل ولا تاخیر وصیة ولا بقطیعة و عجلوا قضاء دینه واعدلوا عن جیران السوء ۱۱۸

۲۸۲ عن ابی الربیع کنت مع ابن عمر فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته فقلت لِم اسکته یا ابا عبدالرحمن قال انه یتاذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۱۱۸

۲۸۳ عن عبدالله بن مسعود رض ی الله تعالیٰ عنه انه رأی نسوة فی جنازه فقال ارجعن مازورات غیر ماجورات انکن لتفتن الاحیأ و توذین الاموات ۱۱۸

marfat.com

۲۸۴	المیت یعذب ببکاء الحی علیه	۱۱۸
۲۸۵	اذی المومن فی موته کاذاہ فی حیاته	۱۱۹
۲۸۶	(عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال) کما اکره اذی المومن فی حیاته فانی اکره اذاه بعد موته	۱۱۹
۳۱۳	المیت یوذیه فی قبره ما یوذ به فی بیته	۱۲۹
۳۲۴	حضرت فیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں اپنے ایک بیٹے کو یاد کر کے روئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا طریقہ ہے کہ دنیا میں زندگی تک تو اپنے ساتھی سے اچھا سلوک کرو اور مرے پیچھے ایذا دو، فوالذی نفس محمد بیده ان احدکم لیبکی فیستغفر له صویحبه فیا عبادالله لا تعذبوا موتاکم	۱۳۶
۱۲۲	لان اطاء علی جمرة حتی مخلص الی جلدی احب الی من ان اطاء علی قبر مسلم	۳۵۰
۱۳۳	لاتذکروا موتاکم الا بخیر فانهم قد افضوا الی ما قدموا	۳۵۲
۱۳۴	فی حدیث عبدالله بن مسعود انی اکره اذی المسلم فی مماته کما اکره اذاه فی حیاته	۳۵۳
۱۳۷	لان یجلس احدکم علی جمرة تتحرق ثیابه فتخلص الی جلده خیرله من ان یجلس علی قبر	۳۵۳

باب فی بیان سماع الاموات

۲۵۲	اذا وضعت الجنازة و احتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی و ان کانت غیر صالحة قالت یا ویلها این تذهبون بها سمع صوتها کل شیٔ الا الانسان و لو سمعه صعق	۱۱۰
۲۵۳	عن ابی هریرة مرفوعا اذا وضع المیت علی سریره، الحدیث	۱۱۰
۲۵۴	ان المیت یعرف من یغسل و یحمله و من یکفنه و من یدلیه فی حفرته	۱۱۰

marfat.com

۲۵۵ ما من میت یموت الا وهو یعرف غاسله و یناشد حامله ان ۱۱۰
کان بشر بروح و ریحان و جنة النعیم ان یعجله و ان کان بشر
ینزل من حمیم و تصلیة جحیم ان یحبسه

۲۵۶ ما من میت یوضع علی سریره فیخطی به ثلاث خطا الا تکلم ۱۱۱
بکلام یسمعه ماشأالله الا الثقلین الجن و الانس یقول یا
اخوتاه و یا حملة نعشاه لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی و لا تلعبن
بکم کما لعبت بی خلفت ما ترکت لورثتی و الدیان یوم
القیٰمة یخاصمنی و یحاسبنی و انتم تشیعونی و تدعونی۔

۲۶۰ لا یقبض المومن حتی یری البشریٰ فاذا قبض نادی فلیس فی ۱۱۲
الدار دابة صغیرة و لا کبیرة الا وهی تسمع صوته الا الثقلین
الجن و الانس تعجلوا بی الی ارحم الراحمین فاذا وضع الی
سریره قال ما ابطاء ما تمشون۔

۲۶۱ ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی یا اهلاه و یا جیراناه ۱۱۳
و یاحملة سریراه لا تغرتنکم الدنیا کما غرتنی۔

۲۶۲ اذا مات المیت فملك قابض نفسه فما من شئ الا وهویراه عند ۱۱۳
غسله و عند حمله حتی یوصله الی قبره

۲۶۳ ما من میت یموت الا وهو یعلم مایکون فی اهله بعده و انهم ۱۱۳
یغسلونه و یکفنونه لینظر الیهم

۲۶۴ ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف ۱۱۳
یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی
سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

۲۶۵ ما من میت الا وروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه و ۱۱۴
یکفنونه وهو یری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینهاهم
عن الرنة و العویل

۲۶۶ ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لیناشد بالله غاسله الا خففت ۱۱۴

marfat.com

۲۶۷	الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك	۱۱۴
۲۶۸	مامن میت یموت الا وروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره	۱۱۴
۲۷۱	ما ابالی فی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظهرانیه و الناس ینظرون	۱۱۵
۲۸۸	مامن احد یمر بقبر اخیه المومن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه الا عرفه ورد علیه السلام	۱۱۹
۲۸۹	اذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام و عرفه و اذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیه رد علیه السلام	۱۲۰
۲۹۰	قال ابورزین یا رسول الله ان طریقی علی الموتیٰ فهل من کلام اتکلم به اذا مررت علیهم قال قل السلام علیکم یا اهل القبور من المسلمین و المومنین انتم لنا سلف و نحن لکم تبع و انا ان شاء الله بکم لاحقون قال ابو رزین یا رسول الله یسمعون قال یسمعون و لکن لا یستطیعون ان یجیبوا	۱۲۰
۲۹۱	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا والذی نفسی بیده لایسلم علیهم احد الا ردوا الی یوم القیٰمة۔	۱۲۰
۲۹۶	ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا	۱۲۲
۲۹۷	ان المیت یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه مدبرین	۱۲۲
۲۹۸	ان المیت اذا دفن یسمع خفق نعالهم اذا ولوا عنه منصرفین	۱۲۲
۲۹۹	والذی نفسی بیده ان المیت اذا وضع فی قبره انه یسمع خفق نعالهم حین یؤلون عنه۔	۱۲۲
۳۰۰	فانه یسمع خفق نعالهم و نفض ایدیکم اذا ولیتم عنه مدبرین	۱۲۳
۳۰۱	عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال انه الآن یسمع خفق نعالکم۔	۱۲۳

marfat.com

۳۰۲ اطلع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی اھل القلیب فقال ۱۲۳
وجدتم ما وعد ربکم حقا فقیل لہ تدعو امواتا فقال ما انتم باسمع منھم و لکن لا یجیبون۔

۳۰۳ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یرینا مصارع ۱۲۴
اھل بدر (وساق الحدیث الی ان قال) فانطلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی اتی الیھم فقال یا فلان بن فلاں و یا فلان بن فلاں ھل وجدتم ما وعدکم اللہ و رسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا قال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجساد الا روح فیھا قال ماانتم باسمع لما اقول منھم غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علی شیأ۔

۳۰۴ ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین دن بعد اس ۱۲۴
کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا والذی نفسہ بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منھم و لکنھم لا یقدرون ان یجیبوا۔

۳۰۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یسمعون کما تسمعون ۱۲۴
و لکن لا یجیبون۔

۳۰۶ کانت امراء ۃ تقم المسجد فماتت فلم یعلم بھا النبی صلی اللہ ۱۲۵
تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرھا فقال ما ھذا القبر قالوا ام محجن قال التی کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیھا ثم قال ای العمل وجدت افضل قالوا یا رسول اللہ تسمع قال ما انتم باسمع منھا فذکر انھا اجابت ان اقم لمسجد

۳۰۹ جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر ۱۲۷
الحدیث الی ان قال) قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیثمامررت بقبر مشرك فبشرہ بالنار قال فاسلم الاعرابی بعد وقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار۔

marfat.com

۳۱۰ ان (عمر رضی الله تعالیٰ عنه) مر بالبقیع فقال السلام علیکم ۱۲۷
یااهل القبور اخبار ما عندنا ان نساء کم قد تزوجن و دیارکم
قد سکنت و اموالکم قد فرقت فاجابه هاتف یا عمر بن
الخطاب اخبار ماعندنا ان ماقدمناه فقد وجدناه و ما انفقناه
فقد ربحناه و ما خلفناه فقد خسرناه

۳۱۱ عن سعید بن المسیب قال دخلنا مقابر المدینة مع علی بن ابی ۱۲۸
طالب فنادی یا اهل القبور السلام علیکم و رحمة الله تخبرون
باخبارکم تریدون ان نخبرکم قال فسمعت صوتا و علیك
السلام و رحمة الله و برکاته یا امیرالمومنین خبرنا عما کان
بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه اما ازواجکم فقد تزوجن و
اما اموالکم فقد اقتسمت و الاولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامیٰ
و البناء الذی شیدتم فقد سکن اعداء کم فهذه اخبار ما عندنا فما
عندکم فاجابه میت فقد تخرقت الاکفان و انتثرت الشعور و
تقطعت الجلود و سالت الاحداق علی الخدود و سالت
المناخیر بالقیح و الصدید و ما قدمناه ربحناه و ما خلفناه
خسرناه و نحن مرتهنون بالاعمال۔

۳۲۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امر یوم بدر باربعةو عشرین ۱۳۸
رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث
مخبث و کان اذا ظهر علی قوم اقام بالعرصة ثلث لیال فلما کان
ببدرالیوم الثالث امر براحلته فشد علیها رحلها ثم مشی و تبعه
اصحابه و قالوا ما نری ینطلق الا لبعض حاجته حتی قام علی
شفة الرکی جعل یناديهم باسمائهم و اسماء آبائهم یا فلان بن
فلان و یا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم الله و رسوله فانا قد
وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فهل وجدتم ما وعد ربکم حقا قال
فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه یا رسول الله ما تکلم من اجساد
لا ارواح لها فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و الذی
نفس محمد بیده ما انتم باسمع لما اقول منهم قال قتادة احیاهم
الله حتی اسمعهم قوله توبیخا و تصغیرا و نقمة و حسرتا و ندما۔

marfat.com

۳۱۲ عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا امیر المومنین اس سے ۱۲۸
بہت خوش تھے دن بھر مسجد میں رہتا بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ
میں ایک عورت کا مکان تھا اس پر عاشق ہو گئی ہمیشہ اپنی طرف متوجہ
کرنا چاہتی جوان نظر نہ فرماتا، ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ
ہو لیا دروازے تک گیا جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیۃ
کریمہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان
تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی
پہنچتی ہے خدا یاد کرتے ہیں، اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں
آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر
اس کے دروازے پر ڈال دیا باپ منتظر تھا آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا
دروازے پر بیہوش پڑا پایا، گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا رات گئے
ہوش آیا باپ نے حال پوچھا کہا خیر ہے کہا بتادے ناچار قصہ کہا باپ
بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا
جنبش دی مردہ پایا رات ہی کو نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المومنین
نے خبر پائی باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی، عرض
کی یا امیر المومنین رات تھی پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر
پر تشریف لے گئے لفظ حدیث یوں ہے فقال عمر یا فلان و لمن
خاف مقام ربہ جنتن فاجابہ الفتی من داخل القبر یا عمر قد
اعطا نیھا ربی فی الجنۃ مرتین۔

باب فی الارواح

۲۳۴ ان الدنیا جنۃ الکافر و سجن المومن و انما مثل المومن حین ۹۹
تخرج نفسہ کمثل رجل کان فی السجن فاخرج منہ فجعل
یتقلب فی الارض و یفسح فیھا۔

۲۳۵ فاذا مات المومن یخلی سربہ یسرح حیث شاء ۹۹

marfat.com

۲۳۶ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے، ۹۹
ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر
دینا کہ وہاں کیا پیش آیا، کہا کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں کہا نعم اما
المومنون فان ارواحهم فی الجنة وهی تذهب حیث شاء ت۔

۲۳۷ ان ارواح المومنین فی برزخ من الارض تذهب حیث شاء ت و ۹۹
نفس الکافر فی سجین۔

۲۳۸ ان ارواح المومنین مرسلة تذهب حیث شاء ت ۱۰۰

۲۳۹ عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اذا کان یوم عید او یوم ۱۰۰
جمعة او یوم عاشوراء او لیلة النصف من الشعبان تأتی ارواح
الاموات و یقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون هل من یذکرنا
هل من احد یترحم علینا هل من احد یذکر غربتنا۔

۲۵۹ لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام فقال له ان مت قبلی ۱۱۲
فاخبرنی بما تلقی و ان مت قبلك اخبرتك۔

۳۱۶ اللهم رب الارواح الفانیة والا جساد الباليه، الحدیث و لفظه ۱۳۴
عند ابن السنی عن ابن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال کان
رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الجبانة یقول
السلام علیکم ایتها الارواح الفانیة والا بدان البالیة و العظام
النخرة التی خرجت من الدنیا وهی بالله المؤمنة اللهم ادخل
علیهم روحا منك و سلاما منا۔

۳۱۷ انما خلقتم للابد۔ ۱۳۴

۳۲۰ اذ حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش و یقول یا ۱۳۵
اهلی و یا ولدی۔

۳۲۱ اذا مات احدکم عرض علیه مقعده بالغداة و العشی ان کان ۱۳۵
من اهل الجنة فمن اهل الجنة و ان کان من اهل النار فمن اهل
النار یقال له هذا مقعدك حتی یبعث الله الیه یوم القیٰمة

marfat.com

۳۲۳ ان ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود یعرضون علی النار ۱۳۶
کل یوم مرتین تغدو وتروح الی النار فیقال یا آل فرعون هذه
ماوکم حتی تقوم الساعة۔

۳۲۹ عن خالد بن معدان قال لما انهزمت الروم یوم اجنادین انتهوا ۱۳۹
الی موضع لا یعبره الاانسان انسان فجعلت الروم تقاتل علیه
فتقدم هشام بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه فقاتلهم حتی قتل و
وقع علی تلك الثلمة فسدها فلما انتهی المسلمون الیها هابوا
ان یوطوء ها الخیل فقال عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه
ان الله قد استشهده و رفع روحه و انما هو جثه فاوطوء ه
الخیل ثم اوطاء هو وتبعه الناس حتی قطعوه۔

باب زیارة القبور

۱۶۸ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لعن زائرات القبور و ۷۵
المتخذین علیها المساجد و السراج۔

۱۹۶ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل ۸۷
عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال سلم علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

۱۹۷ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء علی ۸۷
راس کل حول فیقول سلم علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
و ابوبکر و عمر عثمان ۔

۱۹۸ انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی قبور الشهداء علی ۸۷
راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار
و الخلفاء الاربعة هکذا یفعلون۔

۲۰۲ من مرّ علی المقابر و قراء قل هو الله احد احدی عشرة مرة ثم ۸۹
وهب اجرها للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات۔

marfat.com

۲۷۰ قالت عائشة كنت ادخل بيت الذی فيه رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم و انی واضع ثوبی و اقول انما هو زوجی و ابی فلما دفن عمر فوالله ما دخلت الا و انا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر۔ ۱۱۵

۲۷۲ مایکون المیت فی قبره اذا زاره من کان یحبه فی دار الدنیا ۱۱۵

۲۷۳ ما من رجل یزور قبر اخیه و یجلس علیه الا استأنس و رد علیه حتی یقوم۔ ۱۱۶

۲۹۲ ان الموتیٰ یعلمون بزوارهم یوم الجمعة یوما قبله و یوما بعده۔ ۱۲۱

۲۹۳ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی اللهم ان عبدك و نبیك یشهد ان هٰؤلاء شهداء و انه من زارهم او سلم علیهم الی یوم القیٰمة ردوا علیه۔ ۱۲۱

۲۹۴ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی، مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا میں اپنے باپ کے پیچھے تھا جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے با آواز کہا سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا و علیك السلام یاابا عبدالله، باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تو نے جواب دیا میں نے کہا نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور کلام مذکور کا اعادہ کیا، دوبارہ ویسا ہی جواب ملا، سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا، میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر میں گر گئے۔ ۱۲۱

۲۹۵ عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت ہے، ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی، اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام و نشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف، ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔ ۱۲۲

marfat.com

۳۲۲ عن عائشة قالت قلت كيف اقول لهم يا رسول الله قال قولى ۱۳۵
السلام عليكم اهل الديار من المومنين المسلمين و يرحم الله
المستقدمين منا و المستاخرين و انا انشاء الله بكم لاحقون۔

۳۲۷ توفى عبدالرحمن بن ابى بكر رضى الله تعالىٰ عنهما بالحبشى ۱۳۷
قال فحمل الى مكة دفن فيها فلما قدمت عائشة رضى الله
تعالىٰ عنها اتت قبر عبدالرحمن بن ابى بكر فقالت

وكنا كندمانى جذيمة حقبة من الدهر حتى قيل لن يتصدعا

فلما تفرقنا كانى و مالكا لطول اجتماع لم لبت ليلة معا

ثم قالت والله لو حضرت ما دفنت الا حيث مت و لو شهدتك
ما زرتك۔

۳۳۳ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میری ہر ۱۴۱
شب نوبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر شب مقبرۂ بقیع پر
تشریف لے جاتے اور فرماتے السلام علیکم دار قوم مومنین و
اتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون و انا انشاء الله بكم لاحقون، و
لفظ النسائى مكان قوله اتاكم الى مؤجلون و انا و اياكم
متواعدون و غدا ومواكلون، ولابن ماجة من وجه آخر و اشار
اليه النسائى ايضا بعد السلام انتم لنا فرط و انا بكم لاحقون۔

باب البناء على القبور۔

۱۴۳ نهى عن التخصيص و التقصيص و عن البناء فوق القبر ۵۹

۱۴۴ عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فى مرضه الذى مات ۵۹
فيه لعن الله اليهود و النصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مسجدا
قالت ولو لا ذلك لا برزوا قبره

۱۷۲ نهى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان يقعد على القبر و ان ۷۶
يجصص و ان يبنىٰ عليه

marfat.com

باب الموت

۱۳۲ من احب لقاء الله احب الله لقاءہ و من کرہ لقاء الله کرہ الله لقاءہ ۵۷

۱۳۷ انما خلقتم للابد ۵۸

۱۳۹ حدیث میں روح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی یہ مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے ایک لنجھا کہ پاؤں نہیں رکھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے پھلوں کو دیکھتا ہے مگر ان تک جا نہیں سکتا، اتنے میں ایک اندھا آیا اس لنجھے نے اس سے کہا تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے، یوں وہ اندھا اس لنجھے کو لے گیا اور میوے کھائے۔ ۵۸

۲۵۱ ماشبهت خروج المومن من الدنیا الا مثل خروج الصبی من بطن امه من ذلك الغم و الظلمة الی روح الدنیا ۱۱۰

باب الشهید

۲۲۳ المراءة تموت بجمع شهید ۹۴

۲۵۷ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال ان الشهید اذا استشهد انزل الله تعالیٰ جسدا کاحسن جسد ثم یقال لروحه ادخلی فیه فینظر الی جسده الاول ما یفعل به و یتکلم فیظن انهم یسمعون کلامه و ینظر الیهم فیظن انهم یرونه حتی یاتیه ارواحه یعنی من الحورالعین فیذهبن به۔ ۱۱۱ —

۸ من قتل دون ماله فهو شهید ومن قتل دون دمه فهو شهید و من قتل دون دینه فهو شهید و من قتل دون اهله فهو شهید ۲۳۳

باب النوحة

۱۶۷ عن حریر بن عبدالله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه کنا نعد الاجتماع الی اهل المیت وصنعهم الطعام من النیاحة ۷۲

marfat.com

باب العيادة والتعزية

۱۸۹	من عزى مصابا فله مثل اجر صاحبه	۸۲
۱۹۰	من عزى ثكلى كسى بردا فى الجنة	۸۳
۱۹۱	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ما من مومن يعزى اخاه بمصيبة الا كساه الله تعالىٰ من حلل الكرامة يوم القيٰمة	۸۳
۱۹۲	قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لسيدتنا البتول الزهراء رضى الله تعالىٰ عنها ما اخرجك من بيتك يا فاطمة قال اتيت اهل هذا الميت فترحمت اليهم و عزيتهم بميتهم	۸۳
۱۹۳	كان نبى الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا جلس يجلس اليه نفر من اصحابه فيهم رجل له ابن صغير ففقده النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال مالى لا ارى فلانا قالوا يا رسول الله بنيه الذى رأيته هلك فلقيه النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسأله عن بنيه فاخبره انه هلك فعزاه عليه۔	۸۳
۱۹۴	لما جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قتل ابن حارثة و جعفر بن رواحة جلس يعرف فيه الحزن	۸۴

باب الزكوٰة

۳۳۴	لا زكوٰة فى مال حتى يحول عليه الحول	۱۴۵
۳۳۷	ما خالطت الصدقة او مال الزكوة مالاً الا افسدته	۱۴۷
۳۳۸	ما تلف مال فى بر ولا بحر الا بحبس الزكوٰة	۱۴۷
۳۳۹	من ادى زكوٰة ماله فقد اذهب الله شره	۱۴۷
۳۴۰	حصنوا اموالكم بالزكوٰة و داووا مرضاكم بالصدقة	۱۴۷
۳۴۱	ان تمام اسلامكم ان تودوا زكوٰة اموالكم	۱۴۸
۳۴۲	من كان يومن بالله و رسوله فليود زكوٰة ماله	۱۴۸
۳۴۳	جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوٰۃ نہ دے قیامت کے دن	۱۴۸

marfat.com

اس زرو سیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ پر داغ دیں گے جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی پھر انہیں تپا کر داغیں گے قیامت کے دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے یوہیں کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو چکے۔

۳۴۴ ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے گا اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑتا سینہ سے نکلے گا۔ ۱۴۸

۳۴۵ اور فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔ ۱۴۸

۳۴۶ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کوئی روپیہ دوسرے روپیہ پر نہ رکھا جائے نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔ ۱۴۸

۳۴۷ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدہے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق ہو کر پڑے گا پھر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اس کی تصدیق پڑھی کہ رب عزوجل فرماتا سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ۔ ۱۴۹

۳۴۸ وہ اژدہا منہ کھول کر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا وہ خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں جب دیکھے گا کہ اس اژدہا سے کہیں مفر نہیں ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔ ۱۴۹

۳۴۹ جب وہ اژدہا اس پر دوڑے گا یہ پوچھے گا تو کون ہے کہے گا میں تیرا وہ بے زکاتی مال ہوں جو چھوڑ کر مرا تھا جب یہ دیکھے گا کہ وہ پیچھا کئے ہی جا رہا ہے ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ چبائے گا پھر اس کا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ ۱۴۹

marfat.com

۳۵۰ وہ اژدہا اس کا منہ اپنے پھن میں لے کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ ۱۴۹

۳۵۱ فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو ایسے تونگروں سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔ ۱۴۹

۳۵۲ زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ ۱۵۰

۳۵۳ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور کھلانے اور اس پر گواہی کرنے والے اور اس کا کاغذ لکھنے والے زکوٰۃ نہ دینے والے ان سب کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔ ۱۵۰

۳۵۴ قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے، محتاج عرض کریں گے اے رب ہمارے انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی تمہیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا۔ ۱۵۰

۳۵۵ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (شب اسریٰ) کچھ لوگ دیکھے جن کے پیچھے غرقی لنگوٹیوں کی طرح کچھ چیتھڑے تھے اور جہنم کی آگ پتھر اور تھوہر اور سخت کڑی جلتی بدبو گھاس چوپالوں کی طرح چرتے پھرتے تھے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں عرض کہ یہ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔ ۱۵۰

۳۵۶ دو عورتیں خدمت والا میں سونے کے کنگن پہنے حاضر ہوئیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دوگی عرض کی نہ فرمایا کیا چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے عرض کی نہ، فرمایا تو زکوٰۃ دو۔ ۱۵۰

marfat.com

۳۵۷ ایک بی بی چاندی کے چھلے پہنے تھیں فرمایا ان کی زکوٰۃ دو گی انہوں نے کچھ انکار سا کیا فرمایا تو یہ ہی تجھے جہنم میں پہنچانے کو بہت ہیں۔ ۱۵۱

۳۵۸ زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں ہوگا۔ ۱۵۱

۳۵۹ دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے ان میں ایک وہ تونگر کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا۔ ۱۵۱

۳۶۴ امرنا باقام الصلاۃ ایتاء الزکوٰۃ و من لم یزك فلا صلاۃ له ۱۵۳

۳۶۵ من اقام الصلاۃ و لم یؤت الزکوٰۃ فلیس بمسلم ینفعه عمله ۱۵۳

۳۹۳ من اوکی علی ذهب او فضة و لم ینفقه فی سبیل الله کان جمرا یوم القیٰمة یکویٰ به۔ ۱۶۷

۳۹۴ کل مال ادی زکوته فلیس بکنز و ان کان مدفونا تحت الارض و کل مال لا تودی زکوٰته فهو کنز و ان کان ظاهرا ۱۶۷

۴۰۳ لما نزلت هذه الآیة والذین یکنزون الذهب و الفضة کبر ذلك علی المسلمین فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی الله انه کبر علی اصحابك هذه الآیة فقال ان الله لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم و انما فرض المواریث تکون لمن بعدکم قال و کبر عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔ ۱۷۰

۴۰۶ کان صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ینفق منه (ای مما افاء الله علی رسوله من اموال بنی النضیر) علی اهله رزق سنة ثم یجمع ما بقی منه مجمع مال الله عزوجل ۱۷۱

۴۰۷ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی اهله نفقه سنتهم من هذا المال ثم یاخذ مابقی فیجعله مجعل مال الله۔ ۱۷۱

باب حرمة الزکوٰۃ علی بنی هاشم

۳۷۲ ان الصدقة لا تنبغی لمحمد و لا لآل محمد انما هی اوساخ الناس ۱۶۰

marfat.com

۳۷۳ لا يـ اهل البيت من الصدقات شئ انما هى غسالة الا يدى ۱۶۰

۳۷۴ عن على قال قلت للعباس سل النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يستعملك الصدقات فسأله فقال ماكنت لا استعملك على غسالة ذنوب الناس ۱۶۰

۳۷۵ ان آل محمد لا يحل لهم الصدقة و ان مولىٰ القوم من انفسهم ۱۶۱

۳۷۶ كان آل محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لاتحل لهم الصدقة فجعل لهم خمس الخمس ۱۶۱

۳۸۴ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انا لاتحل لنا الصدقة ۱۶۴

۳۸۵ ان الصدقة لا تحل لنا ۱۶۴

۳۸۶ انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة ۱۶۴

۳۸۷ لايحل لكم اهل البيت من الصدقات شئ ۱۶۵

۳۸۸ لا يحل لآل محمد منهما شئ ۱۶۵

باب الصدقة

۲۰۰ عن سعد بن عبادة انه قال يا رسول الله ان ام سعد ماتت فاى الصدقة افضل قال الماء فحفر بيئرا وقال هذه لام سعد ۸۹

۲۰۴ ما على احدكم اذا اراد ان يتصدق لله صدقة تطوعا ان يجعلها عن والديه اذا كانا مسلمين فيكون لوالديه اجرها وله مثل اجورهما بعد (بغير) ان لا ينقص من اجورهما شئ ۹۰

۲۰۷ افضل الصدقة الماء ۹۱

۲۰۸ جہاں پانی نہ ملتا ہو کسی کو پانی پلانا ایک جان کو زندہ کرنے کی مثل ہے اور جہاں پانی ملتا ہو وہاں پلانا غلام کو آزاد کرنے کے مثل ہے ۹۱

۲۰۹ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تسليمه على من لقى صدقة ۹۱

۲۱۰ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تبسمك فى وجه اخيك صدقة ۹۱

marfat.com

۲۱۱	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم دل الطريقة صدقة	۹۱
۲۱۲	ارشاد الرجل فى ارض الضلال صدقة	۹۲
۲۱۳	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اسماع الاصم صدقة	۹۲
۲۱۴	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا رجل يتصدق على هذا فيصلى معه	۹۲
۲۱۶	اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها فلا ينقص من اجره شئ	۹۲
۲۱۷	من حج عن ابيه او عن امه فقد قضى عنه حجته و كان له فضل عشر حجج	۹۲
۲۲۵	اليد العليا خير من اليد السفلىٰ	۹۴
۲۳۲	ما اطعمت زوجك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة و ما اطعمت نفسك فهو لك صدقة۔	۹۵
۳۷۷	ایک بی بی انصاریہ در اقدس پر حاضر ہوئیں اور حضرت بلال کی زبانی عرض کرا بھیجا کہ ہم اپنے صدقات اپنے اقارب کو دیں حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لهما اجران اجر القرابة و اجر الصدقة	۱۶۲
۳۷۸	ان الصدقة على المسكين صدقة و على ذى الرحم اثنتان صدقة وصلة	۱۶۲
۳۷۹	يا امة محمد والذى بعثنى بالحق لا يقبل الله صدقة من رجل وله قرابة محتاجون الى صلته و يصرفها الى غيرهم والذى نفسى بيده لا ينظر الله اليه يوم القيٰمة	۱۶۲
۳۸۱	ما المعطى من سعة بافضل من الاخذ اذا كان محتاجا	۱۶۳
۳۸۲	لاتحل الصدقة لغنى ولذى مرة سوى	۱۶۳
۴۰۵	تصدقوا على اهل الاديان كلها	۱۷۲

marfat.com

۴۱۰	ہر جاندار سے بھلائی صدقہ ہے	۱۷۲
۴۶۲	صاحب نصاب کے روزے معلق رہتے ہیں جب تک یہ صدقہ ادا نہ کرے گا۔	۱۹۵
۶۹	اذ اتاه سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه فقال یا رسول الله امی ماتت فای الصدقة افضل قال سقی الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد	۴۲۵
۷۰	الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه	۴۲۵
۷۱	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل سلامی من الناس علیه صدقة کل یوم تطلع فیه الشمس تعدل بین الاثنین صدقة بینهما و تعین الرجل علی دابته فتحمل علیها او ترفع له علیها متاعه صدقة و الکلمة الطیبة صدقة و دل الطریق صدقة و تمیط الاذی عن الطریق صدقة	۴۲۵
۷۲	ما من رجل یصاب بشئ فی جسده فیتصدق به الا رفعه الله به درجة وحط عنه خطیئة	۴۲۶
۷۳	فی حدیث ابی هریرة المار کل خطوة تخطوها الی الصلاة صدقة	۴۲۶
۷۴	وجاء فی حدیث کل تکبیرة صدقة	۴۲۶
۷۵	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کل معروف صدقة	۴۲۶
۷۶	فی حدیث جابر هذا و ماانفق المسلم من نفقة علی نفسه و اهله کتب له بها صدقة	۴۲۶

باب الهدیة

۱۲۹	انی نهیت عن زبد المشرکین	۳۵۲
۱۳۰	انی لا نقبل شیأ من المشرکین	۳۵۲
۱۳۱	انی لا اقبل هدیة مشرك	۳۵۲
۴۸	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هی لها صدقة و لنا هدیة	۳۶۸

marfat.com

۶۱	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان فلانا اهدی الی ناقة فعوضته منه ست بکرات	۳۷۹
۶۶	استعمل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجلا علی الصدقة فلما قدم قال هذا لکم و هذا لی قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هلا جلس فی بیت ابیه او بیت امه فینظر ایهدی له ام لا	۳۸۱
۱	لیس لنا مثل السوء العائد فی هبته کالعائد یعود فی قیئه	۳۹۶
۲	مثل الرجل یعطی العطیة ثم یرجع فیها کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء ثم رجع فی قیئه	۳۹۶
۴	بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے نعمان کو ایک غلام ہبہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت انور میں حاضر ہوئے کہ ان کی ماں چاہتی ہیں کہ حضور ان پر گواہ ہو جائیں ارشاد فرمایا اکل بنیك نحلت مثل هذا عرض کی نہ فرمایا لا تشهدنی علی جور	۳۹۷

باب الحج

۲۰۳	من حج عن والدیه بعد وفاتهما کتب الله له عتقا من النار وکان للمحجوج عنهما اجر حجة تامة من غیر ان ینقص من اجورهما شئ	۹۰
۲۰۵	اذا حج الرجل عن والدیه تقبل منه و منهما و استبشرت ارواحها و کتب عندالله برا۔	۹۰
۲۰۶	من حج عن ابویه و لم یحجا اجزاء عنهم و بشرت ارواحهما فی السماء و کتب عندالله برا	۹۰
۲۱۵	من حج عن میت فللذی حج عنه مثل اجره	۹۲
۵۰۹	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرة فی رمضان تعدل حجة معی	۲۱۳

marfat.com

۵۲۹ جومال حرام لیکر حج کو جاتا ہے وہ نبیک کہتا ہے فرشتہ جواب دیتا ہے لا لبیک ولا سعدیک و حجک مردود علیک حتی ترد مافی یدیک ۲۲۱

۶۴ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الکعبۃ تحشر کالعروس المزفوفۃ (قال الشارح الی بعلھا) و کل من حجھا یتعلق باستارھا یسعون حولھا حتی تدخل الجنۃ فیدخلون معھا۔ ۳۲۳

۹۳ عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ الا نتخذ لک بمنی شیأ تستطل فیہ فقال یا عائشۃ انھا اناخ لمن سبق۔ ۳۴۳

باب فضائل مکۃ

۵۲۵ ما من بلد یواخذ العبد فیھا بالھمۃ قبل العمل الا مکۃ ۲۱۹

۵۲۷ عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطیئۃ اصیبھا بمکۃ اعز علی من سبعین خطیئۃ بغیرھا۔ ۲۲۰

باب فضیلۃ المدینۃ

۱۷۳ انھا طیبۃ تنفی الذنوب کما تنفی الکیر خبث الفضۃ ۷۶

۵۲۶ قال سعید بن المسیب للذی جاء من اھل المدینۃ یطلب العلم ارجع المدینۃ فانا نسمع ان ساکن مکۃ لایموت حتی یکون الحرم عندہ بمنزلۃ الحل لما یستحل من حرمھا ۲۲۰

۵۳۰ المدینۃ افضل من مکۃ ۲۲۱

۵۳۸ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جسے میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کیلئے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں۔ ۲۲۵

باب فی ماء زمزم

۱۶۲ آیۃ ما بیننا و بین المنافقین انھم لا یتضلعون من زمزم ۶۸

۵۳۳ زمزم جس مراد سے پیا جائے اسی کیلئے ہے ۲۲۴

باب فضیلۃ العرب

۴ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یجتمع فی ارض العرب دینان ۳۰۴

marfat.com

باب رؤية الهلال

۴۳۰- صوموا لرويته و افطروا لرويته ۱۷۸

۴۳۲ فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلثين ۱۷۸

۴۳۳ ان الله امده لرؤيته ۱۷۸

۴۳۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار دسوں انگشتان مبارک تین دفعہ اٹھا کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا یعنی تیس دن کا اور ایک بار دسوں انگشت مبارک تین دفعہ اٹھائیں مگر اخیر میں ایک انگشت مبارک بند فرما کر فرمایا الشهر هكذا و هكذا و هكذا یعنی ۲۹ دن کا۔ ۱۷۹

۴۳۶ لا تقدموا الشهر حتى تروا الهلال و تكملوا العدة ۱۷۹

۴۴۰ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انا امة امية لا نكتب و لا نحسب ۱۸۳

۴۴۴ من اقتراب الساعة انتفاخ الاهلة ۱۸۴

۴۴۵ من اقتراب الساعة ان يرى الهلال قبلا و يقال هو لليلتين ۱۸۴

۴۴۶ عن سعيد بن فيروز قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة قال ترأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن ليلتين قال فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث و قال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قال قلنا ليلة كذا و كذا فقال ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مده للروية فهو لليلة رأيتموه ۱۸۴

۴۴۷ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا رأى الهلال صرف وجهه عنه۔ ۱۸۸

۴۴۸ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا يا عائشة استعيذى بالله من شر هذا فان هذا هو الغاسق اذا وقب ۱۸۸

۴۴۹ صوموا لرويته و افطروا لرويته فان اغمى عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلثين۔ ۱۸۸

marfat.com

۴۵۰ انا امة امية لا نكتب و لا نحسب الشهر هكذا و هكذا و الشهر هكذا و هكذا۔ ۱۸۹

۴۵۳ احصوا هلال شعبان لرمضان۔ ۱۹۰

۴۵۴ (رویت ہلال کی دعائیں) الله اكبر الله اكبر الحمد لله لاحول و لا قوة الا بالله اللهم انى اسئلك من خير هذا الشهر و اعوذبك من شر القدر و من شر يوم المحشر۔ ۱۹۰

۴۵۵ هلال خير و رشد آمنت بالذى خلقك ۱۹۰

۴۵۶ اللهم انى اسئلك من خير هذا، اللهم انى اسئلك من خير هذا الشهر و خير القدر و اعوذبك من شره ۱۹۱

۴۵۷ اللهم اهله علينا باليمن و الايمان و السلامة و الاسلام ۱۹۱

۴۵۸ والتوفيق لما تحب و ترضى، و الكسينة و العافية و الرزق الحسن، ربى و ربك الله ۱۹۱

۴۵۹ الحمد لله الذى ذهب بشهر كذا، اسئلك من خير هذا الشهر و نوره و بركته و هداه و طهوره و معافاته، اللهم لرزقنا خيره و نصره و بركته و فتحه و نوره و نعوذبك من شر و شرما بعده مومص۔ ۱۹۱

۴۶۰ شهر ان لا ينقصان جميعا فى سنة واخدة ۱۹۱

۴۶۱ شهرا عيد لا يكونان ثمانية و خمسين يوما ۱۹۲

۴۷۱ حدیث کریب کہ انہوں نے ملک شام میں رمضان مبارک کا چاند شب جمعہ کو دیکھا پھر مدینہ طیبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آکر بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا ہم نے شب شنبہ کو دیکھا تو ہم اپنے ہی حساب سے ۳۰ پورے کریں گے۔ کریب نے کہا کیا آپ امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت و حکم پر اکتفا نہ کریں گے فرمایا لا هكذا امرنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ۱۹۹

باب الصوم

۱۹۹ صيام السب لا لك و لا عليك ۸۸

marfat.com

۴۲۳ عن ابی امامة الباهلی قال سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول بیننا انا نائم اتانی رجلان فاخذ بضبعی فاتیابی جبلا وعرا (و ساق الحدیث الی ان قال)ثم انطلق بی فاذا انا بقوم معلقین بعراقیبهم مشقة اشداقهم تسیل اشداقهم دما قال قلت من هٰؤلاء قال الذین یفطرون رمضان قبل نحلة صومهم ۱۷۵

۴۲۶ من افطر یوما من رمضان من غیر رخصة و لا مرض لم یقضه صوم الدهر کله و ان صامه ۱۷۶

۴۲۹ من تقرب فیه (الی فی شهر رمضان) بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه و من ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه ۱۷۷

۴۳۷ من صام یوم الشك فقد عصی ابا القاسم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۱۷۹

۴۶۲ کے بعد لا یصوم احد عن احد و لا یصلی احد عن احد ۱۹۵

۴۶۵ ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدرکه الفجر وهو جنب من اهله ثم یغتسل و یصوم ۱۹۶

۴۶۶ ان رجلا قال لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو واقف علی الباب و انا اسمع یا رسول الله انی اصبح جنبا و انا ارید الصیام فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا اصبح جنبا و انا ارید الصیام فاغتسل و اصوم فقال الرجل یا رسول الله انك لست مثلنا قد غفر الله لك ماتقدم و ما تاخر فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قال انی ارجو ان اکون اخشاکم لله و اعلمکم مما اتقی۔ ۱۹۶

۴۸۸ الصوم لی و انا اجزی به ۲۰۶

۴۹۵ فی رجب یوم و لیلة من صام ذلك الیوم و قام تلك اللیلة کان کمن صام الدهر مائة سنة وهو لثلث بقین من رجب وفیه بعث الله تعالیٰ محمدا صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۲۰۹

marfat.com

۴۹۶ فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة و ذلك ۲۰۹
لثلث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشر رکعة یقراء فی
کل رکعة فاتحة الکتاب و سورة من القرآن و یتشهد فی کل
رکعة و یسلم فی آخر هن ثم یقول سبحن الله و الحمد لله و
لا اله الا الله و الله اکبر مائة مرة و یستغفر مائة مرة و یصلی
علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة مرة و یدعو لنفسه
بما شأ من دنیاه او آخرته و یصبح صائما فان الله یستجیب
دعاءه کله الا ان یدعو فی معصیة۔

۴۹۷ بعثت نبیا فی السابع و العشرین من رجب من صام ذلك الیوم و ۲۱۰
دعا عند افطاره کانت کفارة عشر سنین۔

۴۹۸ من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله له صیام ستین ۲۱۰
شهرا وهو الیوم الذی هبط فیه جبریل علی محمد صلی الله
تعالیٰ علیه وسلم بالرسالة۔

۵۰۰ ما من ایام احب الی الله تعالیٰ ان تعبد له فیها من عشر ذی ۲۱۱
الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة و قیام کل لیلة منها
بقیام لیلة القدر۔

۵۰۱ سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة ۲۱۱
قال یکفر السنة الماضیة و الباقیة۔

۵۰۲ من صام یوم عرفة غفرله ذنب ستین متتابعین۔ ۲۱۱

۵۰۳ صیام یوم عرفة کصیام الف یوم۔ ۲۱۱

۵۰۴ من صام یوم عرفة غفرله سنة امامه و سنة خلفه و من صام ۲۱۲
عاشوراء غفرله سنة۔

۵۰۵ من صام یوما من المحرم فله بکل یوم ثلثون حسنة ۲۱۲

۵۰۶ افضل الصوم بعد رمضان شعبان لتعظیم رمضان ۲۱۲

۵۰۷ من صام یوم سبع و عشرین من رجب کتب الله تعالیٰ صیام ۲۱۲
ستین شهرا۔

marfat.com

۵۰۸ شش عید ولیام بیض کہ دونوں میں ہر ایک سال بھر کے روزوں کا ثواب ۲۱۲
لاتا ہے، اور روزہ دو شنبہ و روزہ پنجشنبہ و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ کہ دوزخ
سے آزاد ہیں و روزہ چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو جنت میں گوہر و یاقوت و زبر
جد کا گھر بناتے ہیں بلکہ روزہ جمعہ یعنی جب اس کے ساتھ پنجشنبہ یا شنبہ
بھی شامل ہو مروی ہوا کہ دس ہزار برس کے روزوں کے برابر ہے۔

۳۳ ان احب الصیام الی اللہ تعالیٰ صیام داؤد و احب الصلوٰۃ الی ۴۱۰
اللہ عزوجل صلوۃ داؤد۔

باب الافطار

۴۷۲ لا تزال امتی بخیر ما عجلوا الفطر و اخروا السحر ۲۰۰

۴۷۳ کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی ۲۰۰
رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات و ان لم تکن تمیرات
فحسا حسوات من ماء

۴۷۴ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک ۲۰۱
صمت و علی رزقک افطرت

۴۷۵ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا افطر قال الحمد ۲۰۳
للہ الذی اعاننی فصمت و رزقنی فافطرت

۴۷۶ اذا افطر قال اللھم لک صمنا و علی رزقک افطرنا فتقبل منا انک ۲۰۳
انت السمیع العلیم

۴۷۷ اذا افطر قال ذھب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء ۲۰۳
اللہ تعالیٰ۔

۴۷۸ ان احبی عبادی الی اعجلھم فطرا ۲۰۴

۴۷۹ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کان صائما امر ۲۰۴
رجلا فاوفی علی شئ فاذا قال غابت الشمس افطر

۴۸۰ امر رجلا یقوم علی نشز من الارض فاذا قال وجبت الشمس افطر ۲۰۴

marfat.com

۴۸۱ كانت عائشة تقول رأيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو صائم يترصد غروب الشمس بتمرة فلما توارت القاها فى فيه ۲۰۴

۴۸۹ من فطر فيه (الى فى رمضان) صائما كان مغفرة لذنوبه و عتق من النار و كان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شئ قالوا يا رسول الله ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم ۲۰۶

۴۹۰ فى رواية افرأيت من لم يكن عنده قال فقبضة من طعام قلت افرأيت ان لم تكن عنده لقمة خبز قال فمذقة من لبن قال افرأيت ان لم يكن عنده قال فشربة من ماء ۲۰۷

۴۹۱ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جاء الى سعد بن عباد فجاء بخبز وزيت فاكل ثم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم افطر عندكم الصائمون و اكل طعامكم الابرار و صلت عليكم الملئكة۔ ۲۰۷

۴۹۲ و فى لفظ افطرنا مرة مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقربوا اليه زيتا فاكل و اكلنا حتى فزغ قال اكل طعامكم الابرار وصلت عليكم الملئكة و افطر عندكم الصائمون۔ ۲۰۷

۴۹۳ اذا قرب الى احدكم طعامه وهو صائم فليقل بسم الله و الحمد لله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت و عليك توكلت سبحنك و بحمدك تقبل منى انك انت السميع العليم۔ ۲۰۸

۴۹۴ كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا افطر قال بسم الله اللهم لك صمت و على رزقك افطرت۔ ۲۰۸

باب الاضحية

۲۲۰ ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ضحى بكبشين املحين احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۹۳

۲۲۱ زاد ابن ماجة ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ و ذبح الآخر عن محمد و آل محمد۔ ۹۳

marfat.com

۲۲۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند التضحیة اللهم لك و منك عن محمد و امته	۹۳
۴۴۳	عهد الینا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان ننسك للروية فان لم نره و شهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما۔	۱۸۴
۴۹۹	ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله تعالیٰ من هذه الایام (العشر) قالوا یا رسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه و ماله ثم لم یرجع من ذلك بشئ۔	۲۱۰
۱۴۲	من كان له سعة و لم یضح فلا یقربن مصلانا۔	۳۵۵
۲۴	ذبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوم الذبح كبشین اقرنین املحین موجوئین فلما وجههما قال انی وجهت وجهی للذی فطر السموات و الارض	۴۰۵
۲۵	ضحی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بكبشین املحین فرأیته واضعا قدمه علی صفاحهما یسمی و یكبر فذبحهما بیده	۴۰۵
۳۹	قال اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا رسول الله ماهذه الاضاحی قال سنة ابیكم ابراهیم علیه الصلاة و السلام قالوا فما فیها یا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف یا رسول الله قال بكل شعرة من الصوف حسنة۔	۴۱۴
۴۶	ضحی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نسائه بالبقر	۴۱۹
۴۷	امرنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نشترك فی الابل و البقر كل سبعة منافی بدنة۔	۴۱۹
۴۸	اشتركنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة فقال رجل لجابر ایشترك فی البقر ما یشترك فی الجزور فقال ما هی الا من البدن۔	۴۱۹
۴۹	قال كنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن سبعة۔	۴۱۹

marfat.com

۵۵	نهی ان یضحی بالشرقاء و المقابلة و المدابرة و الخرقاء	۴۲۰
۵۶	عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان نستشرف العین و الاذن۔	۴۲۱
۵۷	انه قال استشرفوا العین و الاذن۔	۴۲۱
۵۸	عن عائشة قالت قالوا یا رسول الله ان الناس یتخذون الا سقیة من ضحایاهم و یحملون فیها الودك فقال و ماذاك قالوا نهیت ان توکل لحوم الاضاحی بعد ثلث قال انما نهیتکم من اجل الدافة فکلوا و ادخروا و تصدقوا۔	۴۲۱
۵۹	قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم انا کنا نهیناکم عن لحومها ان تاکلوها فوق ثلث لکی تسعکم جاء الله بالسعة فکلوا و ادخروا و اتجروا الا و ان هذا الایام ایام اکل و شرف و ذکر الله عزوجل۔	۴۲۳
۶۰	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلوا و ادخروا و تصدقوا۔	۴۲۳
۶۳	فی حدیث سلمة بن الاکوع کلوا و اطعموا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۴	من حدیث بریدة رضی الله تعالیٰ عنه کلوا ما بداء لکم و اطعموا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۵	من روایة ابی سعید الخدری کلوا و اطعموا و احبسوا و ادخروا۔	۴۲۴
۶۶	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من باع جلد اضحیة فلا اضحیة له۔	۴۲۴
۷۷	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اهدی عام الحدیبیة جملا کان لابی جهل فی راسه برة من فضة و فی روایة من ذهب یغیظ بذلك المشرکین۔	۴۲۷
۷۸	عن علی امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اتصدق بجلال البدن التی نحرت و بجلودها۔	۴۲۷

marfat.com

۷۹ عن علی، امرنی فقسمت لحومها ثم امرنی فقسمت جلالها و جلودها۔ ۴۲۷

۸۰ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها۔ ۴۲۸

۸۱ اهدی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ثم امرنی بجلالها فقسمتها ثم بجلودها فقسمتها۔ ۴۲۸

۸۲ امرنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی بدنه و ان اتصدق لحومها و جلودها و اجلتها۔ ۴۲۸

۸۳ عن نافع ان عبدالله بن عمر کان یجلل بدنة القباطی و الانماط و الجلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔ ۴۲۸

۸۴ مالك انه سأل عبدالله بن دینار ماکان عبدالله بن عمر یصنع بجلال بدنه حین کسیت الکعبة هذه الکسوة قال کان یتصدق بها۔ ۴۲۸

۸۵ ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه الانماط و البرود و الحبر حتی یخرج من المدینة ینزعها فیطویها حتی یکون یوم عرفة فیلسبها ایاها حتی ینحرها ثم یتصدق بها قال نافع و ربما دفعها الی بنی شیبة۔ ۴۲۹

۸۶ خطبۂ حجة الوداع ہے کہ حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے دہم ذی الحجه کو ارشاد فرمایا الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات و الارض و فیه قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای شهر هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس ذو الحجة قال فای یوم هذا قلنا الله و رسوله اعلم قال الیس یوم النحر۔ ۴۲۹

۸۷ عن زیاد بن جبیر رأیت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنته ینحرها قال ابعثها قیاما مقیده سنة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۴۳۰

marfat.com

باب العقيقة

۸۸ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عق عن الحسن و الحسین رضی الله تعالیٰ عنهما کبشا کبشا۔ ۴۳۰

۸۹ الغلام مرتهن بعقیقته۔ ۴۳۰

باب الذبح

۸۸ لعن الله من ذبح لغیر الله ۳۴۱

۸۹ من ذبح لضیفه ذبیحة کانت فدائه من النار ۳۴۱

۳۰ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الذکاة ما بین اللبة و اللحیین ۴۰۶

۴۴ انهر الدم بما شئت و اذکر اسم الله ۴۱۸

۴۵ کل ما فری الاوداج ۴۱۸

باب الدین یسر

۳ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الدین النصح لکل مسلم ۳۰۴

۹۶ الدین النصیحة لله و لکتابه و لرسوله و لائمة المسلمین و عامتهم ۳۴۳

۵ یسروا ولا تعسروا و بشروا ولاتنفروا۔ ۳۹۷

باب الضلالة والبدعة

۴۰ من دعا الی ضلالة ان علیه من الا ثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذلك من آثامهم شیأ ۲۰

۴۳ ایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم ۲۴۷

۵۱ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام ۲۴۹

۵۲ لا تقولوا للمنافق یا سید فانه ان یکن سیدا فقد استخطتم ربکم عزوجل ۲۴۹

۵۳ اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربه ۲۴۹

marfat.com

۵۵	اصحاب البدع كلاب اهل النار	۲۵۰
۵۶	اهل البدع كلاب اهل النار	۲۵۰
۵۷	اهل البدع شر الخلق و الخليقة	۲۵۰
۵۸	لا تجالسوهم و لا تشاربوهم و لا تواكلوهم و لا تناكحوهم	۲۵۰
۲۲	لاتجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و اذا مرضوا فلا تعدوهم و اذا ماتوا فلا تشهدوهم ولا تصلوا عليهم و لا تصلوا معهم	۳۱۴
۲۳	من احب قوما حشره الله معهم	۳۱۴
۲۴	من هو الكفرة فهو معهم	۳۱۴
۲۵	سيأتى قوم لهم نبز يقال لهم الرافضة يطعنون السلف و لا يشهدون جمعة و لا جماعة فلا تجالسوهم و لا تواكلوهم و لا تشاربوهم و لا تناكحوهم و اذا مرضوا فلا ودوهم و اذا ما توا فلا تشهدوهم و لا تصلوا سليهم و لا تصلوا معهم۔	۳۱۵
۵۵	من سن فى الاسلام سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيٰمة لا ينقص من اوزارهم شأ	۳۲۱

باب الكفر

۱۱۳	الدواين ثلثة فديران لا يغفر الله منه شيأ و ديوان لا يعبأ الله منه شيأ و ديوان لا يترك الله منه شيأ فاما الديوان الذى لايغفر الله منه شيأ فالاشراك بالله و اما الديوان الذى لا يعبأ الله منه فظلم العبد نفسه فيما بينه و بين ربه من صوم يوم تركه او صلاة تركها فان الله تعالىٰ يغفرذلك ان شاء و يتجاوز و اما الديوان الذى لا يترك الله منه شيأ فمظالم العبد بينهم القصاص لا محالة۔	۴۶
۳۹	ايما امراء قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما زاد مسلم ان كان كما قال و الا رجعت عليه۔	۲۴۶
۴۰	عن ابى زر، ليس من دعا رجلا بالكفر او قال عدوالله و ليس كذلك الاعاد عليه۔	۲۴۶

marfat.com

۶	ایما امرئ قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما فان کان کما قال و الارجعت علیه	۳۰۷
۸۱	انی اشهد عدد تراب الدنیا ان مسیلمة کذاب	۳۳۷

باب البیوع

۴۰۴	ما من عبد یبیع تالدا الا سلط الله علیه تالفا	۱۷۱
۴۰۵	من باع عقر من غیر ضرورة سلط الله علی ثمنها تالفا یتلفه	۱۷۱
۱	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع العربان	۳۵۸
۲	نهی عن بیع ما لیس عند الانسان و رخص فی السلم	۳۵۸
۳	نهی عن بیع ما لیس عنده و عن بیع و شرط	۳۵۸
۴	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن سوم الرجل علی سوم اخیه	۳۵۸
۶	عن جابر قال غدوت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و انا علی ناضح قد اعی فلا یکارد یسیر فتلاحق بی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ما لبعیرك فقلت قد اعی فتخلف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فزجره فدعا له فما زال بین یدی الابل قدامها یسیر فقال لی کیف تری بعیرك فقلت بخیر قد اصابته برکتك فقال افتبیعه باوقیه فبعته علی ان لی فقار ظهره الی المدینة فلما قدم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة غدوت علیه بالبعیر فاعطانی ثمنه و رده علی۔	۳۵۹
۷	قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔	۳۶۰
۸	لا تاخد الا سلمك او راس مالك	۳۶۰
۴۱	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور قیمت کی چاندی وزن کرنے والے سے فرمایا زن و ارجح	۳۶۶
۵۱	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن بیع الکائی بالکائی	۳۷۳

marfat.com

۵۲	اذا اختلف هذا الاصناف فبیعوا کیف شئتم	۳۷۳
۵۴	قال علیه الصلوٰة و السلام اذا تبایعتم بالعینة و اتبعتم اذناب البقر ذللتم و ظهر علیکم عدو کم۔	۳۷۳
۵۸	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم للوزان فی ثمن سراویل اشتراها زن و ارجح	۳۷۵
۷۷	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا هاء و هاء۔	۳۸۴
۶	ثلثلة انا خصمهم یوم القیٰمة و من کنت خصمه خصمته رجل اعطی بی ثم غدر و رجل باع حرا و اکل ثمنه و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منه و لم یوفه اجره	۳۹۷
۹	نهی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من بیع الشرط	۴۰۱
۱۵	من لم یزر المخابرة فلیوذن بحرب من الله و رسوله	۴۰۲
۲۱	اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة۔	۴۰۴

باب الربوا

۳۶۷	زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سود کی بعض صورتیں حلال بتاتے تھے یہاں تک کہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ زید کو خبر دیدو کہ اگر وہ اس قول سے باز نہ آئے تو انہوں نے جو حج و جہاد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب کیا اللہ تعالیٰ اسے باطل فرمادے گا۔	۱۵۶
۳۷۰	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر عامل بنا کر بھیجا وہ عمدہ خرمے وہاں سے لائے، فرمایا کیا خیبر کے سب خرمے ایسے ہی ہیں عرض کی نہیں یارسول اللہ واللہ کہ ہم چھ سیر خرموں کے بدلے یہ خرمے تین سیر اور نو سیر دے کر اس کے چھ سیر خریدتے ہیں فرمایا لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدارهم جنیبا۔	۱۵۷

marfat.com

۱۵۷ ۳	بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی چھوہارے کہ عمدہ قسم ہیں خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر لائے فرمایا یہ کہاں سے آئے عرض کی ہمارے پاس ناقص چھوہارے تھے ان کے چھ سیر دے کر یہ تین سیر لئے فرمایا اوہ عین الربا عین الربا لا تفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر بہ۔	۱۵۷
۱۵	کل قرض جر منفعة فهو ربا	۳۶۱
۱۶	لعن الله آكل الربا و موكله و كاتبه و شاهده	۳۶۱
۱۷	لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و كاتبه و شاهديه و قال هم سواء	۳۶۱
۱۸	من اكل درهما من ربوا فهو مثل ثلث و ثلثين زنية و من نبت لحمه من سحت فالنار اولى به۔	۳۶۲
۱۹	لدرهم يصيبه الرجل من الربا اعظم عندالله من ثلثة و ثلثين زنية يزنيها فى الاسلام	۳۶۲
۲۰	درهم ربا ياكله الرجل وهو يعلم اشد عندالله من ستة و ثلثين زنية۔	۳۶۲
۲۱	ان الدرهم يصيبه الرجل من الربا اعظم عندالله فى الخطيئة من ست و ثلثين زنية يزنيها الرجل	۳۶۲
۲۲	لدرهم ربا اشد جرما عندالله من سبعة و ثلثين زنية۔	۳۶۲
۲۳	الربا سبعون حوبا ايسرها كالذى ينكح امه	۳۶۳
۲۴	ان الربا ابواب الباب منه عدل بسبعين حوبا ادناها فجرة كاضطجاع الرجل مع امه۔	۳۶۳
۲۵	الربا احد و سبعون بابا او قال ثلثة و سبعون حوبا ادونها مثل اتيان الرجل امه۔	۳۶۳
۲۶	الربا اثنان و سبعون بابا ادناهن مثل اتيان الرجل امه۔	۳۶۳

marfat.com

۲۷	ان ابواب الربا اثنان و سبعون حوبا ادناها کالذی یأتی امه فی الاسلام۔	۳۶۳
۲۸	الربا ثلث و سبعون بابا ایسرها مثل ان ینکح الرجل امه۔	۳۶۴
۲۹	الربا نیف و سبعون بابا اهونهن بابا مثل من اتی فی الاسلام و درهم من ربا اشد من خمسة و ثلثین زنیة۔	۳۶۴
۳۰	الربا سبعون بأبا اهونها مثل نکاح الرجل امه۔	۳۶۴
۳۱	الربا اثنان و سبعون حوبا اصغرها کمن اتی امه فی الاسلام و درهم من الربا اشد من بضع و ثلثین زنیة۔	۳۶۴
۳۲	الربا ثلث و سبعون حوبا ادناها حوبا کمن اتی امه فی الاسلام و درهم من الربا کبضع و ثلثین زنیة۔	۳۶۴
۳۳	کعب احبار فرماتے ہیں لان ازنی ثلثا و ثلثین زنیة احب الی من آکل درهما ربا یعلم الله انی اکلته من ربا۔	۳۶۵
۴۲	الربا ثلثة و سبعون حوبا ایسرهن کان یقع الرجل علی امه۔	۳۶۶
۴۳	من اکل درهم ربا وهو یعلم کان کمن زنی بامه ستا و ثلثین مرة۔	۳۶۷
۵۵	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المغبون لا محمود و لا ماجور	۳۷۴
۵۹	جاء بلال الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بتمر برنی فقال له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من این هذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منه صاعین بصاع فقال اوّه عین الربا عین الربا لاتفعل و لکن اذا اردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشتر به	۳۷۵
۶۰	ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاء ه بتمر جنیب فقال اکل تمر خیبر هکذا قال لا والله یا رسول الله انا لنا خذ الصاع من هذا بالصاعین بالثلث فقال لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنیبا۔	۳۷۵
۸۴	لعن الله الراشی و المرتشی و الرائش الذی یمشی بینهما۔	۳۸۶

marfat.com

باب الدین

۸۰	من نفس عن غریمه او محی عنه کان فی ظل العرش یوم القیٰمة	۲۵۹
۸۱	اگلی امتوں میں ایک گنہگار آدمی اپنے مدیونوں سے درگزر کیا کرتا تھا جب وہ مرا اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہوں سے درگزر فرمائی اور اسے جنت میں جگہ بخشی، مولیٰ تعالیٰ نے فرمایا جب یہ اپنے مدیون سے درگزر کرتا تھا تو مجھے زیادہ لائق ہے کہ درگزر فرماؤں۔	۲۵۹
۳۴	من اخذ اموال الناس یرید اداء ها ادی الله عنه و من اخذ یریدا تلافها اتلفه الله۔	۳۶۵
۳۵	من ادان دینا ینوی قضاء ه اداه الله عنه یوم القیٰمة	۳۶۵
۳۶	من حمل من امتی دینا ثم جهد فی قضائه ثم مات قبل ان یقضیه فاناولیه	۳۶۵
۳۷	من داین بدین و فی نفسه وفاء ه ثم مات تجاوز الله عنه و ارضی غریمه بما شاء۔	۳۶۵
۳۸	لیس لنا من غشنا۔	۳۶۶
۳۹	لیس منا من غش مسلما او ضره او ما کره۔	۳۶۶
۴۵	عن جابر بن عبدالله قال اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کان لی علیه دین فقضانی و زادنی	۳۶۷
۴۶	کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء یتقاضاه فقال اعطوه فطلبوا سنة فلم یجدوا الا سنافوقها فقال اعطوه فقال اوفیتنی اوفاك الله فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان خیر کم احسنکم قضاء۔	۳۶۷
۴۷	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لوزان زن و ارجح	۳۶۸

باب اداء القرض

۱۳	قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الید ما اخذت حتی تودیه (فی روایة حتی تردها)	۱۰

marfat.com

۴۶۴ فدین اللہ احق ان یرضیٰ۔ ۱۹۶

باب المیراث

۶۶ لانورث ما ترکناہ صدقة ۲۹

۶۷ فاذا مت فھو الی ولی الامر من بعدی ۳۰

۴۰۸ انک ان تذرو رثتک اغنیاء خیر من ان تذرھم عالة یتکففون الناس۔ ۱۷۲

۱۰۵ من فرعن میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنة ۳۴۶

باب التوکل

۳۹۰ توفیٰ رجل من اھل الصفة فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیة ثم توفی آخر فوجد فی مئزرہ دینار ان فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیتان۔ ۱۶۶

۳۹۱ توفی رجل من اھل الصفة فوجدوا فی شملتہ دینارین فذکروا ذلک للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال کیتان۔ ۱۶۷

۳۹۲ من سلمة بن الاکوع کنت جالسا عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتی بجنازة فقال ھل ترک شیأ قالوا نعم ثلثة دنانیر فقال باصابعہ ثلث کیات۔ ۱۶۷

۳۹۵ من رزق فی شئ فلیلزمہ۔ ۱۶۸

۳۹۸ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کچھ خرمے جمع دیکھے فرمایا یہ کیا ہے عرض کی شئ ادخرتہ لغد اور ایک روایت ہے اعددت ذلک لا ضیافک، فرمایا اما تخشی ان یکون لک دخان فی نار جھنم انفق یا بلال و لا تخش من ذوی العرش اقلالا۔ ۱۶۸

marfat.com

۳۹۹ ایک بار انہیں بلال سے فرمایا اے بلال فقیر مرنا اور غنی ہو کر نہ مرنا ۱۶۹
عرض کی اس کی کیا سبیل ہے، فرمایا جو ملے نہ چھپانا اور جو مانگا جائے منع
نہ کرنا عرض کی کہ ایسا کیوں کر کروں فرمایا هو ذاك او النار۔

۴۰۰ كن فی الدنیا كانك غریب او عابر سبیل و عد نفسك فی ۱۶۹
اصحاب القبور اذا اصبحت فلا تحدث نفسك بالمساء و اذا
امسیت فلا تحدث نفسك بالصباح۔

۴۰۱ اسامہ بن زید نے ایک مہینے کے وعدے پر ایک کنیز سو دینار کو خریدی ۱۶۹
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا الا تعجبون من اسامة
المشتری الی شهر ان اسامة تطویل الامل والذی نفسی بیده
ماطرفت عیناای الا وظننت ان شفری لا یلتقیان حتی یقبض الله
روحی ولا رفعت قدحا الی فی فظننت انی واضعه حتی اقبض و
لا لقمت لقمة الا ظننت انی لا اسیغها حتی اغص بها الموت و
الذی نفسی بیده ان ما توعدون لآت و ما انتم بمعجزین۔

۴۰۲ ایها الناس الا تستحیون، حاضرین نے عرض کی یارسول اللہ کس ۱۷۰
بات سے فرمایا تجمعون ما لاتاکلون و ینون مالا تعمرون و
تاملون مالا تدرکون الا تستحیون من ذلك۔

۴۱۱ عبداللہ بن عمر کو دیوار پر کھپکل اور ٹٹی درست کرتے دیکھا فرمایا اے ۱۷۲
عبداللہ کیا ہے عرض کی اسے درست کرتا ہوں، فرمایا الامر اسرع
من ذلك۔

۴۱۲ ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گردن مبارک پر ۱۷۳
دست اقدس رکھ کر فرمایا هذا ابن آدم و هذا اجله، پھر دست انور
پھیلا کر فرمایا وثم امله و ثم امله۔

۴۱۳ من الدنیا دار من لا دار له ولها یجمع من لا عقل له۔ ۱۷۳

۴۱۴ من کنز دنیا یرید حیاة باقیة فان الحیاة یبدالله الا و انی لا اکنز ۱۷۳
دینارا و لا درهما ولا اخباء رزقا لغد

marfat.com

۴۱۶	ایک بار خادمہ نے پرند کا گوشت کہ آج تناول تو فرمایا تھا بچا ہوا دوسرے دن حاضر کیا فرمایا الم انهك ان ترفعی شیأ لغد فان الله یاتی برزق غد۔	۱۷۳
۹۹	من استغنی بالله اغناه الله و من استعف اعفه الله	۳۴۴
۱۰۰	رب متخوض فیما شأت نفسه من مال الله و رسوله لیس له یوم القیٰمة الا النار۔	۳۴۵

باب الکسب

۱۶	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اطیب ما اکل الرجل من کسبه و ان ولده من کسبه	۴۰۳

باب الحلال والحرام

۶	لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه	۲۳۲
۳۰	یحرم من الرضاعة ما یحرم من الولادة	۲۳۹
۳۲	عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لا یحرم الحرام و الحلال	۲۴۲
۱۰	لا یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفسه	۳۶۰
۱۱	لا یحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ماحرم الله من مال المسلم علی المسلم	۳۶۰
۱۹	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لایحل لمسلم ان یاخذ عصا اخیه بغیر طیب نفس منه قال ذلك لشدة ما حرم الله من مال المسلم علی المسلم	۴۰۳
۳۱	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا المرارة و المثانة و الحیاء و الذکر والانثیین و الغدة و الدم و کان احب الشاة الیه مقدمها۔	۴۰۶

marfat.com

۳۲ قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة وهم یحبون اسنمة الابل و یقطعون الیات الغنم فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما یقطع من البهیمة وهی حیة فهو میتة۔ ۴۰۷

۳۶ نهی علیه افضل الصلاة و السلام یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة۔ ۴۱۱

۳۷ نهی اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۴۱۱

۳۸ عن عمرة بنت ابی طبیخ قالت خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بفقیز حنطة فوضعناها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب فمر بنا علی رضی الله تعالیٰ عنه فقال بکم اخذت قالت فاخبرته فقال ماطیبه و ارخصه و اوسعه للعیال۔ ۴۱۱

باب النهی عن السوال

۱۸۷ ان الله کره لکم ثلثا قیل و قال و کثرة السوال و اضاعة المال ۸۲

۳۸۰ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ عطا بھیجی انہوں نے واپس حاضر کی کہ حضور نے ہمیں حکم دیا تھا کہ کسی سے کچھ نہ لینے میں بھلائی ہے فرمایا یہ بحالت سوال ہے اور جو بے سوال آئے تو وہ ایک رزق ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے تجھے بھیجا امیر المومنین نے عرض کی واللہ اب کسی سے کچھ سوال نہ کروں گا اور بے سوال جو چیز آئے گی لے لوں گا۔ ۱۶۳

۳۸۳ من سأل الناس وله ما یغنیه جاء یوم القیٰمة و مسئلته فی وجهه خموش۔ ۱۶۴

۳۹۶ من سأل الناس اموالهم مکثرا فانما یسأل جمر جهنم فلیقل منه او یستکثر۔ ۱۶۸

۳۹۷ من سأل من غیر فقر فانما یاکل الحمر۔ ۱۶۸

۳ اذا جاء ك من هذا المال شئ و انت غیر مشرف ولا سائل فخذه فتموله فان شئت کله و ان شئت تصدق به و مالا فلا تتبعه نفسك۔ ۳۹۶

marfat.com

باب فی اللہ عزوجل

۱۹	انت الاول فلیس قبلك شیٔ و انت الآخر فلیس بعدك شیٔ	۳۱۲
۲۰	عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان یدعو بھو لاء الکلمات اللھم انت الاول فلا شیٔ قبلك و انت الاخر فلا شیٔ بعدك	۳۱۳
۲۹	اصدق کلمۃ قالھا الشاعر کلمۃ لبید۔ الا کل شیٔ ما خلا اللہ باطل	۳۱۶
۴۰	استحیی من اللہ استحیاء ك من رجلین من صالحی عشیرتك	۳۱۸
۴۲	اللھم انت الصاحب فی السفر و الخلیفۃ فی المال والاھل والولد	۳۱۸
۸۴	الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ماکان منھا للہ عزوجل	۳۴۰
۸۶	الدنیا ملعونۃ و ملعون مافیھا الا ما ابتغی بہ وجہ اللہ تعالیٰ	۳۴۱
۱۲۶	ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم۔	۳۵۱
۴۰	ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب	۳۶۶

باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۲۰	انما انا لکم بمنزلۃ الوالد اعلمکم	۲۳۶
۱۰	ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کرتی ہیں اری ربك یسارع فی ھواك	۳۰۹
۱۱	حدیث روز محشر میں ہے رب عزوجل اولین و آخرین کو جمع کر کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمائے گا کلھم یطلبون رضائی و انا اطلب رضاك یامحمد	۳۰۹
۳۳	یا جابر ان اللہ خلق قبل الاشیاء نور نبیك	۳۱۶
۳۴	رب عزوجل نے نور اقدس کی نسبت فرمایا کہ اسے اصلاب طیبہ و ارحام طاہرہ میں رکھوں گا۔	۳۱۷

marfat.com

۳۵	انی لا انسی و لکن انسی لیستن بی۔	۳۱۷
۳۶	شیخ الانبیاء خلیل کبریا علیہ الصلاۃ والثناء نے شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خطبہ فضائل سن کر تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا بهذا فضلکم محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم	۳۱۷
۴۱	ما احتلم نبی قط و انما الاحتلام من الشیطان	۳۱۸
۴۵	حدیث میں ہے۔ لست کاحدکم انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی	۳۱۹
۵۲	خلقت الخلق لاعرفهم کرامتك و منزلتك عندی ولولاك ما خلقت الدنیا	۳۲۱
۶۱	انما انا قاسم والله المعطی	۳۲۳
۶۶	روی ابن المبارك عن عائشة انها قالت ذکروا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و کعب الاحبار حاضر فقال کعب الاحبار ہر روز ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اس کے گرد حاضر رہ کر صلاۃ و سلام عرض کرتے رہتے ہیں یوہیں ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں حتی اذا انشقت عنه الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکة یزفونه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۲۴
۶۷	ما ینقم ابن جمیل الا انه کان فقیرا فاغناه الله و رسوله	۳۲۵
۷۰	انی و ان داعبتکم فلااقول الا حقا۔	۳۲۹
۷۹	ما من شئ الا یعلم انی برسول الله الا کفرة الجن و الانس	۳۳۶
۱۲۸	جعلت لی الارض مسجد او طهورا فایما رجل من امتی ادرکته الصلوة فلیصل	۳۵۲

باب حیاة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۳۸	ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء	۲۰

marfat.com

۳۰ ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی الله حی یرزق ۳۱۶

۳۱ الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون۔ ۳۱۶

باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۹ من صلی علی روح محمد فی الارواح و علی جسده فی ۷۷
الاجساد و علی قبره فی القبور رأنی فی منامه و من رأنی فی
منامه رأنی یوم القیٰمة شفعت له و من شفعت له شرب من
حوضی و حرم الله جسده علی النار۔

۲۴۰ لله تعالیٰ ملکا اعطاه اسماع الخلائق (زاد الطبرانی کلها) قائم ۱۰۷
علی قبری (زاد الی یوم القیٰمة) فما من احد یصلی علی صلاة
الا بلغنیها

۲۴۱ کثروا الصلاة علی فان الله تعالیٰ وکل لی ملکا عند قبری فاذا ۱۰۷
صلی علی رجل من امتی قال لی ذلك الملك یامحمد ان فلان
بن فلان یصلی علیك الساعة۔

۳۲۵ اکثروا علی من الصلاة فیه فان صلاتکم معروضة علی قالوا یا ۱۳۶
رسول الله و کیف تعرض صلاتنا علیك و قد ارمت یا رسول
الله قال ان الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء۔

۳۲۶ اکثروا الصلاة علی یوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملئکة و ۱۳۷
ان احدا لم یصل علی الاعرضت علی صلاته حتی یفرغ منها۔
ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلت و بعد الموت قال ان
الله حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی الله حی
یرزق ۔

۵۳۲ (درودپاک کی نسبت) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ۲۲۴
اذا یکفی همك و یغفرلك ذنبك۔

باب ختم النبوة

۱۳ انه سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی و انا ۳۱۱
خاتم النبین لا نبی بعدی

marfat.com

۱۴	فی امتی کذابون و دجالون سبعة و عشرون منهم اربعة نسوة و انی خاتم النبین لا نبی بعدی۔	۳۱۱
۱۵	مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها و احسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔	۳۱۱
۱۶	مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنی دارا فاتمها الا لبنة واحدة فجئت انا و اتممت تلك اللبنة۔	۳۱۲
۱۷	مثلی فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فاحسنها و اکملها و اجملها و ترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان و یعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔	۳۱۲
۱۸	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا فانا اللبنة و انا خاتم النبیین	۳۱۲

باب الشفاعة

۶۴	اعطیت شفاعة (هذا فی حدیث) اعطیت خمسا لم یعطهن احد من الانبیاء قبلی	۲۹
۶۵	اذا کان یوم القیٰمة کنت امام النبیین و خطیبهم و صاحب شفاعتهم غیر فخر	۲۹
۳۱۴	شفاعتی یوم القیٰمة حق فمن لم یومن بها لم یکن من اهلها۔	۱۲۹

باب فضائل القرآن

۴۳۱	من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطاء	۱۷۸
۱۶۵	من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوء مقعده من النار۔	۲۹۴
۶۲	لکل شئ عروس و عروس القرآن الرحمٰن	۳۲۳
۷۲	حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا۔	۳۲۹

marfat.com

۷۳ تسعة من اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقولون من قال القرآن مخلوق فهو كافر ۳۳۰

۷۴ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انه يقتل ولا يستتاب۔ ۳۳۰

۸۳ ان من اجلال الله اكرام ذى الشيبة المسلم و حامل القرآن غير الغالى فيه و الجافى عنه و اكرام ذى السلطان المقسط۔ ۳۴۰

۱۴ تعلیم قرآن پر عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کمان بھیجی گئی انہوں نے خیال کیا یہ کوئی مال نہیں اور جہاد میں کام دے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی فرمایا ان اردت ان يطوقك الله طوقا من نار فاقبلها۔ ۴۰۲

۴۲ طيبوا افواهكم فانها طرق القرآن ۴۱۸

باب حامل القرآن

۱۶۵ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحى الله الى الارض ان لا تاكلى لحمه فتقول الارض اى رب كيف اكل لحمه و كلامك فى جوفه۔ ۶۸

باب فضيلة العلم والعلماء

۳۹ ذنب العالم واحد و ذنب الجاهل ذنبان قيل و لم يارسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم العالم يعذب على ركوبه الذنب و الجاهل يعذب على ركوبه الذنب و ترك التعلم۔ ۲۰

۹۴ لو كان العلم معلقا بالثريا لتناوله قوم من ابناء فارس۔ ۳۶

۱۰۵ اتقوا زلة العالم و انتظروا فيئته ۴۴

۴۶۷ خمس من العبادة قلة الطعم و القعود فى المسجد و النظر الى الكعبة و النظر الى المصحف و النظر الى وجه العالم ۱۹۷

marfat.com

۴۶۸	خمس من العبادة النظر الى المصحف و النظر الى الكعبة و النظر الى الوالدين و النظر فى زمزم وهى تحط الخطايا و النظر فى وجه العالم	۱۹۷
۵۲۰	ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال فقيه واحد اشد على الشيطان من الف عابد۔	۲۱۸
۷	ثلثة لا يستخفف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشيبة فى الاسلام و ذو العلم و امام مقسط	۳۰۷
۸	عن محمد بن كعب وغيرهما قال رجل فى غزوة تبوك فى مجلس يوما ما رأينا مثل قرائنا هولاء ولا ارغب بطونا ولا اكذب السنة ولا اجبن عند اللقاء فبلغ ذلك رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و نزل القرآن قال عبدالله فرأيته متعلقا بحلقة نافة رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو يقول يا رسول الله انا كنا نخوض و نلعب و النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول ابا الله و آياته و رسوله كنتم تستهزؤن۔	۳۰۸
۹	ثلثة لا يستخف بحقهم الا منافق بين النفاق ذو الشيبة فى الاسلام ذو العلم و معلم الخير۔	۳۰۸
۴۳	من يرد الله به خيرا يفقه فى الدين	۳۱۹
۶۹	ان الله يبغض الحبر السمين	۳۲۵
۸۲	اذا وجد احدكم كتابا فيه علم لم يسمعه عن عالم فليدع باناء و ماء فليتفعه فيه حتى يختلط سواده فى بياضه۔	۳۴۰
۸۵	الدنيا ملعونة ملعون مافيها الا ذكرالله و ما و الاه و عالما او متعلما۔	۳۴۱
۸۷	تواضعوا لمن تتعلمون منه و تواضعوا لمن تعلمونه و لا تكونوا جبابرة العلماء	۳۴۱
۹۱	اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له۔	۳۴۲

marfat.com

باب الفتيا

۲۲۷ من افتى بغير علم لعنته ملئكة السموات و الارض ۹۴

۴۷۰ من افتى بغير علم كان اثمه على من افتاه ۱۹۹

۶۲ اجرؤكم على الفتيا اجرؤكم على النار ۳۷۹

۹۲ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں استفت قلبك و ان افتاك المفتون۔ ۳۹۳

باب فضيلة امة محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۰ قوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا يجتمع امتى على الضلالة ۴۰۱

باب الاولياء

۱۲ الله عزوجل فرماتا هے من عادى وليا فقد اذنته بالحرب ۳۰۹

باب الامارة

۱۷۷ السطان ظل الله فى الارض فمن اكرمه اكرمه الله ومن اهانه. ۷۷

اهانه الله

۱۸۰ اقبل مروان يوما فوجد رجلا واضعا وجهه على القبر فاخذ مروان برقبته ثم قال هل تدرى ماتصنع فاقبل عليه فقال نعم انى لم آت الحجر انما جئت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لم آت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول لاتبكوا على الدين اذا وليه اهله و لكن ابكو على الدين اذا وليه غير اهله ۷۸

باب الاطاعة

۱۰۶ لا طاعة لاحد فى معصية الله ۴۴

۱۷ عن سماك بن حرب قال سمعت معرورا قال سمعت عمر بن الخطاب و صعد المنبر قعد دون مقعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بمقعد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال اوصيكم بتقوى الله و اسمعوا و اطيعوا من ولاه ۲۳۵

marfat.com

۱۱	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ید الله علی الجماعة	۴۰۱
۱۲	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علیکم بالجماعة و العامة	۴۰۱
۱۳	قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتبعوا السواد الاعظم	۴۰۲

باب الولاء

۵۵	انا اولی بالمومنین من انفسهم	۲۶
۷۱	الولاء لحمة کلحمة النسب	۲۵۸
۷۲	مولی القوم من انفسهم	۲۵۸
۷۳	من اسلم علی یدیه رجل فله ولاء ہ	۲۵۸
۷۴	من اسلم من اهل فارس فهو قرشی	۲۵۸
۱۴	الله و رسوله مولی من لا مولی له	۲۵۸

باب النکاح

۳۶۶	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ابتداء میں جواز متعہ کے مدتوں قائل رہے ہیں یہاں تک کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے زمانۂ خلافت میں ان سے فرمایا کہ اپنے ہی اوپر آزما دیکھئے اگر متعہ کرو تو میں سنگسار کروں آخر زمانہ میں اس سے رجوع کی اور فرمایا اللہ عزوجل نے زوجہ وکنیز شرعی بس ان دو کو حلال فرمایا ہے فکل فرج سواهما حرام	۱۵۶
۱	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم البکر تستاذن فی نفسها و اذنها صماتها	۲۳۱
۱۱	الزوانی اللاتی ینکحن انفسهن بغیر بینة	۲۳۴
۱۲	عبدالرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه سے فرمایا اولم ولو بشاة	۲۳۴
۱۴	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن السوم علی سوم اخیه و الخطبة علی خطبة اخیه	۲۳۴
۱۶	یا علی لا تؤخر ثلثا الصلاة اذا حانت و الجنازة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا	۲۳۵

marfat.com

۱۸	لا تنكح المراءة على عمتها و لا على خالتها	۲۳۵
۲۱	لا نكاح الا بولى و شاهدى عدل	۲۳۶
۲۲	يا معشر الشبان من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج و من لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء	۲۳۶
۲۴	رجل كانت له امة فغذاها فاحسن غذاءها ثم ادبها فاحسن تاديبها و علمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها و تزوجها فله اجران	۲۳۷
۳۱	سئل رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن الرجل يتبع المراءة حراما اينكح ابنتها اويتبع الابنة حراما اينكح امها فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لايحرم الحرام الحلال انما يحرم ماكان بنكاح حلال	۲۴۲
۳۳	قال رجل يا رسول الله انى زنيت بامراءة فى الجاهلية افانكح ابنتها قال لا ارى ذلك و لا يصح ان تنكح امراءة تطلع من ابنتها على ما تطلع عليه منها۔	۲۴۳
۳۴	من نظر الى فرج امراءة بشهوة حرمت عليه امها و بنتها	۲۴۳
۳۵	ملعون من نظر الى فرج امراءة و بنتها	۲۴۳
۳۶	من نظر الى فرج امراءة و بنتها لم ينظر الله اليه يوم القيٰمة	۲۴۳
۴۱	ان للزوج من المراءة لشعبة ما هى لشئ	۲۴۶
۴۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (عورتوں کو) ناقصات العقل و الدين فرمایا۔	۲۴۷
۶۴	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فلا تعرضن على بناتكن ولا اخواتكن	۲۵۲
۶۷	قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الايم احق بنفسها من وليها	۲۵۳
۶۹	اذا جاءكم الاكفاء فانكحوهن و لا تربصوا بهن الحدثان	۲۵۷

marfat.com

۷۰	اذا اتاکم من ترضون خلقه و دینه فزوجوه الا تفعلوا تکن فتنة فی الارض و فساد عریض۔	۲۵۷
۱۰۱	لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه حتی ینکح او یترك	۲۶۶
۱۰۳	من تزوج فقد استکمل نصف دینه فلیتق الله فی النصف الباقی	۲۷۰
۱۰۴	مکتوب فی التوارة من بلغت له ابنته اثنتی عشرة سنة فلم یزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك علیه	۲۷۰
۱۱۹	خطبها (الی ام هانی) صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت لولدین بین یدیها کفی بهذا رضیعا و بهذا ضجیعا	۲۷۵
۱۲۰	ام المومنین ام سلمہ اپنے شوہر اول حضرت ابو سلمہ سے بیوہ ہوئیں امیر المومنین صدیق اکبر نے انہیں پیام نکاح دیا انکار کر دیا پھر فاروق اعظم نے پیام دیا انکار کر دیا پھر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا عرض کی، انی امراءة غیری و انی امراءة مصیبة و لیس احد من اولیائی شاهدا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے رشک کیلئے ہم دعا فرمائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور تمہارے بچے اللہ و رسول کے سپرد ہیں اور تمہارا کوئی ولی حاضر و غائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔	۲۷۵
۱۲۱	ایک روایت میں ہے کہ من جملہ عذروں کے یہ بھی عرض کی کہ انا انا فکبیرة السن، حضور اقدس صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا انا اکبر منك۔	۲۷۶
۱۲۲	ابن سعد ام المومنین ام سلمہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا بلغنی انه لیس امراءة یموت زوجها وهو من اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة	۲۷۶
۱۲۳	عن سلمی بنت جابر ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود فقالت انی امراءة استشهد زوجی و قد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القام فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجه قال نعم	۲۷۷

marfat.com

۱۲۴ انا و امراء ة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيٰمة و اومى بيده يزيد ۲۷۷
بن زريع السبابة و الوسطى امراء ة يمت من زوجها ذات منصب
و جمال حبست نفسها على يتاما ها حتى بانوا او ماتوا

۱۲۵ ايما امراء ة قعدت على بيت اولادها فهى معى فى الجنة ۲۷۷

۱۲۶ انا اول من يفتح باب الجنة الا انى ارى امراء ة تبادرنى فاقول ۲۷۸
لها مالك و من انت فتقول انا امراء ة قعدت على ايتام لى

۹۰ جنہیں نکاح پر قدرت نہ ہو ان کا علاج صحیح حدیث میں روزے رکھنا ارشاد
ہوا فمن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء۔ وسوق الحديث و
ان كان فى الرجال فالنساء شقائقهم بعضكم من بعض۔

باب المتعة

۲۶ يا ايها الناس انى كنت آذنت لكم فى الاستمتاع من النساء و ۲۳۷
ان الله عزوجل قد حرم ذلك الى يوم القيٰمة

۲۷ ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن متعة النساء ۲۳۸
يوم خيبر و عن لحوم الحمر الانسية

۲۸ عن ابن عباس قال انما كانت المتعة فى اول الاسلام كان ۲۳۸
الرجل يقدم البلدة ليس له بها معرفة فيتزوج المراء ة بقدر ما
يرى انه يقيم فتحفظ له متاعه و تصلح له شانه حتى اذا انزلت
الآية الاعلى ازوجهم او ما ملكت ايمانهم قال ابن عباس فكل
فرج سواهما فهو حرام۔

۲۹ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں ہم نے ۲۳۸
کچھ عورتوں سے متعہ کیا فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم فنظر اليهن و قال من هولاء النسوة قلنا يا رسول الله
تمتعنا منهن قال فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
حتى احمرت و جنتاه و تمعروجهه و قام فينا خطيبا فحمدالله
و اثنى عليه ثم نهى عن المتعة۔

marfat.com

باب المهر

۲۳ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار خطبہ میں ۲۳۷
مغالات فی المهور یعنی حیثیت سے زیادہ مہر باندھنے پر انکار شدید
فرمایا حاضرین میں سے ایک بی بی اٹھیں آیہ کریمہ و آتیتم احدٰھن
قنطارا تلاوت کی جس میں سونے کا ڈھیر عورت کے مہر میں مقرر کرنا
جائز فرمایا گیا فوراً امیر المومنین نے انکار سے رجوع فرمایا اور بکمال تواضع
فرمایا اللهم کل احد افقه من عمر حتی المخدرات فی المحال

۸۴ عن ابی سلمة قال سألت عائشة کم کان صداق النبی صلی ۲۶۰
الله تعالیٰ علیه وسلم قالت کان صداقه لازواجه ثنتی عشرة
اوقیة و نش قالت اتدری ماالنش قلت لا قالت نصف اوقیة
فتلك خمسة مائة دراهم

۸۵ عن امیرالمومنین عمرالفاروق الاعظم قالت ما علمت رسول ۲۶۱
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیأ من نسائه ولا انکح
شیأ من بناته علی اکثر من اثنتی عشر اوقیة

۸۶ عن جعفر بن محمد بن ابیه اصدق علی فاطمة درعا من حدید ۲۶۱

۸۷ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لعلی حین زوجه فاطمة ۲۶۱
اعطها درعك الحطمیة

۸۸ عن ابن عباس قال لما تزوج علی فاطمة قال له رسول الله ۲۶۱
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیأ قال ما عندی شئ قال
این درعك الحطمیة

۸۹ عن رجل سمع علیا یقول اردت ان اخطب الی رسول الله ۲۶۲
صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت والله مالی من شئ ثم
ذکرت حلته و عائدته فخطبتها الیه فقال وهل عندك من شئ
قلت لا قال فاین درعك الحطمیة التی اعطیتك یوم کذا و کذا
قلت هو عندی قال فاعطها ایاها۔

٩٠ عن على انه خطب فاطمة فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه ٢٦٢
وسلم هل عندك من شئ قلت لا قال فما فعلت الدرع التى
سلحتكها يعنى من مغانم بدر۔

٩١ جاء ابوبكر ثم عمر يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ ٢٦٢
عليه وسلم فسكت و لم يرجع اليهما شيأ فانطلقا الى على
يامرانه بطلب ذلك قال على فنبهانى لامر كنت عنه غافلا
فقمت اجر ردائى حتى اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
فقلت تزوجنى فاطمة قال عندك شئ فقلت فرسى و بدنى قال
فاما فرسك فلابد لك منها و اما بدنك فبعها فبعتها باربعة مائة
و ثمانين درهما فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ
عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال اى بلال ابتع بها طيبا و
امرهم ان يجهزوها فجعل لها شرير مشروط و وسادة من ادم
حشوها ليف و قال لعلى اذا اتتك فلا تحدث شيأ حتى آتيك
فجاء ت مع ام ايمن حتى قعدت فى جانب البيت و انا فى
جانب و جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، الحديث

٩٢ فى رواية خطبها فزوجها النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على ٢٦٣
اربعة مائة و ثمانين درهما، الخ

٩٣ عن انس ايضا فى حديث طويل قال فيه فى خطبة النبى صلى ٢٦٣
الله تعالىٰ عليه وسلم ثم ان الله امرنى ان ازوج فاطمة من على
بن ابى طالب فاشهدا انى قد زوجته على اربع مائة مثقال فضة
ان رضى بذلك على ثم دعاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم
بطبق من بسر ثم قال انتهبوا فانتهبنا و دخل على فتبسم النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى وجهه ثم قال ان الله عزوجل
امرنى ان ازوجك فاطمة على اربعمائة مثقال فضة ارضيت
بذلك فقال قد رضيت بذلك يا رسول الله فقال صلى الله
تعالىٰ عليه وسلم جمع الله شملكما و اعز جدكما و بارك
عليكما و اخرج منكما كثيرا طيبا قال انس فوالله لقد اخرج
منهما الكثير الطيب۔

marfat.com

۹۴ ان علیا لما تزوج بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۲۶۴
اراد ان یدخل بها فمنعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
حتی یعطیها شیأ فقال یا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
لیس لی شئ فقال اعطها درعك فاعطاها درعه ثم دخل بها۔

۱۴۲ جو مرد و عورت نکاح کریں اور مہر کے دینے لینے کی نیت نہ رکھیں یعنی ۲۸۴
اسے دین نہ سمجھیں وہ روز قیامت زانی وزانیہ اٹھائے جائیں گے۔

باب العدل بین النساء

۴۴ قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم هذا قسمی فیما املك فلا
تواخذنی فیما لا املك

۶۵ من کانت عنده امراء تان فلم یعدل بینهما جاء یوم القیٰمة
وشقه ساقط

۹۴ الله الله فی النساء فانهن عوان بین ایدکم

باب الطلاق

۲۶۰

۸۲ الطلاق لمن اخذ بالساق ۲۶۰

۸۳ ثلث جدهن جد وهزلهن جد النکاح و الطلاق و العتاق ۲۶۰

۱۰۸ ان المراء ة خلقت من ضلع اعوج لن تستقیم لك علی طریقة ۲۷۱
فان استمتعت بها وبها عوج و ان ذهبت تقیمها کسرتها و
کسرها طلاقها۔

۱۴۰ عن مجاهد قال کنت عند ابن عباس فجاء رجل فقال انه طلق ۲۸۳
امرأته ثلثا قال فسکت حتی ظننت انه رادها الیه ثم قال ایطلق
احدکم فیرکب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس فان الله
عزوجل قال و من یتق الله یجعل له مخرجا عصیت ربك و
بانت منك امراء تك۔

marfat.com

١٤٥ عن عائشة قالت كان الناس و الرجل يطلق امراء ته ماشأ ان يطلقها و هى امرأته اذا ارتجعها و هى فى العدة و ان طلقها مائة مرة او اكثر حتى قال لامرأته و الله لا اطلقك فتبينى و لا اوبك ابدا قالت و كيف ذلك قال اطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضى راجعتك فذهبت المراء ة حتى دخلت على عائشة فخبرتها فسكت عائشة حتى جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان ٢٨٧

١٥٨ تزوجوا ولا تطلقوا فان الله لايحب الذواقين و الذواقات، و فى لفظ لا تطلقوا النسأ الا من ريبة فان الله تعالىٰ لا يحب الذواقين و الذواقات۔ ٢٩٢

١٦٦ ابغض الحلال الى الله الطلاق ٢٩٤

١٦٧ ما احل الله شيأ ابغض اليه من الطلاق ٢٩٤

باب الرجعة

١٤٦ عن عائشة، قالت لم يكن للطلاق وقت يطلق امرأته ثم يرجعها مالم تنقضى العدة و كان بين رجل و بين اهله بعض مايكون بين الناس فقال و الله لاتركنك لا ايما و لاذات زوج فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى راجعها ففعل ذلك مرارا فانزل الله فيه الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔ فوقت لهم الطلاق ثلاثا يراجعها فى الواحدة و فى الثنتين و ليس فى الثالثة رجعة حتى تنكح زوجا غيره۔ ٢٨٨

١٤٧ ان الرجل كان اذا طلق امرأته فهو احق برجعتها و ان طلقها ثلاثا فنسخ ذلك فقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔ ٢٨٨

marfat.com

۱۴۸ عن عروة قال كان الرجل اذا طلق امرأته ثم ارتجعها قبل ان تنقضى عدتها كان ذلك له و ان طلقها الف مرة فعمد رجل الى امرأته فطلقها حتى اذا ما جأ وقت انقضاء عدتها ارتجعها ثم طلقها ثم قال و الله لا ادبك الى و لا تحلين ابدا فانزل الله الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔ ۲۸۸

۱۴۹ طلق ابن عمر امرأته وهى حائض فذكر عمر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال ليراجعها قلت تحتسب فمه۔ ۲۸۹

۱۵۰ عن ابن عمر مره فليراجعها قلت تحتسب قال ارأيته ن عجزو استحمق۔ ۲۸۹

۱۵۱ عن ابن عمر قال حسبت على بتطليقة ۲۹۰

۱۵۲ عن ابن عمر نحوه و قال فى آخره قال عبيدالله قلت لنافع ما صنعت التطليقة قال واحدة اعقد بها۔ ۲۹۰

۱۵۳ و عن سالم بن عبدالله بن عمر عن ابيه وفيه كان عبدالله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها و ارجعها عبدالله كما امره رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔ ۲۹۰

۱۵۴ قال ابن عمر فراجعتها و حسبت لها التطليقة التى طلقتها۔ ۲۹۰

۱۵۵ عن ابن عمر انه امر ان يراجعها قلت افحسبت عليه قال فمه او ان عجزو استحمق ۲۹۰

۱۵۶ و عن انس بن سيرين قال قلت فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض قال مالى لا اعتدبها وان كنت عجزت۔ ۲۹۱

۱۵۷ عن عبدالله بن عمر، ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال هى واحدة۔ ۲۹۱

باب الحلالة

۱۳۸ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا حتى تذوقى عسيلته و يذوق عسيلتك ۲۸۳

۱۳۹ لعن الله المحلل والمحلل له ۲۸۳

۱۴۱	لعن الله الذواقين و الذواقات	۲۸۴

باب حقوق الزوجين

۴۹	اعظم الناس حقا على المراءة زوجها	۲۴۸
۵۰	لو كنت آمرا احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق و لو كان من قدمه الى مفرق راسه قرحة تنجس بالقيح و الصديد ثم استقبلته فلحسته مادت حقه۔	۲۴۸
۶۵	ليس منا من خبب امراءة على زوجها	۲۵۲
۹۷	جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی کرتے اور فرماتے ان من اكمل المومنين ايمانا احسنهم خلقاو الطفهم باهله	۲۶۵
۹۸	خيركم خيركم لاهله و انا خيركم لاهلى	۲۶۵
۹۹	من كان له امراء تان فمال الى احدهما دون الاخرىٰ جاء يوم القيٰمة و احد شقيه مائل	۲۶۶
۱۰۷	رأيت النار فلم ار كاليوم منظرا قط افظع و رأيت اكثر اهلها النساء فقالوا يا رسول الله، اس کا کیا سبب ہے، قال بكفرهن قيل يكفرن بالله قال يكفرن العشير و يكفرن الاحسان لو احسنت الى احدٰهن الدهر ثم رأت منك شيأ قالت ما رأيت منك خيرا قط۔	۲۷۱
۱۰۹	ایک بی بی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ میں عورتوں کی فرستادہ ہوں حضور کی بارگاہ میں جن عورتوں کو خبر ہے اور جنہیں خبر نہیں ہے سب میری اس حاضری کی خواہاں ہیں۔ اللہ عزوجل مردوں و عورتوں سب کا پروردگار ہے اور حضور مردوں عورتوں سب کی طرف اس کے رسول، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں اور شہید ہوں تو اپنے رب کے پاس زندہ رہیں رزق پائیں اور ہم عورتیں ان کے کاموں کا انتظام کرنے والیاں ہیں تو ہمارے لئے وہ کونسی طاعت ہے جو ثواب میں جہاد کی برابر ہو فرمایا طاعة ازواجهن و المعرفة بحقوقهم و قليل منكن من يفعله .	۲۷۲

marfat.com

۱۱۰ حاملات والدات مرضعات رحیمات باولادھن لولا ما یأتین ۲۷۲
الی ازواجھن لدخل مصلیاتھن الجنة

۱۱۱ ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ۲۷۲
عرض کی یارسول اللہ حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے،
کہ میں زن بے شوہر ہوں اس کے ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح
کروں ورنہ یوہیں بیٹھی رہوں، فرمایا فان حق الزوج علی الزوجة ان
سألھا نفسھا وھی علی ظھر قتب ان لا تمنعه نفسھا و من حق
الزوج علی الزوجة ان لا تصوم تطوعا الا باذنه فان فعلت جاعت و
عطشت ولایقبل منھا ولاتخرج من بیتھا الا باذنه فان فعلت لعنتھا
ملئکة السمأ و ملئکة الارض و ملئکة الرحمة و ملئکة العذاب۔

۱۱۲ ایک بی بی نے دربار سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ۲۷۳
ہو کر عرض کی میں فلاں دخت فلاں ہوں فرمایا میں نے تجھے پہچانا
اپنا کام بتا عرض کی مجھے اپنے چچا کے بیٹے فلاں عابد سے کام ہے فرمایا
میں نے اسے بھی پہچانا یعنی مطلب کہہ، عرض کہ اس نے مجھے پیام
دیا ہے تو حضور ارشاد فرمائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے اگر وہ
کوئی چیز میرے قابو کی ہو تو میں اس سے نکاح کرلوں فرمایا من
حقه لو سال منخراه دما او قیما فلحسته بلسانھا ما ادت
حقه لو کان ینبغی لبشر ان یسجد بشر لامرت المراء ة ان
تسجد لزوجھا اذا دخل علیھا بما فضله الله علیھا۔

۱۱۳ یک صاحب اپنی صاحبزادی کو لے کر درگاہ عالم پناہ حضور سید العلمین ۲۷۳
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی میری یہ بیٹی
نکاح کرنے سے انکار رکھتی ہے حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے
فرمایا اطیعی اباک، اس لڑکی نے عرض کی قسم اس کی جس نے حضور کو
حق کے ساتھ بھیجا میں نکاح نہ کروں گی جب تک حضور یہ بتائیں کہ ا
خاوند کا حق عورت پر کیا ہے فرمایا حق الزوج علی زوجته لو کانت
به قرحة فلحستھا او انتشر منخراه صدیدا او دما ثم

ابتلعته ماادت حقه، اس لڑکی نے عرض کی والذی بعثك بالحق لا اتزوج ابدا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لاتنکحوهن الا باذنهن۔

۱۱۷ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب خواہر امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو پیام نکاح دیا عرض کی مالی عنك رغبة یا رسول الله و لکن لا احب ان اتزوج و بنی صغار، سید عالم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نے فرمایا خیر نساء رکبن الابل نساء قریش احناه علی طفل فی صغره و ارعاه علی بعل فی ذات یده۔ ۲۷۵

۱۱۸ دوسری حدیث میں ہے جب حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں پیام دیا یوں عرض کی یا رسول الله لانت احب الی من سمعی و بصری و حق الزوج عظیم فاخشی ان اضیع حق الزوج ۲۷۵

۱۱۹ عن اسماء بنت ابی بکر قالت تزوجنی الزبیر و ماله فی الارض من مال ولا مملوك ولا شئ غیر ناضح و غیر فرسة فکنت اعلف فرسه و استقی الماء و اخرز غربه و اعجن و لم اکن احسن اخبز و کان یخبز جارات لی من الانصار و کن نسوة صدق و کنت انقل النویٰ من ارض الزبیر التی اقطعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی راسی وهی منی علی ثلثی فرسخ فجئت یوما و النویٰ علی راسی فلقیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معه نفر من الانصار فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفه فاستحیت ان اسیر مع الرجال و ذکرت الزبیر و غیرته و کان اغیر الناس فعرف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انی قد استحییت فمضی فجئت الزبیر فقلت لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و علی راسی النویٰ و معه نفر من اصحابه فاناخ لارکب فاستحییت منه و عرفت غیرتك فقال والله لحملك النویٰ کان اشد علی من رکوبك معه قالت حتی ارسل الی ابوبکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکانما اعتقنی۔ ۲۷۸

marfat.com

۱۳۷ مسلمان عورت سے اچھا برتاؤ رکھو کہ اگر تمہیں اس کی ایک عادت ۲۸۳
ناپسند ہوئی تو دوسری عادت پسند ہوگی۔

۱۴۳ لیس منا من خبب امراءة علی زوجها او عبدا علی سیده ۲۸۴

۱۵۹ ثلثة قد حرم الله علیهم ومد من الخمر و العاق لوالدیه ۲۹۲
والدیوث الذی یقیر فی اهله الخبث۔

باب مدة الحمل

۱۶۱ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں ۲۹۳
ایک صاحب اپنی زوجہ کو وطن میں چھوڑ کر سفر کو گئے دو برس بعد واپس
آئے تو عوت کو حاملہ پایا ایک مدت بعد بچہ ہوا، ان عمرهم یرجمها
فقال له معاذ ان کان لك علیها سبیل فلا سبیل لك علی ما فی
بطنها فترکها حتی ولدت ولدا قد نبتت ثناياه یشبه اباه

۱۶۲ امام مالك نے فرمایا هذه جارتنا امراءة محمد بن عجلان امرأة ۲۹۳
صدق و زوجها رجل صدق حملت ثلثة ابطن فی اثنی عشرة
سنة کل بطن فی اربع سنین۔

باب الحداد

۱۶۹ لایحل لا امراءة ان تومن بالله و الیوم الاخر ان تحد علی میت ۲۹۴
فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعة اشهر و عشرا

باب النسب

۱۶۰ من ادعیٰ الی غیر ابیه فعلیه لعنة الله و الملئکة والناس اجمعین ۲۹۲
لا یقبل الله منه یوم القیٰمة صرفا و لا عدلا۔

۱۰ کل سبب و نسب منقطع یوم القیٰمة الا سببی و نسبی

۱۱ کل صهر او سبب او نسب ینقطع یوم القیٰمة الاصهری و
نسبی

۱۴۵ لا یدخل الجنة ولد زانیة

marfat.com

۱۴۶ لایبغی علی الناس الا ولد بغی الا و من فیه عرق منه

۱۲ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الولد للفراش و ۳۶۱
للعاهر الحجر

باحقوق الوالدین

۱۳۸ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کئے جاتے ۵۸
ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں تو اپنے
گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرواے اللہ کے بندو۔

۵۱۱ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رضا الرب فی رضا الوالدین و ۲۱۵
سخط الرب فی سخط الوالد، و لفظ البزار الوالدین فی
الموضعین،

۵۱۲ جاء رجل الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاستاذنه فی ۲۱۵
الجهاد فقال احی والداك قال نعم ففیهما فجاهد

۵۱۳ اقبل رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ۲۱۶
ابایعك علی الهجرة و الجهاد ابتغی الاجر من الله تعالیٰ قال
فهل من والدیك احد حی قال نعم بل کلاهما قال فتبتغی
الاجر من الله تعالیٰ قال نعم قال فارجع الی والدیك فاحسن
صحبتهما۔

۵۱۴ جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال ۲۱۶
جئت ابایعك علی الهجرة و ترکت ابوی یبکیان قال فارجع
الیهما فاضحکهما کما ابکیتهما۔

۵۱۵ ان رجلا من اهل الیمن هاجر الی رسول الله صلی الله تعالیٰ ۲۱۶
علیه وسلم فقال هل لك احد بالیمن قال ابوای قال اذنا لك
قال لا قال فارجع الیهما فاستاذنهما فان اذناك فجاهد والا
فبرهما۔

marfat.com

۵۱۶	ان جاهمة جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اردت ان اغزوا و قد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجليها۔	۲۱۷
۵۱۷	و لفظ الطبرانى قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم استشيره فى الجهاد فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الك والدان قلت نعم قال الزمهما فان الجنة تحت ارجلهما۔	۲۱۷
۵۱۸	عن طلحة بن معوية السلمى قال اتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت يا رسول الله انى اريد الجهاد فى سبيل الله قال امك حية قلت نعم قال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الزم رجليها فثم الجنة۔	۲۱۸
۵۲۱	عن النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال لو كان جريح الراهب فقيها عالما لعلم ان اجابة دعاء امه اولى من عبادة ربه	
۱۶۴	لعنة الله غلى من فرق بين الوالدة و ولدها	۲۱۹
۱۶۸	و ان امراك ان تخرج من اهلك و مالك فاخرج	۲۲۰
۶۷	ثلثة لا يدخلون الجنة العاق لوالديه والديوث و الرجلة من النساء	۳۸۱
۶۸	ثلثة لا يقبل الله عزوجل منهم صرفا ولا عدلا عاق و منان و مكذب بقدر	۳۸۱
۶۹	ملعون من عق والديه ملعون من عق والديه ملعون من عق والديه	۳۸۱
۷۰	رضا الله فى رضا الوالد و سخط الله فى سخط الوالد	۳۸۲
۷۱	كل الذنوب يؤخر الله تعالىٰ منها ماشأ الى يوم القيمة الا عقوق الوالدين فان الله يعجله لصاحبه فى الحيات قبل الموت	۳۸۲
۷۲	لا تعقن والديك و ان امراك ان يخرج من اهلك و مالك	۳۸۲
۷۳	اطع والديك و ان اخرجاك من مالك و من كل شئ هو لك	۳۸۲
۷۴	انت و مالك لابيك	۳۸۳

marfat.com

۷۵ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض رساں ہوئے ان ابیہ یرید ۳۸۳
ان یاخذ مالہ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ادعہ
لہ، جب حاضر ہوئے ان سے ارشاد ہوا تمہارا بیٹا کہتا ہے تم اس کا
مال لے لینا چاہتے ہو عرض کہ حضور اس سے پوچھ کر دیکھیں کہ
میں وہ مال لے کر کیا کرتا ہوں، یہی اس کی، مہمانی اور اس کی
قرابتی میں یا میرا اور میرے بال بچوں کا خرچ اتنے میں جبریل
علیہ الصلاۃ والسلام حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم اس مرد پیر نے اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف
کئے ہیں جو ابھی خود اس کے کان نہیں سنے ہیں یعنی ہنوز زبان
تک نہیں لایا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے
اپنے دل میں کچھ اشعار تصنیف کئے ہیں جو ابھی تمہارے کان بھی
نہ سنے وہ سناؤں ان صاحب نے عرض کی واللہ ہمیشہ حضور کے
معجزات سے ہمارے دل کی نگاہ ہمارا یقین بڑھاتا ہے، پھر یہ اشعار
عرض کرنے لگے

غدوتك مولودا و منتك يافعا تعل بما احبنى عليك و تنهل
اذا ليلة ضاقتك بالسقم لم ابت لسقمك الاساهرا اتململ
تخاف الردى نفسى عليك او انها لتعلم ان الموت حتم الموكل
كانى انا المطروق دونك بالذى طرقت به دونى فعينى تهمل
فلما بلغت السن و الغاية التى اليك مراحا فيك كنت اوصل
جعلت جزائى غلظة و فظاظة كانك انت المنعم المتفضل
فليتك اذا لم ترع حق ابوتى فعلت كما الجار و المجاور يفعل
و اوليتى حق الجوار و لم تكن على بمال دون مالك تبخل

ان اشعار کو سنکر حضور پرنور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر ارشاد فرمایا اذهب انت و مالك لابيك۔

marfat.com

باب حقوق الاولاد

٥٣ مكتوب فى التوارة من بلغت له ابنته اثنتى عشرة سنة فلم يزوجها فاصابت اثما فاثم ذلك عليه ٣٢١

٥٤ من ولدله ولد فليحسن اسمه و ادبه فاذا بلغ فليزوجه فان بلغ ولم يزوجه فاصاب اثما فانما اثمه على ابيه ٣٢١

باب الاخوة

٣ من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه ٧

٢٢٦ احب الاعمال الى المولىٰ تعالىٰ ادخال السرور فى قلب المسلم ٩٣

٥١٩ المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده و المهاجر من هجر ما نهى الله تعالىٰ عنه۔ ٢١٨

٤٢ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء مع من احب ٢٤٦

٤٦ حبك الشئ يعم و يصم ٢٤٧

٤٧ الرجل على دين خليله فلينظر احدكم من يخالل ٢٤٧

٧٥ اذا اتاكم كريم قوم فاكرموه ٢٥٨

٢٦ من اتاه اخوه متنصلا فليقبل ذلك منه محقا او مبطلا فان لم يفعل لم يرد على الحوض ٣١٥

٣٢ من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله ٣١٦

٥٠ قال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من استطاع منكم ان ينفع اخاه المسلم فلينفعه ٣٢٠

٥٦ ان للمسلم على اخيه ست خصال واجبة ان ترك شيأ منها فقد ترك واجبا عليه لاخيه يسلم عليه اذا لقيه و يجيبه اذا دعاه و يشمته اذا عطس و يعوده اذا مرض و يحضره اذا مات و ينصحه اذا استنصحه ٣٧٤

marfat.com

۹۳ من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعه ۳۹۳

۵۰ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انت مع من احببت ۴۲۰

۵۱ مااحب رجل قوما الا حشره الله معهم او کما قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۲۰

باب الیمین

۳۱۵ من حلف بغیر الله فقد اشرك ۱۳۰

۳۶۹ حضرت ایوب علیہ الصلاۃ والسلام نے قسم کھائی تھی کہ اپنی زوجہ مقدسہ کو سو کوڑے ماریں گے رب العزت عز جلالہ نے فرمایا وخذ بیدك ضغثا فاضرب ولا تحنث، یعنی سو تیلیوں کی ایک جھاڑو بنا کر اس سے ایک دفعہ مار لو اور قسم جھوٹی نہ کرو، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کمزور شخص پر حد لگانے میں اسی حیلہ جمیلہ پر عمل فرمایا ارشاد ہوا خذوا له عثکا لافیه مائة شمراخ ثم اضربوه به ضربة واحدة۔ ۱۵۶

۱۵ من حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیات الذی هو خیر ولیکفر عن یمینه ۲۳۴

۱۷۱ ان الصدیق عبر رؤیا فاخبره النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه اصاب بعضا و اخطأ بعضا لافئا للصدیق ان نجهره و اقسم علیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا تقسم۔ ۲۹۵

۱۷۲ عن سعید بن المسیب انه بلغه ان ایوب علیه الصلاة و السلام حلف لیضربن امراء ته مأته فی ان جأته فی زیادة علی ما کانت فاتی به من الخبز الذی کانت تعمل علیه وخشی ان تکون قارفت من الخیانة فلما رحمه الله و کشف عنه الضر علم براء ة امراء ته مما اتهمها به فقال الله عزوجل وخذ بیدك ضغثا فاضرب به ولا تحنث فاخذ ضغثا من ثمام وهو مائة عود فضرب به کما امره الله تعالیٰ۔ ۲۹۷

marfat.com

١٧٣	اذا خلف على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فأت الذى هو خير و كفر عن يمينك	٢٩٧
١٧٤	انى والله ان شاء الله لا احلف على يمين فارىٰ غيرها خيرا منها الا كفرت عن يمينى و آتيت الذى هو خير۔	٢٩٨
١٧٥	والله لان يلج احدكم بيمينه فى اهله آثم له عندالله من ان يعطى كفارته التى افترض الله عليه۔	٢٩٨
١١٩	ما حلف بالطلاق مومن و ما استحلف به الا منافق	٣٥٠
٧٩	لو يعطى الناس بدعواهم لادعى الناس دماء رجال و اموالهم و لكن اليمين على المدعى عليه	٣٨٥
٨١	اكرموا الشهود فان الله يستخرج بهم الحقوق و يدفع بهم الظلم۔	٣٨٥
٨٢	عن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انه قال للمدعى الك بينة قال لا قال لك يمينه	٣٨٦
٢٢	البينة على المدعى و اليمين على من انكر	

باب الشهادة

٣	عدلت شهادةالزور الا شراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله عدلت شهادة الزور الاشراك بالله۔	٢٣٢
٤	الا انبئكم باكبر الكبائر قول الزور او قال شهادة الزور	٢٣٢
٥	لن تزول قدما شاهد الزور حتى يوجب الله له النار۔	٢٣٢

باب الظلم والتعدى

١٤	ليس لعرق ظالم حق	١٠
٧	من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خرج من الاسلام	٢٣٣
٥٦	من مشى مع ظالم ليعينه وهو يعلم انه ظالم فقد خلع من عنقه ربقة الاسلام	٣٢٢

marfat.com

٩٢	ليس لعرق ظالم حق	٣٤٢
٩٥	من استرعى الذئب فقد ظلم	٣٤٣
١٣	الظلم ظلمات يوم القيٰمة	٣٦١
٦٣	من اخذ من الارض شيأ بغير حقه خسف به يوم القيٰمة الى سبع ارضين۔	٣٨٠
٦٤	من اخذ من طريق المسلمين شبرا جاء يوم القيٰمة يحمله من سبع ارضين۔	٣٨٠
٩١	انكم تختصمون الى فلعل بعضكم ان يكون الحن بحجته من بعض فاقضى له على نحومما اسمع فمن قضيت له بحق مسلم فانما هى قطعة من النار فلياخذها او ليتركها۔	٣٩١
١٧	شر الناس منزلة يوم القيٰمة من يخاف لسانه او يخاف شره	٤٠٣
١٨	لا يبغى على الناس الا ولد بغى و الا من فيه عرق منه	٤٠٣
٢٦	لا ياخذ احد شبرا من الارض بغير حقه الا طوقه الله الى سبع ارضين الى يوم القيٰمة	٤٠٥
٢٧	من اخذ من الارض شيأ بغير حقه خسف به يوم القيٰمة الى سبع ارضين	٤٠٦
٢٨	ايما رجل ظلم شبرا من الارض كلفه الله عزوجل ان يحفره حتى يبلغ آخر سبع ارضين ثم يطوقه يوم القيٰمة حتى يقضى بين الناس۔	٤٠٦
٢٩	من اخذ شيأ من الارض بغير حله طوقه الله من سبع ارضين لا يقبل الله منه صرف و لا عدل	٤٠٦

باب الغيبة

١٠٦	اياكم و الغيبة فان الغيبة اشد من الزنا ان الرجل قد يزنى و يتوب فيتوب الله عليه و ان صاحب الغيبة لا يغفرله حتى يغفرله صاحبه	٢٧٠

marfat.com

باب التوبة

۵۲۲	كل بنى آدم خطاء و خير الخطائين التوابون	۲۱۹
۷۵	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۳۳۰
۱۰۱	لو كان لابن آدم و اد من ذهب لابتغى اليه ثانيا و لو كان له واديان لا بتغى اليهما ثالثا و لا يملا جوف ابن آدم الا التراب و يتوب الله على من تاب۔	۳۴۵
۸۷	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما اصر من استغفر	۳۹۱
۸۸	عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ان الحق قديم لا يبطل الحق شئ مراجعة الحق خير من التمادى فى الباطل	۳۹۱
۸۹	خير الخطائين التوابون	۳۹۱
۹۰	اذا عملت سيئة فاحدث عندها توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية	۳۹۱

باب الصدق والكذب

۲۲۸	الكذوب قد يصدق	۹۵

باب لا ضرر فى الاسلام

۲۴۲	من ضار ضار الله به و من شاق شق الله عليه	۱۰۷
۸۰	حدیث میں ہے لا ضرر ولا ضرار فى الاسلام	۳۸۵
۸۳	المومن غر كريم و الفاجر خب لئيم	۳۸۶

باب الظن

۲۷	اياكم و الظن فان الظن اكذب الحديث	۳۱۵

باب الاطعمة

۲۲۹	لايا كل طعامك الا اتقى	۹۵
۲۳۰	فى كل ذات كبد حرى اجر	۹۵

marfat.com

۲۳۱	فیما یاکل ابن آدم اجرو فیما یاکل السبع والطیر اجر	۹۵
۲۳۳	نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارین ان یوکل	۹۶
۱۰۷	دخلت امراء ة النار فی هرة ربطتها فلم تطعمها و لم تدعها تاکل من حشاش الارض فوجبت له النار و فی روایة فهی تنهش قبلها و دبرها۔	۳۴۶
۴۱	لاتاکلوا الصلور ولا الا نقلیس	۴۱۸
۴۳	ما انهر الدم و ذکر اسم الله علیه فکلوا	۴۱۸
۶۷	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ما اطعمت زوجتك فهو لك صدقة و ما اطعمت ولدك فهو لك صدقة و ما اطعمت خادمك فهو لك صدقة	۴۲۴
۶۸	ما انفق الرجل فی بیته و اهله و ولده و خدمه فهو له صدقة	۴۲۵

باب شرب الخمر

۷	لعن الله الخمر و شاربها و ساقیها و مبتاعها و بائعها و عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة الیه	۳۹۸

باب المشورة

۲۸	استشارنی ربی فی امتی ثلثا	۳۱۵
۸۵	اما ان الله و رسوله لغنیان عنها ولکن جعلها الله رحمة لامتی فمن استشار منه لم یعدم رشد او من ترکها لم یعدم غیا۔	۳۸۶
۸۶	امام حسن بصری فرماتے هیں قد علم الله انه مابه الیهم من حاجة و لکن اراد ان یستن به من بعده۔	۳۸۷

باب الذکر

۱۲	کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یذکر الله تعالیٰ علی کل احیانه	۹
۴۸۷	افضل الذکر لا اله الا الله و افضل الدعاء الحمد لله	۲۰۶

marfat.com

۱۷۰ قال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان محبیتان الی الرحمن سبحن الله و بحمده سبحن الله العظیم۔ ۲۹۵

باب التشبه

۶۰ ثلثة لا ینظر الله الیهم یوم القیٰمة العاق لوالدیه و المراء ة المترجلة المتشبهة بالرجال و الدیوث۔ ۲۵۱

۶۱ ثلثة لا یدخلون الجنة ابدا الدیوث و الرجلة من النساء و مد من الخمر۔ ۲۵۱

باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۶۲ لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نهتم علما ؤهم فلم ینتهوا فجالسوهم فی مجالسهم و آکلوهم و شاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم ببعض فلعنهم علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم ۲۵۱

۶۳ الذنب شؤم علی غیر فاعله (الی قوله) و ان رضی به شارکه ۲۵۲

۱۷۹ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من رأی منکم منکراً فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلك اضعف الایمان۔ ۳۰۰

۱۱۴ (گناہ کرنے والوں کو قدرت کے باوجود منع نہ کرنے والوں کی) مثال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ ایک جہاز میں کچھ لوگ سوار ہیں تنق والے چھتری پر پانی بھرنے آتے چھتری والے تکلیف پاتے تنق والوں نے کہا ہم نیچے جہاز میں سوراخ کرلیں کہ یہیں سے پانی بھرلیا کریں کہ اوپر جانے میں چھتری والوں کو ایذا نہ ہو، اب اگر چھتری والے انہیں نہ روکیں اور سکوت کریں تو نرے وہی نہ ڈوب گے بلکہ یہ اور وہ سب ڈوبیں گے اور روک دیں تو یہ اور وہ سب نجات پائیں گے یہی حال گناہ کرنے والوں اور باوصف قدرت انہیں نہ روکنے والوں کا ہے۔ ۳۴۸

marfat.com

۱۱۵ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلا نقص بنی اسرائیل میں یہ آیا کہ ان میں ایک گناہ کرتا دوسرا اسے منع تو کرتا مگر اس کے نہ ماننے پر اس کے پاس اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ کھانا پینا نہ چھوڑتا اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل یکساں کر دیئے اور ان سب پر لعنت اتاری اور فرمایا کانوا لایتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ ۳۴۸

باب الکلام علی قدر عقول الناس

۱۲۷ حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ ۲۷۸

۱۲۸ امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم ۲۷۸

۱۳۱ ماحدث احدکم قوما بحدیث لا یفھمونہ الا کان فتنۃ علیھم ۲۸۱

۱۳۲ لا تحدثوا من امتی من احادیثی الا ما تحتملہ عقولھم فیکون فتنۃ علیھم ۲۸۱

۱۳۳ یا ابن عباس لا تحدث قوما حدیثا لا تحتملہ عقولھم ۲۸۱

۱۳۴ قال عبداللہ بن مسعود، ماانت بمحدث قوما حدیثا لا تبلغہ عقولھم الا کان لبعضھم فتنۃ ۲۸۱

۱۳۵ عن ابی ھریرۃ انہ قال حفظت عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما بثثتہ و اما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم۔ ۲۸۱

باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھل انتم تارکولی صاحبی ۲۳۱

۷۱ ان اللہ یکرہ فوق سمائہ ان یخطأ ابوبکر الصدیق فی الارض ۳۲۹

باب مناقب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۷ قد کان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی امتی منھم احد فانہ عمر بن الخطاب ۳۳۶

marfat.com

۷۸ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب ۳۳۶

باب مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۶۵ یزف علی بینی و بین ابراھیم علیہ الصلوۃ و السلام الی الجنۃ ۳۲۴

باب فضیلۃ فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۲ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (حضرت فاطمہ کے غسل دینے پر) اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ نے جواب دیا اما علمت ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ان فاطمۃ زوجتک فی الدنیا و الآخرۃ۔ ۷

باب فضیلۃ اھل البیت

۱۴۷ من لم یعرف حق عترتی و الانصار و العرب فھو لاحدی ثلث اما منافق و اما ولد زانیۃ و اما امرء حملت بہ امہ فی غیرطھر ۶۰

۳۳۵ من صنع الی اھل بیتی یدا کا فأتہ علیھا یوم القیٰمۃ ۱۴۵

۳۳۶ من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدنیا فعلی مکافأتہ اذا لقینی ۱۴۵

باب فضیلۃ الحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۵۸ جب جنت کو دونوں شہزادوں امام حسن اور امام حسین علی جدہما الکریم وعلیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا اس میں تشریف رکھنا معلوم ہوا ماست الجنۃ میسا کما تمیس العروس ۳۲۲

مناقب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۵۲۳ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللھم فقھہ (ای ابن عباس) فی الدین ۲۱۹

۵۲۴ قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ الکتاب ۲۱۹

باب فضیلۃ اویس القرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۴۶ حضور نے اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کر کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا فمن لقیہ منکم فلیامرہ فلیستغفر لہ ۱۰۸

marfat.com

۲۴۷ ایک روایت میں حضرت فاروق اعظم کو بالتخصیص حکم ہوا ان سے دعا کرانا کہ وہ اللہ کے حضور عزت والا ہے۔ ۱۰۸

۲۴۸ حسب الحکم امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دعا چاہی ۱۰۸

۲۴۹ ایک روایت میں ہے امیر المومنین فاروق وامیر المومنین مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کو حضرت اویس سے طلب دعا کا حکم تھا دونوں صاحبوں نے اپنے لئے دعا کرائی۔ ۱۰۹

باب التقدیر والتدبیر

۷۶ عن ثوبان مولیٰ رسول اله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال اجتمع اربعون من الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ینظرون فی القدر و الجبر فمنهم ابوبکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فنزل الروح الامین جبریل امین علیه الصلاة و السلام فقال یا محمد اخرج علی امتك فقد احدثوا فخرج صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ملتمعا لونه متوردة و جنتاه کانما تفقأ بحب الرمان الحامض فنهضوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حاسرین اذرعهم ترعد اکفهم فقالوا تبنا الی الله و رسوله فقال اولیٰ لکم ان کدتم لتوجبون اتانی روح الامین فقال اخرج الی امتك یا محمد فقد احدثت۔ ۳۳۳

باب النذر

۱۷۷ من نذر ان یطیع الله فلیطعه و من نذر ان یعصیه فلا یعصه۔ ۳۰۰

۱۷۸ لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیأ و انما یستخرج به من البخیل ۳۰۰

marfat.com

باب الاستمداد

۱۰۹ ۲۵۰ عن ابی صالح عن مالك الدار رضی الله تعالیٰ عنه قال اصاب الناس قحط فی زمن عمر بن الخطاب فجاء رجل الی قبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال یا رسول الله استسق الله لامتك فانهم قد هلکوا فاتاه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المنام فقال ایت عمر فاقراء السلام اخبرهم انهم سیسقون۔

باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین

۳۵۲ ۱۳۲ انا لا نستعین بمشرك

۳۵۴ ۱۳۸ ان امیر المومنین عمر رضی الله تعالیٰ عنه کتب الی سعد بن ابی وقاص لاتتخذ احدا من المشرکین کاتبا علی المسلمین

۳۵۴ ۱۳۹ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خیر میں کہ اسلام کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور کفار ہر طرح ذلیل و خوار، ایک نصرانی کو کہ حساب و سیاق میں طاق تھا اور صوبہ یمن میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے محرری پر نوکر رکھنا چاہتے تھے امیر المومنین سے اجازت چاہی منع فرمایا انہوں نے پھر عرضی بھیجی اس پر تحریر فرمایا مات النصرانی و السلام۔

باب بناء الکعبة

۲۸۰ ۱۳۰ عن عائشة قالت سألت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الجدر امن البیت هو قال نعم قلت فما لهم لم یدخلوه فی البیت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك لیدخلوا من شاؤا و یمنعوا من شاؤا و لولان ان قومك حدیث عهدهم بالجاهلیة فاخاف ان تنکر قلوبهم ان ادخل الجدر فی البیت و ان الصق بابه بالارض، و فی اخریٰ ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها یا عائشة لولا ان قومك حدیث بجاهلیة لامرت بالبیت فهدم فادخلت فیه ما اخرج منه و الزقته بالارض وجعلت له بابین باب شرقیا و بابا غربیا فبنیت به اساس ابراهیم۔

باب الهجرة

۱	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لا هجرة بعد الفتح	۳۰۴
۲	من فر بدینه من ارض۔الی ارض و ان کان شبرا من الارض استوجبت له الجنة و کان رفیق ابیه ابراهیم و نبیه محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔	۳۰۴

باب قتل الحیة

۴۱۷	جو زغہ کو ایک ضرب مارے سو نیکیاں پائے	۱۷۴
۴۱۸	جس نے سانپ کو قتل کیا اس نے گویا ایک مشرک حلال الدم کو قتل کیا	۱۷۴
۴۱۹	اقتلوا الحیات کلها فمن خاف ثاؤهن فلیس منا	۱۷۴
۴۲۰	من قتل حیة او عقربا فکانما قتل کافرا	۱۷۴

باب الدعاء

۴	لیکثر من الدعاء	۷
۵	لا تعجزوا فی الدعاء فانه لن یهلك مع الدعاء احد۔ لا تقصروا ولا تکسلوا فی تحصیل الدعاء۔	۸
۶	تدعون الله فی لیلکم و نهارکم فان الدعاء سلاح المومن	۸
۷	ان الله یحب الملحین فی الدعاء	۸
۸	وضع عمر بن الخطاب علی سریره فتکفنه الناس یدعون و یثنون ویصلون علیه قبل ان یرفع و انا فیهم قال فلم یرعنی الا برجل قد اخذ بمنکبی من و رأی فالتفت الیه فاذا بعلی فترحم علی عمرو قال ما خلفت احدا احب الی ان القی الله بمثل عمله منك و ایم الله ان کنت لاظن ان یجعلك الله مع صاحبیك	۸
۹	و فی روایة انی لواقف فی قوم یدعون الله لعمر بن الخطاب وقد وضع علی سریره اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقه علی منکبی یقول رحمك الله ان کنت لارجون ان یجعلك الله مع صاحبیك۔	۸

marfat.com

۱۵ اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملئکة یومنون ما تقولون۔ ۱۰

۱۶ دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة وقد شق بصره فاغمضه (الی ان قالت) ثم قال اللهم اغفر لابی سلمة و ارفع درجته فی المهدیین و اخلفه فی عقبه فی الغابرین و اغفرلنا وله یا رب العلمین و افسح له فی قبره و نور له فیه۔ ۱۰

۱۷ کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه و قال استغفروا لاخیکم و سلوا له التثبیت انه الآن یسأل ۱۱

۱۸ عن سعید بن المسیب قال حضرت ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی جنازة فلما وضعها اللحد قال بسم الله و فی سبیل الله و علی ملة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و لقها منك رضوانا قلت یا ابن عمر اشئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برأیك قال اذا انی لقادر علی القول عن شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۱

۱۹ و فی اخریٰ فلما اخذ تسویة اللحد قال اللهم اجرها من الشیطان و من عذاب القبر فلما سوی اللبن علیها قام جانب القبر ثم قال اللهم جاف الارض عن جنبیها و صعد روحها و تلقها منك رضوانا ثم قال سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔ ۱۲

۲۰ عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من صلی صلاة فریضة فله دعوة مستجابة و من ختم القرآن فله دعوة مستجابة ۱۲

۲۱ عن امیر المومنین علی من ادی فریضة فله عندالله دعوة مستجابة ۱۳

marfat.com

۲۲	اکثر الدعاء	۱۵
۲۳	اذا سال احدکم فلیکثر فانما یسأل ربه	۱۵
۲۴	اکثر من الدعاء فان الدعاء یرد القضاء المبرم	۱۵
۲۵	لقد بارك الله لرجل فی حاجة اکثر الدعاء فیها	۱۵
۲۶	اطلبوا الخیر دهرکم کله و تعرضوا النفحات رحمة الله فان الله تعالیٰ نفحات من رحمه یصیب بها من یشاء من عباده۔	۱۵
۲۷	لایزال یستجاب العبد مالم یدع باثم او قطیعة رحم مالم یستعجل یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجیب لی فیستحسر عند ذلك و یدع الدعاء۔	۱۶
۴۲	جب لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ حاضر کرتے حضور ان کے حق میں دعا فرماتے اللهم صل علی آل فلان	۲۱
۴۳	انی بعثت الی اهل البقیع لا صلی علیهم	۲۱
۴۴	ان جبریل اتانی (فذکر الحدیث) فامرنی ان آتی البقیع فاستغفر لهم قلت له کیف اقول یا رسول الله قال قولی السلام علی اهل الدار من المومنین و المسلمین و یرحم الله المتقدمین منا و المتاخرین و انا ان شاء الله بکم لاحقون۔	۲۱
۴۸	ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت	۲۴
۱۴۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم فاطر السموات الارض عالم الغیب و الشهادة و الرحمن الرحیم انی اعهد الیك فی هذه الحیوة الدنیا بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لاشریك لك و ان محمدا عبدك و رسولك فلا تکلنی الی نفسی فانك ان تکلنی الی نفسی تقربنی من السوء و تباعدنی من الخیر و انی لاعلق الا برحمتك فاجعل رحمتك لی عهدا عندك تودیه الی یوم القیمة انك لا تخلف المیعاد۔ فرشتہ اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھے۔	۶۲

marfat.com

۱۶۰	عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دردزہ کیلئے فرمایا تکتب لها شی من القرآن و تسقی۔	۶۷
۱۶۱	اذا عسرت علی المراءة ولادتها اخذ اناء نظیفا و کتب علیه قوله تعالیٰ کانهم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعة من نهار بلغ فهل یهلك الا القوم الفسقون کانهم یوم یرونها لم یلبثوا الا عشیة او ضحٰها لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ثم یغسل وتسقی منه المراءة ینضح علی بطنها و فرجها۔	۶۷
۲۱۹	افضل الدعاء الحمد لله	۹۳
۲۴۳	مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا چاہی جب وہ مکہ معظمہ جاتے تھے ارشاد فرمایا لا تنسنا یا اخی من دعائك	۱۰۸
۲۴۴	(و فی روایة) اشرکنا یا اخی فی صالح دعائك و لا تنسانا	۱۰۸
۲۸۷	علا بن حلاج نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے فرمایا یا بنی اذا وضعتنی فی لحدی فقل بسم الله و علی ملة رسول الله ثم شن علی التراب شنا ثم اقراء عند رأسی بفاتحة البقرة و خاتمتها فانی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول ذلك	۱۱۹
۴۶۹	الدعاء مخ العبادة	۱۹۷
۴۸۲	تسبحون دبر کل صلاة عشرا و تحمدون عشرا و تکبرون عشرا	۲۰۵
۴۸۳	کنا اذا صعدنا کبرنا و اذا نزلنا سبحنا	۲۰۵
۴۸۴	یکبر علی کل شرف	۲۰۵
۴۸۵	عن ابی موسیٰ اشعری قال کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فکنا اذا علونا کبرنا فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا ایها الناس اربعوا علی انفسکم فانکم لا تدعون اصم و لا غائبا و لکن تدعون سمیعا بصیرا۔	۲۰۵

marfat.com

۴۸۶ خیر الدعاء دعا عرفة و خیر ما قلت انا و النبیون من قبلی لا اله ۲۰۵
الا الله وحده لا شریك له له الملك و لله الحمد و هو علی کل
شی قدیر۔

۴۹۴ کے بعد کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا دخل الخلاء ۲۰۸
قال اللهم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث

۵۳۶ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو یہ دعا کرے گا اس کی خطا بخش دوں گا، اللهم ۲۲۴
انك تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی
فاعطنی سوالی و تعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللهم انی
اسئلك ایمانا یباشرقلبی و یقیناً صادقاً حتی اعلم انه لا یصیبنی
الا ما کنت لی ورضی من المعیشة بما قسمت لی یا ارحم
الراحمین۔

۵۳۷ حدیث میں فرمایا میں جب چاہتا ہوں جبریل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے ۲۲۵
لپٹے ہوئے یہ دعا کررہے ہیں یا واجد یا ماجد لا تزل عنی نعمة
انعمتها علی۔

باب صفة الجنة

۳۱۸ نعمائے جنت کی حدیث میں ہے ما لاعین راء ت و لا اذن سمعت ۱۳۴

باب الشتیٰ

۱۸۲ لایاتی عام الا و الذی بعده شر منه ۸۰

۲۴۹ کے بعد مولی علی نے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر ۱۰۹
اسود کی نسبت فرمایا بلی یا امیر المومنین یضر و ینفع

۳۸۹ الدال علی الخیر کفاعله ۱۶۶

۴۱۵ کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت ۱۷۳

۴۲۸ رفع القلم عن ثلثة الی قوله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و عن ۱۷۷
الصبی حتی یحتلم

marfat.com

۴۵۲	انکم تختصمون الی و لعل بعضکم ان یکون الحن بحجة من بعض فاقضی بنحو مما اسمع فمن قضیت له من حق اخیه شیأ فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة من نار۔	۱۸۹
۵۲۸	لا یحل لامراء ة ان تومن بالله و الیوم الآخر ان تسافر مسیرة یوم و لیلة الا مع ذی رحم محرم یقوم علیها	۲۲۱
۵۳۱	جب تین آدمی سفر کو جائیں اپنے میں ایک کو سردار بنالیں اس میں کاموں کا انتظام رہتا ہے۔	۲۲۴
۱۳	قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا لا نستعین بمشرك	۲۳۴
۱۹	ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب الله من اشترط شرطا لیس فی کتاب الله فهو رد و ان کانت مائة شرط شرط الله احق و اوثق۔	۲۳۶
۲۵	ایک شخص نے اپنے ناقہ کو لعنت کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے چھڑوادیا کہ ملعونہ ناقہ پر ہمارے ساتھ نہ رہ پھر کسی نے اس ناقہ کو نہ چھوا۔	۲۳۷
۳۸	ان القلوب بین اصبعین من اصابع الله یقلبها کیف یشاء	۲۴۴
۴۴	رویدك یا انجشة بالقوارير	۲۴۷
۴۸	مثل القلب مثل الریشة تقلبها الریاح بفلاة۔	۲۴۸
۵۴	العائد فی هبته کالکلب یعود فی قیئه لیس لنا مثل السوء	۲۵۰
۵۹	حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی یارسول اللہ ارأیت الحمو یا رسول الله فرمایا الحمو الموت	۲۵۱
۶۶	لما مات الحسن بن الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهم ضربت امراء ته القبة علی قبره سنة۔	۲۵۳
۷۶	لیس علی ولد الزنا من وزر ابویه شئ	۲۵۹
۷۷	ولد الزنا شر الثلثة	۲۵۹

marfat.com

۷۸	ولد الزنا شر الثلثة اذا عمل بعمل ابويه	۲۵۹
۷۹	فرخ الزنا لا يدخل الجنة	۲۵۹
۹۵	لا يحل للرجل ان يعطى عطية فيرجع فيها	۲۹۵
۹۶	السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم طعامه و شرابه و منامه فاذا قضى احدكم نهبه فليعجل الى اهله	۲۹۵
۱۰۰	ليس الخلف ان يعد الرجل و من نيته ان يفى ولكن الخلف ان يعد الرجل ان لا يفى	۲۶۶
۱۰۲	ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں انا ام رجالكم لا ام نسائكم	۲۶۶
۱۰۵	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں هلك المتنطعون	۲۷۰
۱۳۶	الاسلام يعلو و لا يعلى	۲۸۲
۱۴۴	من اسوء الناس منزلة من اذهب آخرته بدنيا غيره	۲۸۷
۱۶۳	ذنب العالم ذنب واحد و ذنب الجاهل ذنبان	۲۹۳
۱۷۶	سأل رجل صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال الرجل يجد الرجل مع امراء ته رجلا يقتله فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الا تسمعون الى ما يقول سيدكم قالوا لا تلمه يا رسول الله فانه رجل غيور و الله ما تزوج امراء ة قط الا بكرا و لا طلق امراء ة قط فاستطاع احد منا ان يتزوجها فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يا بى الله الا بالبينة، قلت و السائل هو سيدنا سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه۔	۲۹۸
۳۷	من استعمل رجلا من عصابة و فيهم من هوارضى لله منه فقد خان الله و رسوله۔	۳۱۷
۴۷	من جامع المشرك و سكن معه فانه مثله	۳۲۰
۴۸	من سود مع قوم فهو منهم	۳۲۰
۴۹	من كثر سواد قوم فهو منهم	۳۲۰
۵۰	الا ان فى الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله و اذا فسدت فسد الجسد كله الا وهى القلب	۳۲۰

marfat.com

۵۱	اياك و ما يعتذر منه فان الخير لا يعتذر منه	۳۲۰
۵۹	عسقلان احد العروسين يبعث منها يوم القيٰمة سبعون الفا بغير حساب عليهم	۳۲۲
۶۰	طوبى لماسكنه الله تعالىٰ احد العروسين عسقلان او غزة	۳۲۳
۶۸	ان الله تعالىٰ خلق الارواح قبل الاجسام بالفى عام	۳۲۵
۹۴	ان القلب اذا اكره عمى	۳۴۳
۹۸	امراء ة المفقود امراء ته حتى ياتيها البيان	۳۴۴
۱۱۳	نهى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن التحريش بين البهائم	۳۴۸
۱۲۳	انا لن نستعمل على عملنا من اراده	۳۵۰
۱۲۴	اذا نمتم فاطفئوا السراج فان الفارة تأخذ الفتيلة فتحرق اهل البيت۔	۳۵۱
۱۲۵	لا يلدغ المومن من جحر واحد مرتين	۳۵۱
۱۳۵	كل لهو المسلم حرام الا ثلثة ملاعبته اهله و تاديبه لفرسه و مناضلته بقوسه۔	۳۵۳
۱۳۶	من استعمل على عشرة من فيهم ارضى الله تعالىٰ فقد خان الله و رسوله و المومنين۔	۳۵۳
۵	كل مولود يولد على فطرة الاسلام	۳۵۹
۹	اتى شاعر النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال يا بلال اقطع لسانه فاعطاه اربعين درهما	۳۶۰
۴۴	ان رجلا قال لامراء ته يا اخية فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اختك هى فكره ذلك و نهى عنه۔	۳۶۷
۷۶	اتقوا مواضع التهم	۳۸۴
۷۸	رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فرماتے هيں العجماء جبار	۳۸۵
۲۰	ان النبىٰ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لا ضمان على قصار ولا صباغ	۴۰۴
۲۳	ينهى المومن ان يذل نفسه	۴۰۵

marfat.com

الماٰخذ

۱	فتاوی رضویه جلد چهارم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲	بذل الجوائز علی الدعا بعد صلاة الجنائز	مشمولہ جلد چہارم
۳	النهی الحاجز عن تکرار صلاة الجنائز	
۴	الهادی الحاجب عن جنازة الغائب	
۵	المنة الممتازة فی دعوات الجنازة	
۶	الحرف الحسن فی الکتابة علی الکفن	
۷	جلی الصوت لنهی الدعوة امام الموت	
۸	بریق المنار بشموع المزار	
۹	جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور	
۱۰	الحجة الفائحة لطیب التعیین و الفاتحة	
۱۱	اتیان الارواح لدیارهم بعد الرواح	
۱۲	حیات الموات فی بیان سماع الاموات	
۱۳	الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین	
۱۴	تجلی المشکوة لانارة اسئلة الزکوة	
۱۵	اعزالاکتناه فی رد صدقة مانع الزکوة	
۱۶	رادع التعسف عن الامام ابی یوسف	
۱۷	الزهر الباسم فی حرمة الزکوة علی بنی هاشم	
۱۸	طرق اثبات الهلال	
۱۹	البدور الاجلة فی امور الاهله۔ مع شرح و حاشیه	
۲۰	شرح، نورالادلة للبدور الاجلة	
۲۱	حاشیه، رفع العلة عن نور الادلة	
۲۲	تفاسیر الاحکام بغدیة الصلاة و الصیام	
۲۳	هدایة الجنان باحکام رمضان	

marfat.com

۲۴	العروس المعطار في زمن دعوة الافطار	مشمولہ جلد ارم
۲۵	صيقل الرين عن مجاورة الحرمين	مشمولہ جلد پنجم
۲۶	انوار البشارة في مسائل الحج و الزيارة	
۲۷	فتاوی رضویه جلد پنجم	رضا اکیڈمی بمبئی
۲۸	ماحي الضلالة في انكحة الهندو بنجالة	
۲۹	هبة النساء في تحقق المصاهرة بالزنا	
۳۰	ازالة العار بحجر الكرائم عن كلاب النار	
۳۱	تجويز الرد عن تزويج الابعد	
۳۲	اطائب التهاني في النكاح الثاني	
۳۳	آكد التحقيق بباب التعليق	
۳۴	الجوهر الثمين في علل نازلة اليمين	
۳۵	فتاوی رضویه جلد ششم	رضا اکیڈمی بمبئی
۳۶	نابغ النور عن سوالات جبلفور	مشمولہ جلد ششم
۳۷	المبين ختم النبيين	
۳۸	سبحن السبوح عن عيب كذب مقبوح	
۳۹	القمع المبين لامال المكذبين	
۴۰	السوو العقاب علي المسيح الكذاب	
۴۱	حجب العوار عن مخدوم بهار	
۴۲	فتاوی رضویه جلد ہفتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۳	كفل الفقيهه الفاهم في احكام قرطاس الدراهم	مشمولہ جلد ہفتم
۴۴	كاسر السفيه الواهم في ابدال قرطاس الدراهم	
۴۵	الهبة الاحمديه في الولاية الشرعية و العرفية	
۴۶	فتاوی رضویه جلد هشتم	رضا اکیڈمی بمبئی
۴۷	المنی و الدرر لمن عمد منی آرڈر	مشمولہ جلد ہشتم
۴۸	سبل الاصفياء في حكم الذبح للاولياء	
۴۹	هادی الاضحية بالشاء الهنديه	
۵۰	انفس الفكر في قربان البقر	
۵۱	الصافية الموحية لحكم جلود الاضحية	

فہرست مضامین

جلد دوم

تعارف فتاوٰی رضویہ جلد چہارم ۴

احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۷

جس کا خاتمہ بالخیر ہو وہ جنت میں جائے گا ۷

علی و فاطمہ کی زوجیت ۷

مسلمان کو نفع پہنچانا ۷

کثرت دعاء کی ترغیب ۷

جنازہ کے پاس دعا کرنا ۸

حضور کے رشتے منقطع نہیں ہوں گے ۹

خدا اور رسول کا ذکر ۱۰

بے ادا کئے قرض سے بسکدوشی نہیں ۱۰

ظالم کسی چیز کا حقدار نہیں ہوتا ۱۰

مریض کے لئے دعائے خیر ۱۰

میت کی تدفین کے بعد دعاء ۱۱

نجاشی پر جنازہ ۱۲

ختم قرآن کے بعد دعاء قبول ہوتی ہے ۱۲

تعارف رسالہ بذل الجوائز ۱۴

احادیث رسالہ بذل الجوائز ۱۵

کثرت دعاء کی تاکید ۱۵

دعا سے گھبرا کر دعاء چھوڑ دینا ۱۶

جمعہ کے بعد ظہر کی دوسری نماز نہ پڑھی جائے ۱۶

احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۱۷

مسجد میں جنازہ مکروہ ہے ۱۷

میت کو تکلیف دینا منع ہے ۱۷

مردے کو تکلیف دینا زندے کے مثل ہے ۱۷

مردے کو گالی دینا منع ہے ۱۸

مردے کی عیب جوئی منع ہے ۱۸

قبر پر ٹیک لگانا منع ہے ۱۸

تعارف رسالہ النہی الحاجز ۱۹

احادیث رسالہ النہی الحاجز ۲۰

انبیاء زندہ ہیں ۲۰

عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ہے ۲۰

گناہ کی طرف بلانے والا ۲۰

حضور کے دائمی فعل سے وجوب ثابت ہوتا ہے ۲۱

زکوۃ لانے والوں کیلئے حضور کی دعاء ۲۱

اہل بقیع کیلئے حضور کی دعاء ۲۱

جنازہ اقدس کا کوئی امام نہ تھا ۲۲

حضور پر سب سے پہلے ملائکہ نے صلاۃ کی ۲۳

رحمت عالم نے شہدائے احد پر صلاۃ کی ۲۴

نماز جنازہ کی فضیلت

حضور تمام مسلمین کے ولی ہیں ۲۶

وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۲۶

حضور کی نماز امت کیلئے رحمت ہے ۲۶

جنازہ میں چالیس مسلمان کی شرکت باعث شفاعت ہے ۲۸

حضور کی شفاعت ۲۹

انبیاء کی میراث ترکہ نہیں ۲۹

شہیدوں کو غسل دینے کا حکم نہیں ۳۰

حضور کی جنازہ پر نماز نور ظلمت ہے ۳۰

جنازہ تیمم کر کے پڑھنا جائز ہے ۳۰

شہدائے احد پر نماز ۳۱

مسلمان پر پانچ حقوق ہیں ۳۱

marfat.com

ایک نماز دوبارہ نہیں ہوتی	۳۲	ترجمہ ادعیہ منقولہ	۵۲
مسجد میں جنازہ مکروہ ہے	۳۲	طریقہ تلقین قبر	۵۵
تیمم سے جنازہ	۳۲	احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم	۵۷
بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی ہے	۳۳	موت کے وقت جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے	۵۷
نماز جنازہ میں تعجیل محبوب ہے	۳۳	زندوں کی طرح مردوں کو بھی ایذا ہوتی ہے	۵۷
جنازے پر تکثیر جماعت محبوب ہے	۳۴	صالحین کے قریب دفن کرنا	۵۷
جنازے میں شریک رہنا ثواب عظیم ہے	۳۵	قبر پر چلنا منع ہے	۵۸
امام اعظم کے علم کامل ہونے کی بشارت	۳۶	موت فنائے روح نہیں	۵۸
تعارف رسالہ [illegible]	۳۷	ماں باپ پر اولاد کے اعمال پیش ہوتے ہیں	۵۸
احادیث رسالہ [illegible]	۴۰	روح اور جسم کی مثال	۵۸
نجاشی پر نماز جنازہ	۴۰	مردے کو تکلیف دینا منع ہے	۵۸
معویہ بن معویہ پر نماز جنازہ	۴۱	قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے	۵۹
شہدائے موتہ پر نماز جنازہ	۴۳	ولد الزنا کے بارے میں دو حدیثیں	۶۰
عالم سے لغزش ہو جائے تو رجوع کا انتظار کرو	۴۴	عرب وانصار کا حق نہ پہچاننے والا منافق ہے	۶۰
معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں	۴۴	تعارف رسالہ الحرف الحسن	۶۱
نجاشی پر نماز جنازہ	۴۵	احادیث رسالہ الحرف الحسن	۶۲
صلاۃ بمعنی رحمت	۴۵	عہد نامہ لکھنا	۶۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم	۴۶	عہد نامہ کا ثبوت	۶۲
جنازے میں تین صفیں ہونا بہتر ہے	۴۶	حضرت فاطمہ نے وفات سے قبل غسل جنازہ کیا	۶۳
جنازے میں ایک آدمی کی ایک صف ہو سکتی ہے	۴۶	حضور کی رداء میں کفن	۶۳
اکیلی عورت ایک صف ہے	۴۶	جسم اقدس سے مس شدہ چیزوں میں کفن	۶۶
بعض گناہ اللہ معاف نہیں فرمائے گا	۴۶	آسانی ولادت کی دعاء	۶۷
تارک نماز مستحق عذاب ہے	۴۷	آب زمزم کو کھڑے ہو کر پینا	۶۸
اگلی صف پہلے پوری کرنے کا حکم	۴۷	مخلص موذن	۶۸
دو آدمی امام کے پیچھے کھڑے ہوں	۴۸	عامل بالقرآن کا جسم	۶۸
ایک آدمی امام کی داہنی جانب کھڑا ہو	۴۸	حضرت امام علی رضا کی روایت	۶۹
تعارف رسالہ [illegible]	۴۹	تعارف رسالہ جلی الصوت	۷۱
احادیث ادعیہ رسالہ [illegible]	۵۰	حدیث رسالہ جلی الصوت	۷۲
جنازہ کی ۱۳ ادعائیں	۵۰	تعارف رسالہ بریق المنار	۷۳

marfat.com

احادیث رسالہ بریق المنار ۷۵
عورتوں کو زیارت قبور کی اجازت نہیں ۷۵
مساجد میں نقش و نگار ۷۵
مساجد میں کنگورے بنانا ۷۵
قبر پر بیٹھنا جائز نہیں ۷۶
مدینہ منورہ کی فضیلت ۷۶
عورتوں کا مسجد میں آنا ۷۶
مسجد میں شب باشی منع ہے ۷۷
اکرام سلطان کی تاکید ۷۷
ایمان مدینہ میں سمٹ جائے گا ۷۷
درود پاک کی برکت ۷۷
مروان کی نالائقی ۷۸
تعارف رسالہ جمل النور ۷۹
احادیث رسالہ جمل النور ۸۰
عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا ۸۰
بعد والا زمانہ زیادہ شر انگیز ہے ۸۰
عورتوں کا مساجد میں آنا ۸۰
جنازے کے ساتھ عورتوں کو جانا منع ہے ۸۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۸۲
تین باتیں ۸۲
میت کی تعزیت ۸۲
بیمار کی عیادت ۸۲
شہدائے موتہ کی خبر شہادت ۸۴
میت کے گھر کا کھانا ۸۴
تعارف رسالہ الجہۃ الفائقہ ۸۵
احادیث رسالہ الجہۃ الفائقہ ۸۷
زیارت قبور ۸۷
مباح کام ۸۷
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۸۹
پانی افضل صدقہ ہے ۸۹
اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۸۹
قبرستان سے گزرے تو ایصال ثواب کرے ۸۹
والدین کیطرف سے حج کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہے ۹۰
صدقہ کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے ۹۰
پانی سے بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے ۹۱
صدقہ عام ہے انفاق مال وغیرہ کو ۹۱
میت کی طرف سے حج اور مالی خیرات ۹۲
مومن کو نفع پہنچانا ثواب ہے ۹۳
الحمد للہ بہترین دعاء ہے ۹۳
وقت ولادت عورت مر جائے تو شہید ہے ۹۴
صدقہ دینا لینے سے افضل ہے ۹۴
مسلمان کا دل خوش کرنا عبادت ہے ۹۴
بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے ۹۴
جھوٹا شخص بھی کبھی سچ بولتا ہے ۹۵
نیکوکار کو کھانا کھلانا ۹۵
جاندار کو کھانا کھلانا ۹۵
اہل و عیال کو کھلانا صدقہ ہے ۹۵
فخر کی دعوت کھانا منع ہے ۹۶
تعارف رسالہ اتیان الارواح ۹۷
احادیث رسالہ اتیان الارواح ۹۹
مومنین کی روحیں ۹۹
تعارف رسالہ حیات الموات ۱۰۱
احادیث رسالہ حیات الموات ۱۰۷
امت کے درود حضور سنتے ہیں ۱۰۷
مومن کو تکلیف دینا منع ہے ۱۰۷
اپنے بھائی سے یہ کہنا کہ دعاؤں میں یاد کرنا جائز ہے ۱۰۸
حاجی کی دعاء ۱۰۸
حضرت اویس قرنی سے دعاء ۱۰۸

marfat.com

حجر اسود ۱۰۹
قحط میں استغاثہ ۱۰۹
مومن کا قبض روح ۱۱۰
مردہ دیکھتا سنتا ہے ۱۱۰
شہید کی روح ۱۱۱
بعد وفات معاہدہ ۱۱۲
ثقلین کے سوا ہر جاندار مردے کی آواز سنتا ہے ۱۱۲
تعجیل تدفین ۱۱۵
اصحاب قبور سے حیا کرنا ۱۱۵
قبرستان میں قضائے حاجت کرنا منع ہے ۱۱۵
مردوں کا جی بہلنا ۱۱۵
زندوں سے اموات ایذا پاتے ہیں ۱۱۶
مردوں کو ایذا دینا زندوں کی مانند ہے ۱۱۷
مردے کی تکلیف ۱۱۷
زندوں کا چلا کر رونا ۱۱۸
مستورات سے مردے کو تکلیف ہوتی ہے ۱۱۸
زندوں کا رونا ۱۱۸
مرنے کے بعد ایذا ۱۱۹
سورۂ بقرہ کا آغاز و اختتام ۱۱۹
مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں ۱۱۹
مردے کلام و اصوات سنتے ہیں ۱۲۲
بدر کے مقتولین ۱۲۳
اہم مجن سے حضور نے کلام فرمایا ۱۲۵
مردے کو تلقین ۱۲۵
کافر و مشرک مردے بھی سنتے ہیں ۱۲۷
اہل بقیع سے کلام ۱۲۷
مردے گھر کے حالات سے باخبر ہوتے ہیں ۱۲۸
دور فاروقی کے ایک عاشق نوجوان کا واقعہ ۱۲۸
مردہ کا ایذا پانا ۱۲۹
جو شفاعت پر ایمان نہ رکھے وہ مستحق شفاعت نہ ہوگا ۱۲۹
غیر اللہ کے نام کی قسم کھانا حرام ہے ۱۳۰
تعارف رسالہ الوفاق المتین ۱۳۱
احادیث رسالہ الوفاق المتین ۱۳۴
روح کیلئے فنا نہیں ۱۳۴
روح کا عدم فنا ۱۳۴
جنت کی نعمت ۱۳۴
حقیقت قبر ۱۳۵
روح غیر فانی ہے ۱۳۵
مردہ کے حسنات و سیئات ۱۳۵
قبرستان کی دعاء ۱۳۵
فرعون اور اس کی ذریت ۱۳۶
زندوں کی آہ و زاری ۱۳۶
روز جمعہ درود پاک کی فضیلت ۱۳۶
عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی وفات ۱۳۷
صنادید قریش کی لاشیں ۱۳۸
شہدائے اجنادین ۱۳۹
مردے کے بالوں میں کنگھی کرنا منع ہے ۱۴۰
قبرستان میں کیا کہے ۱۴۱
تعارف رسالہ تجلی المشکوٰۃ ۱۴۲
احادیث رسالہ تجلی المشکوٰۃ ۱۴۵
حولان حول کے بعد زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ۱۴۵
اہل بیت سے حسن سلوک ۱۴۵
تعارف رسالہ اعزالاکتناہ ۱۴۶
احادیث رسالہ اعزالاکتناہ ۱۴۷
بے زکوٰتی مال ہلاک ہو جائے گا ۱۴۷
زکوٰۃ سے مال محفوظ ہو جاتا ہے ۱۴۷
زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کی دلیل ہے ۱۴۸
زکوٰۃ نہ دینے کی وعید ۱۴۸

marfat.com

مالداروں پر سخت عذاب ہوگا ۱۴۹
زکوٰۃ نہ دینے والا ملعون ہے ۱۵۰
فقراء کا مقام ۱۵۰
زکوٰۃ نہ دینے والوں کا حال ۱۵۰
عورتوں کو زکوٰۃ نہ دینے کی تہدید ۱۵۰
زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا دوزخی ہے ۱۵۱
بے زکوٰۃ کے صدقہ نافلہ قبول نہیں ۱۵۱
فرض کے بغیر نفل قبول نہیں ۱۵۲
اسلام کے چار ارکان ۱۵۲
زکوٰۃ ادا نہیں کرنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ۱۵۳
زکوٰۃ کے بغیر کوئی عمل نفع نہ دے گا ۱۵۳
تعارف رسالہ رادع التعسف ۱۵۴
احادیث رسالہ رادع التعسف ۱۵۶
طعن کرنا جائز نہیں ۱۵۶
حیلۂ شرعی ۱۵۶
سود کی ممانعت ۱۵۷
تعارف رسالہ الزہر الباسم ۱۵۹
احادیث رسالہ الزہر الباسم ۱۶۰
سادات کیلئے زکوٰۃ حلال نہیں ۱۶۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۱۶۱
قریبی رشتہ دار کو زکوٰۃ و صدقہ دینا افضل ہے ۱۶۱
ہبہ کی چیز لینا جائز ہے ۱۶۳
خود حاجتمند ہو تو دوسرے کو دینا ضروری نہیں ۱۶۳
آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں ۱۶۳
علم حدیث میں امام احمد رضا کی وسعت ۱۶۵
بھلائی کی راہ بتانے والا ۱۶۶
حقیقی توکل ۱۶۶
بے زکوٰتی مال سے داغا جائے گا ۱۶۷
جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے ۱۶۷
اپنی حرفت پر قائم رہنا ۱۶۸
سوال حرام ہے ۱۶۸
توکل کیا ہے ۱۶۸
امیری سے غریبی بہتر ہے ۱۶۹
دنیا میں بحیثیت مسافر رہے ۱۶۹
زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے ۱۷۰
موروثی جائداد بیچنا منع ہے ۱۷۱
گھر کی بنیاد بیچنا منع ہے ۱۷۱
ازواج مطہرات کیلئے ایک سال کا نفقہ ۱۷۱
اولاد کیلئے جائداد چھوڑنا ۱۷۲
صدقہ کے بارے میں دو حدیثیں ۱۷۲
دنیا فانی ہے ۱۷۲
کفالت ضروری ہے ۱۷۳
حضور علیہ السلام کا توکل ۱۷۳
سانپوں کا مار ڈالنا ۱۷۴
فجر باجماعت کی تاکید ۱۷۴
فرائض کے بغیر نوافل مقبول نہیں ۱۷۵
وقت افطار ۱۷۵
تین ارکان اسلام ۱۷۶
روزہ قضا کرنا ۱۷۶
بچوں کو نماز کی ترغیب ۱۷۷
نابالغ مرفوع القلم ہوتا ہے ۱۷۷
فضیلت شہر رمضان مبارک ۱۷۷
رویت ہلال ۱۷۸
تفسیر بالرائے حرام ہے ۱۷۸
رویت ہلال ۱۷۸
چاند کا حکم ۱۷۸
یوم شک ۱۷۹
تعارف رسالہ طرق اثبات الہلال ۱۸۰

marfat.com

احادیث رسالہ طرق اثبات الھلال ۱۸۳
رویت ہلال ۱۸۳
عیدین ۱۸۳
قربانی ۱۸۴
قیامت کے قریب چاند بڑے نکلیں گے ۱۸۴
تعارف رسالہ البدورالاجلہ ۱۸۶
احادیث رسالہ البدورالاجلہ ۱۸۸
چاند دیکھ کر چہرہ پھیر لینا ۱۸۸
من شر غاسق اذا وقب سے کیا مراد ہے ۱۸۸
رویت ہلال ۱۸۸
نماز عشاء ۱۸۹
مسئلہ قضا ۱۸۹
احادیث رفع العلہ ۱۹۰
ہلال شعبان ۱۹۰
رویت ہلال کی دعائیں ۱۹۰
رمضان وذوالحجہ کا چاند ۱۹۱
تعارف رسالہ تفاسیر الاحکام ۱۹۳
حدیث رسالہ تفاسیر الاحکام ۱۹۵
کوئی کسی کے بدلے میں نماز نہ پڑھے ۱۹۵
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۱۹۶
روزے معلق رہتے ہیں ۱۹۶
اللہ کا قرض ۱۹۶
حالت جنابت میں روزہ ۱۹۶
عبادت کی پانچ چیزیں ۱۹۷
دعاء کے بارے میں ایک حدیث ۱۹۷
تعارف رسالہ ھدایۃ الجنان ۱۹۸
احادیث رسالہ ھدایۃ الجنان ۱۹۹
بغیر علم کے فتوٰی دینا حرام ہے ۱۹۹
ثبوت رویت ہلال کیلئے دو گواہ ہونا ضروری ہے ۱۹۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۰۰
مومن نجس نہیں ہے ۲۰۰
تعجیل افطار ۲۰۰
کھجور سے افطار کرنا سنت ہے ۲۰۰
دعائے افطار ۲۰۱
تعارف رسالہ العروس المعطار ۲۰۲
احادیث رسالہ العروس المعطار ۲۰۳
دعاہائے افطار ۲۰۳
تعجیل افطار مستحب ہے ۲۰۴
غروب آفتاب وقت افطار ہے ۲۰۴
تسبیح فاطمہ ۲۰۵
اللہ اکبر کہنا ۲۰۵
بہترین دعاء ۲۰۵
روزے کی جزاء ۲۰۶
افطار کرانا ۲۰۶
روزہ دار کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا ۲۰۸
دعائے افطار ۲۰۸
بیت الخلاء کی دعاء ۲۰۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۰۹
ستائیس رجب کے روزہ کی فضیلت ۲۰۹
دسویں ذی الحجہ میں عبادت کی فضیلت ۲۱۰
صوم عرفہ کی فضیلت ۲۱۱
صوم عاشوراء کی فضیلت ۲۱۲
صوم نفل میں شعبان کے روزے کی فضیلت ۲۱۲
۲۷ رجب کے روز کی فضیلت ۲۱۲
چند روزوں کی فضیلت ۲۱۲
رمضان میں عمرہ کرنا ۲۱۳
تعارف رسالہ صیقل الرین ۲۱۴
احادیث رسالہ صیقل الرین ۲۱۵

marfat.com

محبوب ترین اعمال ۲۱۵
والدین کی رضا ۲۱۵
والدین کی خدمت ۲۱۵
جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے ۲۱۷
مومن کامل کی معرفت ۲۱۸
فقیہہ عالم ۲۱۸
جریج راہب ۲۱۸
توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۲۱۹
ابن عباس کی فضیلت ۲۱۹
مکہ میں عزم گناہ پر بھی مواخذہ ہوگا ۲۱۹
ساکنان مکہ ۲۲۰
عمر فاروق کا فرمان ۲۲۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد چہارم ۲۲۱
عورت کو غیر محرم کیساتھ سفر کرنا جائز نہیں ۲۲۱
مال حرام سے جو حج کیا جائے وہ مردود ہے ۲۲۱
مدینہ کی افضلیت ۲۲۱
تعارف رسالہ انوار البشارۃ ۲۲۲
احادیث رسالہ انوار البشارۃ ۲۲۴
تنہا سفر کرنا منع ہے ۲۲۴
درود پڑھنے کی فضیلت ۲۲۴
آب زمزم ۲۲۴
ایک مفید دعاء ۲۲۴
مسجد نبوی میں چالیس نماز پڑھنے کی فضیلت ۲۲۵

☆☆☆

تعارف فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۲۶
تعارف رسالہ ماحی الضلالۃ ۲۲۹
احادیث رسالہ ماحی الضلالۃ ۲۳۱
بالغہ سے اسکے نکاح کی اجازت لی جائیگی ۲۳۱
حضرت ابو بکر کی فضیلت ۲۳۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۳۲
جھوٹی گواہی کی وعید ۲۳۲
مسلمان کی چیز اس کی مرضی کے بغیر نہ لے ۲۳۲
ظلم پر اعانت حرام ہے ۲۳۳
شہادت کے متعدد طریقے ۲۳۳
تجدید ایمان امر محمود ہے ۲۳۳
بے گواہ نکاح فاسد ہے ۲۳۴
ولیمہ بعد نکاح سنت ہے ۲۳۴
کافروں سے مدد لینا منع ہے ۲۳۴
غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح مشنیع ہے ۲۳۴
قسم توڑنے کی ایک صورت ۲۳۴
تین باتوں میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے ۲۳۵
خطبہ کے بارے میں ایک حدیث ۲۳۵
بیوی کی خالہ اور پھوپھی حلال نہیں ۲۳۵
غیر شرعی شرطیں ۲۳۶
حضور امت کو علم سکھاتے ہیں ۲۳۶
شاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۲۳۶
نکاح کی طاقت نہ ہو تو روزے رکھے ۲۳۶
مہر جتنا کثیر ہو مقرر کرنا جائز ہے ۲۳۷
کنیز کی تعلیم و تادیب ۲۳۷
لعنت جائز نہیں ۲۳۷
متعہ حرام ہے ۲۳۷
جو نسب سے حرام ہے وہ رضاعت سے حرام ہے ۲۳۹
تعارف رسالہ ھبۃ النساء ۲۴۰
احادیث رسالہ ھبۃ النساء ۲۴۲

marfat.com

حرمت مصاہرت ۲۴۲
حدیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۴۴
قلوب رحمان کے دست قدرت میں ہیں ۲۴۴
تعارف رسالہ ازالۃ العار ۲۴۵
احادیث رسالہ ازالۃ العار ۲۴۶
مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے ۲۴۶
زوجہ کی محبت شوہر سے وابستہ ہوتی ہے ۲۴۶
آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا ۲۴۶
بدمذہبوں سے دور رہنے کی تاکید ۲۴۷
عورت نرم دل ہوتی ہے ۲۴۷
محبت اندھا بہرا کرنے والی ہوتی ہے ۲۴۷
غور و فکر کے بعد دوستی کرو ۲۴۷
قلب کو قلب کیوں کہتے ہیں ۲۴۸
عورت پر زیادہ حق شوہر کا ہے ۲۴۸
شوہر مستحق تعظیم ہے ۲۴۸
بدمذہب کی تعظیم حرام ہے ۲۴۹
کافر و منافق کو سردار کہنا منع ہے ۲۴۹
چیز دے کر پھیر لینا برا ہے ۲۵۰
بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں ۲۵۰
بدمذہب کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں ۲۵۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۵۱
بھابی کا دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے ۲۵۱
تین شخص ۲۵۱
مرتکب حرام ۲۵۱
گناہ کی نحوست ۲۵۲
دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز نہیں ۲۵۲
عورت ہر ہے بگاڑنا جائز نہیں ۱۲
قبور صالحین پر قبہ بنانا جائز ہے ۲۵۳
قبہ خود نکاح کر سکتی ہے ۲۵۳
تعارف رسالہ تجویز الرد ۲۵۴
احادیث رسالہ تجویز الرد ۲۵۷
نکاح مؤخر کرنا درست نہیں ۲۵۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۵۸
ولاء سے متعلق چند حدیثیں ۲۵۸
اہل فارس کا ایمان ۲۵۸
اپنے معظم کی تعظیم کرو ۲۵۸
زنا کا عذاب ۲۵۹
ولد الزنا ۲۵۹
قرض معاف کرنا ۲۵۹
طلاق کا اختیار مرد کو ہے ۲۶۰
مذاق میں بھی طلاق ہوتی ہے ۲۶۰
حضرت فاطمہ کا مہر ۲۶۱
شئ موہوب واپس لینا منع ہے ۲۶۵
صعوبت سفر ۲۶۵
بیوی سے حسن معاشرت ۲۶۵
دو بیویوں کے مابین مساوات ۲۶۶
ایفائے عہد ۲۶۶
غیر کی مخطوبہ کو پیام نکاح ۲۶۶
ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں امہات المومنات نہیں ۲۶۶
تعارف رسالہ الطائب التھانی ۲۶۷
احادیث رسالہ الطائب التھانی ۲۷۰
نکاح تکمیل ایمان کی دلیل ہے ۲۷۰

marfat.com

لڑکی کا نکاح ۲۷۰
بجا تشدد منع ہے ۲۷۰
غیبت زنا سے سخت تر ہے ۲۷۰
زیادہ تر عورتیں جہنم میں جائیں گی ۲۷۱
عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ۲۷۱
حقوق شوہر کی رعایت ۲۷۲
فرمانبرداری سے عورت جنت میں جائے گی ۲۷۲
عورتیں شوہر کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ۲۷۲
مسلم کا جنازہ پڑھا جائے گا ۲۷۴
حضور کا پیام نکاح دینا ۲۷۵
زوجین جنت میں جمع ہوں گے ۲۷۶
بیوہ عورت ۲۷۷
لوگوں سے وہ باتیں کہی جائیں جنہیں وہ سمجھ سکیں ۲۷۸
عورت شوہر کی جائداد پر نگراں ہوتی ہے ۲۷۸
تعمیر کعبہ ۲۸۰
عوام کی سمجھ سے اونچی باتیں کہنا نہ چاہئے ۲۸۰
ابوہریرہ نے دو علم حاصل کئے ۲۸۱
اسلام غالب ہے ۲۸۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۸۳
حسن معاشرت کی ترغیب ۲۸۳
حلالہ کیلئے دخول شرط ہے ۲۸۳
طلاق دینا حماقت ہے ۲۸۳
مزہ چکھنے کی نیت سے نکاح کرنا باعث لعنت ہے ۲۸۴
مہر کو قرض نہ سمجھنا مورث عذاب ہے ۲۸۴
عورت کو شوہر سے بدظن کرنا منع ہے ۲۸۴
تعارف رسالہ آکد التحقیق ۲۸۶
احادیث رسالہ آکد التحقیق ۲۸۷
آخرت کو برباد کرنا کوتاہ نصیبی ہے ۲۸۷
طلاق اور حق رجعت ۲۸۷
ابن عمر کی طلاق اور رجعت ۲۸۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۲۹۲
نکاح اور طلاق ۲۹۲
ماں باپ کے نافرمان ۲۹۲
نسب بدلنا حرام ہے ۲۹۲
مدت حمل ۲۹۳
عالم اور جاہل کے گناہ میں فرق ۲۹۳
ماں اور بچے کے درمیان تفریق کرنا باعث لعنت ہے ۲۹۳
تفسیر بالرائے حرام ہے ۲۹۴
شناعت طلاق ۲۹۴
اہمیت رضائے والدین ۲۹۴
تین دن سے زیادہ سوگ حلال نہیں ۲۹۴
تسبیح و تحمید کے محبوب کلمے ۲۹۵
قسم دینا منع ہے ۲۹۵
تعارف رسالہ الجوہر الثمین ۲۹۶
احادیث رسالہ الجوہر الثمین ۲۹۷
حیلہ شرعیہ ۲۹۷
قسم توڑ کر کفارہ دینا ۲۹۷
ثبوت زنا کیلئے چار گواہ ضروری ۲۹۸
احادیث فتاوی رضویہ جلد پنجم ۳۰۰
منت و نذر ۳۰۰
محظور و منکر شرعی چیز ۳۰۰
پڑوسی کا حق ۳۰۰
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۴
ہجرت ۳۰۴
دین نام ہے خیر خواہی کا ۳۰۴
عرب میں غیر مسلم کی اقامت جائز نہیں ۳۰۴
تعارف رسالہ نابغ النور ۳۰۵

marfat.com

احادیث رسالہ نابغ النور ۳۰۷
کافر کی تعظیم جائز نہیں ۳۰۷
کسی کو کافر کہنا کیسا ہے؟ ۳۰۷
عالم دین کی توہین باعث نفاق ہے ۳۰۷
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۰۸
عالم اور علم دین کی تذلیل حرام ہے ۳۰۸
بھلائی کی راہ بتانے والا ۳۰۸
اللہ اپنے حبیب کی رضا چاہتا ہے ۳۰۹
اولیاء اللہ سے عداوت ۳۰۹
تعارف رسالہ المبین ۳۱۰
احادیث رسالہ المبین ۳۱۱
حضور خاتم النبیین ہیں ۳۱۱
اللہ تعالیٰ ازلی و ابدی ہے ۳۱۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۱۴
زمانہ رسالت میں مسجد محصور نہیں تھی ۳۱۴
بدمذہبوں کے ساتھ نشست و برخاست منع ہے ۳۱۴
معذرت قبول کرنا ۳۱۵
برا گمان جائز نہیں ۳۱۵
مشورہ کرنا سنت الہیہ ہے ۳۱۵
وحدت الوجود ۳۱۶
انبیاء زندہ ہیں ۳۱۶
مومن کو عار دلانا منع ہے ۳۱۶
رسول کا نور مخلوق ہے ۳۱۶
حضور نسیان سے پاک ہیں ۳۱۷
حضور مخلوقات میں افضل ہیں ۳۱۷
متقی والی ہو ۳۱۷
ترغیب نماز ۳۱۷
حیا کرنے سے گناہ نہیں ہوگا ۳۱۸
انبیاء احتلام سے پاک ہیں ۳۱۸
اللہ صاحب کہنا منع نہیں ہے ۳۱۸
فقیہہ اور مفتی کی فضیلت ۳۱۹
دو بیویوں میں مساوات ۳۱۹
حضور علیہ السلام کھانے کے محتاج نہیں ۳۱۹
تین محبوب چیزیں ۳۱۹
مشرکین کے ساتھ بود و باش منع ہے ۳۲۰
فساد قلب ۳۲۰
معذرت کی بات نہ کرنا ۳۲۰
حضور باعث تخلیق کائنات ہیں ۳۲۱
بالغہ کا گناہ ۳۲۱
بری بات ایجاد کرنا ۳۲۱
ظالم کی مدد حرام ہے ۳۲۲
مسجد میں دنیاوی بات حرام ہے ۳۲۲
جنت کو وجد آگیا ۳۲۲
عہ عقلان اور غزہ کی فضیلت ۳۲۲
تمام جہاں حضور کا صدقہ کھاتا ہے ۳۲۳
سورۂ رحمٰن قرآن عظیم میں دلہن ہے ۳۲۳
روز جمعہ کی فضیلت ۳۲۳
کعبۃ اللہ کی عظمت ۳۲۳
حضرت علی کی فضیلت ۳۲۴
فرشتے روضہ انور کی زیارت کرتے ہیں ۳۲۴
حاجت مند کا حاجت روا ہونا ۳۲۵
روحوں کی تخلیق ۳۲۵
موٹے عالم ۳۲۵
تعارف رسالہ سبحان السبوح ۳۲۶
احادیث رسالہ سبحان السبوح ۳۲۹
مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ۳۲۹
مقام صدیق کی عظمت ۳۲۹
جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے ۳۲۹
گناہ کی توبہ ۳۳۰

marfat.com

تعارف رسالہ القمع المبین ۳۳۱
حدیث رسالہ القمع المبین ۳۳۳
تقدیر پر بحث کرنا منع ہے ۳۳۳
تعارف رسالہ السوء والعتاب ۳۳۴
احادیث رسالہ السوء والعتاب ۳۳۶
محدث اکبر عمر ہیں ۳۳۶
حضور کے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے ۳۳۶
رسول کی رسالت عامہ ۳۳۶
خطہ زمین گواہ ہو جاتا ہے ۳۳۷
مسیلمہ کذاب کاذب ہے ۳۳۷
تعارف رسالہ حجب العوار ۳۳۸
احادیث رسالہ حجب العوار ۳۴۰
علمی کتاب [illegible] کا مصنف ۳۴۰
معظم کی تعظیم ۳۴۰
دنیا ملعون ہے ۳۴۰
استاذ کیلئے تواضع کرنا ۳۴۱
غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا حرام ہے ۳۴۱
مہمان کا اکرام ۳۴۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ششم ۳۴۲
نکاح پر قدرت نہ ہو تو روزہ رکھے ۳۴۲
صدقہ جاریہ کی تین چیزیں ۳۴۲
ظالم محروم ہے ۳۴۲
منی و عرفات میں سائبان بنانے کا حکم ۳۴۳
دل کو مجبور نہ کرنا ۳۴۳
ہر چیز کو اس کے اصلی مقام پر رکھنا ۳۴۳
دین خیر خواہی کا نام ہے ۳۴۳
مسجد میں بھالا احتیاط سے لے جائے ۳۴۴
مفقود الخبر شوہر ۳۴۴
توکل علی اللہ ۳۴۴
مال کما کر برائی میں خرچ کرنا ۳۴۵
انسان لالچی ہے ۳۴۵
ترک جماعت کی وعید ۳۴۵
بدبودار چیز کھا کر مسجد میں جانا منع ہے ۳۴۶
وارث کو محروم کرنا منع ہے ۳۴۶
تعمیر مسجد ۳۴۶
جانور کو بھی تکلیف دینا منع ہے ۳۴۶
مسجد میں دنیا کی باتیں ۳۴۷
مسجد میں بیع و شراء ۳۴۷
جانوروں کو لڑانا منع ہے ۳۴۸
امر بالمعروف ۳۴۸
تعمیر مسجد پر جنت کی بشارت ۳۴۹
مسجد کو ریاض جنت کہا گیا ہے ۳۴۹
امامت سے متعلق ایک حدیث ۳۴۹
طلاق کی قسم کھانا جائز نہیں ۳۵۰
نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا منع ہے ۳۵۰
دیوار قبلہ میں دل بہلنے والی چیز نہ چاہئے ۳۵۰
مسلمان کی قبر پر بیٹھنا جائز نہیں ۳۵۰
منصب کا خواہش مند ۳۵۰
رات کو سوتے وقت چراغ گل کرنا ۳۵۱
مومن کی فراست ۳۵۱
اللہ تعالی قلوب دیکھتا ہے ۳۵۱
مسجد کے بارے میں ایک حدیث ۳۵۱
نماز ہر پاک جگہ میں ہو سکتی ہے ۳۵۲
مشرکوں سے استمداد منع ہے ۳۵۲

marfat.com

مردوں کو نیکی سے یاد کرنا ۳۵۲
مردے کو تکلیف دینا منع ہے ۳۵۳
تین کھیلوں کے علاوہ سب حرام ہے ۳۵۳
افضل کو والی مقرر کرنا ۳۵۳
قبر مسلم کا ادب واجب ہے ۳۵۳
مشرک کاتب رکھنے کی ممانعت ۳۵۴
بہتر کو امام بنانے کی تاکید ۳۵۴
تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی ۳۵۴
قربانی نہ کرنے والوں کی تہدید ۳۵۵
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۵۶
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۵۸
بغیر ایجاب و قبول کی بیع منع ہے ۳۵۸
شئ غیر موجود کی بیع جائز نہیں ۳۵۸
دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ کرنا منع ہے ۳۵۸
کوئی بچہ کافر نہیں پیدا ہوتا ۳۵۹
قیمت معاف کر دینا جائز ہے ۳۵۹
دو مختلف چیزوں کی زیادتی سود نہیں ۳۵۹
بیع سلم ۳۶۰
شریر شاعر ۳۶۰
مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر نہ لے ۳۶۰
ولد الزنا کا کوئی باپ نہیں ہوتا ۳۶۱
ظلم تاریکیاں لاتا ہے ۳۶۱
اللہ و رسول لاوارث کے مولی ہیں ۳۶۱
قرض کی زیادتی سود ہے ۳۶۱
سود کھانا حرام ہے ۳۶۱
قرض ادا کرنے کا ارادہ ۳۶۵
مسلمان سے دھوکہ جائز نہیں ۳۶۶
اللہ تعالی طیب ہے ۳۶۶
پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث ۳۶۶
سود کی حرمت و وعید ۳۶۶
اپنی بیوی کو بہن کہنا منع ہے ۳۶۷
قرض خواہ کو بخوشی زیادہ دینا سود نہیں ۳۶۷
ہدیہ لینا جائز ہے ۳۶۸
اعمال کا مدار نیتوں پر ہے ۳۶۸
اپنے بھائی کو نفع پہنچاؤ ۳۶۹
تعارف رسالہ کفل الفقیہ ۳۷۰
احادیث رسالہ کفل الفقیہ ۳۷۳
بیع و شراء کے بارے میں چند حدیثیں ۳۷۳
غبن کرنا جائز نہیں ۳۷۴
مسلمان پر چھ حقوق ہیں ۳۷۴
قرض پر زیادتی سود ہے ۳۷۴
پائجامہ کے بارے میں ایک حدیث ۳۷۵
ربا کی ممانعت ۳۷۵
تعارف رسالہ کاسر السفیہ ۳۷۷
احادیث رسالہ کاسر السفیہ ۳۷۹
ہدیہ میں عوض دینا منع نہیں ۳۷۹
فتوی دینے پر جرأت ۳۷۹
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۸۰
ظلماً زمین لینا حرام ہے ۳۸۰
دو بیویوں کے درمیان مساوات ۳۸۰

marfat.com

ایک صدقہ وصول کرنے والے کو تہدید ۳۸۱
حقوق پدری ۳۸۱
منکرین تقدیر ۳۸۱
والدین کا نافرمان ملعون ہے ۳۸۱
رضائے والدین ۳۸۲
والدین کی نافرمانی کا عذاب ۳۸۲
باپ سے مخاصمت ۳۸۲
حقوق والدین ۳۸۳
مقام تہمت سے بچنے کی تاکید ۳۸۴
بیع معدوم جائز نہیں ۳۸۴
چوپایہ کا نقصان بے ضمان ہے ۳۸۵
مدعی کا حلف ۳۸۵
اسلام تکلیف دہ باتوں کا مخالف ہے ۳۸۵
اکرام شہود ۳۸۵
شہادت کے موجود ہوتے ہوئے مدعی مدعا علیہ کا حلف طلب نہیں کرسکتا ۳۸۶
مومن کی شرافت ۳۸۶
رشوت لینا گناہ کبیرہ ہے ۳۸۶
مشورہ کرنا سنت ہے ۳۸۶
تعارف رسالہ الھبۃ الاحمدیہ ۳۸۸
احادیث رسالہ الھبۃ الاحمدیہ ۳۹۱
توبہ الی اللہ ۳۹۱
ایک مسئلہ قضا ۳۹۱
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہفتم ۳۹۳
دل کا فیصلہ ۳۹۳
اپنے بھائی کو نفع پہنچانا ۳۹۳
حسن سلوک ۳۹۳
☆☆☆
تعارف فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۳۹۴
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۳۹۶
ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا ناپسند ہے ۳۹۶
نذر اور ہدیہ ۳۹۶
خیانت پر گواہ ہونا منع ہے ۳۹۷
آسانیاں کرنا ۳۹۷
مزدور کو حساب ٹھیک دینا ۳۹۷
شراب اور اس کی تجارت حرام ہے ۳۹۸
تعارف رسالہ کتاب المٹی ۳۹۹
احادیث رسالہ کتاب المٹی ۴۰۱
قرض پر زیادتی سود ہے ۴۰۱
مشروط بیع منع ہے ۴۰۱
امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی ۴۰۱
سولواعقم ۴۰۱
تعلیم قرآن پر اجرت ۴۰۲
بیع محاقلہ ۴۰۲
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۰۳
محتاج باپ بیٹے کا مال لے سکتا ہے ۴۰۳
ظلم حرام ہے ۴۰۳
بلا اجازت کسی کی چیز لینا منع ہے ۴۰۳
اجیر پر ضمان واجب نہیں ۴۰۴
حق شفعہ پر ایک حدیث ۴۰۴

marfat.com

حلف منکر پر ہے ۴۰۴
اپنے کو ذلت کیلئے پیش کرنا منع ہے ۴۰۵
قربانی کا طریقہ ۴۰۵
ناحق کسی کی زمین لینا حرام ہے ۴۰۵
ذبح شرعی کیا ہے؟ ۴۰۶
حلال جانور کی سات چیزیں حرام ہیں ۴۰۶
زندہ جانور کا عضو جدا کرنا ۴۰۷
تعارف رسالہ سبل الاصفیاء ۴۰۸
احادیث رسالہ سبل الاصفیاء ۴۱۰
بہترین روزہ اور بہترین نماز ۴۱۰
گمان کرنا حرام ہے ۴۱۰
حضرت اسامہ سے ایک واقعہ ۴۱۰
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۱۱
گدھے کا گوشت کھانا حرام ہے ۴۱۱
پنجہ سے شکار کرنے والا پرندہ ۴۱۱
جریث حلال ہے ۴۱۱
تعارف رسالہ ھادی الاضحیہ ۴۱۳
حدیث رسالہ ھادی الاضحیہ ۴۱۴
قربانی سنت ابراہیم ہے ۴۱۴
تعارف رسالہ النص الفکر ۴۱۵
حدیث رسالہ النص الفکر ۴۱۷
عورتوں کا مسجد میں جانا ۴۱۷
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۱۸
صلوۃ اور انتیس مچھلی ۴۱۸
منہ میں بدبو ہو تو قرآن پڑھنا پڑھانا منع ہے ۴۱۸
قربانی کے جانور میں سات آدمیوں کی شرکت ۴۱۸
آدمی کا حشر اسکے دوستوں کیساتھ ہوگا ۴۲۰
اللہ کے یہاں بندے کا مرتبہ ۴۲۰
اعلاء کلمۃ اللہ ۴۲۰
نیکی کی راہ بتانے والا ۴۲۰
قربانی کا گوشت اور چمڑا ۴۲۱
تعارف رسالہ الصافیۃ الموحیۃ ۴۲۲
احادیث رسالہ الصافیۃ الموحیۃ ۴۲۳
قربانی کا گوشت ۴۲۳
حضور کی خصوصیت پر ایک حدیث ۴۲۳
مٹی کی طہارت پر ایک حدیث ۴۲۳
قربانی کا گوشت ۴۲۴
قربانی کا چمڑا ۴۲۴
صدقہ کی قسمیں ۴۲۴
بہترین صدقہ ۴۲۵
صدقہ کی ایک قسم ۴۲۵
ہر اچھا کام صدقہ ہے ۴۲۵
احادیث فتاوی رضویہ جلد ہشتم ۴۲۷
حضور کی قربانی کا جانور ۴۲۷
قربانی کا گوشت و پوست ۴۲۷
گردش زمانہ پر ایک حدیث ۴۲۹
اونٹ کو نحر کرنا سنت ہے ۴۲۹
حسنین کریمین کا عقیقہ ۴۲۹
عقیقہ ولادت کے ساتویں روز سنت ہے ۴۲۹

marfat.com

فہرست احادیث بضمن ابواب

جلددوم

باب الأیمان ۴۳۱
باب الأعمال بالنیات ۴۳۲
باب الوضوء ۴۳۲
باب الغسل ۴۳۲
باب الصلوٰۃ ۴۳۲
باب صلاۃ الجمعۃ ۴۳۴
باب العیدین ۴۳۵
باب الصفوف ۴۳۵
باب الجماعۃ ۴۳۵
باب الامامۃ ۴۳۶
باب فضیلۃ المؤذن ۴۳۶
باب المساجد ۴۳۶
باب التسلیم ۴۳۸
باب المصافحۃ ۴۳۸
باب صلاۃ الجنازۃ ۴۳۹
باب ادعیۃ الجنازۃ ۴۴۵
باب التلقین ۴۴۷
باب التدفین ۴۴۹
باب فی الکتابۃ علی الکفن ۴۴۹
باب الکفن فی ثوب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۴۴۹
باب تحریم ایذاء المیت ۴۵۱
باب فی بیان سماع الاموات ۴۵۳
باب فی الارواح ۴۵۸
باب زیارۃ القبور ۴۶۰
باب البناء علی القبور ۴۶۲
باب الموت ۴۶۳
باب الشہید ۴۶۳

باب النوحۃ ۴۶۳
باب العیادۃ والتعزیۃ ۴۶۴
باب الزکوٰۃ ۴۶۴
باب حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ھاشم ۴۶۷
باب الصدقۃ ۴۶۸
باب الھدیۃ ۴۷۰
باب الحج ۴۷۱
باب فضائل مکۃ ۴۷۲
باب فضیلۃ المدینۃ ۴۷۲
باب فی ماء زمزم ۴۷۲
باب فضیلۃ العرب ۴۷۲
باب روایۃ الھلال ۴۷۳
باب الصوم ۴۷۴
باب الافطار ۴۷۷
باب الاضحیۃ ۴۷۸
باب العقیقۃ ۴۸۲
باب الذبح ۴۸۲
باب الدین یسر ۴۸۲
باب الضلالۃ والبدعۃ ۴۸۲
باب الکفر ۴۸۳
باب البیوع ۴۸۴
باب الربوا ۴۸۵
باب الدین ۴۸۸
باب اداء القرض ۴۸۸
باب المیراث ۴۸۹
باب التوکل ۴۸۹
باب الکسب ۴۹۱

marfat.com

باب الحلال و الحرام ۴۹۱
باب النهی عن السوال ۴۹۲
باب فی الله عزوجل ۴۹۳
باب صفة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۳
باب حیات النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۴
باب الصلاة علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۵
باب ختم النبوة ۴۹۵
باب الشفاعة ۴۹۶
باب فضائل القرآن ۴۹۶
باب حامل القرآن ۴۹۷
باب فضیلة العلم و العلماء ۴۹۷
باب الفتیا ۴۹۹
باب فضیلة امة محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۴۹۹
باب الاولیاء ۴۹۹
باب الامارة ۴۹۹
باب الاطاعة ۴۹۹
باب الولاء ۵۰۰
باب النکاح ۵۰۰
باب المتعة ۵۰۳
باب المهر ۵۰۳
باب العدل بین النساء ۵۰۳
باب الطلاق ۵۰۶
باب الرجعة ۵۰۷
باب الحلالة ۵۰۸
باب حقوق الزوجین ۵۰۹
باب عدة الحمل ۵۱۲
باب الحداد ۵۱۲
باب النسب ۵۱۲
باب حقوق الوالدین ۵۱۳
باب حقوق الاولاد ۵۱۶
باب الاخوة ۵۱۹
باب الیمین ۵۱۷
باب الشهادة ۵۱۸
باب الظلم و التعدی ۵۱۸
باب الغیبة ۵۱۹
باب التوبة ۵۲۰
باب الصدق و الکذب ۵۲۰
باب لا ضرر فی الاسلام ۵۲۰
باب الظن ۵۲۰
باب الاطعمة ۵۲۰
باب شرب الخمر ۵۲۱
باب المشورة ۵۲۱
باب الذکر ۵۲۱
باب التشبه ۵۲۲
باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر ۵۲۲
باب الکلام علی قدر عقول الناس ۵۲۳
باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۳
باب مناقب عمر رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۳
باب مناقب علی رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۴
باب فضیلة فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها ۵۲۴
باب فضیلة اهل البیت ۵۲۴
باب فضیلة الحسنین رضی الله تعالیٰ عنهما ۵۲۴
باب فضیلة اویس القرنی رضی الله تعالیٰ عنه ۵۲۴
باب التقدیر و التدبیر ۵۲۵
باب النذر ۵۲۵
باب الاستمداد ۵۲۶
باب النهی عن الاستعانة بالمشرکین ۵۲۶
باب بناء الکعبة ۵۲۶
باب الهجرة ۵۲۷
باب قتل الحیة ۵۲۷
باب الدعاء ۵۲۷
باب صفة الجنة ۵۳۱
باب الشتی ۵۳۱

marfat.com

تاریخ میں اپنی نوعیت کی پہلی
واحد منفرد شرح
المعروف بہ

معلومات سے بھرپور، فکر انگیز، بصیرت افروز، سوچ کے نئے
در وا کرنے اور فکر کو طاقت پرواز دینے والا نسخہ کیمیا

جمال السنۃ

فتوحات جہانگیری
شرح صحیح بخاری

تصنیف
جامع المنقول والمعقول حاوی الفروع والاصول
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

☆ صحیح بخاری کا سلیس، رواں، بامحاورہ اور آسان ترین ترجمہ
☆ موقع و محل کی مناسبت سے ہر حدیث کے اندر ذکر شدہ نفس مسئلہ کی وضاحت
☆ اعتقادی مسائل میں اہلسنت کے موقف کی تائید میں دلائل
☆ متقدمین و متاخرین کی تحقیقات کا مغز اور نچوڑ مختصر لفظوں میں سمو دینا۔
☆ صحیح بخاری کی سب سے زیادہ منظم وسیع اور جامع تخریج
☆ فقہی مسائل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتب کی روشنی میں آئمہ کی آراء نقل کرنا۔
☆ فقہی و اعتقادی احکام کی روح سے شناسائی کے حصول کا ذریعہ
☆ عصر حاضر کے معاشرتی و مذہبی مسائل پر مختصر مگر بصیرت افروز تبصرہ
☆ درس نظامی کے طلباء، خطباء، علماء، عام پڑھے لکھے افراد کیلئے یکساں مفید
☆ ایک ایسی شرح جو وقت کی ضرورت ہے ایسی شرح جو آپ کی ضرورت ہے

جو سب کی ضرورت ہے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006
شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

marfat.com